besturdubooks.wordpress.com

سیرتِ نبوی پر معرکۃ الآرا کتاب

زاد المعاد

حصہ سوم مشتمل ہے غزوہ تبوک کے متعلق اہم ترین مباحث و مسائل پر۔ اس میں ان عرب وفود کا تذکرہ ہے جو آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان مکاتیب نبویؐ کی تفصیل ہے جو مقوقس اور دوسرے سلاطین کو آپؐ نے بھیجے۔ مسیلمہ کذاب کے وفد کی آمد اور آپؐ کا ارشاد طب نبویؐ کی پوری تفصیل اور بہت سے فقہی مسائل اس حصے میں شامل ہیں۔

حصہ چہارم: بیان سیرت، روایت حدیث اور ذکر قرآن کے ساتھ ساتھ یہ حصہ مشتمل ہے۔ اہم ترین مسائل و مباحث فقہیہ پر۔ انسانی زندگی سے تعلق رکھنے والے بے حد اہم اور معرکہ آرا مسائل پر جس خوبی استدلال اور شانِ برہان کے ساتھ بحث کی گئی ہے وہ مصنف علام کا حصہ ہے۔

۳/۴

علامہ حافظ ابنِ قیم

www.besturdubooks.wordpress.com

نفیس اکیڈمی - کراچی

besturdubooks.wordpress.com

زاد المعاد

علامہ حافظ ابن قیمؒ

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

زاد المعاد

حصّہ سوم ۔ چہارم

حصہ سوم مشتمل ہے۔ غزوہ تبوک اور اس سے متعلق اہم ترین مباحث و مسائل پر۔ اس میں ان عرب وفود کا تذکرہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان مکاتیب نبوی ﷺ کی تفصیل ہے جو مقوقس اور دوسرے سلاطین کو آپ ﷺ نے بھیجے۔ مسلیمہ کذاب کے وفد کی آمد اور آپ ﷺ کا ارشاد طب نبوی ﷺ کی پوری تفصیل اور بہت سے فقہی مسائل اس حصے میں شامل ہیں۔

حصہ چہارم: بیان سیرت، روایت حدیث اور ذکرِ قرآن کے ساتھ ساتھ یہ حصہ مشتمل ہے اہم ترین مسائل و مباحث فقہیہ پر، انسانی زندگی سے تعلق رکھنے والے بے حد اہم اور معرکہ آرا مسائل پر حسن خوبی استدلال اور شانِ برہان کے ساتھ بحث کی گئی ہے وہ مصنف علّام کا حصّہ ہے

مصنف: علامہ حافظ ابن قیّم

مترجم: سیّد رئیس احمد جعفری ندوی

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

besturdubooks.wordpress.com

زاد المعاد

مصنفہ علامہ حافظ ابن قیمؒ کے حصہ سوم چہارم کے
جملہ حقوق اشاعت وطباعت، تصحیح وترتیب وتبویب
قانونی بحق
چوہدری طارق اقبال گاہندری
مالک
نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی محفوظ ہیں،

نام کتاب:	ــــــــــ	زاد المعاد
تالیف :	ــــــــــ	علامہ حافظ ابنِ قیم
ترجمہ :	ــــــــــ	سید رئیس احمد جعفری
ناشر :	ــــــــــ	نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع :	ــــــــــ	۱۹۹۰ء
ایڈیشن :	ــــــــــ	آفسٹ
ضخامت :	ــــــــــ	۱۱۵۲ صفحات
ٹیلیفون :	ــــــــــ	۲۱۳۳۰۳

مطبوعہ : احمد برادرس پرنٹرز - کراچی

besturdubooks.wordpress.com

"آخر آمد زپسِ پردۂ تقدیر مدید"

از محمد اقبال سلیم گاھندری

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج میں "زاد المعاد" کا تیسرا حصّہ خوانندگان کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اُردو زبان علم و فن کے اعتبار سے دنیا کی کسی ترقی یافتہ زبان سے فرومایہ نہیں ہے۔ ہر علم و فن پر اس زبان میں بہترین کتابیں تصنیف و تالیف یا ترجمہ کی صورت میں موجود ہیں اور اسلامیات پر تو اتنا بڑا اور اتنا اچھا ذخیرہ موجود ہے کہ ہماری یہ زبان فخر کے ساتھ عربی سے آنکھ ملا سکتی ہے۔ بلکہ بعض اعتبارات سے اس پر برتری کا دعویٰ کر سکتی ہے۔

لیکن با ایں ہمہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ابھی تک کئی ایسے گنج ہائے گراں عربی زبان میں موجود ہیں جو دفینہ کی حیثیت رکھتے ہیں، اور اردو خواں پبلک ان کے مشاہدے سے محروم ہے۔ انہی میں ایک علامہ ابنِ قیمؒ کی یہ کتاب زاد المعاد بھی ہے جس کے دو حصّے آپ کی نظر سے گزر چکے ہیں اور اب یہ تیسرا حصّہ آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کی اہمیت، افادیت اور عظمت کا اندازہ آپ کو پہلے دو حصّے پڑھ کر ہو چکا ہوگا، اب یہ تیسرا حصّہ جو اہم ترین مباحث و مسائل پر مشتمل ہے۔ آپ کی رائے کو اور زیادہ محکم و استوار کر دے گا۔ اسے پڑھ کر آپ محسوس کریں گے کہ واقعی

besturdubooks.wordpress.com

یہ اُردو زبان کی بدنصیبی تھی کہ ایسی معرکہ آرا، اور یگانۂ روزگار کتاب سے اردو کا دامن خالی تھا، اور اب میری طرح آپ بھی فخر کریں گے کہ اتنی بڑی محرومی کی تلافی بالآخر ہو گئی

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست،

آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید!

مجھے امید ہے کہ اس کتاب کا آخری یعنی چوتھا حصّہ بھی میں، آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی عزّت اور سعادت حاصل کر سکوں گا۔ و باللہ التوفیق۔

besturdubooks.wordpress.com

سنّتِ شہِ لولاک

از چوھدری محمّد اقبال سلیم گاھندری

متاعِ دین و دانش لُٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کافر ادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی؟

مسلمانوں کی تعداد، پہنائے عالم میں ساٹھ کروڑ سے متجاوز ہے، اگر یہ مسلمان صحیح معنی میں مسلمان ہوتے تو آج ساری دنیا مسلمان ہو چکی ہوتی، اور مسلم آزار قومیں اپنے مقاصدِ مشئومہ میں ناکام ہو چکی ہوتیں۔

آج بھی ہو جو براہیمؑ کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

یہ آگ — لادینی، دین فروشی، الحاد، زندقہ، اور کفر کی — ہر چہار سو پھیلی ہوئی ہے کبھی کی بجھ چکی ہوتی، لیکن یہ آگ بھڑک رہی ہے۔ اس کے شعلے آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے قریب ہے کہ اس آتشِ جہاں سوز میں دوسری اقوام و ملل کی طرح مسلمانوں کی متاعِ دین و دانش بھی جل کر بھسم ہو جائے گی۔ اور سوا ایک تو وہ خاکستر کے کچھ باقی نہیں رہ جائے گا۔ ایسا نظر آتا ہے۔

آگ ہے اولادِ ابراہیمؑ ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے

besturdubooks.wordpress.com

سوال یہ ہے کہ مسلمان اس امتحان کے لیے تیار ہیں؟

اگر واقعی تیار ہیں تو پھر انھیں مسلمان کی زندگی اختیار کرنا پڑے گی۔ اور یہ زندگی اس وقت تک دستیاب نہیں ہو سکتی جب تک مسلمان، شہِ لولاکؐ کی سنّت کو شمعِ راہ نہ بنالیں۔

ہم اگر مسلمان ہیں، اگر قرآن پر ہمارا ایمان ہے، اگر ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارا جینا اور مرنا ہماری نماز، اور روزہ، ہماری زندگی اور موت، سب کچھ، خدا، اور صرف خُدا کے لیے ہے۔

اور خدا کا حکم اپنے نبی آخر الزماں کے لیے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لیے اسوہ ہے۔ خدا نے اپنے قرآن میں بتایا ہے کہ رسولؐ جو کچھ دے اسے لے لو، اور جس بات سے منع کرے اس سے باز رہو۔ خدا نے یہ بھی بتایا ہے کہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (رسولؐ جو کچھ کہتا ہے وہ خدا کی طرف سے کہتا ہے) پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم مسلمان تو ہوں لیکن رسولؐ کی سنّت سے کوئی سروکار نہ رکھیں؟

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فریضہ یہ ہے کہ اپنی زندگی اس سانچہ میں ڈھال لیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ گراں مایہ کا تھا۔ زندگی کا کوئی ایسا گوشہ نہیں ہے جس کی رہنمائی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال طیّبہ موجود نہ ہوں۔ اس روشنی میں ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ غاروں، گھاٹیوں، اور ٹھوکروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں وہ حسنات پیدا کر سکتے ہیں۔ جو ایک مرتبہ پھر ہمیں "خیر امت" بنادیں، اور بجائے اس کے کہ ہم لادیں دنیا کی طرف دستِ طلب اور دستِ اعانت بڑھائیں، وہ خود ہماری امداد و اعانت کی جویا ہو۔

زادالمعاد کا ترجمہ میں اسی لیے آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

دنیا کی کسی زبان میں بھی، ایسی جامع و مانع کتاب سیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں ملے گی جیسی یہ ہے۔ اس کتاب میں حیاتِ نبویؐ کو سامنے رکھ کر ان تمام

besturdubooks.wordpress.com

حالات و حوادث، معاملات و مسائل اور احوال و واقعات کا محققانہ تجزیہ کیا گیا ہے جو صرف علامہ ابن قیمؒ ہی کے قلم حقیقت رقم سے ممکن تھا۔

مجھے فخر ہے کہ میں اس کتاب کا ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ یہ میرا سرمایۂ حیات ہے۔ یہ دنیا اور آخرت ہر جگہ میری پونجی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں۔ ہر مسلمان اسے اپنا سرمایۂ حیات بنالے۔ یہ دنیا و آخرت ہر جگہ ہر مسلمان کی پونجی بن جائے۔

کام کٹھن تھا، لیکن خدا کا شکر ہے کہ حسن و خوبی کے ساتھ انجام پاگیا۔ اس ضخامت کی کتاب موجودہ کساد بازاری کے زمانے میں اپنے قارئین کے سامنے پیش کرنا آسان نہیں تھا۔ لیکن میں نے اپنے دوسرے پروگرام ملتوی کر دیے۔ اور اسے سب پر اوّلیت دی۔

آخر میں خدائے ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ خدا ہر مسلمان کو اسوۂ نبیؐ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔

besturdubooks.wordpress.com

فہرست مضامین

زاد المعاد حصہ سوم

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر بدید۔	۵	ابو خثیمہ، رسول خدا کا ایک فدائی۔	۷۳
زاد المعاد		منافقوں کی شرانگیزیاں اور شرارتیں	۷۴
حصہ سوم کے مباحث و مسائل۔	۶۳	حضرت ابوذرؓ غفاری کے بارے میں آنحضرتؐ کی پیشگوئی۔	۷۵
غزوۂ تبوک		حضرت ابوذر کی وصیت۔	۷۸
تاریخ اسلام کا ایک اہم ترین غزوہ اور اس سے متعلقہ مباحث۔	۷۰	واقعہ تبوک کی طرف رجوع دو منافقوں کی کہانی۔	۷۹
خدا کی راہ میں حضرت عثمان کا ایثار اور قربانی۔	۷۱	**حاکم ایلہ سے صلح**	
اللہ کا ایک بے مایہ بندہ اور اس کی چشم تر۔	۷۱	غیر مسلموں سے آنحضرتؐ کا روادارانہ اور فراخدلانہ برتاؤ۔	۸۳
علیؓ اور محمدؐ، موسیٰؑ اور ہارونؑ کی مماثلت۔	۷۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امان نامہ۔	۸۷

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں گرفتاری دربار رسالت سے پروانہ رہائی۔	۸۴
ایک صحابی کی وفات کا واقعہ۔	۸۵
عذر کی بنا پر شرکت جہاد سے محرومی۔	۸۶
آنحضرتؐ کا ایک اثر انگیز خطبہ	
انسانی کردار و سیرت کی تشکیل کا معیار اور اس کی حقیقت راسخہ۔	
انسان کس طرح بنتا اور بگڑتا ہے۔	۸۷
غزوۂ تبوک کے دوران میں جمع بین الصلاتین۔	۸۹
منافقین کی طرف سے آپؐ کی جان لینے کی کوشش ناتمام۔	
رحمت للعالمین نے ان منافقوں کے نام ظاہر نہیں ہونے دیے۔	۹۱
مسجد ضرار	
منافقوں کی تعمیر کردہ مسجد کو ڈھا دینے کا فرمان نبویؐ۔	
وحی کے ذریعہ آنحضرتؐ کو اطلاع۔	۹۴
کعب بن مالک اور ان کے رفقاء کا معاملہ۔	۹۴
آنحضرتؐ کی طرف سے مقاطعہ کا حکم اور اس کے اثرات و نتائج۔	۹۴

عنوانات	صفحہ
آنحضرتؐ کی مدینہ میں واپسی۔	۹۶
رسول اللہؐ کا مدینہ میں داخلہ۔	۹۷
مسلمانوں کو حکم کہ کعب وغیرہ کا بائیکاٹ کر دیں۔	۹۸
امتحان اور آزمائش کی گھڑیاں۔	
ایک اور کڑی آزمائش، شاہِ غسان کی طرف سے رسومات۔	
آخری اور سخت ترین آزمائش۔	۱۰۰
آخر امتحان کی گھڑی گزر گئی۔	۱۰۱
خطاکار دربار رسالت میں۔	
ایثار اور فدویت کی مثال۔	۱۰۲
دس خطاکاروں کا واقعہ۔	۱۰۳
فقہی احکام و مسائل کا استنباط	
وہ نکات و معارف جو اس غزوہ سے حاصل ہوئے۔	
کوچ کا حکم ملنے کے بعد تاخیر روا نہیں مالی جہاد بھی واجب ہے۔	۱۰۵
حضرت عثمانؓ کی فضیلت و مزیت	۱۰۶
عاجز کسے تسلیم کیا جائے گا۔	
استخلاف امام کا مسئلہ۔	
حضرت علیؓ کی فضیلت و مزیت	۱۰۷
سفر میں جمع بین الصلاتین کا مسئلہ	۱۰۸

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
اگر مٹی نہ ملے تو ریت سے بھی تیمم جائز ہے۔	۱۰۹
اگر مصلحت دائمی ہو تو قسم توڑنا مستحب ہے۔	۱۱۲
غصہ کی قسم بھی معتبر سمجھی جا سکتی ہے۔	
اصل معطی، مانع اور عامل خدا ہے،	
رسول صرف منفذ ہے۔	۱۱۳
نفاق کفر تک پہنچ جائے تو بھی منافق کا قتل روا نہیں۔	
معاہدین اور اہل ذمہ کے بارے میں ایک رائے۔	۱۱۵
رات کے وقت تدفین کا مسئلہ	۱۱۶
مالِ غنیمت اور قیدی مجاہدین کا حق ہیں۔	
ایک اہم شرعی نکتہ۔	۱۱۷
مقاماتِ معصیت کی تخریب وانہدام جائز ہے۔	۱۱۸
وقف کب درست اور جائز ہے۔	
قبر پر مسجد یا صحن مسجد میں قبر کی تعمیر ناجائز ہے۔	
مدحیہ اشعار کے جواز کا پہلو۔	۱۱۹
ممدوح مدحیہ اشعار سن سکتا ہے۔	۱۲۰

عنوانات	صفحہ
امام اپنا ارادہ مخفی رکھ سکتا ہے۔	
بدعت حسنہ کا جواز۔	
بچھڑنے والوں سے امام کو باز پرس کرنی چاہیے۔	
سفر سے واپسی کے آداب۔	
منافقین کے اظہار اسلام میں جرح نہیں کی جا سکتی۔	۱۲۱
امیر یا امام تادیباً سلام کا جواب نہ دے یہ جائز ہے۔	
ایک اہم اور لطیف نکتہ۔	۱۲۲
مقاطعہ کی صورت میں ترک جماعت قابل مواخذہ نہیں۔	۱۲۳
واقعہ کعبؓ اور اس سے حاصل شدہ نکات و مصالح۔	۱۲۴
شاہِ غسان کے رومی دربان کا قبول اسلام	۱۲۵
کامیابی و کامرانی کی بشارت	۱۲۶
ایک فکر آفریں اور اہم نکتہ۔	
سجدۂ شکر کی اہمیت و عظمت	۱۲۷
مسلمان کی شان۔	
خوشخبری دینے والے کو عطیہ دینا اخلاق کریمانہ کی علامت ہے۔	
دینی نعمت میسر آنے پر پورا لباس	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
دینا بھی مستحب ہے۔	
خوشخبری کے موقع پر مصافحہ کرنا بھی مستحب ہے۔	۱۲۸
توبہ قبول ہونے پر حسب استطاعت صدقہ کرنا مستحب ہے۔	
پورا مال صدقہ کرنے کی نیت کر چکنے کے بعد بھی اس پر عمل واجب نہیں۔	۱۲۹
صدقہ کی نذر تہائی مال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔	
صدقہ کرنے والا اپنے لیے کیا رکھے یہ اس کے ذاتی فیصلہ پر منحصر ہے۔	۱۳۰
مسند احمد کی ایک روایت اور اس کی تشریح۔	۱۳۱
راست گوئی اور صدق بیانی کی قدر و عظمت۔	۱۳۲
تکرار توبہ کے الفاظ کی حکمت و مصلحت۔	
اللہ تعالیٰ کا فرمان وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا۔	۱۳۳
طلاق بغیر نیت کے نہیں ہوتی۔	
ایک بندے کے لیے قبول توبہ کا دن افضل ترین ہے۔	۱۳۴
تبوک سے واپسی کے بعد	
۹ھ میں حضرت ابوبکر صدیق کی امارت حج۔	
سورۂ برأت کا نزول۔	۱۳۵
وفودِ عرب	
غیر مسلم قبیلوں کے نمایندے آنحضرتؐ کی خدمت میں۔	۱۳۸
لات کا انہدام مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھوں۔	۱۴۱
عثمان بن ابی العاص کو آنحضرتؐ کی تلقین۔	۱۴۳
چند فقہی احکام و مسائل	
وفد ثقیف اور وفود عرب کی آمد سلسلہ میں استنباط۔	
اہل حرب میں اگر کوئی عذر کرے تو ضمان نہیں۔	
مشرکین کو مسجد میں ٹھہرایا جا سکتا ہے۔	۱۴۴
امارت و امامت کا استحقاق کسے ہے؟	
شرک کے مراکز کا انہدام۔	
مزارات بھی اسی ذیل میں آتے ہیں۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
طاغوت گاہوں کی مساجد میں تبدیلی۔ شیاطین اور بلیات سے پناہ۔	۱۴۵
وفود عرب کی جوق در جوق آمد۔	۱۴۶
عامر بن طفیل اور اربد بن قیس	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر خدائی قہر۔	۱۴۷
وفد عبد القیس	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں۔	۱۵۰
ایک نصرانی کا قبول اسلام۔	۱۵۱
فوائد و مسائل و احکام مستنبط۔	
جبر و قدر کا مسئلہ مہمہ۔	۱۵۲
وفد بنو حنیفہ	
مسیلمہ کذاب آستانہ نبوت پر	۱۵۴
اس واقعہ سے متعلقہ احکامات	۱۵۷
وفد طے کی آمد	
زید الخیل یا زید الخیر کے بارے میں	
آنحضرت ؐ کے ارشادات۔	۱۵۹
وفد کندہ کی آمد	
خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں	۱۶۰
مسائل فقہیہ کا اس واقعہ سے استنباط	۱۶۱

عنوانات	صفحہ
اشعریوں اور یمنیوں کا وفد	
بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں۔	۱۶۳
وفد ازد۔	
آستانہ نبوی پر حاضر ہوتا ہے۔	
آپ کی ایک پیش گوئی۔	۱۶۵
وفد بنو حارث بن کعب کی آمد	
جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت دینا ضروری ہے۔	۱۶۸
وفد ہمدان	
درِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر	۱۷۰
وفد مزینہ کی آمد	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ۔	۱۷۲
وفد دوس	
آنحضرت ؐ کے خلاف ایک شاعر سے اہل مکہ کی استمداد۔	۱۷۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا۔	۱۷۶
اس واقعہ سے ثابت شدہ احکامات فقہیہ۔	
قبول اسلام سے پہلے غسل واجب ہے۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ

جنگ ختم ہونے سے پہلے کمک پہنچ جائے تو اس کا حصہ ہوگا۔

کرامات اولیا کا وقوع نصرت دین کے لیے ہوتا ہے۔ ۱۷۷

دعوت اسلام میں صبر و استقلال ضروری ہے۔ ۱۷۸

وفد نجران

اہلِ کتاب کے ایک وفد سے آنحضرتؐ کی صلح۔ ۱۷۹

آنحضرتؐ کا عہد نامہ۔ ۱۸۷

ایک سعید روح۔

اس واقعہ سے متعلق فقہی احکامات ۱۸۸

اقرار نبوت اسلام کے لیے کافی نہیں۔

کیا ابو طالب مسلمان تھے؟ ۱۸۹

اہلِ کتاب سے مناظرہ جائز ہے۔ ۱۹۰

مخلوق کی تعظیم حد عبدیت تک کرنا چاہیے۔

جزیہ بصورت مال بھی جائز ہے۔

حضرت معاذؓ بن جبل کا واقعہ۔

اہلِ کتاب کو سود کی اجازت نہیں ۱۹۳

ایک کے بجائے دوسرے کو نہیں

پکڑا جا سکتا۔ ۱۹۴

فروہ بن عمرو الجذامی

اسلام کے نام پر جان دینے والا ایک نو مسلم۔ ۱۹۵

ضمام بن ثعلبہ

بنو سعد بن بکر کے پیامبر کا آنحضرتؐ سے سوال و جواب۔

بت پرستی سے کنارہ کشی۔ ۱۹۶

طارق بن عبداللہ اور اس کے رفقاء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش معاملگی کا حیرت انگیز واقعہ۔

آپ کا ایک اثر آفریں خطبہ۔ ۱۹۹

وفد تجیب

ایک سعادت مند طفل نو عمر و نو خیز کی کہانی۔

ارتداد کے موقع پر جس کے پاؤں نہ ڈگمگائے۔ ۲۰۲

قضاعہ سے وفد بنو ہذیم کی آمد

اسلام میں نہ کوئی چھوٹا ہے نہ بڑا بڑائی اسلام کی ہے۔ ۲۰۶

قدوم وفد بنی فزارہ

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
رحمت العالمین کی دعائے طلب باراں	۲۰۸	یادداشت۔	۲۲۲
وفد بہراء کی آمد		**قدوم وفد صداء**	
اہل وفد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا لطف وعنایت۔	۲۱۰	حضرت سعدؓ بن عبادہ کی طرف سے میزبانی کی پیشکش	۲۲۴
وفد عذرہ کی آمد		پرچم کا استعمال مستحب ہے۔	۲۲۵
اہلِ وفد کو فتح شام کی خوشخبری آنحضرت کی طرف سے۔	۲۱۲	**قدوم وفد غسان**	
قدوم وفد بلی		اسلام پر ثابت قدم رہنے والے تین مومن۔	۲۲۷
اہل وفد کے استفسارات رسالتمآب سے۔		**قدوم وفد سلامان**	
چند اہم مسائل فقہیہ۔	۲۱۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی دعائے باراں۔	۲۲۸
مہمانی کی مدت اور میزبان کا فریضہ۔	۲۱۵	**قدوم وفد بنی محبس**	۲۳۰
لاوارث بکریوں اور اونٹوں کی ملکیت۔	۲۱۶	**قدوم وفد غامد**	
قدوم وفد ذی مرّہ		ایک عجیب وغریب اور حیرت انگیز واقعہ۔	۲۳۱
قحط زدہ لوگوں کے لیے آپؐ کی دعائے باراں۔	۲۱۷	**قدوم وفد ازد**	
قدوم وفد خولان		حکمت کی باتیں نبوّت سے قریب ہیں لیکن نبوت ختم ہو چکی ہے۔	۲۳۳
عم انس نامی بت کی داستان عجیب۔	۲۱۹	**قدوم وفد بنی منتفق**	
وفد مہارب		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا ایک خطبہ۔	۲۳۶
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت		ذات وصفات الہٰی کی قسم جائز ہے۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
نبی ؐ سے سوال و جواب کرنا روا ہے۔ بعثت ضرور ہوگی۔	۲۴۲
شے کا حکم نظیر کے مطابق ہوتا ہے۔	۲۴۳
قدوم وفد نخع	
زرارہ بن عمرو کے عجیب و غریب مشاہدات اور ان کی توجیہہ	۲۴۴
ہرقل کے نام	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی۔	۲۴۷
کسریٰ شہنشاہ ایران کے نام	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک۔	۲۴۸
بادشاہ حبش نجاشی کے نام	
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک۔	۲۵۰
بادشاہ مصر	
مقوقس کے نام آنحضرت ؐ کا مکتوب۔	
مقوقس کی طرف سے تحائف۔	۲۵۴
منذر بن ساوی کے نام مکتوب رسول ؐ۔	
یہودیوں اور مجوسیوں کے لیے جزیہ کا فرمان نبوی۔	۲۵۷
شاہ عمان کے نام مکتوب رسول ؐ	
نامہ بر عمرو بن العاص کے انکشافات و تاثرات۔	۲۵۹
یمامہ کے حاکم	
ہوذہ کے نام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا خط۔	۲۶۴
حارث بن ابی شمر غسانی کے نام۔	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک۔	۲۶۷
طب نبوی	
علاج بدن	
اس کے اقسام اور انواع کا بیان	۲۷۰
علاج بدن کے اقسام و طرق	
مفرد اور مرکب ادویہ کے استعمال کے فوائد پر ایک نظر۔	۲۷۲
ہر مرض کا علاج موجود ہے	
لا علاج مرض صرف موت ہے۔	۲۷۵
بسیار خوری اور کم خوری	
آپؐ کی سنت طیبہ اور متوازن طریق کار	
امراض کی دو انواع ہیں۔	۲۷۸

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
بخار کے علاج میں آپ کی سنتِ طیبہ۔	۲۸۰
امراض شکم	
سوءِ ہضم اور پیٹ کی خرابی۔	
شہد کے فوائد کثیرہ۔	۲۸۳
ایک آیت اور اس پر بحث	۲۸۶
طاعون	
علاج، پرہیز، احتیاط، اور فرار جہاں طاعون پھیلا ہو نہ جاؤ، آپڑے تو بھاگو مت۔	۲۸۷
قضا و قدر پر توکل کی تعلیم۔	۲۸۸
صحابہ میں اختلافِ رائے	۲۸۹
مرض استسقاء	
علاج، پرہیز، ہدایت	۲۹۱
زخم اور جراحت	
علاج ___ اور طرق علاج	۲۹۴
پچھنے لگوانا اور داغ سے علاج کرنا۔	
احادیث متعددہ و مختلفہ اور ان کی تفصیل و تشریح۔	۲۹۶
حجامت یعنی پچھنے لگوانا	
احادیث نبوی اور بیان احادیث	۲۹۸
اوقات حجامت	
سینگیاں کس دن لگوانی چاہییں	۳۰۱
احادیث ماثورہ کے مسائل مستنبطہ۔	۳۰۳
قطع عروق اور داغ	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ طیبہ۔	۳۰۴
مرگی کا مرض	
بد ارواح کا نتیجہ بھی ہوتا ہے اور مرض کا بھی۔	۳۰۶
مرگی کا سبب اور علاج	
دعا کا اثر دوا سے زیادہ کارگر ہوتا ہے۔	۳۱۰
عرق النساء	
لغت اور طب کی رو سے مرض کی تشریح و علاج۔	۳۱۲
خشکی طبع	
تعریف، علاج اور تفصیلات	۳۱۴
جسم کی پاکیزگی	
تدبیر ___ طریقہ ___ علاج	۳۱۷
ذات الجنب	
دوا، معالجہ، کیفیت، پرہیز	۳۲۰

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
درد سر اور درد شقیقہ	
کیفیت، اسباب، علامات، علاج	۳۲۳
حنا (مہندی)	
فوائد، طریق استعمال، اثرات	۳۲۶
علاج اور تیمارداری	
دوران علالت میں مریضوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔	۳۲۸
پھوڑے پھنسی	
علاج، احتیاط ادویہ۔	۳۳۱
قلبی بیماریاں	
کھجوروں کے فوائد۔ منافع اور خواص	۳۳۲
سات کے عدد اور اس کے خواص	۳۳۴
ضرر اغذیہ کے دفعیہ میں	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ۔	۳۳۸
پرہیز اور احتیاط	
پرہیز کے اقسام اور ان کے اثرات ونتائج۔	۳۳۹
علاج اور پرہیز سے متعلق	
معلومات ضروریہ اور نافعہ	۳۴۱
آشوب چشم	
سکون، ترک حرکت، اور پرہیز	۳۴۳

عنوانات	صفحہ
سن ہو جانے کا علاج	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تدبیر۔	۳۴۵
مکھی	
جس کے ایک پر میں زہر ہے دوسرے میں شفا۔	۳۴۶
پھنسی کا علاج	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ۔	۳۴۸
حاد اور مزمن امراض و اورام	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور ہدایات۔	۳۵۰
تیمارداری کا گُر	
مریضوں کی تفریح اور تقویت قلب کا سامان	۳۵۲
عادی اور غیر عادی دوائیں	
مذکورہ ادویہ سے علاج کے بارے میں آپ کا معمول اور اصول	۳۵۴
عادی اغذیہ میں سے زیادہ لطیف غذائیں استعمال کرانی چاہئیں۔	۳۵۵

عنوانات	صفحہ
زہر کا علاج	
خیبر کی یہودیہ عورت کا زہرآلود کھانا اور آپؐ کا تدارک۔	۳۵۷
جادو اور سحر	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طبیہ۔	۳۶۰
سحر کا سب سے زیادہ نافع علاج دوائے الٰہیہ ہے۔	۳۶۳
استفراغ، ایک علاج	
استفراغ کے اقسام اور فوائد و اثرات۔	۳۶۴
علاج کے لیے	
حاذق اور ماہر معالج سے رجوع کرنا چاہیے۔	۳۶۷
اناڑی معالج	
کوئی غلطی کر جائے تو اس سے تاوان لیا جا سکتا ہے۔	۳۷۰
۱- طبیب حاذق پر ضمان نہیں ہوگی۔	۳۷۱
۲- اناڑی اور جاہل معالج	
۳- طبیب حاذق کی دانستہ غلطی موجب ضمان ہے۔	۳۷۲
۴- طبیب کی چوتھی قسم	
۵- طبیب کی پانچویں قسم	۳۷۳
ماہر اور حاذق طبیب	
وہ امور جن کا اہتمام اور التزام معالجات میں لازمی اور ضروری ہے۔	۳۷۴
امراض متعدی	
بیماروں کے لیے احتیاط، صحت مندوں کے لیے ہدایت۔	
جذام اور دق وسل سے تحفظ۔	۳۷۸
جذام اور دق وسل موروثی امراض ہیں۔	
کیا یہ احادیث باہم معارض ہیں۔	
ان احادیث میں تعارض نہیں۔	۳۷۹
وبا پھوٹ پڑنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیے۔	۳۸۰
غرابت روایات سے بچنے کی تاکید	۳۸۲
حرام چیزیں دوا نہیں بن سکتیں۔	
یہ بجائے ایک قسم کی سخت اور شدید بیماری ہیں۔	

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
شراب دوا نہیں مرض ہے۔	۳۸۳
جو چیزیں حرام ہیں ان کی بنیاد خبث ہے۔	۳۸۴
شراب کے بارے میں بقراط کی رائے۔	۳۸۵
سر میں جوؤں کا پڑنا	
اسباب۔ تحفظ، علاج، تدبیر	۳۸۶
سر منڈانے کی تین صورتیں۔	۳۸۷
نام نہاد شیوخ اور صوفیہ پر اعتراض	۳۸۸
سلام کے موقع پر جھکنا بھی سجدہ ہے۔	۳۸۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات	
ادویہ طبعیہ، ادویہ روحانیہ	
مفرد اور مرکبہ سے معالجات	
نظر بد حق ہے۔	
نظرِ بد، اس کے اثرات اور معالجات	
نظر بد کا علاج، جھاڑ پھونک سے۔	۳۹۲
نظر بد کی دو قسمیں۔	۳۹۳
نظرِ بد کا علاج	
سنت نبوی کی روشنی میں۔	۳۹۵
نظرِ بد سے بچنے کی ایک اور دعا	۳۹۶

عنوانات	صفحہ
خود اپنی نظر لگنا	
نظرِ بد سے بچنے کی ایک عام اور جامع دعا۔	۳۹۹
آیات قرآنی کو گھول کر پلانا۔	۴۰۰
نظر بد سے بچنے کا طریقہ	
حضرت عثمان بن عفان کا ایک واقعہ۔	۴۰۲
جھاڑ پھونک اور دم	•
جن سے نظرِ بد کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔	۴۰۳
روحانی علاج	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ۔	۴۰۵
نیش عقرب	
سورۂ فاتحہ کے ذریعہ علاج اور اس کی مصلحت	۴۰۷
قرآن میں شفاء اور رحمت ہے	۴۰۸
دفع سمیت میں	
سورۂ فاتحہ کی برکتیں اور فائدہ رسانیاں۔	۴۱۰
بچھو کا ڈنک	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
طبیہ۔	
حالتِ نماز میں آپ کی انگلی پر بچھو کا ڈسنا۔	
سورۂ اخلاص اور نمک کے پانی سے علاج۔	
سورۂ اخلاص کے برکات و فوائد۔	۴۱۲
بچھو کے ڈنک سے بچنے کی دعا۔	۴۱۴
مصائب سے بچنے کی دعا۔	۴۱۵
پھوڑے پھنسی کا علاج دم سے	۴۱۶
سانپ کا ڈسنا	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت طیبہ۔	۴۱۷
درد اور پھوڑے پھنسی کا علاج	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ۔	۴۱۸
درد پر دم کرنے سے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ۔	۴۱۹
مصیبت اور غم کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبائی ہوئی دعائیں۔	۴۲۱
جو کچھ تمہارے پاس ہے سب خدا ہی کا کام ہے۔	
آخر کار اللہ کے پاس واپس جانا ہے	۴۲۲
اپنے غم پر دوسروں کا غم یاد کرو۔	۴۲۳
مصائب نعمت الٰہی کا سبب ہیں	۴۲۴
کرب والم اور حزن وملال کا علاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتِ طیبہ۔	۴۲۷
رنج وغم دور کرنے کی دعا۔	۴۲۸
حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا	۴۲۹
جہاد جنت کا دروازہ ہے۔	
دعائی دوا کے پندرہ دور رس اور اہم فائدے۔	۴۳۱
ان امراض میں ادویہ بالا کی جہت تاثیر۔	۴۳۲
ترک گناہ اور کم خوری وکم گوئی کے برکات۔	۴۳۳
یا "حی یا قیوم" کے منافع و برکات	
اسم اعظم والی آیات شریفہ۔	۴۳۴
حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور اس کے معارف الٰہیہ اور اسرار عبودیت۔	
دو اصول جو مدار توحید ہیں	۴۳۶
دعائے یونس علیہ السلام کے	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
اسرار و رموز۔	۴۳۸
چار امور جو ذریعہ توسل ہیں۔	
ابوامامہ کی حدیث کے اسرار و رموز	
"ہم" اور "حزن" کے اسرار۔	
"عجز" و "کسل" کے اسرار۔	۴۳۸
"قہر رجال" اور ضلع الدین کے اسرار۔	
استغفار کی تاثیر عجیب۔	
نماز کے برکات و فوائد۔	۴۳۹
دفع غم والم کے لیے جہاد کی تاثیر	۴۴۰
لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی تاثیر۔	۴۴۱
بے خوابی وحشت، اور پریشانی	
دوا - دعا - علاج - تدبیر	
جل جانے کا مداوا، آگ بجھانے کی تدبیر۔	۴۴۲
تکبیر کا اثر آگ بجھا دیتا ہے۔	۴۴۴
حفظان صحت کے اصول	
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں۔	۴۴۵
صحت بہت بڑی نعمت ہے۔	
دنیا و آخرت میں عافیت کی دعا	۴۴۷

عنوانات	صفحہ
خورد و نوش میں آنحضرتؐ کی سنت اور معمولات	
سنتِ نبوی	
طعام و اغذیہ اور ماکولات کے سلسلہ میں۔	
غذا کی یکسانیت مضر ہے۔	۴۵۱
آپؐ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔	
گوشت آپؐ کو مرغوب تھا۔	۴۵۲
شیرینی اور شہد کا بھی آپ کو شوق تھا۔	۴۵۳
تناول طعام	
طرز نشست، آدابِ طعام اور اصول اغذیہ۔	۴۵۵
کھانے میں تین انگلیاں استعمال کرنا چاہییں۔	
بعض چیزیں جو بیک وقت آپ نہیں کھاتے تھے۔	۴۵۶
کھاتے ہی سو جانے کی ممانعت	۴۵۷
پانی پینا۔	
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول اور معمول۔	۴۵۸

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
آپؐ عام طور پر بیٹھ کر پانی پیتے تھے۔	
پانی پیتے وقت تین بار سانس لینا۔	۴۶۱
فوائد اور احکام و مصالح	
زیادہ مقدار میں پینے سے گریز کرنا چاہیے۔	۴۶۲
کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھکنے کی ہدایت۔	۴۶۴
پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصّہ سے پانی پینے کی ممانعت	۴۶۵
اس حکم کے مصالح اور فوائد عامہ	۴۶۶
مشروباتِ نبوی	
دودھ کے فوائد۔	
آپ نبیذ بھی نوش فرماتے تھے۔	۴۶۷
لباس کا استعمال اور انتخاب	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنت اور طریقہ۔	۴۶۹
رہائش کے سلسلہ میں آپؐ کا طرز و اصول۔	۴۷۱
خواب اور بیداری	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا طرز و طریق	۴۷۳

عنوانات	صفحہ
دوپہر کے سوا دن کو سونے سے پرہیز کرنا چاہیے۔	۴۷۴
صبح کے وقت سونا منحوس ہے۔	
سوتے وقت پڑھنے کی دعا۔	۴۷۵
فجر کی سنتوں کے بعد آپ ذرا کے ذرا لیٹ جاتے تھے۔	۴۷۶
حرکت وسکون میں آپؐ کی سنتِ طیبہ	۴۷۸
ورزش کے فوائد اور مصالح	
ہر عضو کی جدا جدا ورزش۔	
سارے بدن کی ورزش۔	۴۷۹
نماز کے جسمانی فوائد	۴۸۰
حج اور تیر اندازی اور اس کے برکات۔	۴۸۱
مباشرت اور جماع	
انواع و اقسام، حلال و حرام، افراط و اعتدال کا بیان۔	
اسباب صحت میں سے ایک اہم سبب۔	
صالح عورت بہترین متاعِ دنیا ہے۔	۴۸۲
	۴۸۴
مباشرت کے آداب و اصول۔	۴۸۷

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔	۴۸۹
مدینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا آخری خطبہ۔	۴۹۱
اغلام کے بداثرات ونتائج۔	۴۹۲
ضرررساں جماع کی دو قسمیں۔	
قسم لازم کے دوانواع۔	۴۹۳
طبعی طور پر ضرررساں طریقہ۔	
بہتر اور موزوں وقت۔	۴۹۴
عشق کا روگ اور اُس کا علاج	
عشق کی قسمیں، کیفیتیں، اور اُن کا تفصیلی بیان۔	
قرآن میں دو گروہوں کا ذکر۔	۴۹۵
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف عشق کی غلط نسبت۔	۴۹۶
اصل معاملہ اور اس کی نوعیت و کیفیت۔	۴۹۸
محبّت کے انواع مختلفہ ومتعددہ	۵۰۰
محبّت کے اسباب وعلل۔	
عشق علاج پذیر مرض ہے۔	۵۰۱
ایک موضوع حدیث اور اس پر بحث۔	۵۰۳

عنوانات	صفحہ
حلال اور حرام عشق۔	۵۰۴
حفظ صحت اور خوشبو	
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ طیبہ	۵۰۸
حفظ صحت چشم	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی سنتِ طیبہ۔	۵۱۱
ادویہ واغذیہ مفردہ	
جن کا ذکر لسان نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم پر آیا۔	
(بہ ترتیب حروف تہجی)	
حرف الہمزہ (الف)	
اثمد۔	۵۱۵
اترج	۵۱۶
اُرز (چاول)	
وارُز	
اذخر	۵۱۷
حرف الباء	
بطیخ (تربوز)	
بلح (تازہ کھجور)۔	۵۱۸
بسر (خشک کھجور)۔	۵۱۹
بیض (انڈے)	
بصل (پیاز)	۵۲۰

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
باذنجان	۵۲۲
حرف التاء	۵۲۳
تین (انجیر) — تلبینہ	۵۲۴
حرف الثاء	۵۲۴
ثلج وبرد۔ ثوم (لہسن)	
حرف الجیم	
جمانہ۔	
جبن (پنیر)	۵۲۵
حرف الحاء	
حنا (مہندی)	
حبۃ السوداء	۵۲۷
حریر (ریشم)	
حرف۔	۵۲۹
حلبہ (میتھی)	۵۳۰
حرف الخاء	۵۳۱
خل (سرکہ)	۵۳۲
خلال۔	۵۳۳
حرف الدال	
دھن (روغن)	۵۳۷
حرف الذال	
ذریرہ۔	
ذباب (مکھی)	

عنوانات	صفحہ
ذھب (سونا)	۵۳۹
حرف الراء	
رطب (تر کھجور)	۵۴۱
ریحان۔	۵۴۲
رمان (انار)	۵۴۴
حرف الزاء	
زیت (زیتون)	۵۴۵
زبد (مکھن)	
زبیب (کشمش)	
زنجبیل (سونٹھ)	۵۴۶
حرف السین	۵۴۷
سنا	
مسواک۔	۵۴۸
سمن (گھی)	
سمک (مچھلی)	۵۴۹
حرف الشین	
شونیز	
شبرم	
شعیر (جو)	۵۵۲
شحم (چربی)	۵۵۳
حرف الصاد	
صلوٰۃ (نماز)	۵۵۴

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
صبر	
صبر (ایلوا)	۵۵۵
صوم (روزہ)	
حرف الضاد	
ضب (گوہ)	
ضفدع (مینڈک)	۵۵۷
حرف الطاء	
طیب (خوشبو)	
طین (مٹی)	
طلح	۵۵۸
طلع	۵۵۹
حرف العین	
عنب (انگور)	
عسل (شہد)	۵۶۱
عجوہ -	
عنبر -	
عود	
حرف الغین - غیث -	۵۶۲
حرف الفاء	۵۶۴
فاتحۃ الکتاب	
فاغیہ	۵۶۵
فضہ (چاندی)	۵۶۶

عنوانات	صفحہ
حرف القاف	
قرآن -	
قسط وکست	۵۶۹
قصب (گنا)	۵۷۰
حرف الکاف	
کتاب لکھنی (بخار کے لیے تعویذ)	
عسر (ولادت کا تعویذ)	۵۷۲
نکسیر کا تعویذ	۵۷۳
حرف اللام	
لحم (گوشت)	۵۷۵
بھیڑ کا گوشت)	
بکری کا گوشت -	۵۷۶
بکری کا بچہ -	
گائے کا گوشت -	
گھوڑے کا گوشت -	
اونٹ کا گوشت -	
گوہ کا گوشت -	
ہرن کے بچہ کا گوشت -	
ہرن کا گوشت -	
خرگوش کا گوشت -	۵۷۷
پرندوں کا گوشت -	
مرغی کا گوشت -	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
بطیخ کا گوشت ۔	۵۷۶
گوریا کا گوشت ۔	
کبوتر کا گوشت	
ٹڈی کا گوشت ۔	
لبن (دودھ)	۵۷۹
بھیڑ، بکری اور گائے کا دودھ	۵۸۰
حرف المیم	
ماء (پانی)	
آب زمزم ۔	
مشک ۔	۵۸۱
ملح (نمک)	۵۸۲
حرف النون والهاء	
نخل (کھجور)	۵۸۳
نرگس ۔	
ھندبا ۔	۵۸۴
حرف الواو وحرف الیاء	
ورس ۔	
وسمہ ۔	۵۸۵
خطرات سے متعلق طبی ہدایتیں	
اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرو ۔	۵۸۷
بقراط کا قول	
بیمار ڈالنے والی چار چیزیں ہیں	۵۸۸

عنوانات	صفحہ
آنحضرت کے احکام و قضایا	
آپ کا اصول اور معمول احکام جزیہ کے نفاذ میں ۔	
غلام کو عمداً یا غلطی سے قتل کرنے کی سزا ۔	۵۸۹
ایک یہودی کو عبرت انگیز سزا ۔	
جنین کا تاوان اور قتل خطا کی دیت ۔	
حضرت علیؓ کا ایک عجیب فیصلہ ۔	۵۹۰
محرمات سے شادی کرنے والا سزائے قتل کا مستحق ہے ۔	۵۹۱
تاخیر قصاص زخم مجروح کا مندمل ہونے تک ۔	۵۹۲
گھر میں تک جھانک کرنے والے کی سزا ۔	۵۹۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند احکام و قضایا ۔	
مقتول کی دیت کیا ہے ۔	
حضرت عمرؓ کا فیصلہ ۔	۵۹۴
معاہد کی دیت کیا ہے ۔	۵۹۵

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
جرم زنا کا اقرار اور اس کی سزا۔	
ایک زانی مرد ایک زانیہ عورت کا واقعہ۔	۵۹۷
اقراری مجرم سے استفسار	
اقراری مجرم کو جرم زنا کی تحریم سے واقف ہونا چاہیے۔	۵۹۸
ایک زانیہ کا واقعہ۔	۵۹۹
غیر شادی شدہ زانی کی سزا۔	
قضائے رسول سے احکام و مسائل مستنبطہ۔	۶۰۰
لواطت	
وضع خلاف فطرت کی عبرت انگیز سزا۔	۶۰۲
زنا کا اقرار و انکار	
اقراری زانی پر حد جاری ہوگی۔	
منکر عورت سے ساقط	۶۰۴
حدّ قذف	
ارتداد اور شراب نوشی کی سزائے شرعی۔	
مرتد کی سزا۔	
شرابی کی سزا۔	۶۰۵

عنوانات	صفحہ
شرابی کو حسب مصلحت سزائے قتل دی جاسکتی ہے۔	۶۰۶
چور کی سزا	
قطع ید کا نصاب اور اس سے متعلق مباحث۔	
اچکے اور خائن کے لیے قطع ید نہیں۔	
کھجور کے چور کا حکم۔	
بکری چرانے کی سزا۔	۶۰۷
مقدمہ پیش کرنے کے بعد واپس نہیں لیا جاسکتا۔	
جو شخص خود چوری کا اقرار کرے	
چوری کا ایک اور اقراری مجرم۔	۶۰۸
جن لوگوں پر چوری کی تہمت لگائی جائے ان کا حکم۔	
حکام و قضایائے بالا سے احکام مستنبط	۶۰۹
چوری کے بعض احوال۔	۶۱۰
مسلمان، یا ذمی اور معاہد	
اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کریں تو کیا سزا ہوگی؟	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
ایک یہودیہ عورت کا انجام -	۶۱۳
معاہد کا عہد اس وقت تک ہے کہ سب بنی نہ کرے۔	
ایک راہب اور حضرت ابن عمرؓ	
شاتم رسولؐ کے قتل پر اجماع امت	
خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل -	۶۱۴
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوراک میں -	
زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش اور آپؐ کا طرزِ عمل -	۶۱۶
اگر جاسوس مسلمان ہو -	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول اور معمول -	۶۱۷
اسیرانِ جنگ	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول اور معمول -	۶۱۹
اسیرانِ جنگ اہلِ کتاب بھی مشرک بھی -	۶۲۰
خیبر کے یہودیوں کے ساتھ معاملہ	
فتح مکہ کے بعد آنحضرت کا اعلان	۶۲۱
مقتول کا سلب قاتل کا ہے	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ	
سلب کے چار احکام	
کیا سلب کا شمار خمس میں ہوگا	۶۲۳
سلب صرف قاتل کا حق ہے -	
ابن اعواز کے قول کی تردید -	۶۲۴
وہ لوگ جنہیں آپؐ نے سلب دلوایا	
سلب کا خمس میں ہونا بے دلیل ہے -	
ایک آیت اور اس کی تفسیر -	
حضرت ابو قتادہ کا واقعہ اور اس سے استدلال	۶۲۵
ایک گواہ کی شہادت کافی ہے	۶۲۶
جب دشمن مسلمان کے مال و املاک پر قبضہ کر لے -	
پھر اس کے قبول اسلام کے بعد وہ چیزیں اسی کی رہیں گی -	
ابن عمرؓ کا ایک واقعہ -	
حضرت خالدؓ کا واقعہ -	
آنحضرت کا فیصلہ -	
مہاجرین فتح مکہ کے بعد	

عنوانات	صفحہ
اپنا مال واملاک واپس نہ لے سکے۔	۶۲۷
آنحضرت ﷺ اور جناب عقیل رضؓ۔	
اصل صورت واقعہ۔	۶۲۸
کفار محاربین قبول اسلام کے بعد	۶۲۹
مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تحائف اور ہدایا۔	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل اور طریق کار۔	
بادشاہوں کی طرف سے ہدایا اور تحائف۔	
دیباج کی زرکار قباؤں کی تقسیم۔	۶۳۰
مقوقس (شاہ مصر) کا تحفہ۔	
نجاشی بادشاہ حبشہ کا ہدیہ۔	
آپ کی خدمت میں کھجور کی پیشکش	
بادشاہ ایلہ کا ہدیہ	
ابوسفیان رضؓ کا تحفہ آپ نے قبول کر لیا۔	
مشرک کا ہدیہ نا قابل قبول۔	۶۳۱
مقوقس نے اقرار نبوت کر لیا تھا۔	
محارب مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔	
غیر مسلموں کا تحفہ مالِ غنیمت	

عنوانات	صفحہ
سمجھا جائے گا۔	۶۳۲
دشمن سے وفاءِ عہد کا حکم	
قاصدوں اور سفیروں کے قتل و حبس کی ممانعت	۶۳۳
غیر مسلم کو امان، اور پناہ دینا۔	
امان مسلمان مرد بھی دے سکتا ہے اور مسلمان عورت بھی۔	
ام ہانی کا واقعہ	
حکم قتال کے بغیر دعوت اسلام	
قتال کی مشروط اجازت	
قتال سے معاہدین کا استثنا	۶۳۴
اہل کتاب سے قتال کا حکم۔	
مجوس سے بھی جزیہ لیا گیا۔	
مجوس اور اہل کتاب کے سوا کسی سے جزیہ نہیں۔	
جزیہ ہر غیر مسلم سے لیا جا سکتا ہے۔	۶۳۵
عربوں سے جزیہ کیوں نہیں لیا گیا۔	
مجوس اور مشرکین کا فرق	

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
بت پرست اور مجوس کا امتیاز	۶۳۶	جزیہ کی تعداد کا تعین۔	۶۳۸
عرب اور غیر عرب میں تفریق		اہل مکہ سے معاہدہ صلح	
قریش اور غیر قریش میں تفریق		نقض عہد کی صورت میں۔	
عربی اور غیر عربی کا کوئی سوال نہیں۔	۶۳۷	بغیر اعلان کے جنگ کی جاسکتی ہے۔	۶۳۹

besturdubooks.wordpress.com

فہرست مضامین

زادالمعاد حصہ چہارم

عنوانات	صفحہ
سنت شہ لولاک مندرجات اور مباحث پر طائرانہ نظر۔	۶۴۲
مباحث کتاب کا اجمالی خاکہ۔	۶۵۲
مسائل ضروریہ، نکاح و توابع نکاح۔	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و قضایا	۶۵۶
نکاح اور اس کے متعلقات	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے۔	
حضرت ابن عباس کی روایت	۶۵۸
کنواری عورت سے اذن لیا جائے گا۔	۶۵۹
نکاح بغیر اذن جائز نہیں۔	۶۶۰
ثیبہ اور باکرہ کے طریق اذن میں فرق۔	
جن احادیث سے استدلال مروی ہے۔	۶۶۱
اجبار کے بارے میں فقہا کا اختلاف رائے۔	۶۶۲
یتیم لڑکی کا نکاح اس کی بلا منظوری نہیں کیا جا سکتا	
نکاح بلا ولی۔	۶۶۴

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
نکاح تفویض کے بارے میں آپؐ کا فیصلہ	۶۶۷
نکاح کے بعد اگر معلوم ہو کہ عورت حاملہ ہے۔	
آنحضرتؐ کا ایک فیصلہ۔	۶۶۹
اہل مدینہ اور جمہور فقہا کا قول	
حدیث مذکور سے متعلق چند اقوال	۶۷۰
شرائط نکاح	
عقد نکاح کے شرائط لازمہ معلومہ	
ایک حکیمانہ فرمان	
طلاق کا مطالبہ نکاح ثانی کے لیے حرام ہے۔	۶۷۲
عدم ایفاء شرائط نکاح	۶۷۴
نکاح شغار	
اولا بدلی کے نکاح کی شدید ممانعت	۶۷۵
امام ابن تیمیہ کا قول	
علت نہی اور فقہاء اسلام	۶۷۶
نکاح محلل	
حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے پر لعنت کی وجہ۔	۶۷۸
نکاح متعہ	
حلت اور حرمت سے متعلق روایات	
روایت علیؓ و ابن عباس	۶۸۰
اباحت متعہ از روئے روایت ابن مسعودؓ	
حرمت متعہ از روئے روایت علیؓ	
ابن عباس کا فتویٰ حلت متعہ کے لیے۔	۶۸۱
نکاح محرم	
حالت احرام میں شادی کی جا سکتی ہے یا نہیں۔	
روایات مختلفہ و متعددہ	۶۸۳
نکاح زانیہ	
فاحشہ عورت سے عقد اور اس کے اثرات و نتائج۔	۶۸۵
چار سے زیادہ بیویوں اور دو بہنوں کا ایک نکاح میں اجتماع	
قبل از اسلام کے ازواج کو اسلام نے کس طرح بدل دیا۔	۶۸۷
حضرت علی کے نکاح ثانی کا معاملہ۔	
ارشادات نبویؐ کی روشنی میں	۶۸۹
اس حکم سے امور واضحہ متعددہ	۶۹۰
اگر شرط ہو تو تزوج لازم ہے۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
ایک عجیب وغریب حکمت	۶۹۱
وہ عورتیں	
جن سے ازروئے شریعت نکاح حرام ہے۔	۶۹۲
ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرنا ازروئے شریعت حرام ہے۔	
حضرت عثمان بن عفان کا مسلک	۶۹۸
امام احمد کی ایک روایت	
آیت تحریم کے اسباب ترجیح۔	۶۹۹
گرفتار شدہ منکوحہ عورتیں	
آیا ان سے تمتع کی شرط اسلام ہے یا نہیں۔	۷۰۳
گرفتار شدہ عورت کی مالک اگر عورت ہو تو کیا حکم ہوگا۔	
گرفتار شدہ عورت کا شوہر اگر زندہ ہو تو کیا حکم ہے۔	۷۰۴
گرفتار کرنے والا عورت کا مالک ہے	
گرفتار شدہ عورت کسی چیز کی مالک نہیں۔	۷۰۵
بت پرست اور مشرک باندیوں کا حکم۔	
آنحضرت اور صحابہؓ کا تعامل	

عنوانات	صفحہ
باندی سے تمتع کے لیے اسلام کی شرط نہیں۔	۷۰۶
شرط صرف وضع حمل یا استبراء ہے۔	۷۰۷
زوجین میں سے کسی ایک کے سبقت اسلام کے بعد۔	
تفریق، بقا نکاح اور تجدید عقد کے احکام	
قبول اسلام سے پہلے محرمات نکاح کا مسئلہ	
ابن عباس کی روایت۔	۷۰۸
احکام متضمنہ حدیث۔	۷۰۹
تجدید نکاح قبول اسلام کے بعد ضروری نہیں۔	
حضرت عمرؓ کا فیصلہ۔	
حضرت عمرؓ کا ایک اور فیصلہ۔	۷۱۱
عزل کا مسئلہ	
تقلیل اولاد کا ایک وسیلہ عہد رسالت میں۔	
سوال وجواب	
آپؐ نے عزل سے منع نہیں کیا۔	۷۱۲

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
آزاد عورت کی اجازت کے بغیر عزل نہیں۔	
عزل کی تائید احادیث سے	۴۱۳
بعض لوگ عزل کو حرام قرار دیتے ہیں۔	
بیوی کے اذن سے عزل مباح ہے۔	
حضرت عائشہؓ کی ایک روایت	۴۱۴
حضرت جابرؓ کی روایت صریحاً تائید عزل میں۔	
حسن بصریؒ کا مسلک	
ابن مسعود کی روایت۔	۴۱۵
جواز عزل میں حضرت جابرؓ کے مرویات۔	
حضرت جذامہ کی حدیث۔	
کچھ یہود کے بارے میں۔	۴۱۶
باندی سے بغیر اجازت عزل کیا جا سکتا ہے۔	۴۱۷
مرضعہ سے جماع کا مسئلہ	۴۱۸
کئی بیویوں میں باری کی تقسیم	۴۲۰
سفر کی صورت میں قرعہ اندازی	
اپنے حق سے دست برداری	۴۲۱

عنوانات	صفحہ
حضرت علیؓ کا مسئلہ۔	
امام احمد کا استدلال۔	۴۲۲
تمام بیویاں ایک بیوی کے یہاں جمع ہو سکتی ہیں۔	
امام مالکؒ کا مسلک	۴۲۳
کنیز کی آزادی	
کیا اس کا مہر قرار پا سکتی ہے؟	۴۲۵
صحت نکاح موقوف بر اجازت	
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و قضایا۔	
لڑکی کو رد و قبول کا اختیار	
یتیمہ کو بعد بلوغ حق اختیار ہے۔	۴۲۶
آقا غلام کا نکاح فسخ کر سکتا ہے	۴۲۷
کفو کا مسئلہ	
فقہا اور علماء کے اقوال اور اختلافی مباحث	
قرآن و سنت کا مقتضاء	۴۲۸
نکاح کی تائید	
عالی خاندان عرب عورتوں کی شادی کم نسب لوگوں سے	
کفو میں اصل اعتبار دین کا ہے	۴۲۹
کفو کے امور معتبرہ خمسہ	۴۳۰

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
اصحاب شافعی کا مسلک۔	
عدم کفو کے قابل فسخ اسباب۔	۷۳۱
فسخ کا اختیار عورت کے دل کو ہے آئمہ سے منسوب غلط باتیں۔	۷۳۲
شادی شدہ غلام اور باندی	
باندی اگر آزاد ہو جائے تو نکاح قائم رہے گا یا ختم ہو جائے گا۔	
شوہر کی آزادی کا انتظار کیا جا سکتا ہے۔	
ولا آزاد کرنے والے کا حق ہے۔	۷۳۳
خلاف کتاب اللہ کوئی شرط قابل قبول نہیں۔	
عورت شادی کرنے پر مجبور نہیں کی جا سکتی۔	۷۳۴
مسائل فقہیہ کا استنباط	۷۳۵
امام شافعی کا مسلک	
آنحضرتؐ کا فرمان کہ ولا آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔	۷۳۶
چند اور مسائل فقہی کا استنباط	۷۳۷
آزادی کے بعد باندی کو حق خیار حاصل ہے۔	۷۳۸
فسخ کے بعد مجامعت سے حق خیار ساقط ہو جاتا ہے۔	

عنوانات	صفحہ
امام شافعیؒ کے تین اقوال	۷۴۰
آزاد شوہر کی بیوی آزاد ہونے کے بعد حق خیار نہیں رکھتی۔	
بریرہ کے سوال اور آپؐ کے جواب سے احکام مستنبط	۷۴۱
اپنا صدقہ نہ خریدا جا سکتا ہے، نہ ہبہ لیا جا سکتا ہے۔	۷۴۲
مہر اور اس کی قلت و کثرت	
ہر دو صورتوں میں نکاح جائز اور نافذ رہے گا۔	
ایک معمولی انگشتری بھی مہر بن سکتی ہے۔	۷۴۳
قرآن سکھانا بھی مہر بن سکتا ہے۔	۷۴۴
قبول اسلام کی شرط بھی مہر بن سکتی ہے۔	
حدیث سے احکام و مسائل مستنبط	۷۴۵
زوجین میں سے کسی کا جذامی مبروص اور مجنوں ہونا۔	۷۴۷
فقہا کے اقوال مختلفہ	
عیوب منفردہ کی صورت میں حق خیار حاصل ہے۔	۷۴۸

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
حضرت علیؓ کا فیصلہ۔	۷۴۹
حضرت ابن عباس کا مسلک	۷۵۰
سلامتی عیوب کی شرط کے بعد عیب پایا جائے تو نکاح باطل ہے۔	۷۵۱
بیوی پر شوہر کا حق	
بیوی سے کون کون سی خدمتیں لی جا سکتی ہیں۔	
اہم مباحث فقیہہ۔	
حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کا معاملہ۔	۷۵۲
حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا واقعہ	
خاوند کی خدمت مستحسن ہے واجب نہیں۔	۷۵۳
قعود مطلق عرف عام پر مرفوع پذیر ہوتے ہیں۔	۷۵۴
عورت کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو۔	۷۵۵
تفرقہ زوجین	
احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔	
اختلاف زوجین کے معاملات و حالات۔	۷۵۶

عنوانات	صفحہ
حکمین کی حیثیت کیا ہے؟	
حکمین حاکم ہیں وکیل نہیں۔	۷۵۷
حضرت عثمانؓ کا فیصلہ۔	۷۵۸
خلع کا مسئلہ	
عورت کن حالات میں خلع حاصل کر سکتی ہے۔	
صرف ناپسندیدگی بھی وجہ خلع بن سکتی ہے۔	۷۵۹
سنن نسائی کی ایک روایت	۷۶۰
فیصلۂ نبویؐ سے احکام متضمنہ ارشاد خداوندی۔	۷۶۱
خلع حاصل کرنے کے لیے عورت جو چاہے دے دے۔	
مرد حق خلع کے طور پر اپنے دیئے ہوئے سے زیادہ بھی لے سکتا ہے۔	
ظاہر قرآن و آثار صحابہ سے استدلال۔	۷۶۲
خلع کیا ہے؟ مسائل ضروریہ	
خلع میں حاکم بھی تفریق کر سکتا ہے اور باہمی رضامندی سے بھی ممکن ہے۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
خلع سے عورت بائنہ ہو جاتی ہے۔	۷۶۴
عورت چاہے تو بعد از خلع نکاح کر سکتی ہے۔	
فرمان نبوی کہ خلع کرنے والی ایک حیض عدت گزارے۔	
خلع کے بعد عورت شوہر کا گھر چھوڑ سکتی ہے۔	۷۶۵
خلع فسخ نکاح ہے طلاق نہیں	
دو طلاقوں کے بعد بھی خلع جائز ہے۔	۷۶۶
خلع الگ جنس ہے طلاق الگ	۷۶۸
مسائل ومعاملات وانواع طلاق	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وقضایا اور اقوال۔	
کن لوگوں کی طلاق (طلاق غیر معتبر) شرعی طور پر ناقابل قبول ہے۔	
حضرت علیؓ کی روایت۔	
لزوم نیت پر نہیں عمل پر ہوتا ہے	۷۷۰
نیت اور قصد بے معنی ہے، اصل چیز اقدام وعمل ہے۔	
ثواب وعقاب کا تعلق اعمال سے ہے۔	۷۷۲

عنوانات	صفحہ
طلاق ہازل ومکرہ	
کیا مذاق میں دی ہوئی طلاق اور جبر سے دلائی ہوئی طلاق جائز ہے	
ہازل کی طلاق واقع ہو جائے گی۔	۷۷۴
جو شخص مجبور کیا جائے اس کی طلاق لغو ہے۔	
اباحت مکرہ کے دو پہلو	۷۷۵
زنا اور چوری پر جو مجبور کیا جائے تو وہ قابل مواخذہ ہے۔	
امام مالک عدم وقوع طلاق مکرہ کے قائل ہیں۔	۷۷۶
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ	
مدہوش کے سوا ہر طلاق جائز ہے	۷۷۷
ایرادات اور ان کا جواب	
حضرت عمرؓ کا اثر غلط ہے۔	۷۷۸
شرابی کی طلاق جائز ہے یا نہیں؟	
اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۷۸۰
شرابی پر حد جاری ہوگی طلاق نہیں مانی جائے گی۔	
احناف طلاق سکران جائز سمجھتے ہیں۔	۷۸۱
حضرت عمرؓ تفریق کرا دیتے تھے۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
سکران مکلف نہیں ہے۔	
اجرائے حد کافی ہے۔	۴۸۲
رابطہ احکام کی دلیل بودی ہے۔	
صحابہؓ سے مروی آثار غلط ہیں۔	
ایک غلط حدیث سے استدلال	
سکرانی کی عقل زائل ہوچکی ہوتی ہے۔	۴۸۳
ابن عباس کا اثر غیر صحیح ہے۔	۴۸۴
طلاق اغلاق	
غصہ میں دی ہوئی طلاق نافذ ہوگی یا نہیں؟	۴۸۵
غضب کی تین قسمیں۔	۴۸۶
طلاق قبل نکاح	
آیا یہ واقع ہوسکتی ہے یا نہیں؟	
نکاح سے قبل طلاق بے معنی ہے	۴۸۷
حضرت علیؓ کا قول، نکاح کے بعد ہی طلاق ہوسکتی ہے۔	
امام شافعیؒ وغیرہ کا مسلک	۴۸۸
طلاق محرم	
تحریم طلاق حائض ونفساء وتحریم طلاق ثلاثہ۔	
حضرت ابن عمرؓ کا واقعہ۔	
طلاق کی وجوہ اربعہ	۴۸۹
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عتاب	۴۹۰
مطلقہ عورت کے اقسام۔	
وقوع محرم میں اختلاف فکر و رائے۔	
اجماع کا دعویٰ کرنے والا کاذب ہے۔	۴۹۱
زید بن ثابت اور ابو محمد کی رائے	
تعلیق وقوع طلاق کے انکار	۴۹۲
اذن شارع اور رافت مخلوق۔	۴۹۳
قائلین وقوع طلاق محرم کے دلائل	۴۹۴
قائلین عدم وقوع طلاق محرم کے دلائل۔	۴۹۶
ہر دو فریق کے دلائل و افکار۔	۴۹۸
تین طلاقیں ایک دفعہ میں	
شریعت کے ساتھ استہزاء اور مستخر کی بدترین مثال۔	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عتاب۔	
مخرمہ بن بکیر پر جرح و تعدیل	۴۹۹
کیا مخرمہ نے کتاب سے روایت کی ہے۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ

کیا مخرمہ نے اپنے والد سے سماعت نہیں کی۔ ۸۰۰
خود مخرمہ کا قول کیا ہے؟
امام مالک کا مخرمہ سے استفسار ۸۰۱
کیا ایک دفعہ کی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں؟
طلاق مشروع کیا ہے۔
قرآن میں اقسام طلاق کا ذکر۔ ۸۰۲
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ۸۰۳
مسئلہ زیر بحث کا اصل نکتہ۔
اہل ظاہر کا قول۔
ابو وہب کا مسلک۔
اس مسئلہ سے متعلق مذاہب فقہ ۸۰۴
ابن عباسؓ سے سوال و جواب ۸۰۵
امام احمد کا ارشاد ۸۰۶
قیاس کیا کہتا ہے؟
اپنے خلاف چار شہادتیں بھی تابڑ توڑ نہیں۔
مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کی تفریق۔
نقل و قیاس کی تائید۔ ۸۰۷
مذاہب ائمہ اور اہل بیت کا مسلک
ایک وقت میں دی ہوئی تین طلاقوں پر گفتگو۔ ۸۰۸
فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے استدلال۔ ۸۰۹
حدیث میں تعارض ہو تو عمل دیکھا جائے گا۔
امر صواب حرام نہیں کیا جا سکتا۔ ۸۱۰
بالتعیین طلاق ثلاث کا قول۔
قرآن سے جمع ثلاث ثابت نہیں
روایت کا اخذ اور فتوے سے اعراض۔ ۸۱۱
ساقط الاعتبار حدیث۔
حدیث ابوالصہبا پر گفتگو۔ ۸۱۲
قضائے عمرؓ کی مصلحت
تعارض حدیث اور عمل صحابہؓ ۸۱۳
حضرت عمرؓ کی رائے حدیث نہیں ۸۱۴
غلام کی طلاق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
ابن عباسؓ کا فتویٰ۔ ۸۱۶
فقہائے اقوال اربعہ۔ ۸۱۷
مسئلہ زیر بحث سے متعلق

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
چار اقوال۔	۸۱۸
ام المومنین ام سلمہؓ کی روایت	۸۱۹
آثار و قیاس میں تعارض۔	
طلاق نصوص سے تمسک۔	۸۲۰
آئمہ فقہ کے اقوال	۸۲۱
طلاق حق زوج ہے۔	
سنن ابن ماجہ کی روایت۔	۸۲۲
کیا نکاح و طلاق کا مالک آقا ہے؟	
قضائے رسول اللہ سب پر مقدم ہے۔	۸۲۳
تین طلاقیں	
دوسرے شخص سے نکاح کے بعد پہلا شوہر پورا کرے گا	
حضرت عمرؓ کا فیصلہ۔	۸۲۴
اکابر صحابہؓ کا قول۔	
امام ابو حنیفہ کا مسلک۔	۸۲۵
طلاق مغلظہ کے بعد	
زوج ثانی کے تمتع کے بغیر پہلے شوہر پر عورت حلال نہیں ہو سکتی۔	
حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت	۸۲۶
مذکورہ بالا حکم سے مسائل مستنبط	۸۲۷

عنوانات	صفحہ
بیوی کی طرف سے طلاق کا ایک گواہ۔	
اور شوہر کا طلاق دینے سے انکار	۸۲۸
مسئلہ تخییر ازواج و توکیل طلاق	
فقہ کا ایک بے حد اہم نزاعی اور اختلافی مسئلہ۔	
حضرت عائشہؓ کی روایت۔	۸۳۰
مسئلہ تخییر میں اختلاف۔	
حکم تخییر کے دو پہلو۔	۸۳۱
تخییر سے طلاق نہیں پڑتی۔	
کیا تخییر سے مراد تملیک مستلزم وقوع طلاق ہے۔	۸۳۲
تخییر تملیک ہے یا توکیل۔	۸۳۲
اقوال بالا کے ماخذ و مصادر	۸۳۴
کنایات طلاق میں تخییر شامل ہے	۸۳۵
تخییر سے مراد طلاق منجز ہے۔	
تملیک زوجہ ایک لغو امر ہے۔	۸۳۶
حدیث سے صرف تخییر ثابت ہے آثار صحابہؓ۔	۸۳۷
مروزی اور زید بن ثابت کی روایت	
مجرد تخییر سے طلاق واقع ہو جائے گی؟	۸۳۸

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
بیوی سے یمین لی جائے گی؟	
کیا شوہر کی نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔	
مضطرب اور مختلف فروع کثیرہ	
کیا اجماع کا دعویٰ صحیح ہے؟	
حکم تخییر میں اختلاف اعتبار تخییر میں اختلاف۔	۸۳۹
شوہر کو تفویض کا حق ہے۔	۸۴۰
خودساختہ تحریم وتحلیل	۸۴۱
مذہب متعددہ ومختلفہ۔	
تحریم مراۃ لغو ہے۔	۸۴۲
تحریم سے تین طلاقیں پڑ جاتی ہیں۔	
طلاق صرف مدخول بہا پر واقع ہوگی۔	
نیت کا اعتبار کیا جائے گا۔	۸۴۳
طلاق کی صورت میں طلاق واحد بائنہ	
تحریم مراۃ ظہار ہے۔	۸۴۴
ہر حالت میں نیت کا اعتبار۔	۸۴۵
طلاق واحدہ بائنہ۔	
اگر نیت نہ ہو تو بائنہ واحدہ	

عنوانات	صفحہ
طلاق رجعی پڑے گی۔	
بغیر طلاق کے بیوی حرام ہو جائے گی	
ایک مذہب توقف کا بھی ہے	۸۴۶
تحریم منجز اور تحریم معلق۔	
مسئلہ تحریم زوجہ سے متعلق مختلف مذاہب ومسالک کے دلائل وبراہین۔	
قول تحریم کی لغویت کا ثبوت	۸۴۸
تحریم کو تین طلاق ماننے کی دلیل	
تحریم کو مدخول بہا تک محدود رکھنے کا سبب۔	۸۴۹
تحریم کو طلاق واحد بائنہ ماننے کی دلیل۔	
تحریم کو طلاق واحد رجعیہ ماننے کا ماخذ۔	
تحریم کو ارادے اور نیت پر منحصر رکھنے کا ماخذ۔	۸۵۰
ظہار اور طلاق کی نیت ونفاذ	۸۵۱
تحریم کو یمین مکفرہ قرار دینے کا سبب	
کفارۂ یمین لازم اور ثابت ہے۔	۸۵۲
تحریم یمین ہے جس کا کفارہ واجب ہے۔	۸۵۳
الحقی باھلک	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
اس لفظ سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں؟	
کعب بن مالک کا واقعہ۔	۸۵۴
جمہور فقہا کا مسلک۔	
ابن عباس کی روایت۔	۸۵۵
قرآن کے الفاظ سے استدلال	۸۵۶
مسئلہ ظہار	
ظہار طلاق ہے یا قابل کفارہ معصیت؟	۸۵۸
خولہ بنت مالک کا واقعہ۔	۸۵۹
حضرت عائشہ رضؓ کی روایت۔	
ادائے کفارہ میں مدد۔	۸۶۰
مسلمہ بن صخر البیاضی کا واقعہ۔	۸۶۱
احکام متضمنہ مسئلہ۔	۸۶۲
ظہار فعل منہی عنہ ہے۔	
وجوب کفارہ عود کی صورت میں۔	
عود سے مراد کیا ہے؟	
امور رائے امساک۔	۸۶۳
کفارۂ ظہار مجبور سے بھی ساقط نہیں ہوگا۔	
ادائے کفارہ سے قبل مجامعت جائز نہیں۔	۸۶۴

عنوانات	صفحہ
کھانا کھلانے کی مقدار معیّن نہیں	
ساٹھ کی تعداد پوری کرنا لازمی ہے	
کفارۂ ظہار کے مستحق صرف مساکین ہیں۔	۸۶۵
کافر غلام بھی آزاد کیا جاسکتا ہے۔	
غلاموں کی تنصیف کب جائز ہے	
خلاف ورزی سے کفارہ مضاعف نہیں ہوتا۔	۸۶۶
مسئلہ ایلاء	
بیوی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانے کے اثرات و نتائج۔	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلاء	
ایلاء کے بارے میں آیت قرآنی۔	۸۶۸
ایلاء کے معنی از روئے لغت۔	
آیت بالا سے احکام مستنبطہ۔	۸۶۹
صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا اختلاف آیۂ ایلاء سے متعلق دس دلیلیں۔	۸۷۰
مسئلہ لعان	
لعان کی نوعیت و کیفیت اور حکم لعان کی شان نزول۔	
لعان کے بارے میں قرآنی آیات	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
عویمر عجلانی اور ان کی بیوی کا قصہ۔	۸۷۴
لعان سے پہلے وعظ و تذکیر اور پند و نصیحت۔	۸۷۵
لعان کے بعد شوہر بیوی سے کچھ واپس نہیں لے سکتا۔	۸۷۶
بچہ ماں کے حوالہ کیا جائے گا۔	
لعان والی عورت کو متہم کرنے والے مستحق سزا ہیں۔	
ہلال بن امیہ اور ان کی بیوی کا واقعہ لعان۔	۸۷۷
سعد بن عبادہ اور رسول اللہ کی گفتگو۔	۸۷۸
مسئلہ لعان سے متضمن	
احکام و مسائل عدیدہ و مختلفہ۔	
کیا لعان غیر مسلموں کے لیے بھی ہے امور سہ گانہ۔	۸۸۰
عمرو بن شعیب کی روایت۔	۸۸۱
لعان بدل ہے شہادت کا۔	۸۸۲
یمین و شہادت لازم و ملزوم۔	۸۸۳
ایک حدیث کی تضعیف۔	۸۸۴
شریعت کا قاعدہ مستقرہ۔	

عنوانات	صفحہ
اگر عورت لعان سے انکار کرے تو حد جاری ہوگی؟	۸۸۵
حد جاری نہ ہونے کا ایک اور سبب	۸۸۶
قول راجح کیا ہے؟	
شوہر بیوی پر تہمت لگانے کے بعد لعان سے انکار کرے تو کیا ہوگا	۸۸۷
آنحضرتؐ کے فیصلے مطابق وحی ہوتے تھے۔	
لعان حاکم کے سامنے ہونا چاہیے۔	۸۸۸
لعان سے متعلق رسول اللہ کا فرمان	
لعان سے پیدا شدہ بقیہ احکام و مسائل شرعی۔	
لعان گواہوں کی ایک جماعت کے سامنے کیا جائے۔	۸۸۹
لعان کرنے والے کے لیے کھڑا رہنا ضروری ہے۔	
کیا لعان صرف مرد کی طرف سے ہو سکتا ہے۔	۸۹۰
عذاب دنیا اور عذاب آخرت	۸۹۱
لعان کے لیے صرف مقررہ الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں۔	
لعان کرنے والے پر حد جاری نہیں	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
ہوگی۔	۸۹۲
لعان کے بعد بھی عورت کو زنا سے متہم نہیں کیا جا سکتا۔	۸۹۳
مسئلہ لعان کے احکام عشرہ	
لعان کے بعد تفریق کے سلسلہ میں مذاہب متعددہ۔	
لعان کے بعد کی تفریق فسخ نکاح ہے طلاق نہیں۔	۸۹۴
لعان کے بعد نہ رجعت ہو سکتی ہے نہ تجدید نکاح۔	۸۹۵
لعان کے بعد بھی بیوی کو حق مہر حاصل ہے۔	
لعان کے بعد نفقہ اور سکنیٰ کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔	
لعان کے بعد لڑکے کا نسب باپ سے منقطع ہو جائے گا۔	
لعان کے بعد لڑکے کا نسب ماں سے چلے گا۔	۸۹۶
لعان کے بعد عورت کو بدکاری سے متہم کرنا قابل سزا ہے۔	
لعان زن وشوہر کی طرف سے ساتھ ساتھ ہونا چاہیئے۔	۸۹

عنوانات	صفحہ
کیا عورت نفقہ اور سکنیٰ کا مطالبہ کر سکتی ہے؟	
کیا قیافہ سے نسب کا حکم لگایا جا سکتا ہے؟	۸۹۸
ایک بے حد اہم فقہی مسئلہ۔	
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مثال	
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ	۸۹۹
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد	
ہر سہ واقعات کی توجیہہ وتعلیل۔	۹۰۰
حکمت مصلحت، رحمت اور احسان کا تقاضا	۹۰۱
سوال یا استفتا کی صورت میں تعریض سے سائل یا مستفتی پر حد جاری نہیں ہوگی۔	۹۰۲
الولد للفراش	
مسئلہ فراش کی تفصیل اور اس کی حقیقت اور واقعیت۔	
سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ میں جھگڑا۔	۹۰۴
ثبوت نسب میں اصل فراش ہے۔	
شبہہ کی صورت میں فراش کو تقدم ہے۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
قیافہ کی شرعی حیثیت۔	
بیوی اور باندی کی اولاد۔	۹۰۵
امام ابوحنیفہ کا مسلک۔	
استلحاق اور نسب۔	۹۰۶
فراش ضعیف اور فراش قوی۔	
باندی فراش حقیقی کب ہے؟	
مستلحق کے تمام اقربا کا اتفاق ضروری ہے۔	۹۰۷
الحاق نسب پدر۔	۹۰۸
مسئلہ فراش	
باندی کب فراش بنتی ہے۔	۹۱۱
صحت نسب کا مسئلہ	
وہ چار امور جن سے نسب ثابت ہوتا اور تسلیم کیا جاتا ہے۔	
صحت نسب سے متعلق امور اربعہ۔	۹۱۲
زید بن حارث اور اسامہ بن زید کا واقعہ۔	۹۱۳
کیا ایک سے زائد باپ تسلیم کیے جا سکتے ہیں۔	۹۱۴
ولدالزنا کا استلحاق اور توریث	
کیا ایک ناجائز لڑکا شریک نسب	

عنوانات	صفحہ
کیا جا سکتا اور وراثت پا سکتا ہے۔	
زانی کا لڑکا شریک نسب کر دیا جائے گا۔	۹۱۶
کیا زانی کا لڑکا شریک وراثت ہو سکتا ہے۔	
ولدالزنا شریک وراثت نہیں ہو سکتا۔	۹۱۷
مسئلہ حق حضانت	
اولاد کی پرورش کا حق باپ کو حاصل ہے یا ماں کو۔	
ایک فریادی عورت دربار رسول میں۔	
خالہ ماں کی جگہ ہے۔	۹۱۸
ماں کا حق حضانت باپ کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔	۹۱۹
ولایت عقل کے اقسام	۹۲۰
حضانت ماں کا حق ہے۔	
اہل علم کا اختلاف فکر و رائے۔	
رجعیہ کو حق حضانت کب ملے گا؟	۹۲۱
مانع کی صورت میں حق حضانت ساقط ہو جائے گا۔	۹۲۳
مراد مجرد عقد ہے یا شوہر کا تمتع	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ

بھی لازمی ہے۔ ۹۲۴

سقوط حق حضانت

طفل کا حق کفالت اور مباحث ومسائل متعلقہ۔ ۹۲۵

یہ فیصلہ ہر ماں پر منطبق نہیں ہوسکتا۔

ماں بیٹے کا ہم مذہب ہونا ضروری ہے۔ ۹۲۶

کافر اور مسلمان کے مابین قطع موالات۔ ۹۲۷

حضرت ابوبکر کا فیصلہ۔

حضرت عمر نے طفل کو رد وقبول کا اختیار دیا۔

حضرت علی کا فیصلہ۔

قول ابوہریرہ۔ ۹۲۸

اسحاق بن راہویہ کا قول

امام احمد کی رائے۔

امام شافعیؒ کے نزدیک مسئلہ کیا ہے؟

امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا قول۔ ۹۲۹

لڑکے کا حق تخییر۔

عصبات پدر کے مقابلہ میں خالہ کا حق زیادہ ہے۔ ۹۳۰

ایک اہم امر۔ غور طلب نکتہ۔

زوجہ کا حق

نفقۂ زوجہ کی حد نہیں مقرر کی گئی یہ عرف پر منحصر ہے۔

ابوسفیان کی بیوی ہندہ کا واقعہ ۹۳۲

حکیم بن معاویہؓ کی حدیث۔

بیوی کی صواب دید پر فیصلہ

نفقہ واجبہ کے بارے میں جمہور کا مسلک۔ ۹۳۳

حضرات تابعین کے افکار وآراء

تنازعہ کی صورت میں فیصلہ خدا اور رسول پر چھوڑنا چاہیئے۔ ۹۳۴

شکایت کے طور پر کسی کا ذکر غیبت نہیں ہے۔

نفقہ بہ قدر میراث ملے گا۔

کیا نفقۂ زوجہ موثر بہ ماضی نہیں ہوتا۔ ۹۳۵

امام ابوحنیفہؒ کا مسلک۔

امام احمدؒ اور مالکؒ کا مسلک۔

زوجات واقارب کے مابین فرق ۹۳۶

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
نفقۂ زوجہ کا وجوب کتاب و سنت سے ثابت ہے۔	۹۳۷
تنگ دست شوہر	
اگر بیوی کا نفقہ نہ دے سکے تو کیا طلاق دینے پر مجبور ہے۔	
حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث۔	
فقہا کا اختلاف فکر اور اقوال مختلفہ۔	۹۳۹
تفریق طلاق ہوگی یا فسخ تسلیم کی جائے گی؟	
فسخ نکاح کی صورت میں رجعت نہیں۔	
دوسرے مکتب فکر کے دلائل اور مواقف۔	۹۴۰
ابوبکر و عمر بارگاہ رسالت میں حضرت عائشہ و حفصہ کو زجر و توبیخ۔	
ازواج مطہرات کا جواب۔	۹۴۱
عدم نفقہ فسخ نکاح کا مسئلہ	۹۴۲
عہد صحابہ کرام کی مثالیں سے۔	۹۴۴
فقر و غنا آنی جانی چیز ہے ہیں	
اصول و قواعد شریعت کے مطابق	

عنوانات	صفحہ
صورت مسئلہ کیا ہے؟	۹۴۵
جمہور فقہاء اور امام ابوحنیفہ کا مسلک	۹۴۶
نفقہ مبتوتہ	
فاطمہ بنت قیس کی حدیث اور اس حدیث پر بحث و نظر۔	
نفقہ کا عدم وجوب۔	۹۴۷
صحیح مسلم کی ایک حدیث۔	
ابوعمرو حفص بن مغیرہ کا واقعہ۔	۹۴۸
مروان کا امر فاطمہ بنت قیس پر۔	۹۴۹
طلاق ثلثہ کے بعد نہ نفقہ ہے نہ سکنیٰ	
پانچ صاع کھجور، پانچ صاع جو۔	۹۵۰
نسائی کی حدیث طعن سے خالی ہے	
قرآن مجید سے اس حکم کی تائید۔	۹۵۱
فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر قدیم جدید مطاعن۔	۹۵۲
طعن عائشہ و حدیث فاطمہ۔	۹۵۳
طعن اسامہ بن زید بر حدیث فاطمہ۔	
طعن مروان بر حدیث فاطمہ۔	
طعن سعید بن المسیب بر حدیث فاطمہ بنت قیس۔	
طعن سلیمان بن یسار بر حدیث فاطمہ	۹۵۴

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
طعن اسود بن یزید بر حدیث فاطمہ	
طعن ابی سلمہ بن عبدالرحمان بر حدیث فاطمہ۔	۹۵۵
فاطمہ بنت قیس کی حدیث پر مطاعن کا جواب۔	
ایک تحقیقی ۔ علمی ۔ اور ۔ تاریخی بحث۔	۹۵۶
فاطمہ بنت قیس کا علمی پایہ اور ان کی عظمت روایت۔	۹۵۷
کیا فاطمہ کی روایت مخالف قرآن ہے۔	۹۵۹
ایک بودی اور ناقابل قبول تاویل	۹۶۰
کیا فاطمہ بنت قیس کی حدیث اور روایت عمرؓ میں تعارض ہے	۹۶۱
ایک راوی حدیث پر جرح ۔	۹۶۲
تمام فقہا حدیث فاطمہ سے دلیل لاتے ہیں۔	۹۶۳
صدق حدیث اور برکت روایت کا نتیجہ۔	
ایک اعتراض اور اس کا جواب	۹۶۴
آیت مذکورہ کے ضمائر پر بحث	
نفقہ رجعیہ کے لیے حمل کی تخصیص	۹۶۵

عنوانات	صفحہ
وجوب نفقہ اقارب	
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں۔	
قرابت داروں کو ترجیح ۔	۹۶۷
ارشاداتِ نبوی تفسیر ہیں کلام ربانی کی ۔	۹۶۸
قرابت داروں کے ساتھ احسان کا حکم ۔	
ذوی القربیٰ اور قرآن مجید۔	
حضرت عمرؓ کے احکام و قضایا۔	۹۶۹
فقہاء اسلام کے اختلافی اقوال متعددہ	۹۷۰
نفقۂ اولاد۔	
ماں اور اولاد کو نفقہ دینے پر مجبور نہیں۔	
والدین کو نفقہ دینا ہر حالت میں واجب ہے۔	۹۷۱
ذی رحم کا ذی رحم پر نفقہ واجب ہے۔	۹۷۲
قواعد شرع اور اصول صلۂ رحم	
جمہور سلف کا مسلک۔	
نسب کے اعتبار سے ترتیب۔	۹۷۳
صلہ اور سلوک نہیں وجوب	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
نفقۂ اقارب "حق" ہے	۹۷۴
مسائل رضاعت	
کسی عورت کا دودھ پی لینے سے کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں کون سے حلال رہتے ہیں	
بنت حمزہؓ کا واقعہ۔	۹۷۵
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت۔	
حضرت ابن عباس کی مرفوع روایت۔	
سہلیہ بنت سہیل کا ماجرا	۹۷۶
ام المومنین سلمہ کی روایت	
ام سلمہ اور دوسری ازواج مطہرہ کا انکار۔	۹۷۷
اس سنت ثابتہ سے احکام مستنبط عدیدہ۔	
ازروے نسب اور ازروئے صہر رشتے۔	
ایک اہم فقہی نکتہ۔	۹۷۸
رضاعت مثل نسب کے ہے لیکن ہر حکم میں نہیں۔	
عبد اللہ بن جعفر کی مثال۔	۹۷۹
تحریم کے بارے میں حکم خداوندی	
تحریم و حرمت اور محرمیت کا فرق	۹۸۰
حرمت اقارب کی طرف منتشر نہیں ہوئی۔	
جو رشتے نسب سے حرام ہیں رضاعت سے بھی حرام ہیں۔	
مالک بن اوس بن حدثان نصری کا واقعہ۔	۹۸۱
کیا ربیبہ سے نکاح ہو سکتا ہے	۹۸۲
ربیبہ سے نکاح کے متعلق قیود سہ گانہ	
تحریم "لبن فحل" سے بھی منتشر ہوتی ہے۔	
حکم ابن عتیبہ کی اپنے قول سے رجعت۔	۹۸۳
رضاعت مرد کی جہت سے نہیں عورت کی حیثیت سے ہوتی۔	
زینب بنت ام سلمہ کا واقعہ۔	۹۸۴
قرآن کے بیان کردہ دو واضح اور امور	۹۸۵
ایک دعوائے باطل اور اس کی تردید۔	۹۸۶
کتنے رضعات کے بعد رضاعت ثابت ہوتی ہے۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
کم از کم تین گھونٹ کی شرط۔	۹۸۷
خدا نے تحریم کو اسم رضاعت کے ساتھ متعلق کیا ہے۔	
صحیح مسلم کی ایک روایت در بارہ رضاعت۔	۹۸۸
حضرت عائشہ کی روایت در بارہ رضاعت۔	۹۸۹
رضاعت کے چند اور پہلو	
مسئلہ رضاع کبیر اور حدیث سہلہ سے متعلق مباحث ضروریہ	
رضعت کی تعریف۔	
کس عارض سے انقطاع رضعت غیر مؤثر ہے۔	۹۹۰
مرضعہ کی طرف سے انقطاع رضعت کا حکم۔	
کس رضاعت سے تحریم واجب ہوتی ہے۔	
امام ابو حنیفہ اور امام زفر کی مقرر کردہ مدّت۔	۹۹۱
ارباب مسالک کے دلائل اور ان پر ایک نظر۔	۹۹۲
تحریم رضاع کبیر کی دلیل۔	
حدیث سہلہ بنت قیس سے استدلال۔	
یہ حکم منسوخ ہے۔	۹۹۳
یہ حکم صرف سالم کے ساتھ مخصوص ہے۔	۹۹۴
یہ حکم نہ منسوخ ہے، نہ عام، حسب مصلحت جائز ہے۔	۹۹۵
مسئلہ عدّت	
عورت کی عدت اور اس کی مدّت کے بارے میں مسائل متعلقہ	
عدت کے اقسام از روئے قرآن کریم۔	
۱۔ عدت کی پہلی قسم۔	
۲۔ عدت کی دوسری قسم۔	۹۹۷
۳۔ عدت کی تیسری قسم۔	
۴۔ عدت کی چوتھی قسم۔	۹۹۸
فہم مراد قرآن میں اختلاف۔	
ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تاویل	۹۹۹
اسقاط حمل کی صورت میں عدت کیا ہوگی۔	
اگر پیٹ میں دو بچے ہوں تو عدت کب ختم ہوگی۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما میں اختلاف۔	۱۰۰۰
جمہور فقہاء کا مسلک اور اس کی تفصیل عدت میں وضع حمل کا اعتبار ہے۔	۱۰۰۱
استبراء کی صورت میں بھی عدت وضع حمل ہے۔	۱۰۰۲
لفظ قروء کی تفسیر	
اختلاف — دلائل — بیان!	
امام احمدؒ "اطہار" مراد لیتے تھے	۱۰۰۳
امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مراد حیض ہے۔	
امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مسلک	
مسلمہ عدت پر تین اقوال۔	
شوہر کو حق رجعت کب تک حاصل ہے۔	۱۰۰۴
کیا مجرد طہر سے عدت ختم ہو جائیگی	
انقطاع خون کے ساتھ ختم عدت	
"القرء" کا مفہوم و مقصد کیا ہے۔	۱۰۰۵
شارع نے اسے کس معنی میں استعمال کیا ہے۔	۱۰۰۶

عنوانات	صفحہ
کیا "خلق" سے مراد حیض ہے؟	
عدت کا حکم عدم حیض پر معلّق ہے۔	
عدت! تین حیض تک۔	۱۰۰۷
باندی کا استبراء ایک حیض ہے۔	
استبراء اور حیض میں مماثلت	
قرء "کو طہر سمجھنے والوں کے استدلال کا جواب۔	
طلاق قبل از عدت۔	۱۰۰۸
استدلال حضرت عائشہؓ کے کلام سے۔	۱۰۰۹
طہر حیض سے اسبق ہے۔	
کیا آنحضرتؐ نے قروء کی تفسیر "اطہار" کی ہے؟	۱۰۱۰
طہر سے خون مسبوق نہیں ہوتا	
لسان شارع پر یہ لفظ کس معنی میں آتا ہے	
آئسہ کی عدت مہینوں کے حساب سے۔	۱۰۱۱
ایک اعتراض اور اس کا جواب	۱۰۱۲

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
باندی کی عدّت	
آزاد عورت کے برابر ہوگی یا اس سے نصف؟	
فقہ اسلام کا ایک نزاعی مسئلہ	۱۰۱۳
ابن حزم کی روایت۔	
جمہور کا مسلک کیا ہے؟	۱۰۱۴
باندی کی عدّت کیا ڈیڑھ حیض ہوسکتی ہے؟	
باندی کی عدّت کے بارے میں دو حیض کی روایت۔	۱۰۱۵
باندی اور حرّہ کے درمیان عدّت یکساں ہے۔	
نابالغہ باندی کی عدّت۔	
ہر حیض کے مقابلہ میں ایک مہینہ	۱۰۱۶
اثرم اور میمون کی روایت۔	
مہینوں کے اعتبار سے اور حیض کے اعتبار سے عدت کا فرق	۱۰۱۷
کیا یہ اجماع ہے؟ یا حضرت عمرؓ کا دوسرا قول	
آئسہ اور غیر حائضہ کی عدّت	۱۰۱۸
دور رس نتائج پر متضمن بیان اور تحقیق۔	

عنوانات	صفحہ
عورت آئسہ کس عمر میں ہوتی ہے	
ساٹھ سال کی عمر کا تعیّن۔	۱۰۱۹
امام شافعیؒ کے دو قول۔	
اصحاب امام مالکؒ کا مسلک۔	
شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا مسلک	۱۰۲۰
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک فیصلہ	۱۰۲۱
عدت طلاق آئسہ کی	
جسے ابھی حیض نہ آتا ہو اس کی عدّت	۱۰۲۲
عدّت وفات	
تفصیل — شرائط — اصول	
عدم اجماع کی صورت میں بھی عدت واجب ہے۔	۱۰۲۳
استقرار مہر سے متعلق مسائل مختلفہ۔	
تحریم ربیبہ کس صورت میں ہوتی ہے۔	۱۰۲۴
عدت تعبد ہے۔	
رعایتِ حق زوج کی پابندی	۱۰۲۵
اولاد کے لیے ماں کے ایثار کی فضیلت۔	
عہد جاہلیت میں بیوہ عورت کی عدت	۱۰۲۶

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
عدت طلاق		حلالہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے۔	۱۰۳۶
ایک پیچیدہ اور مختلف فیہ مسئلہ اور اس کے متعلقات۔		ابن اللبان کا بیان۔	
حقوق سہ گانہ	۱۰۲۷	آئسہ اور غیر حائضہ کی عدت کا مسئلہ۔	۱۰۳۹
عدت درحقیقت شوہر کا حق ہے۔		سنت تین قروء ہے۔	۱۰۴۰
بلوغ اجل سے مراد کیا ہے۔	۱۰۲۸	**عدت رجعیہ اور بائن**	
حیض سے فراغت کے بعد عورت حلال ہو جاتی ہے۔		وہ عورت جس سے رجعت ہو سکے اور وہ عورت جس سے رجعت کا وقت نکل جائے۔	
مطلقہ کو تین قروء تک انتظار کرنا چاہیے۔	۱۰۳۰	عورت کے لیے شرط مکان کا مسئلہ مہمہ۔	۱۰۴۱
بلوغ اجل اور قرآن کریم۔	۱۰۳۱		
تسریح باحسان اور ظاہر قرآن	۱۰۳۲	رجعیہ اور بیوہ کا سکنی یکساں ہے۔	
مختلعہ کی عدت ایک حیض۔			
مختلعہ عدت کی پابند نہیں ہے۔	۱۰۳۳	بائن کو سکنی کا حق حاصل نہیں ہے۔	
طلاق بائن کی شرط مشروعیت۔			
طلاق محرم بلا تربص حریم نکاح ہے۔		رجعت شوہر کا حق ہے یا خدا کا؟	۱۰۴۲
شوہر کی عقوبت سہ گانہ۔	۱۰۳۴	رجعت درحقیقت خدائے تعالیٰ کا حق ہے۔	
تین قروء تک تربص۔			
حلالہ کی شرط۔		طلاق بہ صورت فسخ جائز نہیں اور قبول کا اعتبار صرف مباحات میں ہے۔	۱۰۴۳
شریعت محمدی اور شریعت موسوی وعیسوی کا فرق	۱۰۳۵		

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
مراعات مصلحت زوجین	۱۰۴۴
شارع نے بندے کو نافع کی ملکیت دی ہے مضر کی نہیں۔	
ایک مغالطہ اور اس کا جواب۔	۱۰۴۵
عدت مختلعہ	
شوہر سے خلع حاصل کرنے والی عورت کے مسائل۔	
شوہر کی مار پیٹ کے باعث عورت خلع لے سکتی۔	۱۰۴۷
خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت کا مسئلہ۔	۱۰۴۹
قضائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔	۱۰۵۰
بیوہ عورت کا زمانہ عدت	
شوہر کے گھر میں گزارنے کے احکام و شرائط۔	
آنحضرتؐ کا فرمان۔	
فریعہ بنت مالک کی حدیث۔	۱۰۵۲
اس حدیث پر جرح و تعدیل۔	
مؤطا میں یہ حدیث موجود ہے۔	
ابن حزم کی جرح کا جواب۔	۱۰۵۲
صحابہ اور تابعین کا اختلاف فکر و	

عنوانات	صفحہ
نظر،	۱۰۵۴
چار مہینے دس دن کی عدت۔	
حضرت علی کا فیصلہ۔	
کیا بیوہ عورت میکہ میں عدت گزار سکتی ہے؟	۱۰۵۵
اہل ظاہر کے مذہب کی دو دلیلیں	۱۰۵۶
صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کا مسلک۔	۱۰۵۷
حضرت عمرؓ کی اجازت۔	
اصحاب ابن مسعود کا مسلک۔	۱۰۵۸
فقہائے مذہب کا مسلک۔	
سنت کا فیصلہ آخری ہے۔	۱۰۵۹
اہل رخصت و عزیمت کا فرق۔	
ایک استفتا اور اس کا جواب	۱۰۶۰
اصحاب شافعیؒ اور امام احمد کی نص	۱۰۶۱
امام احمد کی روایت سہ گانہ	
امام مالک کا مسلک۔	۱۰۶۲
عورت کا سکنیٰ زیادہ قوی حق ہے۔	
امام شافعی کے دو قول۔	۱۰۶۴
زمانہ عدت کے مصارف۔	۱۰۶۴
اصحاب ابو حنیفہ کے اقوال سے	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
کیا مستنبط ہوتا ہے۔	
شوہر کے گھر میں عورت کا قیام لازم نہیں۔	۱۰۶۵
حضرت عثمان رضؓ کا فیصلہ۔	
کیا عورتوں کی روایت قبول نہیں کی جاسکتی۔	
حضرت عائشہ اور حدیث فریعہ	۱۰۶۶
ایک اعتراض اور اس کا جواب	۱۰۶۷
احداد معتدہ۔ نفیاً و اثباتاً	
شوہر اور قرابت داروں کا سوگ اور اس کے شرائط و مسائل۔	
ام المومنین ام حبیبہ کی مثال	
حضرت زینب بنت جحش کی مثال۔	۱۰۶۹
حضرت ام سلمہ رضؓ کا واقعہ۔	
سوگ کی مدت میں سرمہ سے پرہیز۔	۱۰۷۰
بیوہ کے سوگ پر اجماع امت	
تین دن کے بعد سوگ ختم۔	۱۰۷۱
لیکن یہ حدیث منسوخ ہے۔	
سوگ عدت کا تابع ہے۔	
ہر عورت پر احداد کا نفاذ ہوگا۔	۱۰۷۲

عنوانات	صفحہ
کیا کافرہ اس حکم کی مکلّف نہیں	
باندی اور ام ولد پر سوگ نہیں	
خوشبو سے سوگ کے درمیان میں اجتناب لازم ہے۔	۱۰۷۳
بعض اصحاب شافعی کا قول۔	
جمہور علماء کا مسلک۔	
زینت لباس بھی ممنوع ہے	۱۰۷۴
امام احمد رحمۃ اللہ کا قول۔	
بناؤ سنگار سے احتراز کرنا چاہیے	۱۰۷۵
استبراء	
ایک نہایت اہم اور فکر انگیز فقہی مسئلہ۔	
ابو سعید خدری کی حدیث۔	۱۰۷۷
سنن بالا سے متضمن احکام عدیدہ	
استبراء کے بغیر تمتع کی اجازت نہیں۔	۱۰۷۸
اگر جنگی قیدی عورت حائضہ ہو۔	۱۰۸۲
صحیح بخاری کی ایک حدیث۔	
استبراء کے قواعد اور فروع۔	۱۰۸۴
آئسہ کے لیے بھی استبراء واجب ہے۔	۱۰۸۵

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
ام ولد کی عدت	۱۰۸۷
امام احمد کی ایک تیسری روایت	
عمرو بن العاص کی روایت۔	
ام ولد کی عدت حیض کی ہے۔	۱۰۸۸
عمرو بن العاص کی حدیث ضعیف ہے۔	
ایک راوی حدیث پر نقد وجرح	
استبراء سے مقصود براءت رحم ہے۔	
استبراء طہر سے نہیں حاصل ہوسکتا	۱۰۸۹
باندی سے کب استبراء ضروری نہیں۔	
وضع حمل سے استبراء ہوجاتا ہے۔	
وضع حمل سے پیشتر تمتع ناجائز ہے	
حاملہ نماز پڑھ سکتی اور طواف کرسکتی ہے۔	
فقہاء اختلاف پر ایک نظر	۱۰۹۰
باندی کی دو قسمیں۔	
حیض کی تعریف از روئے شرع و لغت۔	۱۰۹۱
کیا حیض اور حمل مجتمع نہیں ہوسکتے	۱۰۹۲

عنوانات	صفحہ
مسائل بیع	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام۔	
محرمات بیع	
وہ چیزیں جن کی بیع مسلمانوں پر حرام ہے۔	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کا سوال۔	
ابن عباس کی ایک روایت۔	۱۰۹۴
بیہقی اور حاکم کی روایت۔	
حضرت ابوہریرہ کی روایت۔	
حدیث مشتمل بر کلمات جوامع	۱۰۹۵
تمام نشہ آور چیزوں کی بیع حرام ہے	۱۰۹۶
تحریم بیع مردار	
مردار کی چربی بھی حرام ہے۔	
مراد رسول سمجھنے میں لوگوں کا اختلاف۔	
حضرت عباس کا واقعہ۔	۱۰۹۸
حضرت ابوہریرہ کی روایت سے استدلال۔	
مردار کھانے کے علاوہ دوسری طرح انتفاع جائز ہے۔	۱۰۹۹

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
فعل رسول سے استدلال۔	
روغن مردار کی بیع جائز نہیں۔	۱۱۰۰
گوبر کی بیع جائز ہے۔	
تحریم بیع مردار، تحریم انتفاع کو لازم نہیں ہے۔	۱۱۰۱
تحریم بیع اجزاء مردار	
بیع مراد میں تمام اجزاء شامل ہیں	
امام مالکؒ وابوحنیفہ وغیرہ کا مسلک	
امام شافعی کی رائے کا تفرد	۱۱۰۲
بالوں کی طہارت کا مسئلہ۔	
ایک راوی پر جرح۔	
تحریم بیع میں دباغت شدہ کھال اور ہڈیاں بھی داخل ہیں۔	۱۱۰۴
امام شافعی کی نص۔	
امام مالک کا مسلک۔	۱۱۰۵
امام مالک کے دو قول	
امام احمد رحمۃ اللہ کا مسلک	
امام احمد کے تین وجوہ	
اصحاب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کا قول	۱۱۰۶
ابن القاسم کی روایت۔	۱۱۰۷
تحریم بیع اصنام	
جملہ آلات شرک کی حرمت۔	
کن کتابوں کی بیع حرام ہے۔	۱۱۰۸
بیع خمر کی تحریم	
کفار آپس میں شراب کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں، مسلمان نہیں۔	
حضرت عمرؓ کا فرمان	۱۱۰۹
ابو عبیدہ کا بیان۔	
حرام چیزوں کی قیمت بھی حرام ہے۔	۱۱۱۰
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عتاب	
شراب کا محصول واپس کر دیا گیا	۱۱۱۱
تحریم بیع سگ و گربہ	
ابو الزبیر کی روایت۔	
امور اربعہ مستنبط۔	
شکاری کتے کے بارے میں حکم	۱۱۱۲
استثناء کی صحت پر ایک روایت۔	۱۱۱۳
حماد بن سلمہ کی حدیث پر ایک نظر۔	
مثنیٰ بن الصباح کی روایت باطل ہے۔	۱۱۱۴
حضرت علی سے مروی اثر پر جرح	
افسد القیاس۔	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
سراسر باطل دعوے۔	۱۱۱۵
تحریم اجرت زانیہ	
آزاد عورت اگر زنا پر مجبور کی جائے تو کیا مہر واجب ہوگا؟	
باندی کے بارے میں حکم۔	
زانیہ مہر کی حقدار نہیں۔	
آزاد عورت اور باندی کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف۔	۱۱۱۷
لواطت سے مہر واجب نہیں ہوتا	۱۱۱۸
حرمت کسب کنیز وزانیہ	
کیا توبہ کے بعد زانیہ اپنے کسب کی آمدنی خرچ کرسکتی ہے؟	
مسئلہ مہر کنیز زانیہ۔	۱۱۲۰
زانی کو اس کا مال واپس نہیں مل سکتا۔	۱۱۲۲
تحریم اجرت کاہن ومنجم	
نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے احکام عالیہ	
رمال وغیرہ کی اجرت بھی حرام ہے	۱۱۲۳
پیش گوئیاں کرنے والے لوگ۔	۱۱۲۴
احکام وقیاسات کا استخراج	۱۱۲۵
تعبیر کی اجرت جائز ہے۔	[illegible]

٭٭٭

عنوانات	صفحہ
تحریم معارضہ نسل کشی حیوانات	
ابوالوتا بن عقیل کا قول۔	۱۱۲۷
تحریم کے اسباب وعلل۔	۱۱۲۸
بطور عطیہ وتحفہ کچھ دینا جائز ہے۔	۱۱۲۹
زائد از ضرورت پانی کی فروخت حرام ہے۔	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد۔	
حضرت جابر کی حدیث۔	۱۱۳۰
پانی عباد اور بہائم کے مابین مشترک ہے۔	۱۱۳۱
کنوئیں کا مالک بھی پانی فروخت نہیں کرسکتا۔	
زائد از ضرورت پانی کا بے معاوضہ استعمال۔	۱۱۳۲
امام احمد کی دو روایتیں۔	
کنواں ملکیت ہے، پانی نہیں	
حضرت انزم رض کی روایت۔	۱۱۳۳
امام احمد سے ایک سوال اور	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
اس کا جواب	
غیر مسکونہ مکان میں پانی کے لیے بلا اجازت داخلہ جائز نہ ہے۔	۱۱۳۴
کنواں اور چشمہ فروخت کیا جا سکتا ہے۔	۱۱۳۵
یہودی پر احکام اسلام کیوں منطبق نہیں ہوئے۔	
آب جاری کسی کی ملکیت نہیں	۱۱۳۶
مغنی کا ایک غیر صحیح مسئلہ	۱۱۳۷
جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس کی بیع کی ممانعت	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام۔	
ابن عمر کی حدیث۔	
یہ جوئے سے مشابہ صورت ہے	۱۱۳۹
بیع معدوم کی ممانعت۔	
معدوم پھلوں کی بیع۔	۱۱۴۰
بیع سلم اور بیع سلف	
ایک حدیث کا تعلق بیع سلم سے ہے؟	۱۱۴۱
مبیع غائب کے سلسلہ میں چند اقوال۔	
: : : : :	

عنوانات	صفحہ
عقود میں اعتبار حقائق کا ہوتا ہے نہ کہ الفاظ کا۔	۱۱۴۲
بیع تجارت جائز ہے۔	۱۱۴۳
بیع کی مختلف قسمیں اور ان کے احکام	
بیع حصاۃ، بیع غُرر، بیع ملامسہ، بیع منابذۃ وغیرہ۔	
حضرت ابو ہریرہ کی حدیث۔	
بیع ملامست کی ممانعت۔	
بیع منابذت	۱۱۴۴
بیع حصاۃ کی ممانعت۔	
بیع غرر کی ممانعت۔	
بیع حبل الحبلہ کی ممانعت۔	
بیع ملاقیح و مضامین کی ممانعت	۱۱۴۵
بیع مجر کی ممانعت۔	
مغیبات ارض داخل غرر نہیں ہیں۔	
معمولی غرر جائز ہے۔	۱۱۴۶
مشک نافہ کی بیع، بیع غرر نہیں ہے۔	
مختلفین اور متفقین کے دلائل	
مدت معلومہ کے لیے تھن کے	

besturdubooks.wordpress.com

عنوانات	صفحہ
دودھ کا اجارہ۔	۱۱۴۷
دودھ کی بیع، بیع غرر نہیں ہے۔	۱۱۴۸
جنین اور تھن کا دودھ فروخت کرنے کی ممانعت	
جانور کے تھن کا دودھ اور اس کی بیع۔	۱۱۴۹
وہ منہیات بیع جو ثابت ہیں	
جانور کی پیٹھ پر اون کی بیع۔	۱۱۵۰

besturdubooks.wordpress.com

زاد المعاد

حصّہ سویم کے مباحث و مسائل

یہ زاد المعاد کا تیسرا حصّہ ہے۔

پہلے دونوں حصّوں سے یہ حصّہ، اپنے علمی و تحقیقی مباحث، مسائل فقیہہ، واقعات تاریخی اور بیان و کلام کے اعتبار سے کسی طرح کم نہیں ہے، بلکہ بعض اعتبارات سے زیادہ ہے اس حصہ کا اگر ہم تجزیہ کریں اور اس کے مباحث و مسائل کو سمیٹنے کی کوشش کریں تو انہیں ہم چار انواع میں منقسم کر سکتے ہیں:

(۱) غزوات

اس حصّہ میں غزوات کا ذکر زیادہ نہیں ہے، اس لیے نہیں ہے کہ گزشتہ حصص میں ان کی تفصیل آچکی ہے، لیکن غزوہ تبوک اور اس کے متعلقات اور متضمن فوائد و مسائل کا ذکر ضروری تفصیل، اور جامعیت کے ساتھ موجود ہے، اور اس میں پوری یکتائی کے ساتھ وہ ساتھ نطق و فکر موجود ہے جو علامہ ابن قیمؒ کا خاص حصّہ ہے۔

یہ مبحث نہ صرف عام قارئین کے لیے بلکہ عالم و فاضل اصحاب فکر و مطالعہ کے لیے بھی حد درجہ مفید اور نافع ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

(۲) وفودِ عرب

اس حصہ میں تفصیل کے ساتھ ان وفود کا ذکر ہے، جو مختلف قبائل کی نمائندگی کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہ عیسائی بھی تھے اور مشرک بھی۔ ہر طرح کے لوگ تھے۔ ان کی پذیرائی آپؐ نے کس طرح فرمائی؟ ان کے ساتھ کس حسن سلوک سے پیش آئے؟ خود یہ کس طرح کے تاثرات لے کر واپس گئے؟ ان کے دل کا دروازہ اسلام کے لیے بند رہا یا کھل گیا؟ یہ باتیں آپ کو، ضروری تفصیل اور انتہائی جامعیت کے ساتھ اس حصّہ میں ملیں گی اور کوئی شبہ نہیں ہر جہت سے روح پرور، اور ایمان افروز ثابت ہوں گی۔

یہ ایک تاریخ بھی ہے، ایک سبق بھی، اور ایک مطالعہ بھی۔

(۳) مکاتیب نبویؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک اور سلاطین کو اسلام کی دعوت بھی دی، اور اس سلسلہ میں، ان کی مکاتیب کے ذریعہ عزّت افزائی بھی فرمائی۔

یہ مکاتیب نبویؐ جہاں اپنی فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں وہاں ان میں وہ گیرائی اور کشش بھی ہے، جو نبی امّیؐ کی صداقت پر دال ہے۔ ان مکاتیب میں جو بے حد مختصر ہیں، صدق و راستی کی ایک دنیا موجود ہے، ان چند الفاظ میں وہ کشش ہے جو ایک پورے دفتر میں بھی نہیں مل سکتی۔

ان خطوط کی تاریخی حیثیت بھی بہت زیادہ ہے۔

ایک مؤرخ اگر اسلام کی تاریخ لکھتا ہے یا داعی اسلام علیہ التحیتہ والسّلام کے احوال و سوانح پر قلم اٹھاتا ہے۔ یا ظہورِ اسلام کے وقت جو ملوک و سلاطین ریگ زار عرب سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق، رکھنے والے موجود تھے۔ تو وہ کسی حالت میں بھی ان مکاتیب سے استفادہ کیے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ان مکاتیب کے مطالعہ سے اسے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آج سے ۱۴سو برس پہلے کا انداز فکر و نظر کیا تھا؟ روح کی تشنگی اور قلب کی بیداری کا کیا عالم تھا؟ کفر کی سیاہی اور شرک کی ظلمت کی کیفیت کیا تھی؟ اور اسلام

besturdubooks.wordpress.com

جو وقت کا ایک بہت بڑا انقلاب تھا، کیا پیام لے کر آیا تھا؟ اس پیام کے مضمرات کیا تھے؟ اس پیام کے جو اثرات و نتائج مرتب ہوں ان کی نوعیت کیا تھی؟

سیرت کے ہر طالب علم کے لیے، یہ مکاتیب ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہیں۔

مجھے اُمید ہے ان کا مطالعہ عامی و عالم سب کے لیئے یکساں سودمند ثابت ہوگا۔

(۴) طب نبوی ؐ

پیش نظر کتاب کا بہت بڑا حصہ طب نبوی پر مشتمل ہے۔

علامہ ابن قیمؒ نے اس ساری کتاب میں، اس کتاب کے چاروں حصّوں میں، کسی مبحث کے لیے اتنے زیادہ صفحات وقف نہیں کیے ہیں، جتنے طب نبویؐ پر، اپنی طرف سے انھوں نے کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جسے تشنہ بحث رہنے دیا ہو۔

یہ طب نبویؐ جسے اس کتاب میں مصنف علاّم نے بہت زیادہ بسط و تفصیل سے بیان کیا ہے تین حصّوں پر مشتمل ہے۔

ایک حصّہ تو وہ ہے جو امراض و علاج کے سلسلہ میں ادعیہ ماثورہ پر مشتمل ہے، یعنی وہ دعائیں جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف امراض کے علاج و تدارک کے سلسلہ میں مروی ہیں اور کوئی شبہ نہیں اگر اعتقاد زنگ ریب و شک سے پاک ہو تو یہ دعائیں تیر بہ ہدف ثابت ہو سکتی ہیں، اور ان کے کامیاب اثرات فوراً اور بہ طرفۃ العین دیکھے جا سکتے ہیں۔ رسولؐ کی بتائی ہوئی دعا نہ بے اثر رہ سکتی ہے۔ نہ رائگاں جا سکتی ہے

اور دوسرا حصّہ وہ ہے، جو مختلف امراض کے سلسلہ میں دواؤں، اور جڑی بوٹیوں پر مشتمل ہے۔

اس حصّہ کی صحت و استناد زیر بحث لائی جا سکتی ہے۔ یہ سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ یہ دوائیں جن افراد کو بتائی گئیں ان کے لیئے خاص تھیں۔ یا ہر فرد اور آنے والی تمام نسلوں کے لیے عام ہیں؟ یہ بات بھی زیر بحث لائی جا سکتی ہے کہ یہ دوائیں اور جڑی بوٹیاں امراض کی مخصوص نوعیت کے ساتھ اپنی افادیت اور تریاقیت کے لحاظ سے

besturdubooks.wordpress.com

وابستہ ہیں۔ یا بغیر کسی رد و کد کے اور بلا کسی امتیاز و تخصیص کے جملہ امراض میں نافع ہیں؟

لیکن ان باتوں سے قطع نظر کر کے بھی، یہ حصّہ تحقیق و وقت نظر، اور ژرف نگاہی کا جیتا جاگتا مرقع ہے، مصنف نے اس حصّہ کی تکمیل میں جس محنت سے کام لیا ہے وہ انہی کا حصّہ ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی نظر کتنی وسیع تھی، اور جس موضوع پر وہ قلم اٹھاتے تھے اس پر کتنی زیادہ تحقیق و تدقیق کے بعد لب کشائی کرتے تھے۔

تیسرا حصّہ وہ ہے جو علاج بالمفردات سے تعلق رکھتا ہے اور ان مفردات کے خواص و فوائد پر مشتمل ہے۔

اگرچہ یہ چیزیں طب نبویؐ کے ضمن میں بیان ہوئی ہیں، لیکن زیادہ تر یہ مصنّف علاّم کی طبّی معلومات، اور تحقیقات کا نتیجہ ہیں۔

کوئی شبہ نہیں، مفردات کے افعال و خواص، ان کے نفع و ضرر، ان کی کمیت و کیفیت ان کے اثمرات و فوائد اور ان کی تفصیل و تنقیح پر مصنّف علاّم نے بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اور اس ضمن میں بہت سے ایسے اشارے کیے ہیں جو آج کی طب اور سائنس کی دنیا میں بھی مسلّمات کا درجہ رکھتے ہیں، جن کی طرف میں نے حواشی میں کہیں کہیں اشارہ بھی کر دیا ہے۔

اس مبحث پر اتنی سیر حاصل اور مکمل و مفصل گفتگو سے اندازہ ہوتا ہے کہ علامہ کو فن طب سے کتنی گہری دلچسپی تھی، وہ اگر عالم یگانہ کے بجائے طبیب فرزانہ کی حیثیت سے منظر عام پر نمودار ہوئے ہوتے تو بھی ان کی انفرادیت جملہ معاصرین پر بالا رہتی، اور ان کا نام نامی ابدالآباد تک زندہ رہتا۔

ایک خیال میرے دل میں یہ بھی آتا ہے کہ طب علاّمہ ابن قیمؒ کا موضوع خصوصی نہیں تھا لیکن چونکہ انہیں ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ شیفتگی تھی، اس لیے طب نبویؐ کو بھی انھوں نے عقیدت کی آنکھ سے دیکھا، اور یہی عقیدت انھیں طبی تفتیش کے میدان میں کھینچ لائی اور انھوں نے تحقیق کا حق ادا کر دیا۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

besturdubooks.wordpress.com

(۵) مسائل و مباحث فقیہہ

دوسرے حصص کی طرح اس حصہ میں بھی علامہ ابن قیمؒ، ایک فقیہہ یگانہ کی حیثیت سے نمودار ہوئے ہیں، یہ ان کی خصوصیت خاصہ ہے، بلکہ میں تو کہوں گا اس انفرادیت میں کوئی بھی ان کا شریک و سہیم نہیں۔

سیرت نبویؐ کا جو گوشہ بھی ان کے سامنے آجاتا ہے وہ دوسرے پہلوؤں کے ساتھ ساتھ آپؐ کے قول و فعل اور امر و نہی سے فقہی نکات و مسائل ضرور پیدا کر لیتے ہیں اور کوئی شبہ نہیں ان کے یہ فقہی نکات اپنے اندر غیر معمولی وزن رکھتے ہیں۔ وہ جہاں ان کے تفقہ ذہانت، دقیقہ سنجی نکتہ آفرینی اور فہم و ادراک قانون پر دال ہیں وہاں ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر آزادانہ اور بے لاگ طور پر وہ مسائل کا تجزیہ کرتے، ان کی تنقیح کرتے، اور ان کے مختلف گوشوں کو کھنگال کر ایک جچی تلی رائے پیش کرتے ہیں، جس کے بعض پہلوؤں سے اختلاف ہو، یہ دوسری بات ہے لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ فقہ اور اصول فقہ پر انھیں غیر معمولی بصیرت حاصل تھی۔ احادیث پر ان کا استدراک اور نقد و جراح دیکھیے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ان کی تخلیق اس لیئے ہوئی تھی کہ ساری زندگی قال الرسولؐ کی ترانہ سنجی میں گزار دیں، وہ راویوں پر جرح کرتے ہیں۔ اسناد پر تنقید کرتے ہیں۔ آئمہ حدیث کی متاع فکر و نظر پر تبصرہ کرتے ہیں اور ایسے ایسے گوشے نظر کے سامنے لاتے ہیں کہ دل سے بے اختیار صدا اٹھتی ہے کہ بلاشبہ یہ شخص امیرالمومنین فی الحدیث ہے لیکن جب ان کی عنان توجہ فوائد و مسائل و مباحث فقیہہ کی طرف مبذول ہوتی ہے تو ان کی تحقیق و تدقیق اور زور نقد و جرح، اور کمال وسعت نظر دیکھ کر ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شخص امیرالمومنین فی الفقہ بھی تھا۔

میں اس سے پہلے بھی یہ عرض کر چکا ہوں، اور اب بھی یہ عرض کرنے میں مجھے تامل نہیں کہ حدیث و فقہ میں جلالت شان کے حامل ہونے کے باوجود علامہ ابن قیم کی ہر رائے ہر مسئلہ میں قابل قبول نہیں ہے۔ اس پر جرح بھی ہو سکتی ہے۔ اور اس سے اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے اور ان کے نکالے ہوئے نتائج کو کبھی اور کہیں کہیں ناقابلِ

besturdubooks.wordpress.com

قبول بھی قرار دیا جا سکتا ہے اور یہ بات امام بخاری سے لے کر دار قطنی تک اور امام مالک سے لے کر امام ابو یوسف تک کسی کے لیئے نہیں کہی جا سکتی لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بہ حیثیت مجموعی ان کا انداز تحقیق اور اسلوب فکر اپنے اندر ایسی ندرت اور انفرادیت رکھتا ہے کہ بے ساختہ اس کی عظمت کے سامنے سر جھک جاتا ہے اور کسی محقق کی بھی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

مجھے امید ہے یہ حصّہ بھی اسی قدر اور توجہ کی نظر سے دیکھا جائے گا، جس طرح سے دو حصّے دیکھے گئے تھے۔

(رئیس احمد جعفری)

besturdubooks.wordpress.com

یہ حصہ مشتمل ہے:

- غزوہ تبوک اور اس غزوہ سے متعلق تاریخ و سیرت کے اہم ترین مباحث و مسائل پر۔
- اس میں ان وفود عرب کی کیفیت مندرج ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
- ان مکاتیب نبویؐ کی تفصیل ہے جو مقوقس اور دوسرے ملوک و سلاطین کو آپؐ نے بھیجے۔
- نبی کاذب مسیلمہ کذاب کے وفد کا، اور آپؐ کے ارشاد کا ذکر بھی بہ تفصیل اس حصہ میں موجود ہے۔
- طب نبویؐ کی پوری تفصیل، مع معالجات، ادویہ اور مفردات کے موجود ہے

علاوہ ازیں

- بہت سے فقہی فوائد و مسائل پر جامع و مانع بحث کی گئی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

غزوۂ تبوک

تاریخ اسلام کا ایک اہم ترین غزوہ اور اس سے متعلقہ مباحث

یہ غزوہ سنہ ۹ھ رجب میں واقع ہوا۔

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ اس غزوہ کے موقع پر لوگ سخت تنگی اور فقر و فاقہ و قحط سالی میں مبتلا تھے۔ (آئندہ موسم) کا پھل پک چکا تھا۔ لوگ اپنے پھلوں کے زیر سایہ آرام کرنا چاہتے تھے۔ اس حالت میں انھیں گھر سے باہر نکلنا ناپسند تھا۔

کم ہی ایسے غزوات ہیں جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر رازداری سے کام لیا ہوگا۔ جس قدر غزوہ تبوک میں تنگ حالی اور بعد مسافت کے باعث رازداری سے کام لیا۔

چنانچہ منافقین کی جماعت نے ایک دوسرے سے کہا، گرمی میں کہاں جاتے ہو؟ مت جاؤ۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ وقالوا لا تنفروا فی الحرّ۔
یعنی ان لوگوں نے کہا مت کوچ کرو گرمی میں۔

besturdubooks.wordpress.com

خدا کی راہ میں حضرت عثمانؓ کا ایثار اور قربانی

بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیزی سے سفر کی تیاری شروع کردی اور لوگوں کو بھی تیاری کرنے کا حکم دیا۔ اور اہل ثروت و دولت کو اللہ کی راہ میں سواریوں اور اخراجات کے لیے (صدقہ) کرنے کی ترغیب دی جس سے متاثر ہو کر اہل ثروت حضرات سواریاں اور سامانِ سفر لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت عثمانؓ بن عفان نے اس غزوہ میں بہت ہی زیادہ رقم پیش کی ان کے برابر کسی نے بھی مال خرچ نہیں کیا۔ میں کہتا ہوں کہ عثمانؓ نے اس موقع پر تین سو اونٹ، ان کے پالان، کجاوے اور اسلحہ پیش کیے۔ نیز ایک ہزار اشرفی پیش خدمت کی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ باچشم تر حاضر ہوئے۔ ان کی تعداد سات تھی، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سامان اسلاح جنگ کے متمنی تھے۔ آپؐ نے فرمایا، اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں، یہ واپس چلے گئے، شدتِ الم کے باعث ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، کہ ان کے پاس کچھ نہیں کہ جس کے ذریعہ وہ صدقہ کر کے شریک جہاد ہو سکیں۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) سالمؓ بن عمیر (۲) علیم بن یزید (۳) ابو لیلیٰؓ مازنی (۴) عمرو بن غتمہ (۵) سلمہ بن ضحر۔ (۶) عرباض بن ساریہ اور بعض روایات میں عبداللہ بن مفضل اور معقل بن لیسار کا نام آتا ہے۔

اللہ کا ایک بے مایہ بندہ اور اس کی چشم تر

حضرت علیہؓ بن یزید کھڑے ہوئے انھوں نے تہجد کی نماز پڑھی اور رونے لگے اور کہا:

اے اللہ تو نے جہاد کا حکم دیا ہے۔ اس کی ترغیب دی۔ مجھے اتنا مال اور ساز و سامان عطا نہ فرمایا جس کے بل پر میں تیرے رسولؐ کے ہمراہ زور و قوت حاصل کر سکتا۔ اور نہ تو نے اپنے رسولؐ کے ہاتھ میں کچھ دیا کہ وہ اس سلسلہ میں میری مدد فرماتے۔ لیکن میں بہرحال ہر مسلمان پر اپنے مظلمۂ مال قوت، یا عزت کو صدقہ کرتا ہوں۔

صبح ہوئی تو علیہ لوگوں کے ساتھ حاضر ہوئے۔

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

آج رات کا صدقہ کرنے والا کہاں ہے؟ مگر کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

کہاں ہے وہ صدقہ کرنے والا؟ وہ کھڑا ہو جائے۔

علبہ کھڑے ہو گئے۔ اور تمام ماجرا عرض کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش ہو جا۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ بلاشبہ تیرا یہ صدقہ زکوٰۃ متقلبہ میں لکھا دیا گیا ہے۔

علیؓ اور محمدؐ: موسیٰ اور ہارونؑ کی مماثلت

عبداللہ بن ابی بن سلول، یہود و منافقین میں سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ وادی وداع میں تھا، کہا جاتا ہے کہ اس کا لشکر دو لشکروں سے کم نہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ انصاری کو مدینہ میں نائب مقرر فرمایا۔ ابن ہشامؒ کہتے ہیں منصب نیابت سباع بن عرفطہ کو ملا تھا، لیکن پہلی روایت ثابت ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی پیچھے رہ گئے۔ ان کے علاوہ کچھ مسلمان بھی پیچھے رہ گئے لیکن ان کے ایمان اور عزم جہاد میں شک یا تذبذب نہ تھا ان میں سے کعبؓ بن مالک۔ ہلال بنؓ امیہ۔ مرارۃؓ بن ربیع۔ ابوخثیمہؓ سلمی اور ابوذرؓ کے نام مروی ہیں۔ اس کے بعد ابوخثیمہؓ اور ابوذرؓ آپؐ سے جا ملے۔

اس غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تیس ہزار فوج تھی، جس میں دس ہزار سوار تھے۔ آپؐ بیس دن یہاں اقامت پذیر رہے اور نماز قصر کر کے ادا کرتے رہے۔ اس وقت ہرقل حمص میں تھا، ابن اسحاقؒ بتاتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا ارادہ فرمایا تو حضرت علیؓ بن ابی طالب کو اپنے گھر پر بطور نگران مقرر فرمایا۔ منافقین نے انہیں عار دلانے اور بھڑکانے کی کوشش کی اور کہا:

آنحضرتؐ آپ کو نکما اور بے کار سمجھ کر یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ اب بھلا حضرت علیؓ میں تاب ضبط کہاں تھی؟ اسلحہ زیب تن کیے اور نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ آپؐ اس وقت مقام جرف میں اُترے ہوئے تھے، حضرت علیؓ نے عرض کیا:

besturdubooks.wordpress.com

اے اللہ کے نبیؐ، منافقین کا خیال ہے کہ آپؐ نے مجھے نکما اور بے کار سمجھ کر مدینہ میں چھوڑ دیا تھا۔

آپؐ نے فرمایا، انھوں نے جھوٹ کہا، میں نے تو تمھیں ان کا نگراں بنایا ہے جنھیں میں نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے، فوراً واپس جاؤ۔ میرے اور اپنے گھر کی نگرانی کرو۔ کیا تم مجھ سے اس بات پر راضی نہیں ہو کہ میرا تمھارا وہی تعلق ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کا تھا؟ مگر خبردار میرے بعد کوئی (کسی قسم کا ظلی یا بروزی) نبی نہیں، چنانچہ وہ واپس مدینہ چلے گئے۔

ابوخثیمہؓ، رسولؐ خدا کا ایک فدائی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ سے رخصت ہوئے چند دن گزرے تھے کہ ابوخثیمہ اپنے گھر گئے۔ اس وقت شدید گرمی پڑ رہی تھی، انھوں نے دیکھا کہ ان کی دونوں بیویوں نے اپنے خیموں میں ٹٹیوں پر پانی چھڑک رکھا تھا اور پانی بھی ٹھنڈا کر لیا تھا۔ کھانا بھی مزے کا پکایا تھا۔ یہ جب گھر میں داخل ہونے لگے اور دروازے پر کھڑے ہوئے تو اپنی بیویوں کو دیکھا اور جو کچھ انھوں نے ان کے لیے تیار کر رکھا تھا اس پہ ایک نظر ڈالی اور کہنے لگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ اور گرمی اور آندھی میں، اور ابوخثیمہؓ ٹھنڈی چھاؤں، لذیذ کھانے اور خوبصورت عورتوں میں؟ یہ انصاف نہیں ہے، پھر گویا ہوئے:

خدا کی قسم میں تم میں سے کسی کے خیمے میں داخل نہ ہوں گا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملوں گا، اس لیے میرے لیے زادِ راہ تیار کرو۔ انھوں نے (زادِ راہ) تیار کر دیا، پھر اونٹ کو اٹھایا۔ اس پر کجاوہ ڈالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے۔ آخر آپؐ سے تبوک میں جا ملے۔ حضرت ابوخثیمہؓ کی راستہ میں عمیر بن وہب جمحی سے ملاقات ہوئی وہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں تھے۔ یہ دونوں رفیق سفر ہو گئے اور جب تبوک کے قریب پہنچے تو ابوخثیمہؓ نے عمیرؓ بن وہب سے کہا:

مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے سے قبل کہیں مجھ سے الگ نہ ہونا۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

جب یہ دونوں تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل کے قریب پہنچے تو لوگ کہنے لگے دیکھنا کوئی سوار آرہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوخثیمہؓ ہوگا۔

عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول، اللہ کی قسم یہ ابوخثیمہؓ ہی ہے۔

راستہ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجر میں دیار ثمود کے پاس سے گذرے تو آپؐ نے فرمایا اس علاقے کا پانی بالکل نہ پینا اور نہ اس سے نماز کے لیے وضو کرنا۔ اور تم نے جو اس سے آٹا گوندھ لیا ہے وہ اُونٹوں کو کھلا دو۔ اور خود اس میں سے کچھ نہ کھانا۔ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے رفیق کو ہمراہ لیے بغیر باہر نہ نکلے۔

نبی ساعدہ کے دو آدمیوں کے سوا تمام لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ یہ دونوں تنہا نکلے۔ ایک اپنی کسی ضرورت کے باعث اور دوسرا اپنے اونٹ کی تلاش میں جو اپنی ضرورت سے نکلا تھا۔ اس نے خودکشی کی کوشش کی اور جو اپنے اُونٹ کی تلاش میں نکلا تھا اسے ہوا نے اڑا کر بنی طے کے ایک پہاڑ پر ڈال دیا۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا:

کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے ہمراہی کے بغیر باہر نہ نکلے پھر آپؐ نے اسے طلب فرمایا جس نے خودکشی کی کوشش کی تھی، وہ درست ہوگیا۔ اور دوسرے کو قبیلہ طے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ واپس تشریف لانے کے بعد پیش کر دیا۔

میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم میں ابوحمیدؓ کی جو حدیث ہے کہ ہم چلے اور تبوک آپہنچ گئے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج شب کو تم پر ایک سخت آندھی آئے گی۔ اس لیے تم میں سے کوئی کھڑا نہ ہو، جس کا اُونٹ ہو وہ اسے رسی سے باندھ لے۔ چنانچہ شدید ترین آندھی آئی۔ ایک آدمی کھڑا ہوا، آندھی نے اُسے اٹھا کر طے کے پہاڑ پر ڈال دیا۔

منافقوں کی شرانگیزیاں اور شرارتیں

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ صبح ہوئی تو لوگوں کے پاس پانی نہ تھا۔ انھوں نے نبی اقدس صلی اللہ

besturdubooks.wordpress.com

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر شکایت کی۔ آپؐ نے دُعا فرمائی تو اللہ تعالےٰ نے ابر بھیجا۔ اور اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ سیراب ہو گئے اور حسبِ ضرورت پانی بھی جمع کر لیا۔ پھر آپؐ نے کوچ کا فرمان صادر کیا۔ آپؐ ایک مقام پر پہنچے تھے کہ آپؐ کی اونٹنی گم ہو گئی۔ زید بن ابی صلت بول اُٹھا (یہ منافق تھا) کہ محمدؐ کا خیال ہے کہ وہ نبی ہیں، چنانچہ تمہیں آسمان کی خبریں بتاتے ہیں، حالانکہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں، کہ ان کی اُونٹنی کہاں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی ایسی ایسی بات کہتا ہے۔ پھر آپؐ نے اس کی ایک ایک بات بتادی اور فرمایا، اللہ کی قسم میں صرف اسی قدر جانتا ہوں جو مجھے اللہ نے بتایا ہے۔ اس واقعہ کے متعلق بھی اللہ نے مجھے بتا دیا۔ اور اونٹنی فلاں فلاں وادی میں ہے۔ اور ایک درخت سے اس کی لگام اٹک گئی ہے اسی وجہ سے وہ رکی ہوئی ہے۔ پس جاؤ اور اسے یہاں میرے پاس لے آؤ اور اسی جگہ آپؐ نے ایک عورت کے باغ کے پھل کا دس وسق اندازہ لگایا۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کے بارے میں آنحضرتؐ کی پیش گوئی

حضرت ابوذرؓ اپنے اُونٹ کو جھڑک رہے تھے۔ اس نے دیر کر دی تو انھوں نے سامان اتار کر اپنی پیٹھ پر لاد لیا اور پاپیادہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ پا پر چل پڑے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک منزل پر اترے ہوئے تھے کہ کسی مسلمان کی ابوذرؓ پر نظر پڑی، اس نے عرض کیا:

یارسول اللہ، کوئی آدمی راستہ پر تن تنہا چلا آرہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ ابوذرؓ ہوگا۔

جب لوگوں نے دیکھا اور پہچان لیا تو عرض کیا، اے اللہ کے رسول، خدا کی قسم یہ تو واقعی ابوذرؓ ہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم کرے۔ تنہا چلتا ہے تنہا مرے گا۔ اور تنہا ہی اٹھے گا۔ لیکن یہ نظری ہے۔

ع۱ حضرت ابوذر غفاریؓ۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

ابوحاتم بن حبان نے صحیح ابن حبان میں ابوذر کے قصہ وفات کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ انھوں نے مجاہدؒ سے انھوں نے ابراہیمؒ بن اشترؒ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ام ذرؓ سے نقل کیا ہے وہ فرماتی ہیں ۔

جب ابوذرؓ کی وفات کا وقت آیا تو میں رو پڑی ، وہ کہنے لگے کیوں روتی ہو ؟

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) حضرت ابوذر غفاری مخصوص صفات وخصائل کے بزرگ تھے ۔ ذات رسالت مآبؐ سے والہانہ شغف رکھتے تھے اور اسی شغف کا یہ نتیجہ تھا کہ جو بات اُسوۂ نبیؐ اور سنّتِ رسول اللہ کے خلاف نظر آتی ، برسرِعام ، نتائج سے بے پرواہ ہوکر "نہی عن المنکر" کے فرائض سرانجام دیتے ۔

حضرت عثمان غنیؓ کے عہد خلافت میں ان کی سادگی ، نرمی اور رقت ولنیت کے باعث موقع پرستوں اور طالع آزماؤں کو کھل کھیلنے کا موقعہ مل گیا۔ عہد نبویؐ کی سذاجت ، اور عہد شیخین (ابوبکرؓ وعمرؓ) کی الٰہیت ختم ہوگئی ، اور سرمایہ داری کا ، زرداری کا ، امارت اور ثروت کا دور ابھرنے لگا۔ جاگیریں بننے لگیں دولت کے انبار جمع ہونے لگے ، سوسائٹی کے امیر وغریب ، دو طبقوں میں بٹنے کی طرح پڑ گئی ۔

یہ بات حضرت ابوذر کس طرح برداشت کر سکتے تھے ؟

وہ میدان میں اتر آئے ، انھوں نے برسرِعام قرآن کریم کی وہ وعیدیں سنانا شروع کیں جو سیم وزر جمع کرنے والوں کے لیئے وارد ہوئی ہیں ، انھوں نے چاہا کہ وہی دور پھر واپس آجائے کہ مال غنیمت سے لدے ہوئے اونٹوں کے قافلے آئیں اور سارے کے سارے عامہ مسلمین میں تقسیم کردیئے جائیں ۔ ان کی یہ سچی باتیں ، بعض لوگوں کو کڑوی لگیں ، چنانچہ حضرت عثمانؓ کے پاس جب ان کی بہت زیادہ شکایتیں پہنچیں تو انھوں نے ابوذرؓ کو امیر معاویہؓ کے پاس شام ، ازراہ ہمدردی وتعلق خاطر ، بھیج دیا کہ یہ اس آشوب سے محفوظ رہیں جو تیزی سے اٹھ رہا تھا ۔

امیر معاویہ کو حضرت عثمانؓ نے مدینہ میں دیکھا تھا ، شام میں نہیں دیکھا۔ ابوذرؓ نے شام میں جاکر

besturdubooks.wordpress.com

میں نے جواب دیا کس طرح آنسو نہ بہاؤں، جب کہ تم ایک ویرانے میں فوت ہو رہے ہو اور میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں جو تمہارے کفن کے لیئے کافی ہو سکے اور تمہیں دفن کرنے کی بھی مجھ میں ہمت نہیں۔

انھوں نے جواب دیا، خوش ہو جاؤ، اور روؤ نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کی ایک جماعت کو مخاطب کر کے جس میں میں بھی تھا، فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ویرانے میں فوت ہو گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے (جنازہ) میں شریک ہو گی۔ اور اس جماعت میں سے اس وقت کوئی آدمی بھی زندہ نہیں بلکہ تمام کے تمام فوت ہو چکے ہیں۔ اس لیئے وہ (تنہا فوت ہونے

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) دیکھا کہ انھوں نے خلیفہ راشد کی زندگی ہی میں مسند امارت کو قیصر و کسریٰ کا دربار بنا رکھا ہے، جو سرمایہ بیت المال میں جمع ہونا چاہیئے یا عامہ مسلمین میں تقسیم ہونا چاہیئے وہ ذاتی عیش و نعم پر خرچ ہو رہا ہے۔ قرآن و سنّت کی عملداری کے بجائے، آئین خسروی اور دستور قیصری کار فرما ہے، تو ان کے منہ سے نکلے ہوئے بول برق و شرر بن گئے۔ امیر معاویہؓ انہیں کسی طرح برداشت نہ کر سکے۔ انھوں نے سوچا اگر یہ چند دن بھی رہ گئے تو ان کی مسند امارت بوریہ فقر میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور انھوں نے ثروت و امارت کے جو قلعے بنانا شروع کیے ہیں وہ ڈھے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کو ایک زبردست شکایت نامہ بھیجا۔ ابھی عثمانؓ اور علیؓ زندہ تھے، لہٰذا وہ حجر بن عدی کی طرح انھیں قتل تو نہ کر سکے صرف شکایت نامہ پر اکتفا کیا اور لکھا کہ ابوذر کے وجود سے شام کے امن و امان کو خطرہ ہے۔

حضرت عثمانؓ نے امیر معاویہؓ کی بات پر یقین کر لیا، انھیں بلایا، سرزنش کی اور جلاوطن کر دیا۔ حضرت علیؓ انھیں رخصت کرنے مدینہ سے باہر تک آئے کہ وہ امیر معاویہؓ کے اطوار اور ابوذرؓ کی طینت کے رمز آشنا تھے۔ ابوذرؓ نے اسی ویران میں سکونت اختیار کر لی، اور یہیں انتقال کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

والا) میں ہی ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے نہ غلط کہا اور نہ تکذیب کی۔ اس لیے راستہ کی طرف دیکھو۔

میں نے کہا، حجاج جا چکے ہیں۔ راستے خالی ہو چکے ہیں اب کون یہاں ہو گا؟

انھوں نے کہا، جاؤ اور جا کر دیکھو۔

(ام ذرؓ) فرماتی ہیں کہ میں ٹیلے کی جانب جا کر دیکھتی اور پھر واپس آ کر تیمارداری کرتی۔ میں اور وہ اسی حالت میں تھے کہ کچھ لوگ سواریوں پر نظر آئے۔ میں نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ وہ تیزی سے میری طرف آئے۔ اور قریب آ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے:

اے اللہ کی بندی کیا معاملہ ہے؟

میں نے جواب دیا، ایک مسلمان فوت ہو رہا ہے کیا تم اُسے کفن دو گے؟

انھوں نے پوچھا وہ کون ہے؟

میں نے جواب دیا صحابی رسول ابوذرؓ۔

کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست اور ساتھی؟

میں نے کہا، ہاں وہی۔

انھوں نے حضرت ابوذرؓ کے متعلق "ان پر ہمارے ماں باپ قربان" جیسے الفاظ میں، (اظہار عقیدت کیا) پھر ان کی طرف بڑھے۔ جب (ابوذر) کے پاس پہنچے تو (ابوذرؓ) نے فرمایا۔

حضرت ابوذرؓ کی وصیّت

خوش ہو جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جماعت کے بارے میں جس کا ایک فرد میں بھی تھا۔

اسے مخاطب کر کے فرماتے ہوئے سُنا کہ اس جماعت میں سے ایک آدمی ویرانے میں فوت ہو گا، اور مومنین کی ایک جماعت اس کے (جنازہ) میں شریک

besturdubooks.wordpress.com

ہوگی۔ اب اس جماعت کا ہر فرد کسی نہ کسی موقع پر فوت ہو چکا ہے، صرف میں زندہ ہوں، بخدا نہ میں نے غلط کہا اور نہ تکذیب کی اور اگر میرے یا میری بیوی کے پاس کفن کے لیے کوئی کپڑا ہوتا تو مجھے اس میں کفنایا جاتا۔ اس لیے میں اللہ کے نام پر تم سے درخواست کرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو مجھے جو کفن میسر آئے وہ کسی امیر (حاکم) سردار قاصد یا نقیب کا ہو۔

اس جماعت میں ایک انصاری نوجوان کے سوا ہر آدمی ان میں سے کسی نہ کسی بات میں ملوث تھا۔

پس وہ نوجوان بولا:

اے چچا میں آپ کو اپنی اس چادر اور ان دو کپڑوں میں کفن دوں گا جو میری والدہ نے کاتے اور بنے تھے۔

انھوں نے فرمایا، ہاں، تم مجھے کفن دینا۔

چنانچہ انصاری نوجوان نے انھیں کفن پہنایا اور اسی جماعت نے جنازہ پڑھا، اور اسی مبارک جماعت نے انھیں دفن کیا۔

واقعۂ تبوک کی طرف رجوع، دو منافقوں کی کہانی

ہم دوبارہ واقعۂ تبوک کی طرف لوٹتے ہیں، منافقین کا ایک گروہ جن میں ودیعہ بن ثابت بھی تھا جو بن عمرو بن عوف میں سے تھا۔

نیز بنی سلمہ کا ایک حلیف بھی تھا۔ جسے مخشن بن حمیر کہا جاتا تھا۔ یہ منافقین ایک دوسرے سے کہنے لگے:

کیا تم جلاد بن اصغر کو معرکہ آرائی میں ایسا سمجھتے ہو جیسے عرب کے بعض قبائل دوسرے قبائل کے مقابلہ میں لڑتے ہیں؟ خدا کی قسم ہم صبح مومنوں کو ڈرانے اور دھمکانے کا عہد پورا کرنے والے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

مخشن بن حمیر بولا "بخدا میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے ہر آدمی سو سو کو قتل کرے گا، اور تمہاری اس گفتگو کی طرح کل ہم پر قرآن نازل ہوگا"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کو حکم دیا، اس (منافقین کی) جماعت سے ملو کیونکہ یہ لوگ بھسم ہو چکے، اور ان سے دریافت کرو کہ ابھی تم نے کیا کہا تھا؟ پس اگر انکار کریں تو کہنا تم نے تو یہ یہ کہا تھا۔

حضرت عمارؓ ان کی طرف گئے، اور ان سے یہی بات کہہ دی۔

یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں معذرت خواہی کرتے ہوئے آئے ودیعہ بن ثابت کہنے لگا۔ ہم تو محض ہنسی مذاق کر رہے تھے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق آیات نازل فرمائیں: وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ، پ۱۰، ع۱۲ آخر،

یعنی "اور اگر تو ان سے پوچھے تو وہ کہیں گے ہم تو بات چیت کرتے تھے اور دل لگی"

صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وہاں پہنچنے سے قبل آپؐ نے فرمایا، کہ کل انشاء اللہ تبوک کا چشمہ (یا کنواں) آئے گا، لیکن خبردار چاشت ہونے سے پہلے وہاں مت جانا۔ اور اگر کوئی جائے تو وہ ذرا سا بھی پانی نہ استعمال کرے جب تک میں نہ پہنچ جاؤں۔

راوی کا بیان ہے کہ ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ دو آدمی پہلے سے پہنچ چکے تھے۔ اور اس چشمہ میں سے ذرا ذرا سا پانی رک رک کر بہہ رہا تھا۔ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا، کیا تم نے اس میں سے کچھ پانی لیا ہے؟۔

وہ کہنے لگے، ہاں! آپؐ ان پر خفا ہوئے اور سخت سُست کہا، پھر چشمہ سے تھوڑا تھوڑا چلو کے ذریعہ پانی لیا گیا۔ آخر کچھ پانی جمع ہو گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ

besturdubooks.wordpress.com

علیہ وسلم نے اس سے اپنا چہرہ انور اور دونوں ہاتھ دھوئے اور اس (استعمال شدہ) پانی کو دوبارہ اس چشمہ میں ڈال دیا۔ دفعۃً کثرت کے ساتھ پانی (کا فوارہ) بہنے لگا اور لوگوں نے خوب پانی پیا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ زمانہ قریب ہے اے معاذؓ اور اگر تیری زندگی رہی تو تو خود بھی دیکھے گا، کہ اس پانی سے یہاں کے باغ شاداب ہوا کریں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

حاکم ایلہ سے صلح

غیر مسلموں سے آنحضرتؐ کا روادارانہ اور فراخدلانہ برتاؤ

جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تبوک پہنچے تو ایلہ کا حاکم حاضر ہوا اور آپؐ سے مصالحت کر لی۔ اور جزیہ دینے پر آمادگی اور تیاری کا اظہار کیا، اس موقع پر آپؐ کی خدمت والا میں اہل جرب اور اذرح والے حاضر ہوئے۔ انھوں نے بھی جزیہ پیش کیا۔

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک تحریر لکھ دی جو ان کے پاس رہی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امان نامہ

حاکم ایلہ کو آپؐ نے یہ مکتوب لکھ کر دیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یہ اللہ اور محمدؐ کی طرف سے جو نبی اور اللہ کے رسول ہیں، یحنہ بن رومیہ اور اہل ایلہ کے لیے امان نامہ ہے۔ اہل ایلہ کی کشتیاں اور سواریاں خواہ وہ خشکی میں ہوں یا سمندر میں، اللہ اور محمدؐ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

besturdubooks.wordpress.com

کی حفاظت اور ذمہ میں ہیں۔ اور اہل شام اہل یمن اور اہلِ سمندر میں سے جو لوگ بھی ان کے ساتھ ہوں گے (ان کے لیے بھی یہ امان نافذ ہے) البتہ ان میں سے اگر کسی نے کوئی شرارت کی تو اس کا مال اس کی جان کے عوض میں بچاؤ نہ کر سکے گا۔ اور جو بھی اسے حاصل کر لے گا، اُسی کا مال ہوگا اور جس گھاٹ پر یہ ذمی آتے ہیں، یا جس راہ پر چلتے ہیں، یا جس سمندر اور خشکی میں ان کی آمد ہے اس سے انھیں روکنا مسلمانوں کے لیے جائز نہ ہوگا۔[1]

---

[1] اس طرح کی رواداری اور فراخ دلی کی مثالیں صرف تاریخ اسلام ہی پیش کر سکتی ہے

besturdubooks.wordpress.com

عیسائی بادشاہ کیدر دومہ

حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں گرفتاری

اور دربارِ رسالتؐ سے پروانۂ رہائی

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ بن ولید کو اکیدر دومہ کی طرف روانہ کیا۔

اکیدر بن عبداللہ، کندہ کا ایک آدمی تھا جو مذہباً عیسائی تھا اور اس قوم کا بادشاہ بن گیا تھا۔

خالدؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اُسے گائے کا شکار کرتے دیکھو گے۔

حضرت خالدؓ نکلے اور جب وہاں پہنچے جہاں سے اس کا قلعہ نظر آتا تھا۔ اس وقت چاندنی رات تھی ہر طرف چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ وہ (حاکم) اور اس کی بیوی قلعے کی چھت پر تھے۔ اچانک ایک گائے نے محل کے دروازے پر سینگ رگڑنے شروع کیے۔

besturdubooks.wordpress.com

اس کی بیوی نے کہا، کیا تم نے کبھی ایسا منظر دیکھا ہے؟ وہ کہنے لگا، نہیں، بخدا نہیں، وہ بولی بھلا اس گائے کو کون چھوڑ دے گا؟ اس نے کہا، کوئی نہیں (چھوڑے گا) یہ کہہ کر اترا گھوڑے پر زین کسنے کا حکم دیا، اس کے ہمراہ گھر کے چند افراد بھی سوار ہو کر چل نکلے، جن میں اس کا بھائی حسّان بھی تھا۔ یہ لوگ سوار ہو کر اپنے شکار کے پیچھے نکلے، نکلے ہی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر نے انھیں پکڑ لیا۔ اور اس کے بھائی کو قتل کر دیا۔

بادشاہ کے بدن پر دیباج (ایک ریشم کی قسم) کا لبادہ تھا جس پر زری کا کام تھا حضرت خالدؓ نے یہ لے لیا اور واپس ہونے سے قبل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ اس کے بعد خالدؓ بھی اکیدر کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے اس کا خون معاف کر دیا اور اس نے جزیہ پر مصالحت کر لی۔ پھر آپؐ نے اسے رہا کر دیا۔ اور وہ واپس اپنے شہر میں چلا آیا[1]

ایک صحابی کی وفات کا واقعہ

امام مسلمؒ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ مجھے محمد بن ابراہیم بن حرث تیمی نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میں رات کو اُٹھا اور اسی وقت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں شریک تھا۔ میں نے لشکر کے ایک جانب آگ کا شعلہ دیکھا۔ میں اُسے دیکھنے لگا، اچانک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ اور عمرؓ نظر آئے اور دیکھا کہ عبداللہ ذوالنجادین مزنی فوت ہو گئے۔ اور ان کے لیے قبر کھودی گئی، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں کھڑے ہیں۔ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ انہیں (قبر) میں اتار رہے ہیں اور آپؐ فرما رہے ہیں کہ اپنے بھائی کو میرے قریب کر دو۔ ان دونوں نے انھیں (صحابی کو) آپؐ کے قریب کر دیا۔

---

[1] کیا اس رواداری کی مثال دُنیا کی تاریخ پیش کر سکتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آپؐ نے فرمایا: اے اللہ میں اس سے راضی ہوں، تو بھی اس سے راضی ہوجا۔
راوی کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کہا کرتے تھے، کاش وہ صاحبِ قبر میں ہی ہوتا۔

عذر کی بنا پر شرکت جہاد سے محرومی

غزوہ تبوک سے واپسی پر جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بے شک مدینہ میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ تم جہاں چلے اور جو وادی بھی تم نے طے کی، وہ دل سے تمہارے ہمراہ تھے۔
(صحابہؓ نے عرض کیا" اے اللہ کے رسول، حالانکہ یہ لوگ مدینہ میں ہیں"
آپؐ نے فرمایا، ہاں! انھیں (شرعی) عذر نے روک رکھا تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اثر انگیز خطبہ

انسانی سیرت و کردار کی تشکیل کا معیار اور اس کی حقیقت راسخہ

انسان کس طرح بنتا اور بگڑتا ہے دلائلِ بیہقی اور حاکم میں حضرت عقبہ رضؓ بن عامر سے مروی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لیے نکلے۔ ایک شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مصروفِ خواب استراحت ہو گئے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو سورج ایک نیزے کے بقدر طلوع ہو چکا تھا۔

آپؐ نے فرمایا، اے بلال رضؓ میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ ہمیں فجر کے وقت بیدار کر دینا؟

انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول مجھے نیند نے بے بس کر دیا جس طرح آپؐ کے ساتھ ماجرا گزرا[1]

اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ کر تھوڑی دور آگے جا کر اترے اور نماز ادا کی۔ پھر باقی دن رات چلتے رہے۔ اور تبوک میں صبح ہوئی۔ وہاں

---

[1] بشری کیفیتوں سے نبی اور غیر نبی کوئی مستثنیٰ نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا:

اما بعد:

سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، اور مستحکم و قابل اعتماد چیز، کلمہ تقویٰ ہے اور تمام ملتوں سے بہترین ملّت ملتِ ابراہیم علیہ السلام ہے اور تمام سنن سے بہترین سنّت سنّتِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور سب سے عظمت والی بات اللہ کا ذکر ہے۔ اور سب سے احسن قصّہ یہ قرآن ہے، اور سب سے بہتر کام استقلال والا ہے اور سب سے بدتر کام بدعات ہیں۔ اور سب سے بہتر راہ انبیاء علیہم السّلام کی راہ ہے، اور سب سے بہتر موت شہداء کے قتل (کی صورت میں موت) ہے اور اندھوں کا اندھا وہ ہے جو ہدایت کے بعد گمراہ ہو جائے اور بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو نفع دے، اور بہترین ہدی (طریقہ) وہ ہے جس کا اتباع کیا جائے اور بدترین نابینائی دل کا کور ہونا ہے، اور اونچا ہاتھ (دینے والا) نیچے ہاتھ (لینے والا) سے بہتر ہے۔ اور جو تھوڑا اور کافی ہو وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ اور (نیکی سے) روکنے والا یا غافل بنانے والا ہو۔ اور سب سے بدترین معذرت (توبہ) وہ ہے جو موت کے وقت کی ہو۔ اور بدترین ندامت قیامت کی ندامت ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو جمعہ میں بہت دیر سے آتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کو اعراض کناں یاد کرتے ہیں اور جھوٹے کی زبان تمام خطاؤں سے بڑی خطا ہے۔ اور بہترین بے نیازی قلب کی بے نیازی ہے اور بہترین توشہ تقویٰ ہے اور دانائی کی جڑ اللہ عزوجل کا ڈر ہے۔ اور سب سے زیادہ باعظمت بات قلب میں یقین و ایمان کا ہونا ہے اور شک کرنا از قبیل کفر ہے اور واویلا کرنا (بین کرنا) جاہلیت (کفر) کے کاموں میں سے ہے۔ اور غل کرنا (غبن کرنا) حرارتِ دوزخ میں سے ہے اور نشہ آگ کا داغ

besturdubooks.wordpress.com

ہے، اور شعر ابلیس کی طرنگی ہے[1]۔ اور شراب گناہوں کو جمع کرنے کا سبب ہے، اور بد ترین خوراک یتیم کا مال ہے۔ اور نیک بخت وہ ہے جسے نصیحت کیے بغیر نصیحت ہو جائے اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے ہی بد بخت پیدا ہوا ہو۔ اور تم میں سے ایک آدمی چار گز جگہ (قبر) کی جانب میں جائے گا۔ اور اصل معاملہ ہے۔ اور اعمال کا معاملہ انجام کے ساتھ ہے۔ بد ترین خواب جھوٹا خواب ہے۔ اور جو آنے والا ہے وہ قریب ہے، اور مومن کو گالی دینا فسق ہے، اسے قتل کرنا کفر ہے۔ اور اس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) اللہ کی نافرمانی ہے اور اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے اور جو اللہ کی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اس کی تکذیب کرتا ہے۔ اور جو (دوسروں کو) بخشش دیتا ہے اللہ بھی اسے بخشش دیتا ہے، اور جو معاف کرتا ہے، اللہ بھی اسے معاف کر دیتا ہے اور جو غصہ پی جاتا ہے، اللہ اُسے اجر دیتا ہے اور جو تکلیف پر صبر کرتا ہے اللہ اُسے صبر دیتا ہے۔ اور جو کسی (کا بھید) سننے کے لیے کان لگاتا ہے، اللہ بھی اس کے لیے کان لگا دیتا ہے۔ اور جو صبر کرے گا اسے اللہ دو گنا اجر دے گا اور جو اللہ کی نافرمانی کرے گا، اللہ اسے عذاب دے گا۔ پھر آپؐ نے تین بار مغفرت چاہی (استغفار کیا)۔

غزوۂ تبوک کے دوران میں جمع بین الصلاتین

ابو داودؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں قتیبہؒ بن سعد نے انہیں یزید بن ابی حبیب سے انھیں ابی طفیل سے انہیں عامر بن واثلہ سے انہیں معاذ بن جبل سے روایت پہنچی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے دوران میں زوالِ آفتاب سے قبل کوچ کیا۔ آپؐ ظہر کی نماز مؤخر کر دیتے حتیٰ

---

[1] وہ شاعری جو ہوس اور نفس کی شاعری ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

کہ اُسے عصر کے ساتھ جمع کر کے (دونوں نمازیں) ایک ساتھ ہی ادا فرماتے اور جب مغرب اسے قبل دن کے آخری حصہ میں سفر کرتے، تو مغرب کو موخر کر کے عشاء کے ساتھ ادا کرتے اور جب کبھی مغرب کے بعد سفر کرتے تو عشاء کی نماز مقدم کر لیتے۔ اور اسے مغرب کے ساتھ ادا کرتے۔ اور ظہر و عصر ایک ساتھ پڑھتے اور بتایا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ یہ (آخری) حدیث منکر ہے[1]۔

---

[1] ظہر کو موخر کر کے عصر اور مغرب کو موخر کر کے عشاء پڑھنا (سفر میں، یا سخت ضرورت کے وقت) حنفیوں کا مسلک ہے ظہر کے ساتھ عصر، اور مغرب کے ساتھ عشاء پڑھنا، دوسرے مذاہب فقہ کا مسلک ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

منافقین کی جانب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان لینے کی کوشش ناتمام

رحمت للعالمین نے ان منافقوں کے نام ظاہر نہیں ہونے دیئے

صاحب السر ابو حذیفہ رضؓ مغازی ابو داؤدؒ میں حضرت عروہؓ سے مروی ہے انھوں نے بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے مدینہ کی طرف واپس تشریف لائے۔ آپؐ راستہ میں تھے کہ کچھ منافقین نے آپؐ کو دھوکہ دے کر ضرر پہنچانا چاہا۔ چنانچہ انھوں نے مشورہ کیا کہ آپؐ کو راستہ میں ایک پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیا جائے۔

جب قافلہ نبوی چوٹی پر پہنچا تو منافقین نے بھی چاہا کہ آپؐ کے ساتھ ساتھ چلیں۔ اب رات ہو چلی تھی اور تاریکی بڑھ چکی تھی۔ آپؐ نے فرمایا، تم میں سے جو چاہے کہ وادی کے درمیان سے جائے تو کوئی حرج نہیں وہ تمہارے لیے کافی ہو گی۔ یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑی کا راستہ اختیار فرمایا اور چند لوگوں کے سوا باقی (صحابہؓ) وادی میں سے گزرنے لگے۔

منافقین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکر کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔ جب انہوں نے سُنا تو یہ تیار ہو گئے اور نقاب ڈال کر ایک انتہائی شدید ترین خباثت کیلیے تیار ہو گئے

besturdubooks.wordpress.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ حضرت حذیفہ رضؓ بن یمانی اور عمار رضؓ بن یاسر تھے۔ آپؐ نے حضرت عمار رضؓ کو اونٹنی کی نکیل پکڑنے کا حکم دیا۔ اور حضرت حذیفہ رضؓ کو پیچھے سے اونٹنی ہانکنے کے لیے فرمایا۔ یہ قافلہ جا رہا تھا کہ ان کے پیچھے سے ایک گروہ کے اچانک حملہ کرنے کی آواز آئی۔ اور اتنے میں انہوں نے آپؐ کو گھیر لیا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ناراض ہوئے اور حضرت حذیفہ رضؓ کو حکم دیا کہ انہیں ہٹا دیں جب حضرت حذیفہ رضؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی ناراضگی دیکھی تو واپس ہوئے ان کے پاس ایک محجن اچھرا سا تھا۔ انہوں نے ان (منافقین) کی طرف منہ کر لیا اور ان کی سواریوں پر اس سے ضربیں لگائیں۔ جس گروہ کو نقاب اوڑھے دیکھا، تو اسے محض مسافروں کی ایک عادت ہی سمجھا۔

جب حضرت حذیفہ رضؓ نے انہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے (منافقین) کے دل میں رعب ڈال دیا اور وہ سمجھے، کہ ان کے مکر کا اظہار ہو گیا۔ چنانچہ وہ تیزی سے ہٹ کر لوگوں میں خلط ملط ہو گئے۔ پھر حضرت حذیفہ رضؓ آگے بڑھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے جا ملے۔ جب یہ آپؐ کے پاس پہنچے تو ارشاد ہوا، اے حذیفہ تم سواری کو ہنکاؤ، اور اے عمار رضؓ تم چلتے رہو۔

چنانچہ تیزی کے ساتھ یہ چھوٹا سا قافلہ: پہاڑ) کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ نے حضرت حذیفہ سے فرمایا، تم اس جماعت یا سواریوں میں سے کسی کو جانتے ہو؟۔

حضرت حذیفہ رضؓ نے عرض کیا کہ میں فلاں فلاں کی سواری جانتا ہوں۔ اور عرض کیا چونکہ رات اندھیری تھی اور وہ اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ نیز انہوں نے نقاب اوڑھ رکھے تھے (اس لیے زیادہ نہیں پہچان سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ اس قافلے کا کیا قصہ ہے اور ان کا کیا خیال تھا؟

besturdubooks.wordpress.com

انھوں نے عرض کیا: نہیں! اے اللہ کے رسول، واللہ میں نہیں جانتا۔
آپؐ نے فرمایا، انھوں نے میرے ساتھ چلنے کے لیے مکر سے کام لیا تاکہ جب میں چوٹی کے اُوپر چڑھوں تو مجھے وہاں سے گرادیں۔
حذیفہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول۔ آپؐ نے حکم کیوں نہ دیا کہ ہم ان کی گردن مار دیتے؟
آپؐ نے فرمایا، میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ چرچا کریں کہ محمدؐ نے اپنے ساتھیوں پر ہاتھ ڈالنا شروع کر دیا ہے۔ پھر آپؐ نے ان تمام (منافقین) کے نام اپنے ان دونوں (ہم سفر) صحابہ کو بتا دیے۔ اور فرمایا کہ یہ بات پوشیدہ رکھنا۔
اس سیاق بحث میں ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ اس سے اس کا بھی پتہ چلتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضؓ کو ان منافقین کے نام بتائے اور ان کے علاوہ کسی کو مطلع نہیں فرمایا۔ اسی وجہ سے حضرت حذیفہ کو صاحب السر (رازداں) کہا جاتا ہے، جس شرف سے حضرت عمر رضؓ یا دوسرے صحابہ رضؓ مشرف نہ تھے۔ اور ان میں سے کوئی بھی ان (منافقین) کے ناموں سے آگاہ نہ تھا، چنانچہ جب کوئی آدمی فوت ہوجاتا تو حضرت عمر رضؓ فرمایا کرتے۔ دیکھو اگر حذیفہ رضؓ نے اسی کا جنازہ پڑھا ہے تو ٹھیک، ورنہ یہ ان منافقین میں سے ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مسجدِ ضرار

منافقوں کی تعمیر کردہ مسجد کو ڈھا دینے کا فرمان نبویؐ

وحی کے ذریعہ آنحضرتؐ کو اطلاع یہی وہ مسجد ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو اس میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسے گروا دیا۔

(یہ واقعہ اس طرح ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم غزوۂ تبوک تشریف لے گئے اور ذی اوان میں اترے۔ اس مقام اور مدینہ کے درمیان ایک ساعت کا فاصلہ ہے۔ اس وقت مسجد ضرار کے بنانے والے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ تبوک جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ہم نے بیمار، ضرورت مند اور دوسرے معذور لوگوں کے لیے نماز پڑھ دیں۔

آپؐ نے فرمایا، اس وقت میں سفر پر ہوں، اور اسی کام میں مشغول ہوں اور اگر ہم واپس آئے تو انشاء اللہ ہم یہاں تمہارے پاس آئیں گے، اور تمہاری خاطر اس میں نماز بھی پڑھیں گے۔

چنانچہ آپؐ جب ذی اوان میں اترے تو اس مسجد کے متعلق اللہ نے وحی بھیجی۔ چنانچہ آپؐ نے مالک بن دخشم جو بنی سلمہ بن عوف کے بھائی تھے۔ نیز معن بن عدی عجلانی کو بلایا اور فرمایا، کہ تم دونوں اس مسجد کی طرف جاؤ

besturdubooks.wordpress.com

جس کے بنانے والے ظالم (گمراہ) ہیں، اسے گرادو اور اس کو جلا دو۔ چنانچہ وہ (مسجد بنانے والے) منتشر ہو گئے۔ ان کے متعلق آیت نازل ہوئی:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ

یعنی "اور جنھوں نے بنائی ہے ایک مسجد ضد پر اور کفر پر اور پھوٹ ڈالنے کو مسلمانوں میں"

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اسے بنایا۔ یہ بارہ آدمی تھے۔ ثعلبہ بن حاطب بھی انہیں میں سے تھا۔

عثمان بن سعید دارمی فرماتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن صالح نے بتایا۔ انہیں معاویہ بن صالح سے انہیں علی بن ابی طلحہ سے انہیں ابن عباسؓ سے۔ اس آیت کے متعلق روایت پہنچی کہ یہ کچھ انصاری تھے، جنھوں نے اس مسجد کو تعمیر کیا تھا۔ ان سے ابو عامر نے کہا۔ اپنی (الگ) مسجد بناؤ اور قوت اور ہتھیاروں سے اپنی طاقت میں اضافہ کر لو۔ کیونکہ میں قیصر شاہ روم کے پاس جا رہا ہوں۔ وہاں سے رومی لشکر لے آؤں گا۔ پھر میں محمدؐ اور ان کے اصحابؓ کو نکال دوں گا۔ جب یہ (منافقین) تعمیرِ مسجد سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے مسجد بنائی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپؐ اس میں نماز پڑھیں۔ اور برکت کی دعا فرمائیں۔ اس پر اللہ عزوجل نے حکم نازل فرمایا۔

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ سے لے کر فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

یعنی تو نہ کھڑا ہو اس میں کبھی البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد دھری گئی۔ پرہیزگاری پر اوّل ہی دن سے وہ اس لائق ہے کہ تو کھڑا ہو اُس میں سے لے کر پھر اس کو لے کر ڈھے پڑا دوزخ میں"

besturdubooks.wordpress.com

کعب رضؓ بن مالک اور ان کے رفقا کا معاملہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مقاطعہ کا حکم اور اس کے اثرات و نتائج

آں حضرتؐ کی مدینہ میں واپسی پھر جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے قریب پہنچے تو لوگ استقبال کے لیے حاضر ہوئے عورتیں اور بچے بھی باہر نکل آئے۔ بچّوں کی زبان پر اشعار تھے۔

طلع البدر علینا   من ثنیات الوداع
ہم پر چاند طلوع ہوا ہے   وداع کی گھاٹیوں سے
وجب الشکر علینا   ما دعا للہ داعی
ہم پر شکر کرنا واجب ہو گیا   جب تک بلائے کوئی بلانے والا

بعض راویوں کا خیال ہے کہ یہ اشعار اس وقت پڑھے گئے جب آپؐ مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے، حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے کیونکہ وداع کی وادیاں شام کی جانب ہیں، جنھیں مکہ سے مدینہ آنے والا نہیں دیکھتا اور نہ ادھر سے گذرتا ہے۔ ہاں اگر وہ شام کو جانا چاہے، (تو ضرور راستہ میں پڑتی ہیں)

besturdubooks.wordpress.com

جب آپؐ کو مدینہ نظر آیا، تو آپؐ نے فرمایا، یہ کتنی خوشگوار جگہ ہے اور یہ اُحد ہے، جو ہم سے محبّت کرتا ہے اور ہم اس سے محبّت کرتے ہیں۔

جب آپؐ مدینہ میں داخل ہوئے تو حضرت عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر آپؐ کی شان میں ایک نعت پیش کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ میں داخلہ

جب آپؐ کا مدینہ منوّرہ میں داخلہ ہوا تو آپؐ نے مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر لوگوں کی طرف چہرہ انور کر کے بیٹھ گئے۔ چنانچہ پیچھے رہ جانے والے آئے۔ اور آپؐ کی خدمت میں معذرت کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے۔ ان کی تعداد اسّی سے کچھ اوپر تھی۔ آپؐ نے ان کی ظاہری معذرت قبول کر لی اور ان سے از سرِ نو بیعت لی۔ اور ان کے لیے بخشش کی دعا فرمائی اور ان کے دلوں کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔

پھر کعبؓ بن مالک حاضر ہوئے۔ جب انھوں نے سلام کیا آپؐ نے تبسم فرمایا جس سے برہمی جھلک رہی تھی پھر ان کو فرمایا، آؤ۔

(کعبؓ) فرماتے ہیں کہ میں چلا اور آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔

آپؐ نے سوال کیا تو پیچھے کیوں رہ گیا تھا؟ کیا تو نے سواری خریدی نہ تھی؟

میں نے عرض کیا، ہاں! اللہ کی قسم اس وقت میں اگر اہل دنیا میں سے کسی کے پاس بیٹھا ہوتا تو آپؐ دیکھتے کہ میں معذرت کر کے اس کی خفگی دور کر دیتا۔ کیونکہ مجھے مباحثے کا فن خوب آتا ہے۔ لیکن خدا کی قسم، میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آج میں ایک جھوٹ بول کر آپؐ کو راضی بھی کر لوں، تو یہ خطرہ ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھ پر ناراض نہ ہو جائے۔ اور اگر میں سچ بولوں تو مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرما دے گا۔ اللہ کی قسم، میرا کوئی عذر نہ تھا۔ اللہ کی قسم جب میں آپؐ سے (جہاد میں شرکت نہ کر کے) پیچھے رہا تو اس وقت مجھ سے زیادہ کوئی (ساتھ جانے سے) قوی اور صاحب سہولت نہ تھا (مجھے ہر طرح ہمراہی کی قوت تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے سچ کہا، بس اب جاؤ، تا آنکہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیئے کوئی فیصلہ کردے۔

میں اٹھ گیا۔ بنی سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے آئے اور مجھ پر طعن و تشنیع کرنے لگے اور کہنے لگے۔

بخدا ہم نہیں جانتے کہ تم نے اس سے قبل کبھی گناہ کیا ہو۔ اور جس طرح دوسرے پیچھے رہنے والے معذرتیں پیش کرتے رہے تم اس بات میں بھی رہ گئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر ہی (بنا) کر پیش کر دیتے۔ اب تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے متعلق بخشش کی دعا فرمائیں گے تب ہی گناہ معاف ہوگا (حضرت کعبؓ) فرماتے ہیں کہ یہ لوگ مجھے مسلسل زجر کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے واپس جانے کا ارادہ کر لیا تاکہ اپنے آپ کی تکذیب کر دوں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا، کیا کسی اور نے بھی میری طرح کیا ہے؟ وہ کہنے لگے، ہاں دو آمیوں نے کیا ہے جو تم نے کہا، اور انہیں بھی دربار نبوّت سے ویسا ہی جواب ملا ہے جیسا تمہیں ملا ہے۔

میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ مرارہؓ بن ربیع عامری اور ہلالؓ بن امیہ واقفی۔

مجھے بتایا گیا کہ یہ دونوں نیک آدمی ہیں جو بدر کے غزوہ میں بھی شریک ہوئے تھے۔ اور یہی (میرے لیئے بھی بہتر) نمونہ ہیں۔ جب انھوں نے ان کا تذکرہ کیا تو میں (واپس جانے کی بجائے) اپنے گھر چلا گیا۔

مسلمانوں کو حکم کہ کعبؓ وغیرہ کا بائیکاٹ کر دیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم سے کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ ان تینوں سے ہی جو کہ آپؐ سے پیچھے رہ گئے۔ چنانچہ لوگ ہم سے الگ ہو گئے۔ اور ہم سے بگڑ گئے، حتیٰ کہ زمین میرے لیئے اجنبی ہو گئی۔ اب یہ زمین وہ نہ تھی جسے میں جانتا تھا۔ ہم نے پچاس دن اسی حالت میں گزارے، میرے

besturdubooks.wordpress.com

دوسرے دونوں ساتھی تو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہتے، اور میں ذرا توانا اور جوان ساتھا۔ اس لیے میں باہر آیا کرتا اور مسلمانوں کے ہمراہ نماز میں شریک ہوا کرتا۔ بازاروں میں پھرتا اور مجھ سے کوئی آدمی بھی بات نہ کرتا۔ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا، ان پر سلام پیش کرتا۔ جب کہ نماز کے بعد اپنی مجلس میں آپ تشریف فرما ہوتے اور میں دل میں سوچتا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے جواب کے لیے ہونٹ مبارک ہلاتے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپؐ کے قریب نماز پڑھتا اور آپؐ کو کن انکھیوں سے دیکھتا رہتا، اور میں جب نماز کے لیے آتا تو آپؐ میری جانب نظر فرماتے اور جب میں دیکھتا تو مجھ سے اعراض فرمالیتے۔

امتحان اور آزمائش کی گھڑیاں

جب اہل اسلام کا اعراض حد سے طویل اور سخت تر ہو گیا، تو میں ابوقتادہؓ کی دیوار پر چڑھ گیا۔ یہ میرے چچا کے بیٹے تھے، اور تمام لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا، اللہ کی قسم انھوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا۔

میں نے پوچھا، میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں؟

وہ خاموش رہے، میں نے پھر وہی بات دُہرائی وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے پھر وہی بات دہرائی تو وہ کہنے لگے، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔

اس پر میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور میں واپس آگیا۔

ایک اور کڑی آزمائش، شاہِ غسان کی طرف سے رشوت

اس دوران میں کہ میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا اچانک شام کے قبطیوں[1] میں سے ایک قبطی جو مدینہ میں غلہ لے کر

---

[1] عیسائیوں کا ایک فرقہ

besturdubooks.wordpress.com

بیچنے کے لیے آیا تھا، کہہ رہا تھا کون ہے جو مجھے کعب رضؓ بن مالکؓ کا پتہ بتائے ؟ لوگ اسے اشارے سے بتانے لگے۔ جب وہ میرے پاس آیا، تو اس نے مجھے شاہِ غسان کا ایک خط دیا، اس میں لکھا تھا:

" اما بعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تیرے صاحب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تجھ پر زیادتی کی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلت و رسوائی کے لئے پیدا نہیں کیا؛ اس لیے آؤ، ہم سے مل جاؤ، ہم تمہاری موانست کریں گے۔"

جب میں نے اسے پڑھا تو کہا، کہ یہ بھی ایک امتحان ہے۔ چنانچہ میں نے جلدی سے اسے تنور میں ڈال کر اسے (جلا) دیا۔

آخری اور سخت ترین آزمائش

آخر جب چالیس راتیں گزر گئیں تو رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور کہا:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے حکم دیتے ہیں کہ اپنی بیوی سے الگ ہو جا۔

میں نے دریافت کیا، کیا اُسے طلاق دے دوں یا کچھ اور؟

انھوں نے کہا، نہیں، بلکہ صرف الگ ہو جا۔ اور ان کے قریب نہ جا۔ نیز اسی طرح میرے دوسرے دو ساتھیوں کو بھی ایسا ہی حکم بھیجا۔

میں نے اپنی بیوی سے کہا۔ اپنے اہل کے پاس چلی جاؤ، اور ان کے پاس ٹھہری رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ میں فیصلہ فرما دیں۔

ہلال بن امیہ کی بیوی حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول۔ ہلالؓ بن امیہ ایک بوڑھا ناتواں آدمی ہے۔ اس کے پاس کوئی خادم نہیں، کیا آپؐ اس بات کو ناپسند فرماتے ہیں کہ میں اُس کی صرف خدمت ہی کر دیا کروں؟

آپؐ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن وہ تیرے قریب نہ آئے۔ اس (صحابیہؓ) نے جواب دیا اللہ کی قسم، اس میں کوئی سکت ہی نہیں رہی، بلکہ جس دن سے یہ معاملہ ہوا ہے اُسی دن سے آج تک وہ بس روتا ہی رہتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میرے ایک عزیز نے کہا، کہ جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ بن امیہ کی بیوی کو اجازت دے دی ہے تم بھی آپؐ سے اجازت لے لو تاکہ وہ تمہاری خدمت ہی کرلے۔

میں نے جواب دیا، اللہ کی قسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کا سوال نہیں کروں گا، اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کا سوال کردوں تو نہ جانے آپؐ کیا فرمائیں؟ میں ایک جوان آدمی ہوں۔

دس مزید راتیں اسی حالت میں گزر گئیں۔

آخر امتحان کی گھڑی گزر گئی

اور جب ہمارے ساتھ مقاطعہ کلام سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پچاس راتیں مکمل ہوگئیں۔ اور پچاسویں رات کے بعد میں نے اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر نمازِ فجر ادا کی۔ میں اسی حالت میں بیٹھا تھا کہ جس کا ذکر اللہ تعالٰے نے کہا ہے کہ مجھ پر تنگی جان آچکی تھی، اور اپنے کیے کی بنا پر زمین بھی تنگ ہوگئی تھی۔ میں نے ایک آواز دینے والے کی صدا پہاڑ کی چوٹی سے سنی۔

اے کعبؓ بن مالک، خوش ہوجا۔

میں فوراً سجدے میں گر گیا کیونکہ مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ اللہ کی جانب سے آسانی آگئی۔

نمازِ فجر کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ قبول ہونے کے منطق (صحابہؓ) کو خبر دے دی تھی۔ چنانچہ لوگ ہمیں خوشخبریاں دینے کے لیے آئے اور میرے دونوں ساتھیوں کی جانب بھی گئے۔ ایک آدمی گھوڑے پر میری طرف بھاگا اور بنی اسلم سے ایک آدمی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا۔ اس کی آواز گھوڑے والے سے جلد پہنچ گئی۔ اور جب بلند آہنگ خوشخبری دینے والا میرے پاس پہنچا تو میں نے اپنا لباس اتار کر اسے دے دیا۔ اللہ کی قسم میرے پاس اس کے سوا کوئی کپڑا نہ تھا۔ چنانچہ میں نے دو کپڑے مستعار لیے اور انھیں پہنا اور جناب رسول اللہ

besturdubooks.wordpress.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

خطا کار، دربار رسالت میں

لوگ گروہ در گروہ میری توبہ قبولیت کی مبارک دیتے ہوئے ملے، اور کہنے لگے:

اللہ تعالٰی نے تیری توبہ قبول کر لی، تجھے مبارک ہو۔

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، اور صحابہؓ آپ کے ارد گرد تھے۔ طلحہؓ بن عبید اللہ اٹھ کر دوڑے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی میری جانب نہ آیا اور میں طلحہؓ کی یہ محبت کبھی بھول نہیں سکتا۔

جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا۔ آپؐ کا چہرہ انور خوشی و فرحت سے چمک رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے۔ تب سے آج تک آج کے دن (از حد) خوش ہو جا۔

کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول یہ (توبہ کی قبولیت) آپؐ کی جانب سے ہے۔ یا اللہ کی جانب سے؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں، بلکہ اللہ کی جانب سے

جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے تو آپؐ کا چہرہ انور روشن ہو جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اسی سے پہچان لیتے۔

ایثار اور فدویت کی مثال

اس کے بعد جب میں آپؐ کے سامنے بیٹھا۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول، میں قبولیت توبہ کی خوشی میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں پیش سے کرتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا کچھ مال اپنے پاس بھی رکھ لو۔ وہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا کہ میں خیبر کا حصہ اپنے پاس رکھتا ہوں (اور باقی اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔

besturdubooks.wordpress.com

دس خطا کاروں کا واقعہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن سعید دارمی نقل کرتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن صالح سے انہیں معاویہ بن صالح سے انھیں علی بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق روایت ملی، آیت یہ ہے۔

واٰخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملاً صالحاً واٰخر سیئًا۔

انھوں نے بتایا، یہ دس آدمی تھے جو کہ غزوۂ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہ گئے اور پیچھے رہ گئے۔ جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو ان میں سے سات آدمیوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپسی پر مسجد میں ان کے قریب سے گزر رہے تھے تو دریافت فرمایا۔

یہ کون ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ رکھا ہے؟

عرض کیا گیا، ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی جو کہ اے اللہ کے رسول (غزوہ) میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گئے (اور ہمراہ نہیں گئے) ان لوگوں نے اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیا ہے تا آنکہ آپ ﷺ ہی انھیں کھولیں اور ان کی معذرت قبول فرمالیں

آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم میں نہ انھیں کھولوں گا اور نہ ان کی معذرت قبول کروں گا جب تک کہ تعالیٰ انھیں کھولے۔ یہ لوگ مجھ سے اعراض کر گئے اور مسلمانوں کے ہمراہ غزوہ میں شریک ہونے سے پیچھے رہ گئے۔

جب انھیں یہ معلوم ہوا تو کہنے لگے، ہم اپنے آپ کو بالکل نہ کھولیں گے۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں نہ کھولے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

واٰخرون اعترفوا بذنوبھم خلطوا عملاً صالحاً واٰخر سیئًاط عسی اللہ ان یتوب علیھم ط ان اللہ غفور رحیم، یعنی اور بعضے لوگ ہیں کہ اقرار کیا انھوں نے اپنے گناہوں کا، ملایا، انھوں نے ایک کام نیک اور دوسرا بد قریب ہے کہ اللہ معاف کرے ان کو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کسی کو

besturdubooks.wordpress.com

بھیجا اور انہیں آزاد کر کے ان کا عذر قبول فرمایا۔ انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول یہ ہمارے مال حاضر ہیں۔ ہماری جانب سے ان کا صدقہ فرما دیجیے اور ہمارے لیے بخشش کی دعا فرمائیے۔

آپؐ نے فرمایا مجھے تمہارا مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرما دی: خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوتك سكن لھم۔ ۱۱/۲۷ رکوع

یعنی "لے ان کے مال میں سے زکوٰۃ کہ پاک کرے تو ان کو اور بابرکت کرے تو ان کو اس وجہ سے اور دعا دے ان کو بے شک تیری دعا ان کے لئے تسکین ہے۔"

اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مال قبول فرما کر صدقہ کیا اور ان کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ اور تین آدمیوں نے اپنے آپ کو ستونوں کے ساتھ باندھا نہ تھا۔ انھیں خیال ہوا کہ نہ معلوم انہیں عذاب دیا جائے گا، یا ان کی بھی توبہ قبول کر لی جائے گی۔ چنانچہ ان کے متعلق اللہ تعالےٰ نے آیت نازل فرمائی:

لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین والانصار.. اس آیت تک وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا.... اس آیت تک ان اللہ ھو التواب الرحیم۔

یعنی اللہ مہربان ہوا نبی پر اور مہاجرین و انصار پر.... اور ان تین شخصوں پر جن کو پیچھے رکھا تھا..... بے شک اللہ ہی مہربان رحم والا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

فقہی احکام ومسائل کا استنباط

وہ نکات ومعارف جو اس غزوہ سے حاصل ہوئے

۱۔ کوچ کا حکم ملنے کے بعد تاخیر روا نہیں جب امیر اپنے لشکر کو نکلنے کا حکم دے، تو ہمراہ چلنا لازم ہے اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ امام کے اذن کے بغیر پیچھے رہ جائے اور لشکر کے نکلنے سے متعلق یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک آدمی کو متعین طور پر حکم دیا جائے۔ بلکہ جب لشکر چلے گا تو ہر آدمی کو اس کے ہمراہ نکلنا واجب ہے۔

جہاد کے تین مقامات ہیں۔

ایک فرض عین ہے۔

دوسرا جب دشمن شہر میں آجائے۔

تیسرے جب کہ میدانِ جنگ میں صفیں جم جائیں (یہ سب مذکورہ صورتیں فرض عین کی ہیں)۔

۲۔ مالی جہاد بھی واجب ہے نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جان کے ساتھ جہاد کرنے کے علاوہ مال سے جہاد کرنا بھی واجب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

امام احمدؒ کی دو روایتوں میں سے یہ ایک روایت ہے اور یہی صائب رائے ہے جس میں کچھ شبہ نہیں کیونکہ قرآن میں جہاد بالنفس کے ساتھ ہی جہاد بالمال کا ذکر کیا گیا ہے، بلکہ ایک مقام کے سوا تمام مقامات پر جہاد بالمال کا مذکور جہاد بالنفس سے پہلے ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے جہاد بالمال ایک اعتبار سے جہاد بالنفس کے مقابلہ میں زیادہ اہم اور ضروری ہے اور یہ بات شک وشبہ سے بالا ہے کہ یہ دو جہادوں میں سے ایک جہاد ہے۔ اور بڑا جہاد ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

جو کسی غازی کے لیے سامانِ جہاد مہیّا کرے اُس نے گویا جنگ میں حصّہ لیا۔

پس جو شخص مالی استطاعت رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ راہِ خدا میں جہاد پر نکلنے والوں کے لیے سروسامان بہم پہنچائے، بالکل اسی طرح جیسے جسمانی قوت و طاقت رکھنے والے شخص پر لازم ہے کہ دست و بازو سے جہاد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے اور جہادِ بدنی کی تکمیل مال و زر خرچ کیے بغیر نہیں ہوتی کہ تعداد رجال) اور سرمائے کے بغیر دشمن پر قابو پانا دشوار ہوتا ہے۔ اس لیے اگر افراد کثرت سے مہیّا نہ کر سکتے تو مال اور اسلحہ سے تعاون کرنا واجب ہے کیونکہ جسمانی طور پر معذور آدمی اگر دولت مند ہو تو حج (بدل) اس پر واجب ہو جاتا ہے، پس جہادمیں مال سے تعاون کرنا زیادہ واجب اور اولیٰ ہو گا۔

۳۔ حضرت عثمانؓ کی فضیلت و مزیت

اور انہی حکم میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے اس غزوہ میں ایک عظیم سرمائے سے اہلِ اسلام کی مدد کی اور تمام لوگوں پر گوئے سبقت لے گئے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا

اے عثمانؓ، اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا، جو تو نے چھپ کر کیا، جو تو نے اعلانیہ کیا، جو ادبنے مخفی رکھا، اور جو تو نے ظاہر کر دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

پھر فرمایا!

آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی بات بھی ضرر نہ دے گی۔ [1]

(حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس دن ایک ہزار دینار، تین سو اونٹ سازوسامان کمیت اور اسلحہ وغیرہ پیش خدمت کیے تھے۔

۴۔ عاجز کسے تسلیم کیا جائے گا

نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عاجز صرف وہ ہے جو کوشش و جہد کے باوجود مال حاصل کرنے میں ناکام رہے۔

۵۔ استخلاف امام کا مسئلہ

نیز اس سے استخلاف امام کا مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ جب امام سفر کرے تو ضعفا۔ معذورین۔ عورتوں اور بچوں پر کسی آدمی کو اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ مجاہدین کا نائب ہو گا کیونکہ یہ کام (دراصل) مجاہدین سے بہت بڑا تعاون ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو نائب بنا کر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے انہیں دس سے زائد مرتبہ نائب بنایا۔

۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت و مزیت

اور اہل حدیث و اثر کے ہاں ثبوت ملتا ہے، غزوۂ تبوک میں آپ نے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو نائب بنایا جیسا کہ صحیحین میں حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں جاتے وقت علی کرم اللہ وجہہ کو نائب بنایا۔ انہوں نے عرض کیا " اے اللہ کے رسول آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ اپنے پیچھے چھوڑے جا رہے ہو؟

---

[1] یعنی کوئی پرسش نہ ہو گی۔ اس طرح مبشرات دوسرے صحابہ کرام کے لیے بھی آئے ہیں لیکن یہ سب کے سب تابع ہیں امر عمل اور نہی سے اجتناب کے۔

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے فرمایا!

کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہارا اس طرح تعلق ہو جیسا ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا؟ البتہ یہ ضرور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"، لیکن یہ خلافت دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کے متعلق تھی۔ باقی رہا استخلافِ عمومی؛ تو یہ محمد بن سلمہ انصاری کے سپرد تھا۔

۷۔ علاقۂ قوم ثمود کی چیزوں کا استعمال

نیز اس میں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ قوم ثمود کے علاقہ میں کنوؤں سے پانی پینا یا اس سے کچھ پکانا، آٹا گوندھنا اور وضو کرنا جائز نہیں۔ البتہ بیر ناقہ کے سوا دیگر مقامات سے چوپاؤں کو پانی پلانا جائز ہے۔ یہ کنویں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک باقی تھے۔ اس کے بعد پھر آج تک صدیوں پر صدیاں گزرتی رہیں۔ اس کنویں کے سوا کوئی مسافر کہیں الزا۔ یہ کنواں بند ہے اور اس کی عمارت پختہ اور وسیع ہے۔ اس پر قدامت کے آثار صاف نمایاں ہیں جن سے قطعاً کسی طرح کا شبہ نہیں ہوتا۔

مغضوب قوموں کے علاقہ سے کس طرح گزرنا چاہیے؟

نیز جو آدمی مغضوب علیہ اور سزا یافتہ اقوام کے علاقہ سے گزرے اسے چاہیے کہ وہ اس کے اندر داخل نہ ہو اور نہ وہاں پر قیام کرے۔ کپڑا لپیٹے ہوئے تیزی کے ساتھ ادھر سے گزر جائے۔ بلکہ گریہ کناں داخل ہو۔ اور اسی حالتِ گریہ و عجز میں گزر جائے، یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں منیٰ اور عرفہ کے درمیان تیزی سے گزر گئے اسی جگہ اصحاب فیل پر عذاب الٰہی نازل ہوا تھا۔

۹۔ سفر میں جمع بین الصلاتین کا مسئلہ

نیز اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دو نمازوں کو سفر میں جمع کرکے پڑھنا منقول ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

لیکن یہ اختلافی مسئلہ ہے۔ ہاں عرفہ میں دخولِ عرفہ سے قبول آپؐ سے جمع تقدیم ثابت ہے کہ آپؐ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ظہر کے وقت میں پڑھی اور اس کی علت میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قربانی کے باعث ایسا کیا۔ امام شافعیؒ اور احمدؒ فرماتے ہیں کہ سفرِ طویل کے باعث جمع کیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ کام کی کثرت یعنی وقوف کے باعث جمع کیا۔ نیز اس خیال سے کہ وہاں غروبِ آفتاب تک پہنچ سکیں۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ اگر ضروری کام ہو تو اس کی وجہ سے وہ نمازوں کو ایک وقت پر ایک وقت سے پہلے، جمع کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ اگر مٹی نہ ملے تو ریت سے بھی تیمم جائز ہے

نیز اس سے ریت کے ساتھ جوازِ تیمم بھی ثابت ہوتا ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب مدینہ اور تبوک کے ریگستانی علاقہ کو طے کر رہے تھے اور اس میں قطعاً شک نہیں کہ آپؐ اپنے ساتھ مٹی نہیں لے گئے۔ اور یہ چٹیل ریگستان ایسا ہے کہ صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیاس کی شکایت کی اور یہ تو یقینی بات ہے کہ جہاں وہ اتر رہے تھے وہیں پر انہوں نے (ریت سے) تیمم کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے کہ:

میری امت کو جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہیں اس کی مسجد ہے اور وہیں طہارت کا سامان ہے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیس دن تبوک میں مقیم رہے اور قصر کرتے رہے مگر امت کو یہ حکم نہیں دیا کہ جب تم میں سے کوئی اس سے زیادہ دن قیام کرے تو قصر نہ کرے۔ بلکہ آپؐ کی یہ اقامت (اتنی مدت) رہی اور حالتِ سفر میں یہ اقامت سفر سے خارج نہیں ہوتی چاہے طویل ہو یا قلیل، بشرطیکہ وہ اجنبی علاقے میں ہو اور اس جگہ مقیم ہو جانے کا ارادہ بھی نہ ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

سلف اور خلف میں یہ مسئلہ کافی حد تک اختلافی ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں انیس دن ٹھہرے اور آپؐ نے دو دو رکعتیں پڑھیں۔ اس لیے ہم جب انیس دن ٹھہرتے ہیں تو قصر کرتے ہیں اور اگر زیادہ دن ٹھہرنا ہوتا ہے۔ تو مکمل نماز پڑھتے ہیں۔

اور کلام احمد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابن عباسؓ کا مطلب زمانہ فتح میں مدت قیام مکہ سے ہے۔

دوسروں نے کہا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کا مطلب قیام تبوک سے ہے جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس دن ٹھہرے رہے اور نماز میں قصر کرتے رہے (مسند احمد)

اور مسعودؒ بن مخرمہ نے بتایا کہ ہم شام کی کسی بستی میں حضرت سعدؓ کے ہمراہ چالیس دن تک ٹھہرے، حضرت سعدؓ قصر کرتے رہے اور ہم مکمل نماز پڑھتے رہے

حضرت نافعؒ بتاتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ آذربائیجان میں چھ ماہ تک ٹھہرے رہے اور دو رکعتیں پڑھتے رہے۔ ان کی واپسی کی راہ میں برف سے رکاوٹ ہوگئی تھی

حضرت حفص بن عبیدہ بتاتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک ملک شام میں دو برس مقیم رہے اور مسافر کی نماز پڑھتے رہے۔

حضرت انسؓ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رام ہرمز میں سات ماہ ٹھہرے اور نمازوں میں قصر کرتے رہے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کے ساتھ بابل میں دو سال ٹھہرا اور وہ قصر نماز پڑھتے رہے اور جمع نہ کرتے تھے۔

حضرت ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ (صحابہؓ) رے میں ایک سال سے زیادہ مدت تک ٹھہرے اور قصر کرتے رہے۔ اور سجستان میں دو سال ٹھہرے (اور قصر کیا) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی یہی سنت طیبہ ہے اور یہی بہتر اور

besturdubooks.wordpress.com

صائب ہے۔

رہے لوگوں کے مذاہب تو امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جب چار دن تک اقامت کا ارادہ ہو تو مکمل نماز ادا کرے۔ اور اگر اس سے کم کا ارادہ ہو تو قصر کرے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے آثار کا انہوں نے یہ مطلب لیا ہے کہ ان کا ارادہ اتنی مدت کا نہ تھا، بلکہ خیال یہ تھا کہ ہم کل جائیں گے۔ اور پھر کل جائیں گے۔

امام مالکؒ اور شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر چار دن سے زیادہ اقامت کا ارادہ ہو تو مکمل نماز پڑھے اور اگر کم کا ارادہ ہو تو قصر کرے۔

ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں اگر پندرہ روز کے قیام کا ارادہ ہو تو مکمل نماز پڑھے اور اگر اس سے کم کا ارادہ ہو تو قصر کرے، حضرت لیثؓ بن سعد کا یہی مذہب ہے اور تین بزرگ صحابہؓ حضرت عمرؓ۔ ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی یہی مروی ہے۔

حضرت سعیدؒ بن مسیّب فرماتے ہیں اگر تو چار دن ٹھہرے تو چار رکعتیں پڑھ۔ نیز آپؓ سے ابو حنیفہؒ کے مطابق بھی ایک قول منقول ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں، اگر دس دن قیام کرے تو مکمل نماز پڑھے، یہ ابن عباسؓ سے روایت ہے۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں، جب تک اپنے شہر میں واپس نہیں آتا، تب تک قصر کرتا رہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب تک زادِ راہ اور سازوسامان نہیں رکھ دیتا، تب تک قصر کرتا رہے۔ ویسے ائمہ اربعہؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی حاجت سے قیام کرے اور ہر روز یہ ارادہ کرتا رہے کہ کل جاؤں گا، کل جاؤں گا اور انتظار میں لگا رہے، تو وہ زندگی بھر قصر کر سکتا ہے۔ البتہ ایک منقولہ قول میں امام شافعیؒ کا فرمانا یہ ہے کہ سترہ یا اٹھارہ دن تک قصر کرے اور اس کے بعد قصر نہ کرے۔

ابن منذرؒ فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر کو اس بات کی اجازت

besturdubooks.wordpress.com

کہ جب تک وہ مدت مخصوص کے لیے اقامت کا ارادہ نہ کرے قصر کرتا رہے۔ چاہے اس پر کئی سال گزر جائیں۔[1]

۱۱۔ اگر مصلحت دائمی ہو تو قسم توڑنا مستحب ہے

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حالف کو اپنی قسم توڑنا مستحب ہے۔ اگر بصورت ہے۔ اگر بصورت دیگر اسے مصلحت بھلائی اور نیکی نظر آئے۔ البتہ اس کے عوض چاہیے کہ کوئی دوسرا نیک کام کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔ یہ بات اس کی صوابدید پر منحصر ہے کہ خواہ قسم توڑنے سے قبل کفارہ ادا کر دے، خواہ بعد میں ادا کرے۔

سنن میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کی حدیث ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کی ہے کہ جب تو حلف لے (قسم کھائے) اور یہ دیکھے کہ نیکی اور بھلائی تو دوسری صورت میں ہے تو قسم توڑ دے اور حلف کا کفارہ ادا کر دے اور وہ دوسری صورت جو خیر کی ہے اختیار کرلے۔

یہ روایت اصل صحیحین میں مروی ہے۔ اسی بنیاد پر احمدؒ، مالکؒ اور شافعیؒ

---

[1] سفر کے سلسلے میں حنفی فقہ کا مسئلہ مختصر طور پر یوں ہے۔

۱۔ قصر کا آغاز سفر پر روانہ ہوتے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس کی شرط نہیں کہ اتنے میل یا اتنی مسافت طے کرنا ضروری ہے وطن سے یا مستقل اقامت گاہ سے نکلتے ہی اگر نماز کا وقت حالت سفر میں آجائے تو قصر جائز ہے۔

۲۔ مسافر کی حیثیت سے اگر ساری زندگی بھی گزر جائے تو قصر برابر جاری رکھا جائے گا اس کے لیے بھی شرط نہیں کہ اتنی مدت تک تو قصر کیا جا سکتا ہے۔ اس مدت میں اضافہ ہو جائے تو قصر نہیں کیا جائے گا، یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ قصر اس وقت تک کیا جائے گا۔ جب تک مسافر اپنے وطن نہ واپس آجائے، یا کسی اور جگہ مستقل اقامت نہ اختیار کرلے۔

besturdubooks.wordpress.com

کا خیال ہے کہ قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا جائز ہے۔ اور امام شافعیؒ نے روزے کے ذریعہ کفارہ ادا کرنے کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور فرمایا کہ روزوں میں تقدیم کرنا جائز نہیں، البتہ ابو حنیفہؒ نے علی الاطلاق پیشگی کفارے سے منع کیا ہے [1]

۱۲- غصّہ کی قسم بھی معتبر سمجھی جاسکتی ہے

نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حالتِ غضب کی قسم معتبر سمجھی جائے گی، بشرطیکہ حالت اس حد تک نہ لے جائے کہ قسم کھانے والا ہوش وحواس کھو چکا ہو اور نہ جانتا ہو کہ کیا کہہ رہا ہے؟ ایسی قسم کے معتبر سمجھے جانے کی صورت میں اس کا حکم نافذ ہوگا اور اس کا عقد بھی درست ہوگا اور اگر غضب اخلاق تک پہنچ جائے تو ایسے شخص کی نہ قسم معتبر ہوگی، نہ عقد، نہ طلاق، نہ عتاق، حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ غصّہ کی نہ طلاق معتبر ہے نہ عتاق۔

۱۳- اصل معطی، مانع، اور عامل خدا ہے، رسولؐ صرف منفذ ہے

اسی طرح جناب رسالتمآبؐ کا فرمان، کہ میں نے تمہاری طرف یہ (ساز و سامان) تعاون سفر نہیں بھیجا، بلکہ اللہ تعالےٰ نے ارسال فرمایا ہے ایسا کلام گاہے گاہے جبر قلوب کے لیے ہوتا۔ اس کی مثال یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا!

خدا کی قسم میں نہ کسی کو کچھ دیتا ہوں اور نہ کسی سے کچھ روکتا ہوں، بلکہ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں جہاں مجھے حکم ہوتا ہے وہاں رکھ دیتا ہوں۔

کیونکہ آپؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے اور حکم کے مطابق امور میں

---

[1] قسم ہو یا روزہ، کسی کا کفارہ بھی وقوع واقعہ سے پیشتر ادا کرنا تکلیف مالا یطاق، اور عقلی و شرعی نقطۂ نظر سے غیر مستحسن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام اعظم امام ابو حنیفہ نے علی الاطلاق پیشگی کفارہ کو روا نہیں قرار دیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

تصرف فرماتے تھے چنانچہ پروردگار کریم آپ کو کسی امر کا حکم فرماتا، آپ نافذ کر دیتے، کیونکہ اصل عطا کنندہ اور روکنے والا تو صرف اللہ ہی ہے۔

۱۱۴- نفاق کفر تک پہنچ جائے تو بھی منافق کا قتل روا نہیں

اسی طرح منافقین کو قتل نہ کرنا، حالانکہ یہ لوگ کفر صریح تک پہنچ چکے تھے اسی سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ زندیق کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ ظاہری طور پر توبہ کرے کیونکہ (ان منافقین) نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھائی کہ ہم نے یہ نہیں کہا، لہٰذا، ان الفاظ کا مطلب توبہ ہی قرار دیا جائے گا اور بعض منافق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہنے لگے کہ آپ نے عدل نہیں کیا۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ کیا آپ انہیں قتل کریں گے؟ آپ نے یہ جواب نہیں دیا کہ ان کے خلاف مبینہ نہیں ہے بلکہ فرمایا کہ لوگ یہ چرچا کرنے لگیں گے کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتا ہے۔ اس لیے صحیح جواب تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ان کا ترکِ قتل ایک مصلحت کے پیش نظر تھا تاکہ آپ کی جانب تالیف قلوب ہو سکے۔ اور تمام لوگ آپ کے کلمہ پر جمع ہو جائیں۔ نیز ان کے قتل سے تنفر کا خطرہ تھا اور اس وقت اسلام کی حالتِ غربت تھی، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی تالیفِ قلوب چاہتے تھے اور یہ ایسا امر تھا، جو صرف آپ کے عہد سے مخصوص تھا، اسی طرح سے آپ نے اپنے آپ پر حملہ کرنے والوں کے خلاف بھی اقدام نہیں کیا، لیکن آپ کے بعد امت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا حق بھی نہ لے[۱] بلکہ اب ضروری ہے کہ

---

(۱): قرآن، حدیث اور داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ سے جو کچھ مستنبط اور متبادر ہوتا ہے کہ شرع میں اور احکام و قضایا میں عمل ظاہر کیا جاتا ہے، یہ منافقین اگرچہ دل میں اسلام اور داعی اسلام کے بدترین دشمن تھے، لیکن (باقی صفحہ ۱۱۵ پر)

besturdubooks.wordpress.com

پورا پورا حق لیا جائے۔ ان مسائل پر ایک دوسری جگہ وضاحت آئے گی اور یہاں صرف اشارہ، اور تنبیہ ہی مقصود ہے۔

۱۵۔ معاہدین اور اہل ذمہ کے بارے میں ایک رائے

نیز معاہدین اور اہل ذمہ لوگ

جب کسی ایسی حرکت کا ارتکاب کریں جس سے اسلام کو ضرر پہنچتا ہو تو ان کے مال اور جان کی حفاظت سے متعلق کیا ہوا عہد ختم فوراً ہو جائے گا۔ اور اگر امام اس کی جان و مال پر غلبہ نہ حاصل کر سکے تو اس کی جان و مال (ہر مسلمان کے لیے) مباح اور ہدر ہو گی۔ اور جو بھی اسے پکڑ لے گا، اسی کی ملکیت سمجھی جائے گی،

(بقیہ حاشیہ) زبان سے اسلام کا اقرار کرتے رہتے تھے، یہی وجہ تھی کہ آپؐ نے انہیں سزا نہیں دی، لیکن اگر ان کے کفر کی کوئی ناقابل تردید شہادت مل جاتی تو ظاہر ہے پھر وہ سزا سے نہ بچ سکتے۔ ایک جنگ میں ایک جلیل القدر صحابی نے جب میدان جنگ میں ایک شخص کو اپنی شمشیر خارا شگاف کی زد پہ لیا تو اس نے اپنے مسلمان ہو جانے کا اقرار کیا، لیکن صحابی نے یہ سوچ کر اس کی گردن اڑا دی کہ یہ جان بچانے کا ایک حیلہ ہے۔ آپؐ کو جب اسی واقعہ کی اطلاع ملی تو برہم ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا: ھل شققت قلبہ؟ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا؟ — پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر آپؐ نے خدائے عزوجل کی بارگاہ میں تین مرتبہ اس فعل سے برأت کا اظہار فرمایا۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات کس طرح مانی جا سکتی ہے کہ منافقین کا قتل عہد رسالت میں ناجائز تھا بعد میں جائز ہو گیا۔ اگر ہو گیا ہوتا تو ابو بکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ نے منافقوں کو کیوں قتل نہیں کیا؟ اس سے تو بہر حال انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان کے عہد میں بھی منافقین تھے اور اچھی خاصی تعداد میں تھے۔

تاریخ اسلام میں ایک مثال بھی اس کی نہیں مل سکتی کہ نفاق کے جرم میں کسی

(باقی صفحہ ۱۱۶ پر ہے)

besturdubooks.wordpress.com

جیسے کہ آپؐ نے اہل ایلہ کے ساتھ مصالحت کے موقع پر فرمایا کہ جوان میں سے شرارت کرے تو اس کا مال اس کی جان کے بچانے کے لیے حائل نہ ہو سکے گا اور جو بھی اس پر قبضہ کرے گا وہ اسی کی ملکیت ہو گا یہ اس لیے کہ شرارت (احداث) سے وہ محارب بن چکا ہے اور اس کا حکم اہل حرب ہی کے مانند ہو گا۔

۱۶۔ رات کے وقت تدفین کا مسئلہ

نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رات کے وقت دفن کرنا جائز ہے جیسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالنجادین رضؓ کو رات کے وقت دفن کیا۔

امام احمدؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں اور فرمایا کہ ابوبکر رضؓ رات کو دفن کیے گئے۔ علیؓ اور فاطمہؓ کی تدفین بھی رات کو ہوئی۔

بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق دریافت فرمایا، یہ کون ہے؟

عرض کیا گیا، فلاں ہے، گذشتہ شب کو دفن کیا گیا۔ آپؐ نے اس کے لیے دعا فرمایا (یا جنازہ پڑھا)

اگر یہ کہا جائے کہ صحیح مسلم کی روایت کا آپ کیا جواب دیں گے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیا، اور ایک صحابی کا ذکر کیا جو فوت ہو گئے اور انہیں بالکل ہی معمولی درجے کا کفن پہنایا گیا، اور رات کو دفن کیے گئے۔ اس موقع پر آپؐ نے شدت اضطرار کے سوا رات کو قبر میں دفن کرنے سے منع فرمایا۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم اسی جانب جاتے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ ہم

باقی حاشیہ: اکو قتل کیا گیا ہو اس لیے کہ نفاق اگر ثابت ہے تو کفر ہے۔ ثابت نہیں ہے تو نفاق ہے اور جو ثابت نہ ہو اس پر نہ حد جاری ہو سکتی ہے، نہ سزا دی جا سکتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بحمد اللہ دونوں احادیث کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور کسی کو بھی رد نہیں کرتے اس طرح کہ ہم رات کو دفن کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں بلکہ زجر کرتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی مصلحت یا ضرورت ہو تو الگ بات ہے۔ مثلاً رات کو مسافروں کے قافلہ میں سے ایک آدمی فوت ہو جاتا ہے اور اہل قافلہ کے لیے صبح تک ٹھہرنا خطرناک ہے یا مثلاً میّت کے پھٹ کر بدبودار ہو جانے کا اندیشہ ہے اس قسم کے ترجیحی اسباب کی وجہ سے رات کو دفن کر دیا جائے گا۔

۱۷۔ مالِ غنیمت اور قیدی مجاہدین کا حق ہیں

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام جب کوئی سریہ بھیجے اور اسے مالِ غنیمت یا قیدی حاصل ہوں یا کوئی قلعہ فتح ہو جائے تو خمس نکالنے کے بعد باقی سب کچھ اہل سریہ کا حق ہوگا لیکن اگر جنگ کے دوران میں (یہ حالتِ سفر) فوج کا ایک حصہ بطور سریہ بھیجا جائے اور فوج کی پشت پناہی کے بل پر اور اس کی قوت سے اسے کچھ حاصل ہو تو یہ خمس اور نفل نکالنے کے بعد مالِ غنیمت ساری فوج کا ہوگا، صرف اہل سریہ کا نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی یہی سنتِ طیبہ تھی۔

۱۸۔ ایک اہم شرعی نکتہ

نیز غزوۂ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ فرمان بھی ذکر ہو چکا ہے۔

مدینہ میں کچھ لوگ ہیں کہ تم نے جو وادی طے کی، یا تم جہاں بھی چلے وہ لوگ تمہارے ہمراہ تھے"۔

یہ معیّت قلبی اور عزائم و ہمم کی ہے، نہ کہ یوں جیسے جہلاء اور سفہاء نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ اپنے جسم و اعضا سمیت ان کے ہمراہ تھے۔ یہ محال ہے کیونکہ آپؐ کے سامنے عرض کیا گیا وہ تو مدینہ میں ہیں؟

آپؐ نے فرمایا، ہاں وہ مدینہ میں ہیں۔ انہیں عذر نے روک دیا ہے۔ یہ لوگ قلبی روحی طور پر ان کے ہمراہ تھے اور ان کے اجسام دارالہجرت (مدینہ) میں تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

اسے جہاد قلبی کہتے ہیں۔

ان کا یہ جہاد اصل میں جہاد کے چار مراتب قلبی، لسانی، مالی اور بدنی میں سے ایک ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ مشرکین کے ساتھ زبان، قلب اور مال کے ذریعہ جہاد کرو، نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کہ

۱۹۔ مقاماتِ معصیت کی تخریب و انہدام جائز ہے

معصیت کے مقامات کو جلانا جائز ہے جہاں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی ہوتی ہو، اسے گرادینا چاہیے، جیسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مسجد ضرار کو جلا دیا۔ اور اسے منہدم کر دینے کا حکم فرمایا، حالانکہ اس مسجد میں نماز پڑھائی جاتی تھی اور اس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی بنیاد ہی ضرر اور مومنین کے درمیان افتراق و انتشار پر تھی یہ منافقین کی جائے پناہ تھی اور ہر ایسی جگہ جس کا معاملہ مسجد ضرار کا سا ہو، امام پر واجب ہے کہ اسے گرا کر اور جلا کر ختم کر دے یا اس کی صورت متغیّر کر کے اسے مٹا دے اور جس کام مثلاً بت پرستی، قبر پرستی وغیرہ کے لیے بنائی گئی ہے۔ اسے وہاں سے ہٹا دے کیونکہ جب مسجد ضرار کے متعلق یہ طرز عمل روا رکھا گیا۔ تو وہ مقاماتِ شرک گرا دینے کے زیادہ مستحق ہیں جن کے مجاورین لوگوں کو وہاں اللہ کا شریک بنانے کی دعوت دیتے ہیں۔ ایسے فسق و فجور کے مقامات مثلاً شراب کی دکانیں اور منکرات کے مراکز[1]۔ چنانچہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے ایک پورا گاؤں ہی جلا دیا تھا، جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔[2] اور رویشد ثقفی کی دکان جلا دی اور اسے توَیْسِق (غنڈہ) کا خطاب دیا۔

---

[1] وہ مراکز جو مسلمانوں نے قائم کیے ہوں، غیر مسلموں پر یہ اصول نافذ نہیں ہو سکتا۔

[2] یہ واقعہ تاریخی طور پر مشتبہ ہے، کسی مستند تاریخ میں اس کا مذکور نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے تارکین جماعت اور جمعہ کے گھر جلا دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ سے رک گئے کیونکہ ان پر مسجد میں جماعت کی حاضری واجب نہیں۔

۲۰- وقف کب درست اور جائز ہے

نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف نیکی اور قربت کی خاطر وقف درست ہو سکتا ہے ورنہ مسجد ضرار کا وقف بھی درست ہوتا۔

۲۱- قبر پر مسجد یا صحن مسجد میں قبر کی تعمیر ناجائز ہے

نیز ایسے ہی قبر کے اوپر مسجد بنانا ناجائز ہے اور اسی طرح اگر مسجد کے اندر (یا صحن) میں کسی کو دفن کر دیا جائے تو قبر کو اکھاڑ دیا جائے۔ یہ امام احمد وغیرہ سے منصوص ہے۔

اسلام میں مسجد اور قبر دونوں جمع نہیں ہو سکتیں بلکہ جو پہل کر جائے وہ دوسرے کے لیے رکاوٹ ہوگی۔ اور پہل کرنے والے ہی کے حق میں فیصلہ ہوگا۔ اور اگر دونوں ایک ساتھ بنائی جائیں تو وقف درست نہ ہوگا اور نہ جائز ہوگا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ممانعت کے باعث ایسی (قبر والی) مسجد میں نماز ادا کرنا جائز نہیں اور آپؐ نے اس پر لعنت کی جو کہ قبر کو مسجد بنا لے، یا اس پر چراغ جلائے اب یہ اسلام کا دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور رسول پر نازل فرمایا۔ مگر اب غربتِ اسلام کیسی نمایاں ہے۔

۲۲- مدحیہ اشعار کے جواز کا پہلو

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنے والے کے استقبال کے لیے فرحت و انبساط کا اظہار کرتے ہوئے شعر پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ محرمات (حرام کام) مثلاً باجہ اور مزمار اور عود شامل نہ ہوں اور ایسے غنائی اشعار نہ ہوں جس سے فحاشی

---

۵ ۔ آپ کا یہ عزم تنبیہاً تھا، واقعتہً نہ تھا، جیسا کہ کتب فقہ میں تصریحات مذکورہ موجود ہیں

besturdubooks.wordpress.com

ٹپکتی ہو، یا ایسی بات جسے اللہ نے حرام کر دیا ہو اور فاسقانہ غناء کے قائل تو شراب جیسی مسکرات کو بھی حلال سمجھتے ہیں۔ اور اسے انگور اور عصارہ انگور (افشردہ انگور) پہ قیاس کرتے ہیں حالانکہ، فشردہ مسکر نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کے اندر اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ انما البیع مثل الربٰو! یعنی بے شک بیع ربٰوا کی طرح ہے[1]

۲۳- ممدوح مدحیہ اشعار سن سکتا ہے

اس سے یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدح کرنے والوں کی مدح کرنے والوں کو مدح گستری اور سننے سے انکار نہیں فرمایا۔ اس واقعہ کو دیگر مدد حبین پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، جس کے متعلق فرمایا گیا۔

مدح کرنے والوں کے منہ میں مٹی ڈالو۔

---

[1] : یعنی کفار کہا کرتے تھے کہ بیع اور سود دونوں یکساں طور پر کاروبار ہیں۔ زید اپنی چادر جو اس نے چار روپے میں لی تھی پانچ روپے میں فروخت کر کے ایک روپیہ نفع کماتا ہے اور خالد دس روپے نقد دے کر گیارہ روپے لیتا اور اسی طرح ایک روپیہ نفع کماتا ہے۔ دونوں نے اپنے مال پر نفع لیا۔ لہٰذا بیع اور سود میں کوئی فرق نہیں۔

لیکن اسلام ان دونوں صورتوں میں فرق کرتا ہے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انما احل اللہ البیع وحرم الربوا (اللہ تعالےٰ نے بیع حلال کی ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے)

اس میں مصلحت یہ ہے کہ تاجر، اپنی جس چیز پر نفع کماتا ہے اس میں نفع کے ساتھ نقصان کا بھی قوی امکان ہوتا ہے وہ خراب ہو سکتی ہے۔ سڑ سکتی ہے، جل سکتی ہے نیز اسے مال تجارت کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں سفر کرنا پڑتا ہے۔ دقتیں اور دشواریاں اٹھانا پڑتی ہیں۔ جان و مال دونوں طرح کے خطرات سے دوچار ہونا پڑتا ہے، اس کے برعکس سود خوار۔ ہر خطرے، زیاں اور خسارہ سے بے نیاز ہوتا ہے دو روپیہ دے کر۔ جو مال تجارت نہیں ہے۔ زیادہ روپیہ لیتا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۲۱ پر)

besturdubooks.wordpress.com

۲۴۔ امام اپنا ارادہ مخفی رکھ سکتا ہے نیز امام جب کسی بات کو عوام سے مخفی رکھنے میں مصلحت دیکھے تو اپنے عزائم اور دشمن کی جانب کوچ کرنے کو اس کے لیے مخفی رکھنا جائز ہے۔

۲۵۔ بدعت حسنہ کا جواز نیز حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے عہدِ مبارک میں فوج کے لیے کوئی دیوان (دفتر) نہ تھا۔ یہ طریقہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے خلفائے راشدین کی اتباع کا حکم دیا تھا، اور اہل اسلام نے دفتری ضرورت واہمیت کو بھی محسوس کر لیا تھا۔

۲۶۔ پچھڑنے والوں سے امام کو باز پرس کرنی چاہیے نیز امام مطاع کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کو آزاد ہرگز رہنے دے جو کہ اس سے (جنگ کے موقع) پر پیچھے رہ جائیں بلکہ ان سے باز پرس کرے تاکہ وہ اطاعت کریں اور توبہ کریں۔

۲۷۔ سفر سے واپسی کے آداب نیز آنے والے کے لیے مسنون یہ ہے کہ سفر سے واپسی پر اپنے اپنے شہر میں داخل ہوتے وقت باوضو ہو اور سب سے پہلے اللہ کے گھر (مسجد) میں جائے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کرے۔ پھر مسلمانوں کے پاس بیٹھے۔ اس کے بعد اپنے گھر میں آئے

۲۸۔ منافقین کے اظہارِ اسلام میں جرح نہیں کی جا سکتی نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلّم منافقین کا اظہارِ اسلام قبول کر لیتے اور ان کی باطنی حالت کو اللہ کے سپرد کر دیتے۔ اور ظاہری

باقی حاشیہ۔ اسے اپنے ابنائے جنس سے کوئی ہمدردی نہیں ہوتی۔ وہ سنگ دل اور سفاک بن جاتا ہے۔ معاشرہ کے لیے ایک ناقابل برداشت چیز بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بیع کی اجازت دی ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حالت کے مطابق حکم نافذ فرماتے اور شخصیات پر زجر نہ کرتے۔

۲۹۔ امیر یا امام تادیباً سلام کا جواب نہ دے یہ جائز ہے

نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام اور حاکم کو چاہیے کہ وہ ایسے آدمی کے سلام کا جواب تادیباً نہ دے جو اسلام میں کوئی بدعت جاری کرے، تاکہ دوسروں کو بھی زجر و نصیحت ہو جائے کیونکہ آپؐ سے یہ ثابت نہیں کہ آپؐ نے حضرت کعبؓ کے سلام کا جواب دیا ہو، بلکہ برہمی کے انداز میں تبسّم فرمایا۔

۳۰۔ ایک اہم اور لطیف نکتہ

ان تمام میں سے جو غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے صرف ان تینوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ممانعتِ کلام ان کی صداقت اور باقی لوگوں کے کذب کی دلیل ہے۔

چنانچہ آپؐ نے صادقین سے ان کی غلطی کے باعث تادیب کے لیے (وقتی) علیحدگی اختیار فرمائی جو منافقین تھے ان کا گناہ اس سے زیادہ تھا، لہٰذا ان کے لیے ہجر نبی کی دعا پہلے تینوں کے برعکس کارگر نہیں ہو سکتی تھی۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندوں کے جرائم پر ایسا ہی کیا کرتا ہے۔ چنانچہ مومن بندہ کی جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔ ادنیٰ اور معمولی سی غلطی اور لغزش پر گرفت کرتا ہے تاکہ وہ مسلسل ہوشیار اور چوکنا رہے۔ اور اگر کوئی بندہ اس کی نگاہوں سے گر جاتا اور ذلیل ہو جاتا ہے پھر اسے گناہوں پر آزاد چھوڑ دیتا ہے۔ اور جیسے جیسے وہ گناہ کرتا ہے اس پر انعامات میں اضافہ کرتا ہے۔ اور یہ مغرور یوں سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کا فضل ہے حالانکہ اسے علم نہیں کہ اللہ چاہتا ہے کہ اسے آخرت میں شدید ترین عذاب دے اور سچ تو یہ ہے آخرت کی سزا کا کسی دوسری سزا سے مقابلہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جیسے حدیث مشہورہ میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے حق میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا ہی میں سزا دیتا ہے، اس کے گناہ کٹ جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے حق میں سزا کا ارادہ کرتا ہے تو

besturdubooks.wordpress.com

دنیا میں اس کی سزا روک لیتا ہے اور قیامت میں وہ اپنے گناہوں سے لدا ہوا آتا ہے۔

۱۴۱۔ مقاطعہ کی صورت میں ترک جماعت قابل مواخذہ نہیں

اس میں یہ بھی ذکر ہوا، کہ ہلال بن امیہ اور مرارہؓ اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور وہیں نمازیں ادا کرتے رہے۔ اور جماعت میں حاضر نہ ہوا کرتے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اسلام کا انقطاع تعلقات اس آدمی کے لیے معقول عذر ہے کہ وہ جماعت میں شریک نہ ہو۔ اور یا یوں کہا جائے گا کہ انقطاع تعلقات کا اکمال یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں بھی حاضر نہ ہو۔

لیکن کہا جائے گا کہ حضرت کعبؓ جماعت میں شریک ہوا کرتے تھے۔ مگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں کبھی منع نہیں فرمایا، نہ اُن دونوں پر ترک جماعت کے باعث عتاب فرمایا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب مسلمانوں کو ان سے قطع تعلق کا حکم ملا تو انہوں نے ایسے امور میں بھی قطع تعلق کر لیا جن کا انہیں حکم نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے کلام کرنا بھی بند کر دیا۔ اور آپؐ نے جو نماز میں حاضر ہوتا ہے منع نہ فرمایا۔ اور جو نہ حاضر ہوتا اس کے متعلق بھی کچھ کہا نہیں، یا کہا جائے گا کہ وہ دونوں صحابی کمزور ہو چکے تھے اور باہر نکلنے سے عاجز و درماندہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے مقابلہ میں مضبوط تھا، اور ان سے زیادہ جوان تھا، اس لیے باہر بھی نکلتا اور مسلمانوں کے ساتھ نماز با جماعت میں بھی شریک ہوتا، اور وہ یہ بھی کہتے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور انہیں سلام کرتا۔ آپؐ نماز کے بعد مجلس میں بیٹھے ہوتے اور میں سوچا کرتا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے لب مبارک کو سلام کے جواب میں حرکت دی ہے یا نہیں ہے۔

یہ قول اس بات کی دلیل ہے کہ جس سے (اہل اسلام) قطع تعلق کر لیں۔ اس کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۱۳-واقعۂ کعب اور اس سے حاصل شدہ نکات و مصالح

اس کے علاوہ شاہ غسان کا انہیں خط لکھنا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک طرح کا امتحان وابتلاء تھا۔ چنانچہ ثابت ہو گیا کہ کعب نے اللہ اور اس کے رسول سے محبت اور ایمان کے معاملہ میں ذرا بھی کمزوری نہیں دکھائی۔ نیز صحابہؓ کے سامنے بھی اس کا اظہار ہو گیا کہ یہ ان میں سے نہیں ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے قطع تعلق کے باعث جن کا ایمان کمزور ہو گیا ہو، اور نہ ایسے لوگوں میں سے ہیں جو ان حالات میں بھی دین کے مقابلہ میں جاہ و حشمت ظاہری کے طلب گار ہوں۔ یہ تمام امور اس لیے وارد ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نفاق سے ان کی برأت کرنا چاہتا تھا اور ان کی قوتِ ایمانی نیز اللہ اور اس کے رسول اور صحابہؓ سے محبت اور صداقت کو ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ پس یہ معاملہ تو درحقیقت اللہ تعالیٰ کی جانب سے اتمام نعمت اور لطف و کرم اور زخمی دل پر مرہم رکھنے کا معاملہ تھا اور اس ابتلاء نے ان کی باطنی حالت کو آشکارا کر دیا اور ان کا یہ کہنا کہ "میں نے اس مکتوب کو " نذرِ آتش کر دیا، اس بات کا ثبوت ہے کہ فسادِ دین کے خطرہ کے پیشِ نظر انہوں نے فوراً اسے جلا دیا۔ اور محتاط آدمی نہ انتظار کرتا ہے اور نہ تاخیر سے کام لیتا ہے۔

اور اس زمانہ میں عرب و شام کے بادشاہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اتر آئے تھے، اور آپؐ سے جنگ کرنے کے لیے فوجیں جمع کر رہے تھے اور یہ واقعہ یوں ہے کہ جب شجاعؓ بن وہب اسدی کو حرث بن ابی شمر غسانی کی طرف دعوتِ اسلام دیتے ہوئے آپؐ نے ارسال فرمایا اور ساتھ ہی ایک نامہ مبارک بھی تحریر کر دیا تو شجاعؓ کا بیان ہے میں وہاں پہنچا اور وہ دمشق کے مقامِ غوطہ میں تھا اور قیصر کے استقبال اور اسے ٹھہرانے میں مصروف تھا، اور وہ حمص سے ایلیا تک آیا تھا میں اس کے دروازے پر دو یا تین دن تک ٹھہرا رہا۔ پھر میں نے دربان سے کہا

besturdubooks.wordpress.com

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں اور تمہارے بادشاہ کے پاس آیا ہوں اس نے جواب دیا وہ فلاں فلاں دن باہر آئے گا۔ جب وہ باہر آئے تب ہی مل سکتے ہو۔ اس سے پہلے نہیں۔

۲۳۔ شاہ غسان کے رومی دربان کا قبول اسلام

یہ دربان رومی تھا اس کا نام مری تھا

مجھ سے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق معلومات چاہنے لگا اور میں اسے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کی دعوت کے متعلق بتلاتا رہا۔ رقّت قلب کے باعث اس پر گریہ کی حالت طاری ہو جاتی، وہ کہتا ہاں میں نے انجیل میں بھی یہ پڑھا ہے اور میں نے نبی ؐ کی یہی صفت وہاں دیکھی ہے۔ اس لیے میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں کہ بے شک آپ خدائے لاشریک لہ اور یگانہ و بے ہمتا کے بھیجے نبی گرامی ہیں۔ البتہ مجھے حرث سے خطرہ ہے کہ وہ کہیں مجھے قتل نہ کر دے کیونکہ وہ میرا احترام کرتا رہا ہے اور میری خوب خاطر و مدارات کرتا رہا ہے

آخر حرث ایک دن نکلا تاج زیب سر تھا، اس نے مجھے دیکھا اور اپنے پاس آنے کی اجازت دی۔ میں نے اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا نامہ مبارک دیا، اس نے پڑھنے کے بعد پھینک دیا اور کہنے لگا میرا ملک مجھ سے کون چھین سکتا ہے؟

پھر کہنے لگا میں خود اس کی طرف جاؤں گا۔ اگر وہ (نبی) یمن میں ہوتا تو میں اسے لوگوں کے سامنے لاتا۔ اس طرح کی بیہودہ باتیں بکتا رہا۔ آخر کھڑا ہو گیا۔ اور گھوڑوں کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر مجھ سے کہا جو کچھ تو نے دیکھا ہے اپنے سردار کو اس کی خبر دے دینا۔ نیز قیصر کو بھی اس نے خط لکھا اور تمام حالات اور اپنے عزائم بتائے

قیصر نے اسے جواب دیا۔ محمد ؐ کی طرف سفر مت کرو اور اس سے باز رہو۔ بلکہ ایلیا میں مجھ سے ملاقات کرو۔

جب قیصر کا خط آیا تو اس نے مجھے بلایا اور سوال کیا، تم اپنے سردار کے پاس

besturdubooks.wordpress.com

کیا جا رہے ہو؟

میں نے کہا، کل! اس نے مجھے ایک سو مثقال سونا دینے کا حکم دیا اور اس کے دربان نے (جو رومی تھا اور اسلام قبول کر چکا تھا) مجھے سفر خرچ اور لباس دیا اور کہا، میری جانب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں سلام عرض کر دینا۔

اس کے بعد میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؐ کو تمام حالات کی اطلاع دی۔ آپؐ نے فرمایا، اس کا مالک تو گیا۔

پھر میں نے اس کے دربان کی جانب سے سلام عرض کیا اور جو کچھ اس نے کہا تھا وہ بھی عرض کیا۔ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا یہ اس نے سچ کہا۔

حرث بن ابی شمر کا انتقال فتح مکہ کے زمانہ میں ہو گیا۔ مرنے سے پہلے ہی اس نے حضرت کعبؓ کو خط لکھا تھا (جس میں انہیں) اپنے ساتھ مل جانے کے لیے اکسایا تھا، لیکن انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دین سے اعراض کرنے سے انکار کر دیا۔

۴۳۔ کامیابی و کامرانی کی بشارت

جب کعبؓ اور ان کے ساتھیوں کو اسی حالت میں چالیس راتیں گذر گئیں تو یہاں سے نوید و بشارت کا سلسلہ شروع ہوا۔ فتح و کشاکش کے ابتدائی مقدمات کے طور پر، اور یہ بشارت دو طریقوں پر تھی۔

ایک تو یہ کہ آپؐ نے بذاتہ، اور بنفسہ قطع کلام و گفتگو کے باوجود آپؐ نے انہیں پیغام ارسال فرمایا اور پیغام یہ تھا کہ اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لو۔ اس میں اس بات کی تنبیہہ اور ہدایت تھی کہ اس اثنا میں عبادت اور ریاضت کی جانب زیادہ سے زیادہ توجہ کی جائے۔ خیالات نفسانی قریب نہ پھٹکنے پائیں اور لہو و لعب و لذائذ سے انقطاع کامل کر لیا جائے اور کامل یکسوئی کے ساتھ عبادت میں انہماک اور استغراق کیا جائے۔

besturdubooks.wordpress.com

دوسرے یہ حکم دراصل کا فراتی اور کامگاری کا آئینہ دار تھا۔ مطلب یہ کہ ابتلا ومحسن کی بس چند ساعتیں رہ گئی ہیں

۳۵۔ ایک فکر آفریں اور اہم نکتہ

اس واقعہ سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ عبادات کے زمانہ میں عورتوں سے علیحدہ رہنا چاہیے جیسے حالتِ احرام، زمانۂ اعتکاف، اور حالت صوم میں۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے چاہا کہ ان تینوں کے حق میں یہ آخری ایام وفور عبادت کے باعث احرام اور صیام کی طرح ہو جائیں، رحمت و شفقت کے باعث یہ حکم ابتداء ہی میں نہیں دیا اس خیال سے کہ شاید دورِ ابتلا ختم ہو رہا تھا جیسے حاجی کو ان چیزوں سے رکنے کا حکم اس وقت ہے جب وہ احرام باندھ لے، نہ کہ اس وقت جب وہ حج کا ارادہ اور نیّت کرے۔

۳۶۔ سجدۂ شکر کی اہمیت و عظمت

بشارت دینے والے کی بشارت پر حضرت کعبؓ کا سجدہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان صحابہؓ کی عادتِ جمیلہ تھی اور یہ سجدۂ شر کے دفعیہ اور تجدید نعمت کی بنا پر سجدۂ شکر تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نے بھی سجدۂ شکر کیا جب انہیں مسلمہ کذاب کے قتل ہونے کی خبر ملی اور حضرت علیؓ بن ابی طالب کو جب پتہ چلا کہ ذوالثدیہ خوارج کے مقتولین جنگ میں ملا ہے تو انہوں نے بھی سجدۂ شکر ادا کیا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم نے بھی سجدہ شکر کیا۔ جب حضرت جبریل علیہ السّلام نے آپؐ کو بشارت دی۔

جو آپؐ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔ نیز جب آپؐ نے اپنی امت کے لیے شفاعت کی تو بھی سجدہ کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین بار آپؐ کی شفاعت قبول فرمائی۔

ایک بار ایک خوشخبری دینے والا حاضر ہوا۔ آپؐ کو عسکر اسلام کی فتح یابی کی

besturdubooks.wordpress.com

خوشخبری دی۔ اس وقت آپ کا سر مبارک حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ کے زانو پر تھا، آپ کھڑے ہو گئے اور سجدہ میں چلے گئے۔

حضرت ابو بکرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو جب کوئی مسرّت انگیز خبر پہنچتی، تو آپ اللہ کے حضور میں سجدہ گزار ہوتے، اور یہ بات تمام آثارِ صحیحہ سے ثابت ہے ان میں کوئی طعن اور کمزوری نہیں۔

۳۷۔ مسلمان کی شان

اور گھوڑے سوار کا جلدی سے آنا اور ٹیلے پر چڑھنے والے کا عمل اس لیے تھا کہ حضرت کعبؓ کو بشارت پہنچائی جائے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جماعت بھلائی اور امورِ خیر کی از حد طالب اور اس کی طرف سبقت کرنے والی تھی۔ ایک دوسرے کی مسرتوں میں شرکت کرتی اور خوشی محسوس کرتی تھی۔

۳۸۔ خوشخبری دینے والے کو عطیہ دینا اخلاق کریمانہ کی علامت ہے

اور حضرت کعبؓ کا دونوں کپڑے اتار کر خوشخبری دینے والے کو دے دینا اس بات کی دلیل ہے کہ بشارت دینے والوں کو عطیہ دینا اخلاق کریمانہ اور عادتِ اشراف کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے ایک غلام آزاد کر دیا تھا جب اس نے انہیں یہ خوشخبری سنائی کہ حجاج بن علاط نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے آپ کے لیے ایک خبر لائے ہیں جو ان کے لیے مسرّت بخش ہوگی۔

۳۹۔ دینی نعمت میسّر آنے پر پورا لباس دے دینا بھی مستحب ہے

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مبشر کو تمام کپڑے دے دینا بھی جائز ہے۔ نیز جسے کوئی نعمتِ دینی عطا ہو اس کے لیے اس میں استحباب کا پہلو بھی ملتا ہے۔

۴۰۔ خوشخبری کے موقع پر مصافحہ کرنا بھی مستحب ہے

اور مصافحہ کرنا بھی اس وقت مستحب

besturdubooks.wordpress.com

ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ تمام طرق سنن مستحبہ ہیں، ہاں اگر کوئی دنیاوی نعمت مہیا ہو تو اُسے صرف جائز سمجھا جائے گا۔

۴۱۔ توبہ قبول ہونے پر حسب استطاعت صدقہ کرنا مستحب ہے

حضرت کعبؓ کا یہ قول کہ اے رسول خدا، میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنا تمام مال راہ خدا میں دے ڈالوں، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ توبہ کے موقع پر حسب استطاعت صدقہ کرنا مستحب ہے۔

۴۲۔ پورا مال صدقہ کرنے کی نیت کر چکنے کے بعد بھی اس پر عمل واجب نہیں

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان کہ کچھ مال اپنے لیے روک لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے تمام مال کے صدقہ کر دینے کی نذر مان لے۔ اس پر تمام مال دے دینا واجب نہیں بلکہ اس کے لیے کچھ حصّہ بھی لینا جائز ہے۔ اس کے متعلق روایات ہیں۔ چنانچہ صحیحین میں مروی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے کعبؓ سے فرمایا کہ اپنا کچھ مال روک لو۔ اور اس کی مقدار مقرر نہیں فرمائی، بلکہ مطلق چھوڑ دی۔ اور بقدرِ کفایت ذاتی اجتہاد پر ہی چھوڑ دی اور یہی مطلب درست ہے کیونکہ جو مال صدقہ کرنے والے اور اس کے اہل کی کفایت سے بھی کم ہوگا۔ اس کا صدقہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس صورت میں اس کی نذر طاعت نہ ہوگی اس لیے پورا کرنا بھی واجب نہیں اور جو اس کی کفایت اور ضرورت سے زائد مال ہوگا اسے دینا اور اس کا صدقہ کرنا افضل ہے اس لیے جب پورے کو نذر مان لے تو اس میں سے بقدر کفایت اخراج واجب ہوگا، اور فقہی قیاس اور قواعد شرعیہ کا تقاضا یہی ہے اس لیے واجبات مالی ادا کرتے پر اپنے اور اپنے اہل کی کفایت کے معاملہ کو مقدم رکھنا چاہیے، خواہ اللہ کا حق ہو، جیسے کفارے اور حج یا انسانوں کا حق ہو، جیسے ادائیگی قرضہ جات۔ اس طرح ہم

besturdubooks.wordpress.com

بے مایہ لوگوں کے لیے بھی اپنا چھوڑ دیتے ہیں جو رہائش ۔ خادم ۔ لباس ، حرفت و صنعت اور ضروریات زندگی کے لیے کفایت کرتا ہو ۔ اتنے مال کو علیحدہ کر دینے کے بعد جو باقی بچے گا اس میں قرضخواہوں کا حق ہو گا ۔

۴۳ - صدقہ کی نذر تہائی مال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے

امام احمدؒ سے نص ملتی ہے

کہ جو اپنا تمام مال صدقہ کرنے کی نذر مانے ۔ اس کے لیے تہائی کی اجازت ہے ۔ اور ان کے اصحابؒ نے حضرت کعبؓ کے اسی قصّہ سے استدلال کیا ہے ، کعبؓ نے آپؐ سے عرض کیا تھا ، اے اللہ کے رسول ، اللہ اور اس کے رسول کے سامنے میری توبہ کا تقاضا یہ ہے کہ میں اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کی خاطر دے ڈالوں ۔

آپؐ نے فرمایا ، نہیں ۔

انہوں نے عرض کیا پھر نصف مال دے ڈالوں ۔

آپؐ نے فرمایا نہیں یہ بھی نہیں ،

کعبؓ نے عرض کیا ، اچھا ایک تہائی تو دے ڈالوں ؟

آپؐ نے فرمایا ، ہاں ، اتنے میں مضائقہ نہیں ۔ کعبؓ نے عرض کیا ، اچھا پھر میں اپنا خیبر کا حصّہ روک لیتا ہوں ۔ (ابو داؤدؒ)

۴۴ - صدقہ کرنے والا اپنے لیے کیا رکھے ؟ یہ اس کے ذاتی فیصلہ پر منحصر ہے

لیکن اس روایت کے ثبوت محلِ نظر ہیں ، کیونکہ اس سلسلہ میں حضرت کعبؓ کی روایت سے متعلق اصحاب صحیح کی روایت زیادہ مستند اور صحیح ہے ۔ جو امام زہری کی حدیث میں وارد ہے کہ انہوں نے کعبؓ بن مالک کے لڑکے سے روایت کی ، کہ آپؐ نے فرمایا ، اپنا کچھ مال روک لو ۔ اس میں مقدار کا تعین نہیں فرمایا ۔ اور یہ دوسروں کے مقابلہ میں صحیح روایت کا زیادہ علم رکھتے تھے ۔ کیونکہ کعبؓ کے صاحبزادے

besturdubooks.wordpress.com

تھے، لہٰذا ان کی روایت کی بنیاد والد ہی سے سنی ہوئی باتوں پر ہوگی۔

۵۴۔ مسند احمد کی ایک روایت اور اس کی تشریح

اگر یوں کہا جائے کہ مسند احمدؒ کی اس روایت کے متعلق کیا خیال ہے؟ کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابولبابہ بن منذر کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول میں قبولیت توبہ کی مسرت کے باعث اپنے گھر سے دستبردار ہوتا ہوں اور آپ کو پیش کرتا ہوں۔ نیز اپنا تمام مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، تیرے حصّہ کا (صدقہ) ہی تجھے کافی ہے۔

اس روایت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ حضرت کعبؓ اور ابولبابہؓ نے کوئی خاص نذر مانی جس کا ایفاء لازمی ہو۔ بلکہ انہوں نے توبہ کی خوشی میں تمام مال سے دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ اور یہ صراحت نذر کے خلاف ہے کیونکہ اس میں تو ان دونوں کا پختہ عزم تھا کہ قبولیتِ توبہ کے باعث تمام مال اللہ کا شکر ادا کرنے کی وجہ سے صدقہ کر دیا جائے۔ اور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں بتایا، کہ اس مطلب کے لیے مال کا کچھ حصّہ بھی کفایت کر سکتا ہے۔ اور تمام مال نکالنے کی ضرورت نہیں۔

اسی طرح حضرت سعدؓ نے جب عرض کیا، میں تمام مال (صدقہ کرنے کی) وصیت کرنے کی اجازت چاہتا ہوں تو آپؐ نے انہیں صرف ثلث کی اجازت دی اور ثلث سے زیادہ صدقہ کی ممانعت فرمائی۔

یہ اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ سہولت اور صدقہ کرنے والے کے دینی اور دنیاوی منافع اور فوائد آپؐ کے پیشِ نظر تھے، کیونکہ اگر آپؐ انہیں تمام مال خیرات کر دینے کی اجازت دے دیتے تو وہ فقر اور افلاس میں مبتلا ہو جاتے۔

اسی طرح ایک آدمی آپؐ کی خدمت میں ایک تھیلی لے کر حاضر ہوا آپؐ نے اسے سارا مال صدقہ کرنے سے منع فرمایا۔ اور فقر کے خطرہ کے باعث اس میں سے

besturdubooks.wordpress.com

کچھ بھی قبول نہ کیا۔

اس کے علاوہ ایک اور صورت بھی بیان کی جاتی ہے جسے میں ترجیح دیتا ہوں وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے والے کے حالات کے مطابق اس سے برتاؤ کرتے ۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابو بکرؓ کو تمام مال صدقہ کرنے کی اجازت دے دی ۔ اور جب دریافت فرمایا کہ تم نے گھر میں کیا رکھا ؟ تو انہوں نے عرض کیا ، ان کے لیے اللہ اور اس کا رسولؐ کافی ہے ، آپؐ نے ابو بکرؓ کو منع نہیں کیا ۔

حضرت عمرؓ نے نصف مال پیش خدمت کیا ۔ آپؐ نے انہیں بھی اجازت دے دی ، جو شخص بیلی لے کر آیا تھا اسے پورا مال دینے کی اجازت نہ دی اور حضرت کعبؓ کو حکم دیا کہ کچھ مال روک لو ، اس لیے جو آدمی تمام مال صدقہ کرنے کی نذر مان لے اسے چاہیئے کہ اس قدر مال روک لے کہ جو اس کے اور اس کے اہل و عیال کے لیے ضروری ہو اور اسے زندگی میں دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرنا پڑے ۔

چنانچہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ وہ تمام مال جس پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے ۔ اس کا صدقہ کرنا واجب ہے اور جس پر زکوٰۃ عائد نہ ہوتی ہو اس کے بارے میں دو روایات ہیں ۔ ایک ادا کرنے کی اور دوسری یہ ہے کہ کچھ بھی نہ دے ۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں ، کہ ایسے شخص پر تمام مال کا صدقہ کرنا واجب ہے ۔

امام مالکؒ ۔ زہریؒ اور احمدؒ فرماتے ہیں کہ ایک تہائی کا صدقہ کر دے ۔

ایک گروہ کا یہ قول بھی ہے کہ بقدر کفارہ اس میں واجب ہے ۔

۴۲ - راست گوئی اور صدقہ بیانی کی قدر و عظمت

حضرت کعبؓ کے واقعہ سے راست گوئی اور صدقہ بیانی کی قدر و عظمت ، اور دنیا و آخرت کی سعادت اور شر سے نجات کا ثبوت بھی ملتا ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے محض صدق کے باعث ان لوگوں کو نجات دی اور محض کذب کے باعث جسے ہلاک کرنا تھا ہلاک کیا اور اللہ تبارک تعالیٰ نے مومنین کو صادقین کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے ۔

besturdubooks.wordpress.com

یاایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ یعنی اے وہ لوگو، جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو، اور سچّوں کے ساتھ رہو۔

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دو حصّوں میں منقسم فرمایا ہے سعید اور شقی، اہل صدق و تصدیق کو سعید قرار دیا اور اہل کذب و تکذیب کو شقی قرار دیا۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو خبر دی کہ قیامت کے دن انہیں صدق ہی نفع دے گا اور منافقین کا نشان اقوال و افعال میں کذب و تکذیب قرار دیا، جس سے ان کی پہچان ہو جاتی ہے۔ کذب سے متضاد ایمان ہوتا ہے جیسے شرک کے مقابل میں توحید ہوتی ہے۔ اس لیے کذب اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے بلکہ ایک دوسرے کو اس کی جگہ سے دھکیل دے گا اور خود اس کی جگہ ٹھہر جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو صدق کے باعث نجات دی، اور دوسرے پیچھے رہنے والوں کو کذب کے باعث ہلاک کیا۔

۴۷۔ تکرار توبہ کے الفاظ کی حکمت و مصلحت

ذرا آیت کے اندر تکرار توبہ کے الفاظ پر جو اوّل و آخر میں آئے ہیں، غور کیجیے، کہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں ان کو توفیق دی اور توبہ قبول فرمائی اور جب انہوں نے توبہ کی تو دوبارہ قبولیت توبہ کی (خبر دی) اسی ذات نے انہیں توفیق بخشی اور پھر توبہ قبول کر کے ان پر فضل فرمایا۔ اس لیے تمام خیر اور ہر طرح کی بھلائیاں اسی کی جانب سے ہیں۔ اسی کی توفیق سے ہیں اور اسی کے لیے ہیں، اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ جس پر چاہتا ہے احسان و فضل فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے حکمت و عدل کے باعث محروم کر دیتا ہے۔

۴۸۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان: وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا

حضرت کعبؓ نے اس کی بہتر تفسیر فرمائی ہے جو یہ ہے کہ وہ ان میں سے پیچھے رہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے حلف اٹھائے اور عذر پیش کیے۔ یہ تینوں اس جماعت سے پیچھے رہے۔

besturdubooks.wordpress.com

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ لوگ قصد جہاد سے پیچھے رہ گئے۔

۴۹- طلاق بغیر نیت کے نہیں ہوتی

حضرت کعب کا اپنی بیوی سے یہ کہنا کہ تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اس بات کی دلیل ہے کہ ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، جب تک نیت نہ ہو۔

۵۰- ایک بندے کے لیے قبول توبہ کا دن افضل ترین ہے

واقعہ کعبؓ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندے کے لیے علی الاطلاق بہترین اور افضل ترین دن توبہ اور قبول توبہ کا دن ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کعب سے فرمایا!

آج کا دن تیرے لیے سب سے زیادہ خوشخبری کا دن ہے جب سے تو پیدا ہوا ہے۔

اگر بایں اعتراض کیا جائے کہ بہترین دن تو قبول اسلام کا ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ قبول اسلام تو آغاز سعادت کا دن ہے۔ اور یوم توبہ کمال و تمام نعمت کا۔

besturdubooks.wordpress.com

تبوک سے واپسی کے بعد

۹ھ میں حضرت ابوبکرؓ صدیق کی امارت حج،

سورہ برأت کا نزول ابن اسحاق فرماتے ہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس آنے کے بعد بقیہ رمضان شوال اور ذیقعدہ مہینہ مدینہ میں گزارا۔ اس کے بعد ۹ھ میں حضرت ابوبکرؓ کو مسلمانوں کا امیرِ حج بنا کر روانہ کیا۔ مشرکین اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے رہے۔ ابوبکرؓ اور ان کی سرکردگی میں اہل اسلام حج کے لیے نکلے۔

ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ سے تین سو آدمی حج کے لیے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس اونٹ قربانی کے لیئے بھیجے۔ ان کے قلادے ڈالے اور اپنے دستِ مبارک سے نشان ڈالا۔ اور ناجیہؓ بن جندب کو ان کا نگران مقرر فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ پانچ بدنے (اونٹ) لے کر روانہ ہوئے تھے۔

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں ابوبکر ابھی راستے میں تھے کہ مشرکین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ ختم کرنے کے لیئے، سورۃ براۃ نازل ہوئی۔

besturdubooks.wordpress.com

چنانچہ حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضباء پر نکلے۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ جب عرج میں تھے اور ابن عائد کہتے ہیں ضجنان میں تھے کہ حضرت علیؓ عضباء پر سوار قافلے سے جا ملے۔

ابو بکرؓ نے علی کو دیکھا تو دریافت کیا آیا آپ امیر بن کر آئے ہیں؟ یا مامور؟

علی نے جواب دیا امیر نہیں مامور بن کر آیا ہوں۔

پھر دونوں چلتے رہے۔

ابن سعدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے علیؓ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو امیرِ حج مقرر فرمایا ہے؟

علیؓ نے جواب دیا، نہیں! بلکہ مجھے اس لیے روانہ فرمایا ہے کہ اہل مکّہ کے سامنے سورۂ براۃ پڑھ کر اور ہر معاہد کا عہد اس کے حوالے کر دوں[1]۔

چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے لوگوں کو حج کرایا اور جب یوم النحر (قربانی کا دن) آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور مقامِ جمرہ میں لوگوں کو اذن دیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اور ہر معاہد کا عہد اس کے حوالے کر دیا[2] اور اعلان کر دیا اے لوگو! کافر جنت میں داخل نہ ہو گا۔ اس سال کے بعد مشرک حج نہیں کرے گا اور نہ عریاں حالت میں کعبہ کا طواف کرے گا۔ اور جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے بس وہ اسی مدّت تک ہے۔

حمیدی فرماتے ہیں کہ ہمیں سفیان سے انھیں ابو اسحاق صدانی سے انہیں زید بن نفیع سے روایت ملی۔ انھوں نے بتایا کہ ہم نے حضرت علیؓ سے پوچھا حج کے موقع پر آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا گیا تھا؟

حضرت علی نے جواب دیا۔ ”میں جو پیام لے کر گیا تھا وہ چار باتوں مشتمل تھا۔

---

[1] یعنی ختم کر دوں۔
[2] یعنی علان تنسیخ کر دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۔ جنت میں صرف، مومن داخل ہو گا۔
۲۔ عریاں کی حالت میں کوئی کعبہ کا طواف نہ کرے گا[1]۔
۳۔ اس سال کے بعد مسجد حرام میں مسلمان اور کافر جمع نہ ہوں گے۔
۴۔ جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معاہدہ ہے۔ وہ بھی اسی مدت تک ہے اور جس کا کچھ معاہدہ نہیں۔ اس کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے اس حج میں نحر کے دن دو موذنوں کو بھیجا جو منیٰ میں اعلان کر رہے تھے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا۔ اور نہ کعبہ کا عریاں ہو کر طواف کرے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکرؓ کا ردیف بنا کر بھیجا اور انھیں سورۃ براۃ کے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت علیؓ نے منیٰ میں نحر کے دن ہمارے سامنے سورۂ براۃ کا اعلان کیا۔ اور اس بات کا بھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا۔ اور نہ عریاں ہو کعبہ کا طواف کرے گا۔

اس قصہ میں اس بات کی دلیل ملتی ہے کہ حج کا بڑا دن یوم النحر ہوتا ہے۔

---

[1] مشرکین کا ایک طرز طواف یہ بھی تھا کہ سارے کپڑے اتار ڈالتے اور بالکل برہنہ ہو کر طواف کرتے

besturdubooks.wordpress.com

وفودِ عرب

غیر مسلم قبیلوں کے نمائندے
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں

وفد ثقیف کا اعزاز غزوۂ طائف کے بیان میں گذر چکا ہے کہ ثقیف وفد خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا تھا۔ موسیٰ بن عقبہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے لوگوں کو حج کرایا۔ اور عروہ بن مسعود ثقفی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

مسجد نبوّی میں وفد ثقیف کی رہائش کا انتظام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے وفد کو مسجد میں اتارا اور ان کے لیے خیمے لگا دیئے تاکہ وہ قرآن مجید سنیں۔ اور جب لوگ نماز پڑھیں تو یہ اسے دیکھیں۔

besturdubooks.wordpress.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو اپنے آپؐ کا تذکرہ نہ فرماتے۔

چنانچہ جب وفدِ ثقیف نے یہ (اندازِ خطاب) سنا تو کہنے لگے۔

محمدؐ چاہتے ہیں کہ ہم اس امر کی گواہی دیں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں حالانکہ خطبہ کے دوران میں وہ خود اپنے نبی ہونے کی شہادت نہیں دیتے۔

عثمان بن العاص کی فطری سعادت و رغبت اسلام

جب آپؐ کو ان کے اس قول کی خبر ملی، تو آپؐ نے فرمایا، کہ میں نے سب سے پہلے اس بات کی گواہی دی کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

چنانچہ یہ وفد ہر روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور عثمان بن ابی العاص کو اپنے سامان کا نگران بنا کر انھیں پیچھے چھوڑ آتا کیونکہ یہ چھوٹے تھے اور جب وفد واپس آتا تو یہ عثمانؓ بن العاص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور دین کے مسائل معلوم کرتے۔ نیز قرآن مجید پڑھتے۔ اسی طرح عثمانؓ کو بکثرت آپؐ کی خدمت میں حاضر ہونے کے مواقع ملتے رہے۔ یہاں تک کہ دین کے معاملات و مسائل میں بلا کی مہارت اور تفقہ حاصل کر لیا، عثمان بن العاص کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپؐ کو مصروف استراحت پاتے، اس صورت میں ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور فہم دین حاصل کرتے، خدمت نبویؐ میں اپنی حاضری کو عثمانؓ نے اپنے ساتھیوں سے خفیہ اور پوشیدہ رکھا۔ رسالت مآبؐ کو عثمانؓ بن العاص کی یہ ادا بھا گئی آپؐ ان سے محبت کرنے لگے۔

رئیس وفد کے سوالات اور آپؐ کے جوابات

وفد کچھ مدت تک ٹھہرا رہا۔ اور برابر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ آپؐ انھیں اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ آخر کار یہ وفد مسلمان ہو گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

کنانہ بن عبد یالیل نے دریافت کیا کیا آپ ہم سے مصالحت کریں گے، ہم اپنی قوم کے پاس جاکر واپس آجائیں؟

آپؐ نے فرمایا، ہاں! اگر تم نے اسلام کا اقرار کر لیا تو میں تم سے مصالحت کر لوں گا۔ ورنہ کوئی صلح نہ ہو گی اور نہ میرے اور تمہارے درمیان کوئی عہد ہو گا۔

وہ کہنے لگا۔ کیا آپؐ زنا کی اجازت دیں گے؟ کیونکہ ہماری قوم کے لوگ اکثر مجرد رہتے ہیں۔ لہٰذا زنا کے بغیر ہمارے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔

آپؐ نے فرمایا۔ یہ تم پر حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ ولا تقربوا الزنیٰ انہ کان فاحشۃ ط وساء سبیلا، یعنی" اور پاس نہ جاؤ زنا کے وہ ہے بے حیائی اور بری راہ ہے۔"

وہ کہنے لگا، کیا آپؐ سود کی اجازت دیں گے؟ کیونکہ یہی ہماری دولت اور پونجی ہے۔"

آپؐ نے فرمایا، تمہارے لیے صرف اصل زر کی اجازت ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یاایھاالذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربٰو ان کنتم مومنین۔

پھر وہ کہنے لگا، کیا ہمیں شراب کی اجازت ہے؟ کیونکہ یہ ہماری زمین کا نچوڑ ہے اور اس کے بغیر ہماری گذران دشوار ہے۔

آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کر دیا ہے، پھر آیت پڑھی۔

یاایھاالذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون،

یعنی اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں، شیطان کے سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

اس کے بعد یہ لوگ اٹھ کر گئے اور ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے، اور

besturdubooks.wordpress.com

آپس میں کہنے لگے۔ تمہارا ناس ہو ہمیں یوم مکّہ کی طرح خطرہ ہے۔ آؤ ہم ان سے اس پر مصالحت کر لیں۔

اس کے بعد پھر یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ ہم اپنی دیوی (ربّہ) کے ساتھ کیا سلوک کریں؟

آپؐ نے فرمایا، اسے توڑ ڈالو۔

وہ کہنے لگے، ہائے ہائے اگر دیوی کو یہ معلوم ہو گیا کہ آپؐ اسے ختم کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں تو وہ وہاں کے لوگوں کو ہلاک کر دے گی۔

حضرت عمر بن خطابؓ بول اٹھے اور فرمایا، اے ابن عبد یالیل، تو کس قدر جاہل ہے وہ بت تو ایک پتھر ہے۔

وفد کے لوگ کہنے لگے اے ابن خطاب ہم تیرے پاس نہیں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپؐ اسے توڑ پھوڑ دیں ہم تو اسے کبھی بھی نہیں توڑ پھوڑ سکیں گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایسے آدمی کو بھیج دوں گا جو یہ کام کر دے گا چنانچہ معاہدہ ہو گیا اس کے بعد کنانہ بن عبد یالیل کہنے لگا۔ قبل اس کے کہ آپؐ کا آدمی پہنچے ہمیں اجازت دیجیے، کیونکہ میں اپنی قوم کی حالت اور اس کے انداز و اطوار کو خوب جانتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بے تامل اجازت دے دی اور خوب اچھی طرح اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت فرمایا۔

اہل وفد نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ایک آدمی کو ہم میں سے امیر بنا دیجیے جو ہماری امارت کرے۔ آپؐ چونکہ حضرت عثمان بن ابی العاص کی خواہش دین فہمی سے واقف تھے، لہٰذا انہی کو ان کا امیر مقرر کر دیا۔ ان لوگوں نے مدینہ سے نکلنے سے قبل قرآن مجید کی چند سورتیں یاد کر لی تھیں۔

لات کا انہدام مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھوں

اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد آئے

besturdubooks.wordpress.com

ان کے امیر حضرت خالد بن ولیدؓ تھے۔ ان میں مغیرہؓ بن شعبہ بھی تھے۔ جب یہ لوگ پہنچے تو انھوں نے لات کو منہدم کرنے کا ارادہ کیا اس منظر کو دیکھنے کے لیے بنو ثقیف کے تمام مرد عورتیں اور بچے حتیٰ کہ پردہ دار عورتیں بھی باہر نکل آئیں اور

ثقیف کے عوام کا عقیدہ تھا کہ اسے گرایا نہیں جا سکتا۔ اس کے حضرت مغیرہؓ بن شعبہ اُٹھے اور بڑا سا کلہاڑا پکڑا اور اپنے اصحابؓ سے کہنے لگے۔

خدا کی قسم ثقیف (کی جہالت کے باعث) میں تمہیں خوب ہنساؤں گا۔ اس کے بعد انھوں نے وہ کلہاڑا مارا اور لڑکھڑاتے ہوئے (قصداً) گر گئے۔

اہل طائف میں ایک شور بلند ہوا، آپس میں کہنے لگے، اللہ مغیرہ کو دور رکھے، دیوی (ربہّ) نے اسے قتل کر دیا ہے، اور انھیں گرا ہوا دیکھ کر خوب خوش ہوئے اور کہنے لگے اب تم میں سے جو چاہے آگے بڑھے اور اس دیوی کو منہدم کرنے کی کوشش کر دیکھے بخدا، یہ کام کسی کے بس کا روگ نہیں، ناممکن ہے محال ہے۔

اس کے بعد مغیرہؓ بن شعبہ اچھل کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا اے ثقیف کے گروہ خدا تمہارا منہ کالا کرے یہ تو ایک پتھر کا ٹکڑا ہے اور ایک ڈھیلا ہے۔ اس لیے اللہ کی پناہ میں آؤ اسی کی عبادت کرو۔ اس کے بعد دروازے پر ضرب لگائی اور اسے توڑ دیا۔ پھر اس کے فصیل پر چڑھ گئے اور دوسرے لوگ بھی ان کے ساتھ چڑھ گئے۔ اور یہ اسے توڑتے رہے۔ آخر کار توڑ پھوڑ کر اسے زمین کے برابر کر دیا۔

اس کے بعد کلید بردار نے کہا، اس کی بنیاد ضرور غضب ڈھائے گی اور انھیں زمین میں دھنسا دے گی۔

جب حضرت مغیرہؓ نے یہ سُنا، تو حضرت خالدؓ سے کہنے لگے۔ ٹھہرو۔ ذرا میں اس کی بنیاد کھود ڈالوں، انھیں نے بنیاد کھود کر اس کی مٹی نکالی۔ پھر دیوی کے زیورات اور لباس نکال لیا۔

ثقیف کو یہ منظر دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ اس کے بعد یہ وفد زیورات اور لباس لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اسی وقت اسے

besturdubooks.wordpress.com

تقسیم فرما دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی کہ اس نے اپنے نبی کی نصرت فرمائی اور اپنے دین کو اعزاز و شرف بخشا۔

عثمانؓ بن ابی العاص کو آنحضرتؐ کی تلقین

صحیح مسلم میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاص سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول شیطان میرے اور میری نماز اور قرآت کے درمیان حائل ہوا کرتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا، اس شیطان کو خنزب کہتے ہیں۔ جب تجھے اس کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ[1] اور بائیں جانب تین بار تھوک دے۔ پھر میں نے اسی طرح کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو میرے راستہ سے ہٹا دیا۔

---

[1] یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لیا کر۔

besturdubooks.wordpress.com

چند فقہی احکام و مسائل

وفدِ ثقیف اور وفود عرب کی آمد کے سلسلہ میں استنباط

۱۔ اہل حرب میں اگر کوئی غدر کرے تو ضمان نہیں

اس واقعہ میں فقہی حکم یہ ہے:

(۱) اگر اہل حرب میں سے کوئی اپنی قوم کے ساتھ غدر کرے اور ان کے مال و متاع پر قبضہ کرے۔ اس کے بعد اسلام قبول کر کے امام المسلمین کے سامنے حاضر ہو جائے تو واپسی سے قبل اس نے جس قدر اتلاف کیا ہوگا اس کی ضمان نہ ہوگی۔

۲۔ مشرکین کو مسجد میں ٹھہرایا جا سکتا ہے

نیز مشرکین کو مسجد ٹھہرانا عمومی طور پر جائز ہے۔ خصوصاً ان حالات میں کہ قرآن پاک کے سماع اہل اسلام کی عبادات کے مشاہدے سے ان کے قبولِ اسلام کی اُمید ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

۳- امارت و امامت کا استحقاق کیسے ہے؟

نیز قوم کی امارت و امامت کا استحقاق اسے ہے جو کتاب اللہ کا زیادہ عالم اور دینی فقاہت رکھنے والا ہو۔

۴- شرک کے مراکز کا انہدام

نیز وہ مشرکانہ مقامات جہاں کہ شیاطین کے گھر بنائے گئے ہوں۔ انہیں گرا دینا ضروری ہے ان کا گرانا اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہے۔ چنانچہ ایسے مقامات کا گرانا اسلام اور اہلِ اسلام کے حق مفید ہے۔

۵- مزارات بھی اسی ذیل میں آتے ہیں

اور یہی حالت ان مزارات کی ہے کہ جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے اور اصحاب مزارت کو اللہ کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ اسلام میں ان مزارات کو قائم رکھنا جائز نہیں۔ انھیں گرا دینا واجب ہے اور ان پر وقف کرنا جائز نہیں۔ امام پر واجب ہے کہ انھیں ختم کر دے اور ان کے اوقاف کو لشکرِ اسلام کے مصارف پر خرچ کرے۔ اور ان کو اہلِ اسلام کی مصالح عامہ پر استعمال کرے۔ اسی طرح ان مزارات میں جو آلات۔ سامان۔ نذریں وغیرہ ہو۔ ان سب کو لے لے اور انھیں اہلِ اسلام پر خرچ کر دے۔

۶- طاغوت گاہوں کی مساجد میں تبدیلی

نیز اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان طاغوت گاہوں کو مساجد میں بدل دینا چاہیے تاکہ ان شرک گاہوں میں اللہ کی وحدانیت سر بلند ہو اور اس کے ساتھ شرک نہ کیا جائے۔ اسی طرح مزارات میں بھی یہی طریقہ واجب ہے انھیں گرا کر اس جگہ مسجد بنا دینا چاہیے اہلِ اسلام کو اس کی ضرورت ہو۔

۷- شیاطین اور بلیات سے پناہ

نیز بندہ اگر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے، اور بائیں جانب تین بار تھوک دے تو اسے بلیات و شیاطین سے کچھ ضرر نہ ہوگا، اور یہ نزکت قاطع

besturdubooks.wordpress.com

نماز بھی نہیں۔ بلکہ یہ اہتمام و اکمال نماز کے لیے۔

۸۔ وفود عرب کی جوق در جوق آمد

ابن اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ فتح کیا۔ اور غزوۂ تبوک سے فارغ ہو گئے۔ ثقیف نے اسلام قبول کر کے بیعت کر لی۔ تو ہر سمت سے عربوں کے وفود حاضر ہوئے۔ اور گروہ در گروہ اللہ کے دین میں داخل ہوئے یہ وفد ہر طرف سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

عامر بن طفیل اور اربد بن قیس

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں پر قہرِ خدائی

وفد بنو عامر بارگاہ رسولؐ میں ہمیں ابن اسحاقؒ سے روایت ملی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنو عامر کا جو وفد حاضر ہوا اس میں عامر بن طفیل اربد بن قیس۔ خالد بن جعفر اور حیان بن مسلم بن مالک بھی شریک تھے۔ یہ لوگ اس قوم کے سردار اور بڑے شیطان صفت لوگ تھے۔ چنانچہ اللہ کا دشمن عامر بن طفیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا اس کا مقصد آپؐ کو دھوکا دے کر ہلاک کرنا تھا، اس کی قوم کے لوگوں نے کہا اے عامر تمہاری قوم تو مسلمان ہو چکی ہے۔

اس نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم میں تہیہ کر چکا ہوں کہ عرب قوم میرا اتباع کرے گی اور میں اس قریشی نوجوان کے پیچھے پڑ جاؤں گا۔ پھر اس نے اربد سے کہا۔ جب ہم اس آدمی (آنحضرتؐ) کے پاس جائیں تو میں اس کا چہرہ تمہاری جانب سے اپنی طرف مشغول کر لوں گا۔ جب میں یہ کام کر لوں، تو تم تلوار سے حملہ کر دینا

besturdubooks.wordpress.com

جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو عامر کہنے لگا اے محمدؐ میری کفایت کیجیے[1]

آپؐ نے فرمایا:

نہیں اللہ کی قسم جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ، وہ کہنے لگا، اے محمدؐ میری کفایت کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں اللہ کی قسم جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ جب اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکار ہی کرتے رہے تو کہنے لگا۔ خدا کی قسم میں آپؐ کے مقابلے میں گھوڑ سواروں اور پیادوں سے (میدان) کو بھر دوں گا۔

یہ کہہ کر جب واپس چلا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

اے اللہ میری طرف سے تو ہی عامر بن طفیل سے نپٹ۔

جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے تو عامر نے اربد سے کہا اے اربد تجھے یاد ہے میں نے تجھ سے کیا کہا تھا؟ خدا کی قسم اس زمین پر میرے نزدیک تجھ سے زیادہ کوئی باہیبت نہ تھا اور خدا کی قسم آج کے بعد تو اپنی ہیبت کھو چکا۔

اس نے جواب دیا تو غارت ہو، میرے بارے میں جلدی نہ کر، بخدا میں نے جب بھی اس بات کا ارادہ کیا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا تو میرے اور اس آدمی (آنحضرتؐ) کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا اور میں تجھ پر تلوار چلاتا دکھائی دیتا۔

اس گفتگو کے بعد یہ لوگ واپس اپنے شہر کی طرف چل دیے۔ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے عامر بن طفیل کو طاعون کے عذاب میں مبتلا کر دیا۔ اور بنی کی ایک عورت کے گھر میں مر گیا۔

اس کے بعد یہ لوگ نکلے اور بنی عامر کے علاقے میں پہنچے، ان کی قوم ان کے پاس آئی۔ لوگ پوچھنے لگے۔

---

[1] میرا ساتھ دیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اے اربد کیا خبر لائے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ محمدؐ نے مجھے ایسی ذات کی عبادت کی دعوت دی ہے کہ جی چاہتا ہے۔ اگر وہ میرے پاس اس وقت ہوتا، تو میں اسے اس تیر سے نشانہ بناتا اور قتل کر دیتا۔

اس بات چیت کے دو یا تین دن بعد اربد اپنا اونٹ لے کر فروخت کے ارادہ سے جانکلا۔ اللہ تعالےٰ نے اس پر اور اس کے اونٹ پر بجلی گرائی جس سے یہ دونوں جل کر خاک ہو گئے۔ یہ اربد لبید بن ربیعہ[۱] کا بھائی تھا۔

۱؎ عہد جاہلیت کا مسلم الثبوت اور یگانہ روزگار شاعر۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد عبد القیس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے دربار میں

صحیحین میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وفد عبد القیس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا۔ یہ لوگ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں؟
عرض کیا گیا بنو ربیعہ سے۔
آپؐ نے فرمایا، مرحبا اس وفد کو جس کے حصّہ میں نہ رسوائی نہ شرمندگی۔
انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر واقع ہے۔ اور صرف شہر حرام میں ہی آپ تک حاضر ہو سکتے ہیں۔ اس لیئے ہمیں کسی ایسی بات کا حکم فرمایئے کہ ہم بھی اس پر چلیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انھیں بھی اس پر عمل کی دعوت دیں۔ اور اس کی برکت سے جنت میں داخل ہو جائیں۔
آپؐ نے فرمایا میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں
(۱) میں تمھیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانے

besturdubooks.wordpress.com

کا مطلب کیا ہے؟ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا اور اقرار کرنا۔

(۲) نماز قائم کرنا۔

(۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔

(۴) رمضان کے روزے رکھنا۔

نیز اس بات کا حکم دیتا ہوں کہ مالِ غنیمت میں سے خمس ادا کیا کرو، اور تمہیں چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ یہ دُبّا، حنتم، نقیر اور مزفت ہیں[1]۔ میری یہ باتیں یاد رکھو۔ جو تمہارے پیچھے رہ گئے ہیں۔ ان تک بھی انھیں پہنچا دو۔

ایک نصرانی کا قبول اسلام

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ جارود بن علاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ نصرانی تھا اور وفدِ عبدالقیس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول، میں ایک دین کا پیرو ہوں لیکن آپؐ کے دین کے لیے اس دین کو چھوڑتا ہوں۔ آپؐ کے دین میں جو منفعت ہے اس کی مجھے ضمانت دیجیے۔

آپؐ نے فرمایا؛ ہاں میں اس بات کا ضامن ہوں کہ جس کی طرف میں تجھے بلاتا ہوں اس میں جو کچھ ہے وہ اس سے بہتر ہے۔ جو تیرے دین میں ہے۔

وہ اسلام لے آیا اور اس کے ساتھیوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول مجھے سواریاں عنایت کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا، بخدا میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جسے میں تمہیں بطور سواری دے سکوں۔

انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ہمارے اور ہماری آبادیوں کے درمیان بعض لوگوں کی گم شدہ سواریاں ہوتی ہیں کیا ہم ان پر قبضہ کر کے ان کے ذریعہ پہنچ جائیں؟

آپؐ نے فرمایا، نہیں یہ تو جہنم میں جانے والی باتیں ہیں۔

---

[1] یہ ان برتنوں کے نام ہیں جن میں شراب بنائی جاتی تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

فوائد و مسائل و احکام مستنبط

(۱) اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ پر ایمان لانا قول و عمل کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعینؒ اور تبع تابعین کا مسلک ہے۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے مبسوط میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور کتاب و سنّت سے اس کے متعلق صدہا دلیلیں مل سکتی ہیں۔

۲۔ آنحضرتؐ نے اس موقع پر حج کا تذکرہ نہیں کیا کیونکہ یہ لوگ ۹ھ میں حاضر ہوئے تھے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا۔ بلکہ ۱۰ھ میں فرض ہوا تھا۔ اگر اس وقت فرض ہوتا تو جس طرح روزے نماز اور زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح حج کو بھی ایمان کا حصّہ شمار کیا جاتا۔

جبر و قدر کا مسئلہ مہمّہ

(۳) نیز اس سے اس بات کی دلیل بھی ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کے افعال و اخلاق کا خالق ہے جس طرح ان کی ذات و صفات کا خالق ہے یعنی بندہ اور اس کی ذات و صفات و افعال سب مخلوق ہیں، اور جس نے بندے کے افعال کو اللہ کی خلقت سے الگ رکھا ہے۔ اس نے اللہ کے ساتھ ساتھ ایک اور خالق بنا لیا ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ سلف نے قدریہ کو مجوسی قرار دیا ہے۔ جو بندے کے افعال کو اللہ کی تخلیق نہیں مانتے۔ قدریہ کے بارے میں اسلام کا مجوسی ہونا، ابن عباسؓ سے صحت کے ساتھ مروی ہے۔ اور ان الفاظ سے درحقیقت جبر کا نہیں بلکہ جبلّت کا اثبات ہوتا ہے، کیونکہ خدا اپنے بندے کو جس طرح چاہتا ہے۔ جبلی طور پر (پیدا) کرتا ہے۔ اس وجہ سے امام اوزاعیؒ وغیرہ آئمہ سلف نے فرمایا ہے کہ ہم یہ کہتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اعمال پر جبلت بخشی ہے۔ اور ہم یوں نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جبر کیا ہے۔ یہ جملہ کے علم اور ان کی دقّتِ نظر کا آئینہ دار ہے کیونکہ جبر کا مطلب تو بندے کے ارادہ کے خلاف ہوتا ہے جیسے نابالغ بچّہ پر نکاح کے لیے جبر کرنا۔ حاکم کا اسے مجبور کرنا جس پر کسی کا حق ہو کہ وہ اس حق کو ادا کر دے مگر اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ اپنے بندے

besturdubooks.wordpress.com

پر اس طرح کا جبر کرے، بلکہ وہ اسے جبلت بخشتا ہے کہ بندہ اپنے پروردگار کی مشیئت اور اپنے ارادے اور اختیار و مشیت کے مطابق کام کرے۔ یہ الگ طریق فکر ہے، اور وہ الگ طریق فکر ہے۔

نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی گم شدہ چیز سے انتفاع جائز نہیں جس کا التقاط ناجائز ہو، جیسے اونٹ، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جارود کو گم شدہ اونٹ پر سواری کی اجازت نہیں دی اور فرمایا، مسلمان کی گم شدہ چیز سے انتفاع جہنم کا لقمہ بننا ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

وفد بنو حنیفہ

مسیلمہ کذاب آستانہ نبوتؐ پر

مسیلمہ کے بارے میں آپؐ کا ارشاد

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں:

بنی حنیفہ کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسی وفد میں مسیلمہ کذاب بھی شامل تھا۔ یہ وفد بنو نجار کی ایک انصاری عورت کے گھر میں ٹھہرا تھا، اصحابِ وفد اپنے ساتھ مسیلمہ کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس نے کپڑوں میں اپنے آپ کو لپیٹ رکھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابؓ کی معیت میں جلوہ فرما تھے آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی۔

جب یہ وفد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسیلمہ ساتھ تھا، اور ان لوگوں کی مدد سے کپڑوں میں لپٹا ہوا تھا۔ اس نے آپؐ سے گفتگو کی اور کچھ مانگا۔ اس کے جواب میں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"اگر تو یہ ٹہنی مانگے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے، تو یہ بھی تجھے نہیں دوں گا۔"

besturdubooks.wordpress.com

ابن اسحاق رحؒ فرماتے ہیں کہ مجھے بنو حنیفہ میں اہل یمامہ کے ایک بوڑھے نے بتایا کہ اصل واقعہ یوں نہیں ہے، بلکہ اس طرح ہے کہ بنو حنیفہ کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مسلیمہ کو اصحاب وفد نے سامان کی نگرانی کے لیے پیچھے ہی رہنے دیا۔ جب یہ لوگ مسلمان ہو گئے تو انھوں نے مسلیمہ کا بھی تذکرہ کیا اور کہنے لگے۔

اے اللہ کے رسول ہم نے اپنے ساتھی کو اپنے سامان اور سواریوں کی حفاظت کے لیے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ آپؐ نے ان لوگوں کو جو کچھ حکم دیا تھا، مسلیمہ کے لیے بھی وہی فرمایا، اور فرمایا، وہ تم جیسا آدمی نہیں ہے کہ اپنے ساتھیوں کے سازوسامان کی حفاظت کر سکے۔

اس گفتگو کے بعد یہ لوگ واپس ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بخشش کردہ عطایا بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب یہ لوگ یمامہ پہنچے، تو اللہ کا دشمن (مسلیمہ) مرتد ہو گیا اور نبوّت کا دعویٰ کر دیا، اور کہنے لگا، میں بھی محمدؐ کے ساتھ شریک (نبوت) ہوں کیا آپؐ نے تم سے میرا تذکرہ یوں نہیں کیا تھا کہ وہ تم جیسا آدمی نہیں ہے، اور یہ اس وجہ سے تھا کہ انھیں معلوم تھا کہ میں بھی ان کی نبوّت میں شریک ہوں، پھر اس نے اپنا مسجّع کلام بطرزِ قرآن مجید سنانا شروع کیا:

لقد انعم اللہ علی الحبلیٰ اخرج منها نسمة تسعیٰ من بین صفاق وحشا۔

یعنی اللہ نے حاملہ پر انعام کیا۔ اس سے ایک روح نکالی، جو صفاق اور انتڑیوں کے درمیان چلتی ہے۔

مسلیمہ نے نماز معاف کر دی۔ شراب اور زنا کو حلال کر دیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس بات کی بھی گواہی دیتا رہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

بنو حنیفہ نے اس معاملہ میں اس کا ساتھ دیا۔

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا۔

مسلیمہ کی جانب سے محمدؐ رسول اللہ کی طرف۔

besturdubooks.wordpress.com

اما بعد!

"میں نے اس کام (نبوّت) میں آپؐ سے شرکت کرلی ہے۔ اب نصف ہمارے لیئے ہوگا اور نصف قریش کا حصہ ہوگا۔ اور قریش انصاف کرنے والے لوگ نہیں ہیں۔"

مسلیمہ کا قاصد یہ خط لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

محمد الرسول اللہ کی جانب سے مسلیمہ کذّاب کی طرف سلام علی من اتبع الھدیٰ

اما بعد!

بے شک زمین اللہ کی ملکیت ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور (بہتر) انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

یہ واقعہ ۱۰ھ کہ آخر کا ہے۔

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ سعد بن طارق نے مجھے بتایا، انھیں مسلیمہ بن مسعودؓ سے انھیں اپنے والد سے روایت پہنچی کہ جب مسلیمہ کذاب کا ایلچی آیا تو میں نے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں قاصدوں سے ارشاد فرمایا۔ "کیا تم بھی وہی کہتے ہو جو اس (کذاب) کا دعویٰ ہے؟

ان لوگوں نے جواب دیا، ہاں بے شک ہم اسے نبی مانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا، خدا کی قسم اگر قاصدوں کا قتل روا ہوتا، تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

عبداللہ فرماتے ہیں، اس واقعہ سے سُنّت چل پڑی کہ قاصدوں کو قتل نہ کیا جائے۔

صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ "انھوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے۔ اور میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ڈالے گئے۔ یہ مجھے گراں گذرے اور اس سے ایک طرح کا مجھے غم لاحق ہوا۔ پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں، میں نے پھونک ماری تو دونوں کنگن اڑ گئے۔ میں نے اس سے تاویل یہ لی کہ یہ وہ کذاب

besturdubooks.wordpress.com

ہیں کہ میں ان دونوں کے درمیان ہوں - یعنی صنعاء اور یمامہ کے (دونوں کذاب)"۔

اس واقعہ سے متعلقہ احکامات

(۱) اس سے ثابت ہوا کہ جب مرتدین کی سطوت قائم ہو تو ان سے مراسلت کرنا جائز ہے

(۲) انھیں کفار کی طرح سلام علی من اتبع الھدیٰ لکھا جائے گا۔[1]

(۳) نیز یہ کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے گا، اگرچہ وہ مرتد ہی ہو، یہی سنّت ہے۔[2]

(۴) نیز امام کو چاہیے کہ وہ کسی اہل علم سے معترضین کے جوابات لکھائے - اسی طرح (مرتدین) کے جوابات دینے کے لیے کسی عالم کو مقرر کیا جائے جو انہیں جواب دے

(۵) نیز اس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل اعلیٰ کا اظہار ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کنگنوں کو اپنی روح کے ساتھ پھونک ماری، تو وہ دونوں اڑ گئے اور یہ روح حضرت صدیق رضی کی ہی تھی جس کے ذریعہ مسلیمہ کو ختم کیا گیا

(۶) اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ زیورات کا لباس خواب میں دیکھنا، دیکھنے والے کے لیے، آنے والے دُکھ یا تکلیف کی جانب اشارہ کرتا ہے، ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میری ناک میں سونے کی ایک نتھ ہے اور اس میں سرخ پتھر کا نگینہ ہے - میں نے اسے جواب دیا کہ تجھے نکسیر کی شکایت ہو جائے

---

[1] اس جملہ کے معنی ہیں: "اس پر سلامتی ہو جو راہِ ہدایت پر گامزن ہو"
اس کے برعکس مسلمان سے کہتے ہیں:
"السلام علیکم" (تجھ پر سلامتی ہو)
کیونکہ مسلمان راہ ہدایت پر گامزن ہوتا ہے، اور کافر نہیں ہوتا۔ (رئیس احمد جعفری)

[2] اس سے بڑھ کر رواداری، فراخ حوصلگی، اور عالی ظرفی کیا ہو سکتی ہے کہ دشمن خواہ کتنا ہی ذیل اور پست ہو۔ مگر اس کے قاصد کی جان پر آنچ نہیں آ سکتی، خواہ وہ مرتد ہی کیوں نہ ہو، جس کے بارے میں علمائے اسلام کے ایک بڑے طبقہ کی رائے ہے کہ اس کا قتل واجب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

گی۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ دوسرے نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے ہونٹوں سے کلابند لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ تجھے ایک مرض لاحق ہوگا جس کے باعث تیرے ہونٹوں میں فصد کرنے کی ضرورت ہوگی، چنانچہ اس کا اسی طرح ہوا۔

(۷) اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کفار میں سے کوئی امام سے ملنا چاہے تو اسے بذات خود اس سے ملنے کے لیے آنا چاہیے۔

(۸) مسند ابی داؤد طیالسی میں ابو وائل عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسیلمہ کے جو قاصد آئے تھے وہ ابن نواحہ اور ابن اثال تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد طے کی آمد

زید الخیل یا زید الخیر کے بارے میں آنحضرتؐ کے ارشادات

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ طے کا وفد حاضر ہوا۔ ان میں زید الخیل بھی تھے۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ جب یہ وفد حاضر ہوا تو آپؐ نے ان سے گفتگو فرمائی اور ان پر اسلام پیش فرمایا۔ یہ لوگ مسلمان ہوئے اور بہت اچھی طرح اسلام لائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے عرب کے کسی آدمی کے جس قدر فضائل بیان کیے جاتے ہیں۔ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو وہ صرف زید الخیل ہی میں پورے اترتے ہیں۔ پھر آپؐ نے ان کا نام زید الخیر رکھا۔ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ ایک قول کے مطابق زید الخیر خلافتِ عمرؓ کے آخری عہد میں فوت ہوئے۔ ان کے دو بیٹے مکنف اور حریث تھے، جو اسلام لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بنے اور حضرت خالدؓ بن ولید کے ہمراہ مرتدین سے جنگ کرتے کرتے شہادت پائی۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد کندہ کی آمد

خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم میں

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں: مجھے زہریؒ نے بتایا کہ اشعث بن قیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی اور ساٹھ سوار کے لگ بھگ لے کر حاضر ہوئے۔ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوئے یہ سب ہتھیار بند تھے۔ انھوں نے احباء کا ریشمی لباس پہن رکھا تھا۔ جب خدمت بنوی میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کیا تم نے ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا؟ کہنے لگے۔ مسلمان ہو چکے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا، تو پھر تمہاری گردنوں میں یہ ریشم کیسا نظر آتا ہے؟

یہ سنتے ہی انھوں نے اسے پھاڑ کر اُتارا اور پھینک دیا۔ اس کے بعد اشعثؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم بھی مرار کھانے والوں کی اولاد ہیں اور آپؐ بھی مرار کھانے والوں کی اولاد میں سے ہیں۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی انھوں نے فرمایا اس نے ربیعہ بن حرث اور عباس بن عبد المطلب کے درمیان

besturdubooks.wordpress.com

نسبت پیدا کرنی چاہی ہے،

کہتے ہیں کہ زہریؒ اور ابن اسحاقؒ تاجر تھے جب یہ دونوں سرزمین عرب میں سفر کرتے اور پوچھا جاتا۔ کہ تم کون ہو؟ تو جواب دیتے کہ ہم مرار (اونٹوں کے کھانے کی ایک بوٹی) کھانے والوں کی اولاد سے ہیں۔ اس سے اہل عرب ان کا ازحد احترام کرتے اور اپنے آپ کا تحفظ کرنے میں انہیں بہت سہولت ہوتی" کیونکہ بنو آکل المرارؒ کندہ کے رہنے والے تھے۔ جو بادشاہ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہم نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہیں۔ نہ ہم اپنی ماں کو فاجرہ بتاتے ہیں اور نہ اپنے والد سے نفی کرتے ہیں۔

مسند میں حماد بن سلمہ کی حدیث ہے جو انھوں نے عقیل بن طلحہ سے اور انھوں نے مسلم بن مسلم سے روایت کی ہے کہ اشعث بن قیس نے کہا۔

یارسول اللہ صلعم کیا آپ ہم میں سے نہیں ہیں؟

آپؐ نے جواب میں فرمایا۔

ہم بنو نضر بن کنانہ ہیں، نہ ہماری ماں فاجرہ تھی۔ نہ ہم اپنے باپ کا انکار کرتے ہیں۔

مسائل فقہیہ کا اس واقعہ سے استنباط

اس واقعہ سے کئی فقہی مسائل پر روشنی پڑتی ہے، جو حسب ذیل ہیں

۱۔ یہ کہ جو شخص بنو نضر بن کنانہ کی اولاد میں ہونے کا مدعی ہو وہ قریش میں سے ہے

۲۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حرام چیزوں کا ضائع کر دینا تلف کر دینا جائز ہے، مثلاً ریشم کا لباس مردوں کے لیے حرام ہے، اسے اگر کوئی تلف کر دے تو کوئی حرج نہیں، اسے اضاعت یعنی ضائع کرنا نہیں قرار دیں گے۔

۳۔ المرار ایک درخت ہے جو بادیہ میں اُگتا ہے، آکل المرار (مرار کھانے والا) سے مراد حارث بن عمرو بن حجر بن عمرو بن معاویہ بن کندہ ہیں، آپؐ کی جدہ کندہ میں سے تھیں۔ جو ام کلاب بن مرہ کے نام سے یاد کی جاتی تھیں، اشعث کا اشارہ

besturdubooks.wordpress.com

اسی طرف تھا۔

۴۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اس نے گویا اپنے باپ کا انکار کیا۔

۵۔ نیز یہ کہ آپؐ نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے،

۶۔ نیز یہ کہ جو شخص اپنے معروف نسب سے انکار کرے اس پر حد قذف (تہمت کی سزا) جاری کی جاسکتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اشعریوں اور یمنیوں کا وفد

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم میں

یزید بن ہارون نے حمید سے انھوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک قوم آرہی ہے جو تم سے زیادہ رقیق القلب ہے۔
چنانچہ اشعری لوگ رجز پڑھتے ہوئے حاضر ہوئے۔

غدا نلقی الاحبہ
محمدؐ وحزبہ

ترجمہ: کل ہم دوستوں سے ملاقات کریں گے۔
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی جماعت (صحابہ) سے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اہل یمن آئے۔ یہ لوگ رقیق القلب

besturdubooks.wordpress.com

اور نازک دل ہیں۔ اور ایمان تو بس یمن ہی میں ہے۔ اور وقار و سکینت اہل غنم (بکریوں والوں) میں ہے۔ اور فخر اور بڑائی طلوع آفتاب سے قبل بدویوں میں ہے۔

ہمیں یزید بن ہارون سے انہیں ابن ابی ذویب سے انھیں حرث بن عبدالرحمان سے انہیں محمد بن جبیر بن مطعم سے انھیں اپنے والد سے روایت ملی۔ فرمایا:

کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، آپ نے فرمایا: تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں۔ گویا کہ وہ ابر ہیں۔ یہ لوگ اہل زمین میں سے بہتر لوگ ہیں۔

ایک انصاری نے عرض کیا اے اللہ کے رسول "سوا ہمارے"۔

آپؐ خاموش رہے۔ پھر اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول "سوا ہمارے"

آپ کچھ دیر خاموش رہے، پھر آپؐ نے آہستہ سے فرمایا: "ہاں سوا تمہارے"

صحیح بخاری میں ہے کہ بنو تمیم کی ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا:

اے بنی تمیم خوش ہو جاؤ۔ انھوں نے عرض کیا۔ آپؐ نے ہمیں خوش خبری سنائی اس لیے ہمیں کچھ عطا فرمائیے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن میں سے ایک جماعت حاضر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: خوشخبری قبول کرو جب کہ بنو تمیم نے قبول نہیں کی۔

وہ کہنے لگے! ہم نے قبول کر لی۔ پھر انھوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ہم دین سمجھنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ اور اس سلسلے میں پہلا مسئلہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ دنیا کی ابتداء کیا تھی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ ہی سب سے پہلے تھا اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس نے ہر چیز کتاب میں لکھ دی ہے!

---

besturdubooks.wordpress.com

وفد ازد

آستانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوتا ہے

آپؐ کی ایک پیش گوئی ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ صرد بن عبداللہ ازدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اسلام لایا اور وفد ازد کے لوگوں میں سب سے بہتر طور پر اسلام قبول کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی قوم کے مسلمانوں پر امیر مقرر فرمایا: اہل یمن کے مشرک قبائل سے ان مسلمانوں کی مدد لے کر جہاد کرے۔ جو اس کی قوم میں اسلام قبول کر چکے ہیں۔ چنانچہ وہ ایک چھوٹی سی جماعت لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نکلا اور مقام جرش میں ٹھہرا۔ ان دنوں یہ جگہ ایک بند شہر تھا۔ اور یہاں یمن کے قبائل آباد تھے۔

جب خثعم نے مسلمانوں کی آمد کی خبر سنی تو وہ بھی سب کے ساتھ شہر کے اندر داخل ہو گیا۔ اہل اسلام نے ایک ماہ تک محاصرہ کیے رکھا۔ لیکن یہ لوگ

besturdubooks.wordpress.com

قابو میں نہ آئے آخر مسلمان لوٹ آئے۔

جب لشکرِ اسلام شکر نام کے پہاڑ کے قریب پہنچا تو اہلِ جرش نے خیال کیا کہ مسلمان شکست کھا کر بھاگ گئے ہیں۔

چنانچہ وہ ان کی تلاش میں نکلے۔ جب وفد سے مڈبھیڑ ہوئی تو ان پر حملہ کر دیا۔ سخت خونریز جنگ ہوئی۔ اہل جرش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمی بھیجے تھے جو معاملہ کو سمجھ رہے تھے۔ عصر کے بعد شام کو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی تھے کہ آپؐ نے دریافت فرمایا۔ اللہ کی زمین پر مقام شکر کہاں ہے؟

وہ دونوں جرشی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں ایک پہاڑ ہے جس کو "کشر" کہتے ہیں، چنانچہ اہل جرش اس نام سے اسے یاد کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں وہ کشر نہیں شکر ہے"

دونوں نے پوچھا مگر بات کیا ہے۔ اے اللہ کے رسول؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے دامن میں بہت جلد اللہ کے کچھ بندے قربان ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں آدمی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کے پاس گئے انھوں نے فرمایا:

بدبختو،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری قوم کی مصیبت کے متعلق خبر دے رہے ہیں۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔ اور درخواست کرو۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ تمہاری قوم سے یہ مصیبت ٹل جائے، وہ دونوں اٹھے، اور اسی طرح ہی درخواست کی، آپؐ نے فرمایا اے اللہ ان پر سے یہ مصیبت اٹھا لے۔

اس کے بعد وہ دونوں آدمی اپنی قوم کی طرف واپس چلے گئے۔ تو وہاں جا کر

besturdubooks.wordpress.com

انہیں معلوم ہوا کہ واقعی اسی دن ان کی قوم کسی مصیبت میں مبتلا ہو گئی تھی جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ٹھیک اسی ساعت میں جب آپؐ نے گفتگو فرمائی تھی؟

چنانچہ جرش کا وفد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا۔ اور آپؐ نے ان کی بستی کے گرد کا علاقہ ان کی نگرانی میں دے دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد بنو حارث بن کعب کی آمد

جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت دینا ضروری ہے

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الآخر یا جمادی الاول ۱۰ھ میں حضرت خالدؓ بن ولید کو بنی حارث بن کعب کی طرف نجران روانہ فرمایا۔ اور حکم دیا کہ جنگ کرنے سے پہلے انھیں تین مرتبہ دعوت اسلام دیں ؛ اگر وہ قبول کر لیں تو ان کا اسلام قبول کریں۔ ورنہ پھر جنگ کرنا۔ آخر وہ منزل پر پہنچے۔ اور دو سواروں کو بھیجا کہ ہر آدمی سے ملیں اور اسلام کی دعوت دیں، وہ کہہ رہے تھے، اے لوگو اسلام لے آؤ سلامتی پاؤ گے، چنانچہ لوگ اسلام لے آئے۔

حضرت خالدؓ وہاں چند روز مقیم رہے۔ اور انھیں اسلام کی تعلیمات سے آشنا کرتے رہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ لکھ بھیجا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لکھا کہ ان کا اسلام قبول کر لو، اور اس کے ساتھ ساتھ ان کا وفد بھی قبول کر و۔ چنانچہ انھوں نے ان کا اسلام قبول کیا جس میں قیس بن حصین یزید بن عبد المدان۔ یزید بن محجل، عبد اللہ بن قراد اور شداد بن عبد اللہ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا، کہ زمانہ جاہلیت میں

besturdubooks.wordpress.com

اگر تم پر کوئی حملہ کرتا تو تم کس وجہ سے اس پر غالب آجاتے تھے ؟

انھوں نے جواب دیا کہ ہم غالب نہیں آتے تھے ۔

آپؐ نے فرمایا! ہاں ٹھیک ہے !

انھوں نے عرض کیا : ہم متحد رہتے اور متفرق نہ ہوتے اور ہم ظلم کی ابتدا نہ کرتے ۔

آپؐ نے فرمایا تم نے سچ کہا اور قیس بن حصین کو ان کا امیر مقرر فرمادیا۔ یہ لوگ شوال یا ذی قعدہ کے آخر میں واپس ہوئے ان کی واپسی کے بعد چار ماہ گزرے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی !

besturdubooks.wordpress.com

وفد ہمدان

درِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم پر

ہمدان کا وفد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس میں مالک بن غط۔ مالک بن انفع ضمام بن مالک اور عمرو بن مالک تھے۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد ملے۔ یہ احبار کے لباس میں ملبوس تھے، ان کے سر پر عدنی سے عمامے تھے۔ مالک بن غط۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رجز پڑھ رہا تھا۔

الیك جاوزن سواد الریف ــــــ

فی معیوات الصیف والخریف ــــــ

مخطمات بحبال اللیف ــــــ

یعنی، تیری جانب بڑھ گئیں دیبات کی سیاہی ــــــ

بہار وخزاں کے غبار میں ــــــ

کھجور کے پہاڑوں میں لگام دی ہوئی۔ اور انھوں نے آپؐ کے سامنے بہتر اور اچھی گفتگو کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تحریر لکھ دی اور ان کی درخواست قبول

besturdubooks.wordpress.com

فرمائی اور انہیں عطایا دیئے نیز مالک بن عنظ کو ان کا امیر بنا دیا۔ اور جو بھی ان میں سے مسلمان ہوتا اس کا امیر انہی کو قرار دیا۔ اور ثقیف کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا، ان کی حالت یہ تھی کہ جو جماعت بھی اس طرف نکلتی یہ لوگ (ثقیف) اس پر غارت گری کرتے۔

امام بیہقی نے سند صحیح کے ساتھ ابن اسحاقؒ سے انھوں نے حضرت براءؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ بن ولید کو اہل یمن کی طرف دعوتِ اسلام کے لیے بھیجا۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان میں تھا جو حضرت خالدؓ بن ولید کے ساتھ تھے۔ ہم چھ ماہ تک ٹھہرے رہے اور انہیں اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ لیکن انھوں نے قبول نہ کی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو بھیجا۔ جب ہم قوم کے قریب ہوئے تو حضرت علیؓ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہماری ایک صف بنائی۔ اور ہمارے آگے بڑھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پڑھ کر سنایا۔ چنانچہ قبیلہ ہمدان تمام کا تمام ہی مسلمان ہو گیا۔

حضرت علیؓ نے یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً سجدہ میں چلے گئے۔ پھر سر اٹھایا اور فرمایا! ہمدان پر سلامتی ہو ہمدان پر سلامتی ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد مزینہ کی آمد

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ

طرق بیہقی سے مروی ہے کہ انہوں نے نعمان بن مقرن سے روایت کیا کہ ہم مزینہ سے چار سو آدمی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہم نے واپسی کا ارادہ کیا تو آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ اس قوم کو زادِ راہ دے دو۔ انہوں نے عرض کیا میرے پاس صرف کچھ کھجوریں ہیں۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ اس جماعت کے لیے کچھ بھی کفایت کر سکیں۔

آپ نے فرمایا، جاؤ۔ اور انہیں زادِ راہ دے دو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ انہیں لے کر چلے۔ اور اپنے گھر میں داخل کیا، پھر انہیں ایک اونچی جگہ بٹھایا۔ اور جب ہم داخل ہوئے تو وہاں اونٹ کے برابر کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ قوم نے حسب ضرورت وہاں سے کھجوریں لے لیں۔

نعمان کہتے ہیں۔ کہ میں سب سے آخر میں نکلا۔ اور میں نے دیکھا کہ گویا ایک کھجور بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلائی گئی۔ یعنی وہ ڈھیر ویسے کا ویسا ہی رکھا ہوا تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد دوس

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک شاعر سے اہل مکہ کی استمداد

شاعر کا قبول اسلام ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی کہا کرتا تھا کہ وہ مکہ آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں مقیم تھے۔ قریش کے چند آدمی خاص طور پر اس کے پاس آئے، طفیل ایک شریف اور زیرک شاعر تھا۔ وہ کہنے لگے تو ہمارے علاقے میں آیا ہے۔ اور یہ آدمی جو ہمارے پاس ہے۔ اس نے ہماری جمعیت کو پراگندہ کر دیا ہے اور ہمارے ہر کام کو تقسیم کر رہا ہے اس کی بات میں جادو جیسا اثر ہے۔ جو ماں اور بیٹے۔ بیوی اور خاوند میں تفریق کر دیتا ہے۔ اور ہمیں تمہارے اور تمہاری قوم کے متعلق بھی وہی خطرہ ہے جس سے ہم دو چار ہو رہے ہیں۔ اس لیے اس کی بات نہ سننا اور نہ اس سے بات کرنا۔

وہ کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ برابر میرے پیچھے لگے رہے، یہاں تک کہ میں نے مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ نہ آپؐ سے بات کروں گا۔ نہ آپؐ کی گفتگو سنوں گا۔ میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ جب میں مسجد کی جانب گیا محض اس خطرہ

besturdubooks.wordpress.com

کے پیش نظر کہ کہیں ان کی آواز میرے کانوں میں پڑ جائے۔

وہ کہتے ہیں، کہ پھر وہ صبح کو مسجد میں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے۔ میں ان کے قریب کھڑا ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے ان سے کلام سنا ہی دیا، جب میں نے ان کا حسین کلام سنا تو میں نے دل میں کہا ہائے میری بدبختی۔

اللہ کی قسم۔ میں ایک کامل شاعر ہوں۔ اور کلام کے حسن وقبح سے خوب آگاہ ہوں، اس لیے میں کیوں نہ اس آدمی کی بات سنوں، اگر اس کا کلام اچھا ہو گا۔ تو قبول کر لوں گا۔ اور اگر قبیح ہو گا۔ تو چھوڑ دوں گا۔ کہتے ہیں کہ میں ٹھہرا رہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو کر اپنے گھر تشریف لے گئے۔ تو میں بھی ان کے پیچھے چلا۔ جب وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے، تو میں بھی اندر چلا گیا اور عرض کیا۔

اے محمد تیری قوم نے مجھے یہ یہ بتایا تھا، اور اللہ کی قسم وہ مجھے تیرے معاملہ میں خوف دلاتے رہے۔ آخر میں نے روئی سے اپنے کان بند کر لیے، تاکہ میں آپؐ کا کلام نہ سنوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے سنانا ہی چاہا اور میں نے آپؐ کا بہترین کلام سنا مجھے آپؐ اپنا معاملہ بتائیے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اسلام پیش کیا، اور قرآن مجید کی تلاوت کی۔

اللہ کی قسم میں نے اس سے زیادہ بہتر کلام کبھی نہیں سنا تھا۔ اور نہ ان سے بہتر اور عدل والی بات کبھی سنی تھی۔ چنانچہ میں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور میں نے حق کی گواہی دے دی۔ اور میں نے عرض کیا۔

اے اللہ کے نبی میں اپنی قوم میں ایک سردار مطاع ہوں سب میری مانتے ہیں ان کے پاس جاتا ہوں۔ اور انہیں اسلام کی دعوت دوں گا، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ میرے لیے کوئی علامت پیدا کر دے۔ جو میرے لیے دعوت میں مددگار

besturdubooks.wordpress.com

ہو، آپؐ نے دعا فرمائی اے اللہ، اس کے لیے کوئی علامت پیدا کر دے!

راوی کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی جانب نکلا۔ جب میں اپنے علاقے کے ٹیلے پر پہنچا تو میری آنکھوں کے درمیان چراغ کی طرح ایک نور چمکنے لگا: میں نے دعا کی۔ اے اللہ میرے چہرے کے علاوہ کہیں اور! کیونکہ مجھے خطرہ ہے۔ کہ وہ سمجھیں گے کہ ان کے دین سے نکلنے کے باعث اس کے چہرے پر دھبہ لگ گیا ہے۔

وہ کہتے ہیں: کہ پھر وہ نور وہاں سے ہٹ گیا، اور قندیل کی طرح میرے کوڑے کے سر پر معلق ہو گیا۔ میں ٹیلے سے ان کی طرف اتر رہا تھا، حتیٰ کہ میں ان کے پاس پہنچا۔ صبح ہو گئی۔ جب میں اترا، تو میرے پاس میرا باپ آیا، وہ بوڑھا آدمی تھا۔ میں نے اسے کہا: مجھ سے دور ہو جا، نہ تو مجھ سے ہے، اور نہ میں تجھ سے ہوں۔

وہ کہنے لگا: بیٹا یہ کیوں؟

میں نے کہا: میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ اور دین محمدؐ کی اتباع میں آ چکا ہوں۔

وہ کہنے لگا! بیٹا تیرا دین ہی میرا دین ہے، میں نے کہا! اچھا جاؤ۔ غسل کرو نئے کپڑے پہنو پھر آؤ تاکہ میں تمہیں وہ سکھاؤں جو میں نے سیکھا ہے۔

کہتے ہیں کہ وہ گیا غسل کیا، اور اپنے کپڑے پاک کیے، پھر آیا۔ اور میں نے اس کے سامنے اسلام پیش کیا وہ مسلمان ہو گیا۔

پھر میری بیوی آئی۔ میں نے اس سے کہا: چلی جا۔ تیرا میرا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں وہ کہنے لگی: میرے ماں باپ تجھ پر قربان یہ کیوں؟

میں نے کہا، اسلام نے میرے اور تیرے درمیان حد فاصل پیدا کر دی ہے۔ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور دین محمدؐ پر آ چکا ہوں۔

وہ کہنے لگی! تیرا دین ہی میرا دین، میں نے کہا، اچھا جاؤ، پہلے غسل کرو۔ اس نے ایسے ہی کیا۔ پھر واپس آئی۔

میں نے اس پر اسلام پیش کیا۔ وہ مسلمان ہو گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

آنحضرتؐ کی بددعا" پھر میں نے قبیلہ دوس کو اسلام کی دعوت دی۔ انھوں نے دیر کر دی۔ میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا! اے اللہ کے رسول قبیلہ دوس پر زنا غالب آچکا ہے، ان کے متعلق اللہ سے بددعا کیجیے۔

آپؐ نے دعا فرمائی!

اے اللہ دوس کو ہدایت دے۔ پھر فرمایا: اب اپنی قوم کی طرف واپس جا۔ اور انہیں اللہ کی طرف بلا۔ اور ان سے نرمی سے پیش آنا۔

اس کے بعد میں واپس گیا، میں انہیں دین الٰہی کی طرف دعوت دیتا رہا۔ اس کے بعد رسول اللہ علیہ وسلم خیبر کے علاقہ میں تھے، کہ میں حاضر ہوا۔ اور مدینہ میں ستر یا اسّی دوسی گھرانوں کو لیکر اترا۔ اس کے بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیبر میں جا ملے۔ آپؐ نے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہمارا بھی سہم حصّہ نکالا۔

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور عرب کے بعض قبائل مرتد ہو گئے تو طفیلؓ مسلمانوں کو لے کر نکلے۔ جب طلیحہ سے فارغ ہوئے۔ تو اہل اسلام کے ہمراہ یمامہ کی طرف چلے۔ ان کے ہمراہ ان کا لڑکا عمرو بن طفیل تھا۔ انھوں نے اپنے اصحاب سے کہا۔ کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ اس کی تعبیر بتاؤ۔ میں نے دیکھا کہ میرا سر مونڈا گیا۔ اور میرے منہ سے ایک پرندہ نکلا۔ اور ایک عورت مجھے ملی۔ اس نے مجھے اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میرا بیٹا بھی تیزی سے میری اتباع کر رہا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اسے مجھ سے روک دیا گیا۔ انھوں نے تعبیر دی: جو کچھ تو نے دیکھا، اچھا دیکھا

طفیل کہنے لگے۔ اللہ کی قسم میں نے خود اس کی ایک تعبیر نکالی ہے۔

لوگوں نے پوچھا۔ کیا تعبیر نکالی ہے؟

وہ کہنے لگے!

سر مونڈنے کا مطلب سر کٹنا ہے۔ اور جو پرندہ میرے منہ سے نکلا ہے۔ یہ

besturdubooks.wordpress.com

میری روح کے خارج ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور وہ عورت جس نے مجھے اپنی شرمگاہ میں داخل کر لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کھودی جائے گی۔ اور مجھے اس میں غائب کر دیا جائے گا۔ اور میرے بیٹے کی مجھے تلاش اور اسی کا مجھ سے رک جانا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اسے دیکھوں گا کہ وہ بھی حصول شہادت کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ حضرت طفیلؓ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ اور ان کے بیٹے سخت زخمی ہوئے۔ پھر وہ بھی حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں جنگِ یرموک میں شہید ہوئے۔

اسی واقعہ سے ثابت شدہ احکامات فقہیہ

۱۔ قبولِ اسلام سے پہلے غسل واجب ہے

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی عادت تھی۔ کہ اسلام قبول کرانے سے قبل غسل کراتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ امر ثابت ہے اور صحیح قول یہ ہے۔ کہ حالتِ کفر میں کوئی جنابت زدہ ہو یا نہ مگر قبول اسلام کے وقت غسل واجب ہے۔

۲۔ جنگ ختم ہونے سے پہلے کمک پہنچ جائے تو اس کا حصہ ہوگا

اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جنگ ختم ہونے سے قبل جو بھی کمک پہنچے اس کا بھی سہم لگایا جائے گا

۳۔ کراماتِ اولیاء کا وقوع نصرت دین کے لیے ہوتا ہے

نیز کراماتِ اولیاء کا وقوع یا تو ضرورت دین کے لیے ہوتا ہے۔
یا اسلام اور اہل اسلام کے منفعت کے لیے ہے۔
یہ رحمانی احوال ہوتے ہیں۔
اور اتباع رسول ہی ان کا سبب ہوتا ہے۔ جن کے نتیجہ میں اظہار حق اور

besturdubooks.wordpress.com

تذلیل باطل ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اور احوالِ شیطانی کا سبب اور نتیجہ ان سے الگ ہی ہوتا ہے۔

۴۔ دعوتِ اسلام میں صبر و استقلال ضُروری ہے

نیز اللہ کی طرف دعوت دینے میں صبر و استقلال ضروری ہے اور نافرمانوں پر بدعا یا انہیں سزا دینے میں جلدی سے کام نہ لینا چاہیے۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد نجران

اہلِ کتاب کے ایک وفد سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح

صلح کے شرائط اور ان کی نوعیت ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجران کے عیسائیوں کا وفد حاضر ہوا۔ مجھے محمد بن جعفر بن زبیر نے بتایا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجران کا وفد آیا تو یہ لوگ عصر کے بعد مسجد میں آپؐ کے سامنے حاضر ہوئے۔ اور مسجد میں اپنی نماز ادا کرنے لگے۔ لوگوں نے انہیں منع کرنا چاہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار، انہیں مت ٹوکو، چنانچہ انھوں نے مشرق کی طرف رخ کیا اور اپنی مخصوص عبادت کی۔

راوی کہتے ہیں کہ مجھے یزید بن سفیان سے انھیں ابن سلمانی سے انہیں کرز بن علقمہؓ سے روایت پہنچی۔

انھوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کے وفد میں ساٹھ سوار حاضر ہوئے، جن میں سے چوبیس بڑے بڑے سردار تھے اور چوبیس ایسے تھے کہ ان میں سے تین ان کے امیر تھے۔ ان کی رائے پر فیصلے ہوئے

besturdubooks.wordpress.com

اور وہ صاحبِ مشورہ تھے۔ یہ لوگ جس کی رائے اور حکم سے بالکل سرکشی نہ کرتے وہ شخص تھا، عبدالمسیح، دوسرا ان کا سردار اور صاحبِ رحل اور ان کی مجلس کا بڑا ایہم تھا اور ابو حارثہ بن علقمہ بھی تھا۔ جو بنی بکر بن وائل کا بھائی تھا۔ یہ ان کا بڑا پادری عالم اور امام بھی تھا اور ان کی تعلیمات کا نگران تھا۔

ابو حارثہ ان میں بہت ہی صاحب شرف آدمی تھا۔ اس نے ان کی کتابیں پڑھ رکھی تھیں اور روم کے نصاریٰ بادشاہ اس کی ازحد عزت و تکریم کرتے تھے۔ چنانچہ اس کے لیے انھوں نے خادم رکھے تھے۔ گرجے تعمیر کیے تھے اور اس کی دینی خدمات و علم کے باعث اس پر انعام و اکرام کی بارش کر دی تھی۔

جب یہ وفد نجران سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چلا تو ابو حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا قصد کر کے ایک خچر پر سوار ہوا۔ اس کی ایک جانب اس کا بھائی تھا جسے کرز بن علقمہ کہتے تھے وہ بھی ہمراہ تھا اچانک خچر کا پاؤں پھسلا، کرز نے کہا وہ (لہ) ہلاک ہوا۔

ابو حارثہ نے جواب دیا نہیں بلکہ تو ہلاک ہوا۔

وہ کہنے لگا، بھائی یہ کیوں؟

وہ کہنے لگا، اللہ کی قسم وہ واقعی نبی امی ہے، جس کا ہم انتظار کر رہے تھے کرز نے پوچھا۔ تو پھر اس کے اتباع سے کیوں رکتے ہو؟ جب تم انھیں جانتے اور مانتے بھی ہو۔

اس نے کہا ہماری قوم نے ہمارے ساتھ کیا سلوک نہیں کیا ہے؟ ہماری عزّت کی۔ ہماری تکریم و شرف میں کسر نہ رکھی۔ اور اگر میں یہ اسلام قبول کر لوں، تو جو کچھ تو دیکھ رہا ہے۔ سب واپس چھین لیں گے۔

اس پر کرز بن علقمہ نے اپنے دل کی حالت اس سے پوشیدہ رکھی لیکن آخر کار اسلام قبول کر لیا۔

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن ابی محمد مولیٰ زید بن ثابت نے بتایا، فرماتے

besturdubooks.wordpress.com

ہیں کہ مجھے سعید رضؓ ابن جبیر اور عکرمہ رضؓ نے حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کے نصرٰی اور یہود کے علماء جمع ہوئے اور آپس میں جھگڑ پڑے۔

احبار یہود نے کہا، ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے۔

نصارٰی نے کہا، نہیں بلکہ وہ نصرانی تھے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:۔

۳/۶ ع ۱۸ یا اهل الكتاب لم تحاجون فی ابراهيم وما انزلت التوراة والانجيل الا من بعده افلا تعقلون ہا انتم ھؤلاء حاججتم فيما لكم به علم فلم تحاجون فيما ليس لكم به علم والله يعلم وانتم لا تعلمون ما كان ابراهيم يهوديا ولا نصرانيا ولكن كان حنيفا مسلما وما كان من المشركين ان اولى الناس بابراهيم للذين اتبعوه وهذا النبی والذين امنوا والله ولی المومنين

یعنی اے اہلِ کتاب کیوں جھگڑتے ہو، ابراہیمؑ کی بابت اور تورات وانجیل تو اتریں اس کے بعد کیا تم کو عقل نہیں۔ سنتے ہو تم لوگ جھگڑ چکے جس بات میں تم کو کچھ خبر تھی اب کیوں جھگڑتے ہو، جس بات میں تم کو کچھ خبر نہیں اور نہیں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ نہ تھا ابراہیم یہودی اور نہ تھا نصرانی لیکن تھا حنیف یعنی سب جھوٹے مذہبوں سے بیزار اور حکم بردار اور نہ تھا مشرک۔ لوگوں میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے ان کو تھی جو ساتھ اس کے تھے۔ اور اس نبی کو اور جو ایمان لائے اس نبی پر اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا۔"

ایک حبر (یہودی) نے کہا، اے محمد کیا ہم سے یہ چاہتے ہو؟ کہ ہم اس طرح تمہاری عبادت کریں جیسی نصارٰی عیسٰی بن مریم کی عبادت کرتے ہیں؟

نصارٰی نجران کے ایک آدمی نے بھی تائید کی اور پوچھا اے محمد آپؐ ہم سے یہی

besturdubooks.wordpress.com

چاہتے ہیں؟ اور اسی کی ہمیں دعوت دیتے ہیں؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی پناہ اس سے کہ میں غیراللہ کی عبادت کروں یا غیراللہ کی عبادت کا حکم دوں، نہ اللہ نے مجھے اس لئے مبعوث فرمایا اور نہ اس نے مجھے اس کا حکم دیا۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

ماکان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تدرسون تعلمون الکتب وبما کنتم ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایأمرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون۔

یعنی کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اس کو دیوے کتاب اور حکمت اور پیغمبر کرے پھر وہ کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ اللہ کو چھوڑ کر لیکن یوں کہے کہ تم اللہ والے ہو جاؤ جیسے کہ تم سکھلاتے تھے۔ کتاب اور جیسے کہ تم آپ بھی پڑھتے تھے اسے۔ اور نہ یہ کہے تم کو ٹھہرالو۔ فرشتوں کو اور نبیوں کو رب، کیا تم کو کفر سکھائے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔

ہمیں ابی عبداللہ حاکم سے روایت پہنچی۔ انھیں اصم سے انھیں احمد بن عبدالجبار سے انہیں یونس بن بکیر سے انھیں مسلمہ بن عبدیشوع سے انہیں اپنے والد سے انہیں اپنے دادا سے روایت ملی کہ یونس نے بتایا یہ نصرانی تھا۔ پھر اسلام لایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کو لکھا:

ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کے خدا کے نام سے،

امابعد!

میں تمہیں بندوں کی عبادت کی بجائے اللہ کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں۔ اور بندوں کی ولایت (کارسازی، آقائی) کی بجائے اللہ کی ولایت کی طرف بلاتا ہوں۔ اگر تم انکار کرو۔ تو جزیہ ہوگا، اور اگر (جزیے کا بھی،

besturdubooks.wordpress.com

انکار کرو، تو میں تمہارے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں والسلام۔"

جب یہ مکتوب اسقف (بڑا پادری) کے پاس آیا، اس نے خط پڑھا۔ اس پر شدید ترین گھبراہٹ طاری ہوئی۔ اس نے اہل نجران کے ایک آدمی کو بلا بھیجا جسے شرجیل بن وداعہ کہتے تھے۔ یہ ہمدان کا رہنے والا تھا۔ چنانچہ اسقف نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب دیا، اس نے بھی پڑھا، پھر اسقف کہنے لگا:

اے ابو مریم تمہارا کیا خیال ہے؟

شرجیل نے جواب دیا، میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد بنی اسماعیل میں نبی مبعوث فرمانے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ وہی آدمی ہے۔ نبوت کے معاملہ میں میری کوئی رائے نہیں۔ اگر کوئی دنیا کا معاملہ ہوتا تو میں اپنی رائے سے مشورہ دیتا۔ اور اس کے متعلق میں خوب غور و خوض کرتا۔

اسقف نے جواب دیا، چل ایک طرف ہو جا۔ وہ ایک جانب بیٹھ گیا۔ پھر اسقف نے اہلِ نجران کے ایک آدمی عبداللہ بن شرجیل کو بلا بھیجا وہ حمیر سے تعلق رکھتا تھا اسے بھی مکتوب پڑھوایا۔ اور اس کے متعلق اس کی رائے دریافت کی۔ اس نے بھی شرجیل اور عبداللہ کی طرح جواب دیا۔ اسقف نے اسے بھی ایک طرف ہو جانے کا حکم دیا۔ وہ بھی ایک طرف ہو گیا۔

جب ایک بات پر تمام کی رائے کا اتفاق نظر آیا، تو اسقف نے ناقوس بجانے کا حکم دیا۔ ناقوس بجا دیا گیا۔ اور گرجوں میں چادریں اٹھالی گئیں۔ جب کبھی وہ دن میں گھبرا اٹھتے تو ایسا ہی کیا کرتے تھے اور اگر کبھی رات کو گھبرا اٹھتے تو ناقوس بجاتے اور گرجوں میں آگ جلاتے۔

ناقوس کے بجتے ہی لوگ اکٹھے ہو جاتے۔ اور اہل وادی کے اندر ادنیٰ اور اعلیٰ سب چادریں اوڑھ لیتے۔ یہ وادی اتنی دراز تھی، کہ ایک تیز رفتار سوار دن بھر

besturdubooks.wordpress.com

میں اسے طے کرسکتا تھا۔ اس میں تہتر گاؤں تھے اور ایک لاکھ جنگجو آدمی تھے۔ اسقف نے ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پڑھا۔ اور ان کی رائے کے متعلق استفسار کیا۔

وادی کے تمام لوگ اس پر متفق ہو گئے کہ شرجیل بن وداعہ ہمدانی۔ عبداللہ بن شرجیل اور جبار بن قیص حارثی کو بھیجا جائے تاکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر لائیں۔ چنانچہ وفد چل پڑا۔ جب مدینہ کے قریب پہنچا، تو انھوں نے لباس سفر اتار دیا۔ اور احبار کے لباس اور سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں پھر چلے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو سلام کہا۔ آپؐ نے سلام کا جواب نہ دیا اور دن بھر ان سے گفتگو نہ فرمائی۔

اس کے بعد وفد نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ کی تلاش کی۔ یہ دونوں ان سے آشنا تھے۔ جب زمانہ جاہلیت میں یہ اپنے تجارتی قافلے لے کر نجران جایا کرتے تھے، اور ان کے لیے وہ گندم۔ پھل اور فصلیں خریدا کرتے۔ اس وفد نے ان دونوں کو انصار و مہاجرین کی ایک مجلس میں دیکھا۔ انھوں نے پوچھا اے عثمان اور اے عبدالرحمٰن، تمہارے نبی نے ہماری طرف ایک مکتوب لکھا تھا۔ ہم اسے قبول کرنے حاضر ہوئے۔ جب ہم پہنچے اور سلام کیا تو انھوں نے جواب نہیں دیا اور دن بھر ہم نے ان سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن انھوں نے کلام کرنے کا موقع تک نہیں دیا۔ اب تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا ہم واپس چلے جائیں؟

عثمان و عبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے پوچھا، یہ بھی وہیں تھے کہ اے ابوالحسن اسی کے متعلق آپؐ کا کیا خیال ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما سے کہا میرا خیال یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے یہ قیمتی لباس اور انگوٹھیاں اتار دیں اور لباس سفر پہن لیں، پھر آپؐ کے پاس حاضر ہوں۔

besturdubooks.wordpress.com

چنانچہ وفد نے ایسے ہی کیا۔ انھوں نے وہ قیمتی ملبوسات اور سونے کی انگوٹھیاں اتار دیں۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ سلام عرض کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپؐ نے ان سے بات چیت کی، گفتگو ہوتی رہی، آخر وفد کہنے لگا، آپؐ عیسٰی علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ ہم اپنی قوم کی جانب جا رہے ہیں اور ہم نصرانی ہیں۔ ہمیں اس بات سے مسرت ہو گی کہ اگر آپؐ انہیں نبی کہیں تو آپؐ ان کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کے دن میرے پاس ان کے متعلق کچھ خبر نہیں۔

تم ٹھہرو۔

یہاں تک کہ جو کچھ مجھے عیسٰی علیہ السلام کے متعلق بتایا جائے، تمہیں بھی بتا دوں۔ صبح ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ان مثل عیسٰی عند اللہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون ○ الحق من ربك فلا تکن من الممترین ○ فمن حاجك فیه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم قف ثم نبتهل فنجعل لعنة اللہ علی الکاذبین

یعنی بے شک عیسٰیؑ کی مثال اللہ کے نزدیک جیسے مثال آدم کی، بنایا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو کہ ہو جا وہ ہو گیا۔ حق وہ ہے، جو تیرا رب کہے۔ پھر تو مت رہ شک لانے والوں سے۔ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے اس قصہ میں بعد اس کے کہ آ چکی تیرے پاس خبر سچی تو تو کہہ دے آؤ بلا دیں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان، پھر التجا کریں ہم سب اور لعنت کریں اللہ کی ان پر جو جھوٹے ہیں۔"

انھوں نے اس کا اقرار کرنے کا انکار کر دیا۔ جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

besturdubooks.wordpress.com

وسلم کو خبر دی گئی تو آپؐ مباہلہ کرنے کے لیے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں لے آئے۔ اور آپؐ کے پیچھے پیچھے حضرت فاطمہؓ تشریف لا رہی تھیں۔ اس وقت آپ کی کئی بیویاں تھیں۔

شرجیل نے اپنے ساتھیوں سے کہا اے عبداللہ بن شرجیل اور اے جبار بن قیس تم دونوں جانتے ہو کہ وادی کے چھوٹے بڑے لوگ جب جمع ہو جائیں تو میری رائے کا خلاف نہیں کرتے۔ اور اللہ کی قسم میں ایک رائے رکھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ واللہ اگر یہ آدمی بادشاہ ہوتا تو عرب قوم سب سے پہلے اس پر طعن کرتی اور اس کی آواز کو مسترد کر دیتی اور اس کی تبلیغ اپنی قوم سے بڑھ کر ہم تک نہ پہنچی۔ نیز میں اس کے آس پاس ظالموں کو دیکھتا (حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں) اور اگر یہ آدمی نبی مرسل ہے پھر اس نے ہم پر لعنت کر دی۔ تو زمین پر ہمارا ایک بال یا ناخن بھی باقی نہ رہے گا۔ ہم سب ہلاک ہو جائیں گے۔

اس کے دونوں ساتھیوں نے جواب دیا۔ پھر تمہاری کیا رائے ہے؟ یہ تمام معاملہ تو تمہارے ہی سپرد کیا گیا ہے۔ اس لیے اپنی رائے پیش کرو۔

انھوں نے جواب دیا، میری رائے یہ ہے کہ میں انھیں (آپؐ) کو حکم بناتا ہوں کیونکہ میں انہیں ایسا آدمی سمجھتا ہوں، جو کہ ظلم و تعدی کا فیصلہ کرنے والا نہیں۔

ان دونوں نے اسے جواب دیا۔ تم جانو اور تمہارا کام۔

چنانچہ شرجیل جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور کہنے لگا۔ میں نے آپ کی لعنت سے زیادہ بہتر بات سوچی ہے۔

آپؐ نے فرمایا، اے شرجیل وہ کیا ہے؟

شرجیل نے عرض کیا! میں آج رات اور صبح تک آپؐ کو حکم بناتا ہوں جو کچھ بھی آپؐ ہمارے متعلق فیصلہ فرمائیں وہ درست ہو گا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تمہیں کوئی ملامت بھی کر رہا ہے؟

شرجیل نے عرض کیا، میرے دونوں ساتھیوں سے دریافت فرمائیے۔ وہ دونوں کہنے

besturdubooks.wordpress.com

لگے وادی کے اندر شرجیل کی رائے سے کوئی آدمی بھی سرتابی نہیں کر سکتا۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تو) اتفاق کرنے والا کافر ہے یا جاہد۔

اس کے بعد نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لعنت نہ کی۔ جب صبح ہوئی تو یہ وفد حاضر خدمت ہوا۔

آنحضرتؐ کا عہد نامہ

آپؐ نے انھیں تحریر لکھ دی:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

یہ وہ تحریر ہے، جو محمد نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کے لیے لکھی کہ ...

(رسول اللہؐ) کا حکم ہے کہ ان پر ہر پھل۔ سونے اور چاندی اور ہر بڑے چھوٹے پر فضل کیا اور اپنی دو ہزار حلہ جات (لباس) پر آزاد کیا۔ ہر رجب میں ایک ہزار اور ہر صفر میں ایک ہزار حلہ دینا ہوگا اور ہر حلہ ایک اوقیہ کا ہوگا اور جو خراج سے کم یا زیادہ ہو اس کا حساب کر لیا جائے گا اور جو زرہیں گھوڑے یا سواریاں دیں۔ وہ بھی حساب کر کے لی جائیں گی اور میرے قاصدوں کو بیس دن یا اس سے کم ٹھہرانا اہل نجران کے ذمہ ہوگا۔ اور ایک ماہ سے زیادہ کسی قاصد کو نہ روکیں گے۔ اور جب یمن میں گڑبڑ ہو تو اہلِ نجران پر تیس زرہیں اور تیس گھوڑے اور تیس اونٹ مستعار دینے لازمی ہوں گے اور میرے قاصدوں کے پاس سے جو زرہیں گھوڑے یا سواریاں ضائع ہو جائیں وہ میرے قاصدوں کے ذمہ ہوں گی۔ یہاں تک کہ وہ انہیں ادا کر دیں۔ اور اہل نجران کے لیے اللہ کا پڑوس کافی ہے اور محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ ان کی جانیں، ملت، زمین، اموال، غائب و شاہد، قبائل اتباعِ قبائل ہیں۔ اور یہ کہ کوئی دوسرا ان پر غارت گری نہ کرے گا۔ اور نہ کوئی ان کے حقوق یا ان کی ملت کے حقوق پامال کرے گا۔ اور نہ ان کے پادریوں یا راہبوں کو ہٹایا جائے گا جو انھوں نے مقرر کر رکھے

besturdubooks.wordpress.com

ہیں اور نہ ہی جو ان کے اتباع ہیں۔ اور جو کچھ بھی کم وبیش ان کے قبضہ میں ہے اس پر غارت گری نہ ہو گی۔ اور ان پر جاہلیت کا خون اور جرم نہ ہو گا۔ اور کوئی لشکر ان کی زمین کو پائمال نہ کرے گا اور جو ان میں سے حق مانگے۔ تو ان کے درمیان نصف نصف ہو گا۔ نہ ظالمانہ طور پر اور نہ ہی مظلومانہ طور پر اور اس کے بعد جو بھی سود کھائے گا۔ تو اس سے میرا ذمہ ختم ہو گا۔ اور دوسرے آدمی کے ظلم کی پاداش میں دوسرا نہ پکڑا جائے گا۔ اور جو کچھ اس تحریر میں ہے یہ اللہ کی امان میں ہے۔ اور محمد نبی رسول اللہ کے ذمہ میں ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا امر لائے جو یہ لوگ نصیحت کریں پھر اصلاح کریں۔ تو یہ ظلم کے ساتھ واپس نہ ہوں گے۔

گواہ شد، ابوسفیان بن حرب۔ غیلان بن عمرو۔ مالک بن عوف۔ اقرع بن حابس حنظلی اور مغیرہ بن شعبہ۔

ایک سعید رُوح

اور لکھا ہے کہ جب انھوں نے تحریر ختم کی۔ تو یہ وفد نجران واپس چلا گیا۔ ایک رات کے سفر پر انہیں اسقف (پادری) اور اہل نجران ملے۔ اسقف کے ہمراہ اس کا ماں کی جانب سے بھائی بھی تھا اور نسبی طور پر وہ اس کا چچا کا بیٹا تھا جسے بشر بن معاویہ کہا جاتا تھا۔ اس کی کنیت ابو علقمہ تھی۔ وفد نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریر اسقف کو دی۔ وہ پڑھ رہا تھا۔ کہ اس کا بھائی بھی اس کے ہمراہ تھا۔ یہ دونوں جا رہے تھے کہ بشر کی اُونٹنی پھسل پڑی اس نے بد دعا کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق واضح اشارہ نہ کیا۔ اسقف نے اس وقت کہا:

تو ہلاک ہو گیا۔ اللہ کی قسم وہ تو نبی مرسل ہیں۔

بشر نے فوراً اونٹنی کا رخ مدینہ کی طرف پھیرا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

اس واقعہ سے متعلق فقہی احکامات

اس سے ثابت ہوا کہ:۔

(۱) اہل کتاب کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے

besturdubooks.wordpress.com

اور مسلمانوں کی موجودگی میں وہ اپنے طرز پر عبادت کر سکتے ہیں، بشرطیکہ یہ صورت صرف عارضی اور وقتی ہی ہو اور اس کی مسلسل رسم ڈال لینا جائز نہیں۔

اقرار نبوت اسلام کے لیے کافی نہیں

(۲) نیز اس میں ذکر ہوا کہ اہل کتاب کے ایک کاہن نے بھی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا اور کہا "یہ نبی ہیں" لیکن اسلام میں داخل نہیں سمجھا گیا جب تک طاعت و اتباع نہ کر لیتا اور اس اقرار کے بعد جب تک وہ آپؐ کا دین نہ پکڑ لیتا۔ لہٰذا اس پر ارتداد کا حکم نہیں نافذ ہو سکتا۔ اس کی مثال (یہود) کے دو احبار میں ملتی ہے کہ انھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مسائل دریافت کیے۔ جب آپؐ نے جواب دیا تو کہنے لگے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ نبی ہیں۔

آپؐ نے دریافت فرمایا، تو پھر میری پیروی سے کون چیز تمہیں روک رہی ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہمیں ڈر ہے کہ یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

پس صرف اس بات سے ان کا اسلام ثابت نہیں ہوا۔

کیا ابو طالب مسلمان تھے؟

(۳) نیز اسی طرح آپؐ کے چچا ابو طالب کی گواہی، کہ آپؐ سچے ہیں، اور آپؐ کا دین زمین کے تمام ادیان سے بہتر ہے۔" صرف اس شہادت سے وہ اسلام میں داخل ثابت نہیں ہوئے اور جو بھی سیر اور اخبار ثابتہ میں ذرا سا بھی غور کرے گا، تو اسے اہل کتاب اور مشرکین کی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متعلق کئی شہادتیں ملیں گی کہ یہ سچے (رسول) ہیں۔ لیکن اس شہادت سے وہ لوگ اسلام میں داخل نہیں سمجھے گئے معلوم ہوا کہ اسلام اس سے پرے کی کوئی حد ہے اور وہ صرف معرفت کا نام نہیں اور نہ ایمان فقط معرفت و اقرار کا نام ہے بلکہ معرفت، اقرار اور ظاہر اور باطن میں طاعت و انقیاد کا نام ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اہل کتاب سے مناظرہ جائز ہے

(۴) نیز اہل کتاب سے مناظرہ مباحثہ بھی جائز مستحب بلکہ واجب ہے۔ جب کہ اس سے اسلامی مصلحت کا پہلو نکلتا ہو۔ ان کے اسلام قبول کرنے اور ان پر حجت قائم ہو جانے کی اُمید ہو۔ اور صرف بزدل یا عاجز ہی ان کے ساتھ مناظرے سے فرار کی راہ اختیار کرے گا۔ اس لیے اس کی اس بزدلی کو صرف اس کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

ایک مرتبہ میرے اور ان کے علمائے (نصریٰ و یہود) کے درمیان مناظرہ ہوا۔ تو میں نے اثنائے گفتگو میں ان سے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جب بھی تم لوگ زبان طعن کھولو گے۔ وہ دراصل پروردگار عظیم پر جرح و قدح ہو گی اور اس پر جرح و قدح کرنا سب سے بڑا ظلم۔ حماقت اور فساد ہے اللہ تعالیٰ اس جرح و قدح سے بلند ہے۔

انھوں نے پوچھا، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

میں نے کہا، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آپؐ پر جرح صرف اللہ کے انکار و کفر سے ہی ممکن ہے۔ اس کی تشریح اس طرح ہے کہ اگر محمدؐ تمہارے خیال کے مطابق نبی صادق نہیں اور تمہارے گمانِ فاسد کے مطابق (نعوذ باللہ) وہ ایک ظالم بادشاہ ہیں تو کیا اللہ نے انہیں مدد اس لیے دی کہ وہ اللہ پر افترا باندھیں اور ایسی باتیں بیان کریں جو اس نے (وحی) نہیں کیں؟ اور اللہ ان تمام باتوں کو پورا کر دے۔ یہ معاملہ چلتا رہے۔ حتیٰ کہ وہ حلال و حرام کا فیصلہ کریں۔ فرائض بتائیں، شرائع کی تشریع کریں۔ ملتوں کو منسوخ کریں۔ گردنیں ماریں اور (تمہارے خیال کے مطابق) اہل حق اتباعِ انبیاء کو قتل کریں، ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنائیں۔ ان کے مال اور ملک پر قبضہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ان تمام کاموں میں ان کی مدد کرے حتیٰ کہ زمین ختم ہو جائے۔ اور یہ تمام امور وہ اللہ کی جانب منسوب کریں اور بشری عادت کے مطابق وہ اسی طریقہ پر گامزن رہیں اور اسی حالت میں تیرہ برس گزر جائیں

besturdubooks.wordpress.com

ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و حمایت کرتا رہے۔ اس کے امر کو رفعت بخشتا رہے۔ اور نصرت کے تمام خارجی اسباب بھی مہیا کر دے جو عمومی طور پر بشری قوت سے بالا تر ہوتے ہیں اور سب سے تعجب خیز معاملہ یہ ہے کہ (اللہ تعالیٰ) ان کی دعا قبول کرے، ان کے دشمنوں کو ذاتی محنت و سبب وغیرہ کے بغیر ہی بھرک کر دے کبھی محض بد دعا سے ہی اور کبھی آپ کی بد دعا کے بغیر مزید برآں وہ جس ضرورت کا سوال کریں اللہ وہ ضرورت پوری کر دے اور آپ سے ہر قسم کی کامرانی کا وعدہ کرے۔ پھر وعدہ بہترین انداز میں پورا بھی کر دے حالانکہ وہ اس کے نزدیک کاذب و مفتری اور ظالم ہو (نعوذ باللہ)۔

اب تمہارے قول کے مطابق دو باتیں ضرور لازم آئیں گی، یا تو کہو کہ دنیا بنانے والا اور مدبر کوئی نہیں۔ اور اگر عالم کا کوئی بنانے والا اور مدبر مان لیا گیا جو قدیر و حکیم بھی ہو۔ تو وہ ایسے (نبی) کے دونوں ہاتھ پکڑ لیتا۔ اور اس کا سخت ترین مقابلہ کرتا۔ اور ظالموں کے لیے اسے عبرت بنا دیتا۔ کیونکہ بادشاہوں کا یہی طریقہ ہوتا ہے۔ پھر آسمانوں و زمینوں کے بادشاہ اور احکم الحاکمین کے متعلق یہ تصور کیسے ہو سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ظلم و مفاہت۔ تعدی اور مخلوق کو گمراہ کرنے کا غلط الزام پروردگارِ کریم پر آتا ہے کہ وہ ابد الآباد تک ایسا ہی کرتا رہا۔ نہیں بلکہ ایک کاذب (نعوذ باللہ) کی مدد کرتا اور اسے زمین پر تسلط دیتا۔ اس کی دعاؤں کو قبولیت بخشتا۔ اس کی وفات کے بعد اس کے دین کو قائم رکھتا اور ابد تک اس کی آواز کو رفعت عطا کرتا ہے۔ اس کی دعوت کا اظہار اور ہر جماعت و قوم کے اندر سب کے سامنے علی الاعلان صدیوں کے بعد بھی اس کی نبوت کی شہادت دینا لازم آئے۔ یہ معاملہ احکم الحاکمین اور ارحم الراحمین کی جانب سے کیسے ہو سکتا ہے؟

تم نے اپنے مخصوص طریق نقد سے رب العالمین پر شدید ترین جرح کی اور اس پر طعن کی زبان کھولی، اور تم نے اس کا سرے سے انکار کر دیا۔ البتہ ہم انکار نہیں کرتے۔ کئی کذاب دنیا میں آئے۔ ان کی شوکت و سطوت بھی ظاہر ہوئی۔ لیکن ان

besturdubooks.wordpress.com

کی دعوت مکمل نہ ہو سکی۔ نہ انہیں زیادہ مہلت دی گئی، بلکہ ان پر انبیاء علیہم السلام اور ان کے اتباع کو مسلط کر دیا گیا۔ انھوں نے ان کا نشان تک مٹا دیا۔ اور انھیں حرف غلط کی طرح ختم کر دیا۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر قیامت تک اس کے بندوں میں اس کی یہ سنت چلی آتی ہے۔

جب اس نے میری یہ گفتگو سنی تو کہنے لگا، اللہ کی پناہ ہم انہیں ظالم یا کاذب نہیں کہتے، بلکہ اہل کتاب میں سے ہر انصاف پسند اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ جو آپؐ کی اطاعت میں آیا اور آپؐ کے طریق کار پر چلا، وہ ناجی اور سعید ہے۔ اور اسے آپؐ کی رسالت ماننا ہی پڑتی ہے لیکن (اہل کتاب) کی جانب آپؐ مبعوث نہیں ہوئے میں نے جواب دیا کہ آپؐ کی تصدیق کرنا تم پر لازم ہو گیا اور تواتر سے ثابت ہے کہ آپؐ تمام لوگوں کی طرف رب العالمین کے رسول تھے۔ اہل کتاب اور امی ہر ایک کی طرف مبعوث تھے۔ اور آپؐ نے اہل کتاب کو بھی اپنے دین کی دعوت دی۔ اور جو آپؐ کے دین میں داخل نہ ہوا۔ اس سے آپؐ نے مقاتلہ فرمایا۔ حتیٰ کہ انھوں نے جزیہ دینے اور ذمی بن کر رہنے کا اقرار کر لیا۔ اس جواب سے وہ کافر پریشان و درماندہ رہ گیا اور فوراً اٹھ کر چلا گیا۔

الحاصل نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک مختلف اقوام و ملل کے خلاف نبرد آزما رہے۔

آپؐ کے بعد آپؐ کے صحابہؓ بھی اسی طریق پر کاربند رہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپؐ کو مکی مدنی سورت میں بہتر انداز میں ان سے جدال کا حکم بھی دیا۔ اور اظہار محبت کے بعد ان سے مباہلہ کرنے کا حکم بھی دیا۔ اسی طرح دین قائم ہوا۔ اور دلیل کے لیے تلوار کو مددگار بنایا گیا۔ اور سب سے بہتر اور عادل تلوار وہی ہے۔ جو اللہ کے بینات کی نصرت کرتی ہے اور یہی رسول اللہ اور آپؐ کی امت کی تلوار رہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مخلوق کی تعظیم حد عبدیت تک کرنا چاہیے (۵) نیز اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو مخلوق کی تعظیم اس کی منزلت سے زاید کرے اس طرح کہ اسے عبودیت محض سے نکال دے۔ گویا اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت کی اور یہ طریقہ تمام رسولوں کی دعوت کے مخالف ہے۔ رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول والی نجران کے لئے باسم الٰہ ابراھیم وسحق ویعقوب! (ابراہیم۔ اسحٰق و یعقوب کے اللہ کے نام سے) تو میرے نزدیک یہ مستند نہیں۔ حالانکہ آپؐ نے ہرقل کو لکھا، تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریر فرمایا، اور ملوک کے نام خطوط میں آپؐ کی یہی سنتِ طیبہ تھی۔

جزیہ بصورت مال بھی جائز ہے (۶) نیز اہل کتاب کے ساتھ امام کے حسبِ ارادہ اموال اور پارچہ جات وغیرہ پر مصالحت کرنا جائز ہے اور یہ مال ان کے لیے جزیہ کے قائم مقام ہے۔ اس لیے ہر ایک کو جزیہ سے مفرد نہ کیا جائے گا، بلکہ یہی مال ان پر جزیہ قرار پائے گا اور اسے ان پر تقسیم کر کے (عائد کر دیا) جائے گا۔

حضرت معاذؓ بن جبل کا واقعہ (۷) اور جب آپؐ نے حضرت معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں ہر بالغ سے ایک دینار وصول کرنے کا حکم دیا اور ان دو مقامات میں فرق بھی ہے۔ اہل نجران میں کوئی مسلمان نہ تھا۔ اور یہ لوگ مصالحت کرنے والوں میں سے تھے۔ اور یمن دار السلام تھا اس علاقہ میں یہود بھی تھے۔ چنانچہ آپؐ نے ہر ایک پر جزیہ عاید کرنے کا حکم دیا۔ اور فقہا بھی پہلی قسم کی بجائے اسی دوسری قسم کے ساتھ جزیہ مخصوص کرتے ہیں۔ اور حقیقتاً دونوں ہی جزیہ ہیں، کیونکہ ہر دو صورت میں یہ مال کفار سے ہر سال ان کی ذمیّت کے باعث لیا جاتا ہے۔

اہل کتاب کو سود کی اجازت نہیں (۸) نیز امام کو جائز نہیں کہ اہل کتاب کے ساتھ سود کے معاملہ میں مصالحت کرے

besturdubooks.wordpress.com

کیونکہ یہ ان کے دین میں بھی حرام ہے۔ اسی طرح ان سے شراب (مسکرات) لواطت اور زنا کی اجازت کے متعلق بھی مصالحت نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان جرائم کے باعث ان پر حد لگانی چاہیے۔

ایک کے بجائے دوسرے کو نہیں پکڑا جا سکتا

(۹) نیز یہ جائز نہیں کہ کسی کافر کے ظلم کی وجہ سے کسی دوسرے کافر کو پکڑ لیا جائے یہ طریقہ اہل اسلام کے حق میں ناجائز ہے۔ اور یہ دونوں صورتیں ظلم کے مرادف ہوں گی۔

عقد و عہد کافروں کے ساتھ مشروط ہوتا ہے

(۱۰) نیز معاہدین کے ساتھ عقد و عہد مشروط ہوگا۔ اور اگر وہ لوگ مسلمانوں کو دھوکہ دیں اور مسلمانوں کے دین (اسلام) میں فساد برپا کرنے کی کوشش کریں تو ان کے لیے کوئی معاہدہ و صلح نہیں۔ اور جب دمشق میں ایک زبردست آگ لگائی گئی جس کا اثر جامع دمشق تک جا پہنچا، تو اس موقع پر بھی ہم نے یہی فتویٰ دیا تھا۔ کیونکہ ان (نصاریٰ) نے مفسد لوگوں کی حمایت اور تعاون کر کے معاہدہ کو توڑ دیا تھا۔

(۱۱) بلکہ (وہ لوگ بھی مجرم ہیں) کہ جنھیں ان فسادیوں کا علم ہوا لیکن انھوں نے حکام تک ان کی اطلاع نہیں پہنچائی، کیونکہ یہ بھی اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ دہی کی ایک عظیم صورت ہے

besturdubooks.wordpress.com

فروہ بن عمرو الجذامی

اسلام کے نام پر جان دینے والا ایک نومسلم

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں۔

فروہ بن عمرو جذامی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قاصد اپنے مسلمان ہونے کی خبر دینے کے لیے بھیجا۔ اور ایک سفید خچر بھی ارسال خدمت کیا۔

یہ فروہ اہل روم کی طرف سے ملحقہ مقامات کے عربوں پر گورنر مقرر تھا اور معان اور شام کا علاقہ اسی کا مسکن تھا۔ جب رومیوں کو اس کے مسلمان ہونے کی خبر ملی، تو انھوں نے اسے سر توڑ کوشش کر کے تلاش کیا، اور گرفتار کر لیا، مگر اپنے پاس ہی محبوس رکھا، پھر فلسطین میں عفراء کے چشمہ پر اسے سولی پر چڑھا دینے کا فیصلہ کر لیا۔

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں، کہ امام زہریؒ کہتے ہیں جب وہ اسے قتل کرنے لے چلے تو اس نے یہ شعر پڑھا!

بلغ سراة المسلمین باننی
سلم لربی اعظمی ومقامی

پھر رومیوں نے وہیں عفراء کے گھاٹ پر اسے سولی دے دی۔

besturdubooks.wordpress.com

ضمام بن ثعلبہ

بنو سعد بن بکر کے پیام بر کا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال وجواب

بُت پرستی سے کنارہ کشی

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں۔
مجھے محمد بن ولید سے انہیں کریب مولی ابن عباسؓ سے انہیں ابن عباسؓ سے معلوم ہوا۔ کہ بنو سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد کے طور پر بھیجا۔ یہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے مسجد کے دروازے ہی پر اونٹ کو بٹھایا، اس کا گھٹنا باندھا بعد ازاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔

آپؐ اس وقت اپنے صحابہؓ کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔

اس نے بہ آواز بلند کہا، تم میں ابن عبدالمطلب کون ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں ابن عبدالمطلب ہوں۔

وہ کہنے لگا: محمدؐ؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں!

وہ بولا، اے ابن عبدالمطلب میں تجھ سے ایک سوال کرتا ہوں۔ اور سوال

besturdubooks.wordpress.com

میں سختی کا انداز اختیار کروں گا۔ اس لیے میری بات کا بُرا نہ ماننا۔

آپؐ نے فرمایا: میں ذرا بھی بُرا نہیں مانوں گا۔ جو جی میں آئے پوچھ لو۔

اس نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جو تیرا۔ تیرے خاندان کا۔ تجھ سے پہلوں کا اور تیرے بعد میں آنے والوں کا رب ہے کیا واقعی تجھے اللہ نے ہماری طرف رسولؐ بنا کر مبعوث فرمایا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں اللہ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔

وہ کہنے لگا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ جو تیرا۔ تیرے خاندان اور تجھ سے پہلوں اور تیرے بعد میں آنے والوں کا خدا ہے۔ کیا تجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تو صرف اسی کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ شرک نہ کرے۔ اور یہ کہ ہم ان شریکوں سے علیحدگی حاصل کر لیں۔ جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! اللہ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

پھر اس نے اسلام کے تمام فرائض کا ایک ایک کر کے ذکر کیا۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ صوم حج۔ غرض اسلام کے جملہ فرائض کا تذکرہ کیا اور ہر ایک کے ساتھ وہی سابقہ الفاظ دہراتا رہا۔ جس طرح پہلے اس نے کہا تھا۔ حتیٰ کہ وہ اپنے سوالات سے فارغ ہو گیا پھر گویا ہوا۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں[1]۔ اور میں یہ تمام فرائض ادا کروں گا۔

جب وہ واپس ہوا تو آپؐ نے فرمایا: دو زلفوں والے نے اگر سچ کہا تو جنت میں داخل ہو گا۔ اور یہ ضمام ایک مضبوط، توانا، اور کلے ٹھلے کا آدمی تھا، یہ دو دو زلفیں رکھتا تھا۔

آں حضرت سے گفتگو کے بعد یہ اپنے اونٹ کے پاس آیا۔ اس کی رسی کھولی، اور سوار ہو کر اپنی قوم کے پاس آیا۔ سب لوگ اس کے پاس جمع ہوئے۔ پہلی بات جو

---

[1] یعنی کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

besturdubooks.wordpress.com

اس نے اپنی قوم کے سامنے کی وہ یہ تھی۔
"لات و عزیٰ میں کیا دھرا ہے، ان سے بڑھ کر بدتر معبود نہیں۔
لوگوں نے کہا۔ اے ضمام خبردار ٹھہرو۔ برص۔ جنوں اور جذام سے بچو۔
اس نے جواب دیا۔ تم غارت ہو۔ یہ بت نہ ضرر دے سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتا
اللہ تعالیٰ نے ایک رسول مبعوث فرمایا ہے۔ اس پر ایک کتاب نازل فرمائی ہے۔
ذریعہ تمہیں اُس گمراہی سے نکال دیا ہے۔ جس میں تم سرتاپا غرق تھے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں اس کے پاس سے جو کچھ لے کر آیا ہوں۔ اس کی دعوت دیتا ہوں، جس سے اس نے روکا ہے اس سے منع کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم اس علاقہ میں شام تک تمام مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔
ابن اسحاق رحؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے کسی قوم کا وفد ضمام بن ثعلبہ سے بہتر اور افضل نہیں دیکھا۔
صحیحین میں بھی حضرت انس رضؓ کی روایت کے مطابق یہ واقعہ اسی طرح منقول ہے

besturdubooks.wordpress.com

طارق بن عبداللہ اور اس کے رفقاء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش معاملگی کا حیرت انگیز واقعہ

آپ کا ایک اثر آفرین خطبہ ابو بکر بیہقی کی روایت ہے کہ اور وہ جامع بن شداد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا جسے طارق بن عبداللہ کہتے ہیں، اس نے کہا:۔

میں سوق عکاظ[1] میں کھڑا تھا، اچانک ایک آدمی آیا اس کے بدن پر جبہ تھا۔ اور وہ کہہ رہا تھا۔

اے لوگو۔ لا الٰہ الا اللہ کہو۔ تم فلاح پا جاؤ گے!

اور ایک آدمی اس کے پیچھے پیچھے کنکر مار رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ اے لوگو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ کیونکہ یہ جھوٹا ہے۔

میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟

---

[1] ایک مشہور میلہ۔

besturdubooks.wordpress.com

لوگوں نے کہا: یہ بنو ہاشم میں سے ایک آدمی ہے۔ جو سمجھتا ہے، میں اللہ کا رسول ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو اس کے ساتھ ایسا سلوک کر رہا ہے
لوگوں نے بتایا یہ اس کا چچا عبدالعزیٰ ہے [1]

راوی کہتا ہے۔ جب لوگ اسلام لے آئے، اور انہوں نے ہجرت کی۔ ہم نے بھی ابذہ سے نکل کر مدینہ کا رخ کیا۔ تاکہ وہاں سے کھجوریں خریدیں۔ جب ہم مدینہ کی دیواروں اور کھجوروں کے قریب پہنچے۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اُتر کر اپنے اس لباس کے علاوہ دوسرا لباس پہن لیں۔ اچانک ایک آدمی معمولی سے کپڑے پہنے آیا۔ سلام کہا۔ اور پوچھنے لگا یہ قوم کہاں سے آئی ہے؟

ہم نے کہا، ابذۃ سے!

پھر اس نے پوچھا اور ارادہ کہاں کا ہے؟

ہم نے کہا بس اسی شہر تک'!

پھر اس نے پوچھا یہاں تمہارا کیا کام ہے؟

ہم نے جواب دیا۔ ہم یہاں سے کھجوریں خریدنا چاہتے ہیں۔ اور بتایا کہ ہمارے هودج ہے اور سرخ اونٹ ہے۔

اس آدمی نے کہا: کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟

جواب دیا:

ہاں فروخت کر دیں گے، لیکن اتنے صاع کھجوروں کے عوض!

راوی کا بیان ہے: کہ ہم نے جس قدر کہا۔ اس شخص نے اس سے بالکل کم نہ بتایا۔ اور اونٹ کی مہار پکڑی، اور چل دیا۔

جب وہ مدینہ کی دیواروں اور کھجوروں کے ہو سے اوجھل ہو گیا۔ تو ہم نے کہا:

---

[1] ابو جہل۔

besturdubooks.wordpress.com

یہ ہم نے کیا کیا؟ اللہ کی قسم ہم نے ایسے آدمی کے ہاتھ اونٹ بیچ دیا ہے جسے ہم نہیں جانتے۔ اور نہ ہم نے اس سے قیمت لی ہے!

راوی کا بیان ہے: ہم میں سے ایک عورت بول اُٹھی۔ اللہ کی قسم میں نے اس آدمی کو دیکھا ہے۔ اس کا چہرہ شب تمام کے مکمل چاند کی طرح ہے۔ میں تمہارے اونٹ کی ضامن ہوں۔

ابن اسحاقؒ کی روایت ہے۔ کہ بڑھیا کہنے لگی: پریشان نہ ہو۔ میں نے اس آدمی کا چہرہ دیکھا ہے وہ ایسا ہے جیسے شب تمام کا مکمل چاند ہے۔

یہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ ایک آدمی آیا۔ اور کہنے لگا: کہ میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بن کر آیا ہوں۔ یہ تمہاری کھجوریں ہیں۔ کھاؤ۔ اور سیر ہو جاؤ۔ تولو اور پوری کر لو۔ ہم نے کھائیں اور سیر ہو گئے۔ تولیں اور پوری کر لیں۔ پھر ہم مدینہ میں داخل ہوئے۔ اور مسجد کے اندر آئے۔ تو وہ شخص آپؐ ہی تھے۔ آپؐ منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ ہم نے آپؐ کے خطبہ کا کچھ حصّہ حفظ کر لیا، آپؐ فرما رہے تھے۔

"صدقہ کرو۔ کیونکہ صدقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اُونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد نجیب

ایک سعادت مند طفلِ نوعمر و نوخیز کی کہانی

ارتداد کے موقع پر جس کے پاؤں نہ ڈگمگائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجیب کا وفد حاضر ہوا۔

یہ کل تیرہ آدمی تھے۔ جو اپنے لہوال کے صدقات بھی ہمراہ لے آئے تھے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے مل کر فرحت اور مسرت حاصل ہوئی۔ آپؐ نے ان کا اکرام و اعزاز کیا۔ انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ہم آپؐ کی خدمت میں (صدقات) بھی لائے ہیں جو اللہ نے ہمارے اموال پر فرض کیے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انھیں واپس لے جاؤ اور اپنے فقراء پر تقسیم کر دو۔

انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول۔ ہم صرف وہ مال لائے ہیں جو ہمارے فقراء سے زاید بچ گیا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، عرب کا کوئی وفد اس سے بہتر

besturdubooks.wordpress.com

میں حاضر نہیں ہوا جیسے یہ تجیب کا وفد حاضر ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہدایت بھی اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے جس کے متعلق بھلائی کا ارادہ کرتا ہے۔ اس کا سینہ ایمان کے لئے کھول دیتا ہے۔

اس وفد نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے چند باتیں دریافت کیں۔ آپؐ نے وہ باتیں اسے لکھ دیں۔ یہ لوگ قرآن مجید اور سنن کے متعلق معلومات حاصل کرنے لگے، ان کی یہ بات آنحضرتؐ کو زیادہ پسند آئی۔ اور ان سے آپؐ کی رغبت بڑھ گئی۔ چنانچہ آپؐ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ ان کی ضیافت بہترین طریقہ پر کرو، یہ لوگ کچھ دن رہے اور زیادہ مدت قیام نہ کر سکے۔ ان سے کہا گیا تمہیں کس بات کا خیال ہے؟

کہنے لگے ہم واپس جائیں گے اور جو لوگ ہم سے پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی بتائیں گے کہ ہم نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور ہم نے آپؐ سے گفتگو کی ہے اور آپؐ نے یہ جواب ہمارے سوالوں کا دیا ہے۔

پھر یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وداع ہونے کے لیے حاضر ہوئے۔ آپؐ نے حضرت بلالؓ کو ان کی طرف بھیجا۔ اور انھیں بہ نسبت دوسرے وفود کے زیادہ اچھے انعامات واکرامات سے نوازا اور دریافت فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی باقی رہ گیا ہے؟

انھوں نے عرض کیا، ہاں! ایک لڑکا رہ گیا ہے، جسے ہم اپنے سامان کی نگرانی کے لیے پیچھے چھوڑ آئے ہیں اور وہ ہم سب سے عمر میں چھوٹا ہے۔

آپؐ نے فرمایا، اسے بھی میرے پاس بھیجو۔

جب یہ لوگ اپنی جائے قیام پر واپس آئے تو لڑکے سے کہنے لگے۔ جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اور ان سے کسب سعادت کرو۔ کیونکہ ہم تو شرف اندوز سعادت ہو چکے اور وداع بھی ہو آئے۔

besturdubooks.wordpress.com

لڑکا چلا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول میں بنی ابذی کا ایک آدمی ہوں۔ یہ وہی جماعت ہے جو آپؐ کی خدمت میں ابھی ابھی حاضر ہوئی تھی اور جو یہاں سے سعادت اندوز ہوکر رخصت ہوئی ہے۔ اے اللہ کے رسول اب مجھے بھی شرف اندوز سعادت کیجیے۔

آپؐ نے فرمایا، تیری حاجت کیا ہے؟

وہ کہنے لگا، میری ضرورت میرے ساتھیوں کی طرح نہیں۔ اگرچہ وہ بھی اسلام کی رغبت لے کر حاضر ہوئے تھے اور اپنے صدقات میں سے جو کچھ لے کر آئے وہ خلوص سے تھا مگر میں اللہ کی قسم اپنے معاملے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپؐ اللہ عزوجل سے دعا کردیں کہ وہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کرے اور مجھے قلبی غنا عطا فرمائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے قلبی غنا عطا فرما۔ پھر اس کے لیئے اور اس کے ساتھیوں کے بہ قدر عطیہ دینے کا حکم دیا۔ پھر یہ لوگ واپس گھروں کو چلے گئے۔ اس کے بعد ۱۰ھ کو موسم حج میں یہی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور عرض کیا ہم بنو ابذی میں سے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ اس لڑکے کا کیا حال ہے جو میرے پاس تمہارے ساتھ آیا تھا؟

انھوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم نے اس کا سا اچھا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ اللہ نے اسے جو رزق دے رکھا ہے وہ اس پر بہت ہی قانع ہے۔ اگر لوگ دنیا بھی تقسیم کریں تو وہ ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا، اور نہ التفات کرتا ہے یہ سن کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ، مجھے امید ہے کہ وہ مکمل طور پر اس دنیا سے رخصت ہوگا۔

ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول کیا ہر آدمی مکمل طور پر نہیں مرتا؟

besturdubooks.wordpress.com

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا کی وادیوں میں اس کے خواہشات اور غم منتشر ہو جاتے ہیں۔ کبھی اس کی اجل انھیں وادیوں میں اسے پکڑ لیتی ہے پھر اللہ عز وجل پروا نہیں کرتا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔

کہتے ہیں کہ وہ لڑکا ہم میں بہتر حالت میں اور زاہد بن کر زندہ رہا اور جس قدر اللہ نے اسے رزق دے رکھا تھا، اسی پر وہ قانع تھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور اہل یمن میں سے بعض اسلام سے پھر گئے تو وہ اپنی قوم میں کھڑا ہو گیا۔ اور انھیں اسلام اور اللہ کی یاد دلائی چنانچہ اس کی قوم میں سے کوئی فرد بھی مرتد نہ ہوا۔

حضرت ابو بکرؓ اس کا تذکرہ کرتے اور اس کے حالات معلوم کرتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ اپنی حالت کو پہنچ گیا۔ اور انھوں نے زیاد بن بعید کو خط لکھا کہ اس لڑکے سے بہت اچھا سلوک کرنا۔

besturdubooks.wordpress.com

قضاعہ سے وفد بنو ہذیم کی آمد

اسلام میں نہ کوئی چھوٹا ہے نہ بڑا، بڑائی اسلام کی ہے

واقدیؒ نے ابن نعمان سے انہوں نے اپنے والد سے جو بنو سعد ہذیم سے ہیں۔ روایت کی ہے۔۔۔۔۔۔ کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ہمراہ حاضر ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم بلاد کو فتح کر چکے تھے اور عربوں نے آپ کی اطاعت قبول کر لی تھی۔ اور لوگوں کی دو قسمیں ہو چکی تھیں ۔یا تو اسلام میں داخل تھے اور یا تلوار سے خوفزدہ تھے چنانچہ ہم مدینہ کی ایک جانب ٹھہرے۔ پھر ہم مسجد میں جانے کے ارادے سے نکلے حتیٰ کہ ہم اس کے دروازے تک پہنچ گئے ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مسجد میں ایک جنازہ پڑھا رہے ہیں۔ ہم ایک طرف کھڑے رہے۔ اور لوگوں کے ساتھ نماز (جنازہ) میں شریک نہ ہوئے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے ملاقات اور ان سے بیعت سے پہلے یہ کرنا نہیں چاہتے تھے۔

پھر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم فارغ ہوئے، ہمیں دیکھا اور بلا لیا اور دریافت

besturdubooks.wordpress.com

فرمایا، تم کون ہو؟
ہم نے عرض کیا۔ بنی سعد ہذیم میں سے ہیں۔
آپؐ نے فرمایا، کیا تم مسلمان ہو؟ ہم نے عرض کیا، ہاں! آپؐ نے فرمایا۔ تم نے اپنے بھائی کی نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھی؟
ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ہم نے سمجھا کہ آپؐ سے بیعت کر لینے سے پہلے ہمارے لیے یہ جائز نہ ہوگا۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جہاں بھی تم نے اسلام قبول کر لیا تو تم مسلمان ہو۔
کہتے ہیں کہ پھر ہم نے اسلام قبول کیا اور اسلام پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے دست مبارک پر بیعت کی۔ پھر ہم واپس اپنے سامان کے پاس آگئے اور ہم نے اپنے میں سے ایک خادم کو وہاں رکھا ہوا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہماری تلاش میں آدمی بھیجا۔ چنانچہ اسے بھی آپؐ کے پاس لے جایا گیا اور آگے بڑھ کر ہمارے اس ساتھی نے بھی آپؐ سے اسلام پر بیعت کی۔
ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ ہم میں سے چھوٹا ہے اور یہ ہمارا خادم ہے۔ آپؐ نے فرمایا، قوم میں سے چھوٹا ان کا خادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر برکات نازل فرمائے۔
راوی کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ ہم میں سب سے بہتر تھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی دعا کی برکت سے ہم سے زیادہ قرآن پڑھ گیا۔
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسے ہم پر امیر مقرر فرما دیا۔ وہی ہمیں نماز پڑھاتا تھا۔ جب ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا انہوں نے ہم سے ہر آدمی کو چاندی کے کئی کئی اوقیہ انعام دیا، پھر ہم واپس اپنی قوم کی طرف آئے اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت عطا فرمائی۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد بنی فزارہ

رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے طلب باراں

ابو ربیع بن سالم کتاب الاکتفاء میں فرماتے ہیں۔
"اور جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے۔ تو آپ کی خدمت میں بنی فزارہ کا وفد حاضر ہوا جو دس آدمیوں سے زیادہ پر مشتمل تھا، جن میں خارجہ بن حصین اور حسن قیس بھی تھا جو عیینہ بن حصن کا بھائی تھا اور یہ وفد میں سب سے کم عمر تھا۔
یہ لوگ بنت حرث کے گھر میں ٹھہرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلام کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہوئے۔ یہ لوگ دبلی اور نحیف سواریوں پر سوار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاقہ کا حال دریافت فرمایا ایک بولا اے اللہ کے رسول ہمارے شہر برباد ہوگئے۔ ہمارے مویشی ہلاک ہوگئے۔ ہمارے باغات خشک ہوگئے اور اہل وعیال فاقے کرنے لگے۔
اس لیے اپنے پروردگار سے دعا فرمایئے کہ ہم پر بارش فرمائے اور اپنے پروردگار کے پاس ہماری شفاعت فرمایئے اور آپ کے پروردگار کو بھی آپ کے پاس ہماری سفارش کرنی چاہیے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) بدبخت

besturdubooks.wordpress.com

ہیں نے اپنے پروردگار عزوجل کے پاس شفاعت کردی۔ لیکن وہ کون ہے؟ جس کے پاس ہمارا پروردگار سفارش کرے؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ بزرگ ہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور وہ اس کی عظمت اور جلال کے باعث گواہی دیتی ہے۔ جیسے لوہے کا کجاوہ آواز دیتا ہے۔ پھر آپؐ منبر پر چڑھے اور کچھ کلمات فرمائے اور آپؐ کسی دعا کے موقع پر ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ مگر دعائے استسقاء میں آپؐ نے ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپؐ کے بغلوں کی سفیدی بھی نظر آگئی۔ اور آپؐ کی دعا میں سے یہ الفاظ یاد ہیں، اے اللہ اپنے ملک اپنے چوپاؤں کو سیراب کر دے۔ اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مردہ علاقے کو زندہ فرما۔ اے اللہ ہمیں بارش سے سیراب کر دے جو راحت رساں ہو۔ روئیدگی پیدا کرنے والی ہو، وسعت بخش ہو۔ عام ہو۔ آجل نہ ہو، نافع ہو۔ مضر نہ ہو، اے اللہ ہمیں اپنی رحمت سے لذت اندوز کر۔ عذاب وہدم۔ اور غرق سے محفوظ رکھ۔ نیز تباہی اور ہلاکت و بربادی سے بھی، اے اللہ ہم پر بارش بھیج، اور ہمیں دشمن پر فتح عطا کر۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد بہراء کی آمد

اہل وفد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا لطف وعنایت

واقدی کریمہ بنت مقداد سے نقل کرتے ہیں۔

میں نے اپنی والدہ ضباعتہ بنت زبیر بن عبد المطلب کو کہتے سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں یمن سے بہراء کا وفد حاضر ہوا۔ یہ کل تیرہ آدمی تھے۔ یہ لوگ اپنی سواریاں ہنکاتے ہوئے مقدادؓ کے دروازے تک آگئے۔ اور ہم بنی جذیلہ کی بستی میں اپنے گھروں کے اندر تھے۔ حضرت مقدادؓ ان کی طرف بڑھے۔ ان کا استقبال کیا اور انہیں ٹھہرا لیا۔ ان لوگوں نے حضرت مقدادؓ کے ہاں کھانا کھایا۔ کھانے کا پیالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا۔ واپسی پر ابو معبدؓ نے اہلِ وفد کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے بھی اسی میں سے تناول فرما کر یہ حصّہ واپس کیا ہے۔ لہٰذا اسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی انگلیوں کی برکت بھی ہے۔

یہ سنتے ہی اہل وفد نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ اور کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ ان کا ایمان بہت محکم ہو گیا۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی خواہش تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

بعدازاں ان لوگوں سے فرائض کا علم سیکھا۔ چند روز ٹھہرے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں وداع ہونے کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں انعامات دینے کا حکم دیا اور وہ واپس اپنے اہل وعیال میں چلے گئے۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد عذرہ کی آمد

اہلِ وفد کو فتح شام کی خوش خبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

۹ھ ماہِ صفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بارہ آدمیوں کا ایک وفد آیا، یہ عذرہ کا وفد تھا۔ اس میں حمزہ بن نعمان بھی شامل تھے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، تم کون لوگ ہو!

انہوں نے جواب دیا۔ آپؐ سے کلام کرنے والا آپؐ سے اجنبی نہیں ہم بنو عذرۃ ہیں ہم قصی کے بھائی ہیں، ہم نے ہی قصی کو مدد دی۔ اور وہ ہم ہی تھے جنہوں نے بطن مکہ سے خزاعہ اور بنی بکر کو نکال باہر کیا.....

اور ہماری ان سے قرابت اور رشتہ داریاں ہیں۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

خوش آمدید۔ تم اپنے ہی گھر میں آئے ہو، میں نے تمہیں پہلے پہچانا تھا۔

پھر یہ لوگ مسلمان ہوگئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں خوش خبری دی کہ شام فتح ہوگیا اور ہرقل دور دراز علاقہ میں فرار ہوگیا ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے آپؐ نے ہدایت فرمائی کہ کاہنوں کی نہ بات

besturdubooks.wordpress.com

سیں نہ اُن کا اعتبار کریں۔ نیز انہیں ان ذبائح سے روکا جو کفر و شرک کے زمانہ میں وہ (عبادت سمجھ کر) کیا کرتے تھے۔ اور انہیں سمجھایا اور بتایا کہ قربانی تو بس اللہ کے نام ہی کی واجب ہے۔

یہ لوگ حضرت رملہؓ کے گھر میں کچھ روز مقیم رہے۔ پھر انعامات حاصل کر کے واپس چلے گئے۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد بلی

اہلِ وفد کے استفسارات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم سے

چند اہم مسائل فقہیہ یہ وفد ۹ھ ربیع الاول کے مہینہ میں آپؐ کی خدمت با برکت میں حاضر ہوا۔ انہیں رویفع بن ثابت بلوی نے اپنے ہاں ٹھہرایا۔ وہی ان لوگوں کو نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یہ میری قوم ہے۔!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ تجھے اور تیری قوم کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔

یہ لوگ اسلام لے آئے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں، جس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی۔ جو بھی اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین پر مرے گا۔ وہ آگ جہنم میں جائے گا۔

وفد کا بوڑھا آدمی ابو ضبیب کہنے لگا: اے اللہ کے رسول میں ضیافت کرنے کا بڑا شوقین ہوں۔ کیا میرے لیے اس میں کچھ ثواب ہوگا؟۔

آپؐ نے فرمایا ہاں! جو بھلائی بھی تو کسی امیر یا غریب کے ساتھ کرے وہ صدقہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اس نے عرض کیا! اللہ کے رسول ضیافت کب تک کے لیے ہوتی ہے۔

آپؐ نے فرمایا! تین روز کے لیے اور جو اس سے زیادہ ہو وہ صدقہ ہے۔ اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تیرے پاس اس کے بعد بھی ٹھہرا رہے اور تجھے تنگ کرے۔

اس نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول ویران زمین میں جو گمشدہ بکریاں مجھے مل جایا کرتی ہیں، ان کے متعلق آپؐ کا کیا ارشاد ہے؟

آپؐ نے فرمایا! وہ تیرا یا تیرے بھائی کا اور یا بھیڑیئے کا نوالا ہے۔

اس نے عرض کیا! اور اونٹ؟ آپؐ نے فرمایا! تجھے اس سے کیا تعلق؟ اسے رہنے دے یہاں تک کہ وہ (خود ہی) اپنے مالک کے پاس پہنچ جائے۔

حضرت رویفعؓ فرماتے ہیں پھر یہ لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور میرے گھر واپس آ گئے۔

دیکھتا کیا ہوں اچانک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میرے مکان کی طرف کھجوریں لیے تشریف لا رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ان کھجوروں سے ان کی دعوت کرنے کی سکت پیدا کرو۔

وہ لوگ یہ اور دوسری جگہ کی ہمہ قسم کی کھجوریں کھاتے، تین روز ٹھہرے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں انعام سے سرفراز فرمایا اور رخصت کر دیا، اور یہ لوگ واپس اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے۔

اسی واقعہ سے متعلق احکام فقہیہ

۱۔ مہمانی کی مدت اور میزبان کا فریضہ

یہ کہ مہمان جس کے گھر میں سے ٹھہرے اسے تین دن تک مہمان رہنے کا حق ہے۔ اور اس کے تین مراتب ہیں۔ واجب۔ مستحب اور صدقہ۔

واجب حق تو ایک دن اور ایک رات کا ہے۔ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں تینوں درجوں کا ذکر فرمایا، جو ابو شریح رضی اللہ عنہ اسلمی سے مروی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اور اس کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔ یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی انعام سے خدمت کرے۔

عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول اس کا (جائزہ) انعام کیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا، ایک دن اور ایک رات۔ اور ضیافت تین روز تک ہوتی ہے اور جو اس سے بڑھ جائے، وہ ضیافت نہیں صدقہ ہے، اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے ہاں ٹھہرا رہے اور اسے تنگ کرتا رہے۔

۲-لاوارث بکریوں اور اونٹوں کی ملکیت

نیز اس لاوارث بکریوں کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور جب تک بکری کا مالک نہ آجائے گا۔ یہ بکریاں پکڑنے والے ہی کی ملکیت میں رہیں گی۔

البتہ اصحاب احمدؒ میں سے متقدمین اس کے خلاف ہیں۔ اور ابوالحسین نے فرمایا ہے۔ کہ سال گذرنے سے قبل اس مال میں تصرّف نہ کرے۔ نیز (لاوارث) اونٹ کا حاصل کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر بالکل چھوٹا سا بچہّ ہو، اور بھیڑیوں اور دوسرے درندوں سے اپنا تحفّظ نہ کر سکتا ہو۔ اس صورت میں اس کا حکم نص کی تنبیہہ اور اشارہ کے مطابق بکری کا سا ہو گا۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد ذی مرّہ

قحط زدہ لوگوں کے لئے
حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے باراں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں تیرہ آدمیوں پر مشتمل ذی مرۃ کا وفد حاضر ہوا، حرث بن عوف ان کا سردار تھا۔

اہل وفد کے سردار نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کی قوم اور آپؐ ہی کا خاندان ہوں۔ ہم لوگ بنی لوی بن غالب سے تعلّق رکھتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے تبسّم فرمایا۔ اور حرث سے پوچھا، اپنے اپنے اہل کو کہاں چھوڑا ہے؟

اس نے عرض کیا: سلاح اور اس کے قریب!

آپؐ نے دریافت فرمایا! اور ملک کا کیا حال ہے۔

اس نے عرض کیا! اللہ کی قسم ہم قحط زدہ ہیں۔ مال میں مغز نہیں رہا۔ اس لیے ہمارے لیے دعا فرمایئے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ ان پر بارش فرما،

یہ لوگ چند روز ٹھہرے۔ پھر واپسی کا ارادہ کیا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں وداع ہونے کے لیے حاضر ہوئے۔ آپؐ نے

besturdubooks.wordpress.com

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انعام دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے ان کو دس دس اوقیہ چاندی عنایت فرمائی اور حرث بن عوف کو زیادہ انعام یعنی بارہ اوقیہ رحمت فرمایا؛ پھر یہ لوگ اپنی بستی میں واپس آگئے، یہاں آکر انہوں نے دیکھا کہ ان کے علاقہ میں خوب بارش ہوچکی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا کب یہ بارش ہوئی؟ تو پتہ چلا۔ کہ ٹھیک اسی دن بارش ہوئی تھی جس دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے باراں فرمائی تھی، پھر تو ان کا علاقہ سرسبز و شاداب ہوگیا۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد خولان

عم انس نامی بُت کی داستانِ عجیب

شعبان ۱۰ھ میں خولان کا وفد جو دس آدمیوں پر مشتمل تھا۔ حاضر خدمت نبوی ہوا۔

ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ہم ان لوگوں کے سردار ہیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں، ہم اللہ عزوجل پر ایمان لاتے ہیں، اور اس کے رسول کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم اونٹوں پر سفر کر کے آپؐ کی خدمت بابرکت میں پہنچے ہیں۔ ہم زمین کی سخت اور نرم جگہ پر چلے ہیں۔ اور تمام احسان اللہ کا اور اس کے رسول کا ہے۔ اور ہم آپؐ کی زیارت کے مقصد سے حاضر ہوئے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: تم نے میری خاطر سفر کی جو بات کی تو جان لو تمہارے لیے اونٹ کے ہر قدم پر ایک نیکی ہے۔ اور تمہارا یہ قول "کہ میری زیارت کرنے کے لیے" آئے ہو تو جان لو جس نے مدینہ میں میری زیارت کی وہ قیامت کو میرا پڑوسی ہوگا۔

انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول پھر تو اس زحمت میں کوئی خسارہ نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: عم انس کا کیا ہوا؟

یہ خولان کا بُت تھا۔ جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا آپ خوش ہو جایئے۔ اللہ تعالےٰ اس کی عوض آپ کا دین عطا فرمایا: اور ہم میں سے ایک بوڑھا اور ایک بوڑھیا باقی رہ گئے ہیں جو ابھی تک اسی کے دامن سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اور جب ہم جائیں گے۔ تو اس کو انشاء اللہ تعالےٰ توڑ پھوڑ کر زمین کے برابر کر دیں گے سچ تو یہ ہے کہ ہم اس کی وجہ سے فتنہ اور فریب میں مبتلا تھے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! تم نے اس کا سب سے بڑا کیا فتنہ دیکھا؟

کہنے لگے: ہمیں قحط سالی نے آن لیا۔ حتیٰ اکہ ہم ہر ناقص چیز تک کھا گئے۔ پھر ہم نے حسبِ استطاعت مال جمع کیا۔ اور اس سے ایک سو بیل خریدے۔ انہیں عم انس کے نام پر ایک ہی صبح کو ذبح کر دیا۔ اور درندوں کے لیے انہیں وہیں چھوڑ دیا، حالانکہ درندوں کی نسبت ہم خود ان کے زیادہ محتاج تھے۔ اتفاق کی بات اس وقت بارش ہوگئی۔ ہم نے دیکھا کہ لوگ اس بات کا چرچا کر رہے تھے یہ عم انس کا ہم پر فضل اور انعام واحسان ہے۔

نیز ان لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو بتایا۔ کہ ہم فصل بوتے تو اس کا حصّہ مقرر کر دیا کرتے تھے اور اس کا نام رکھ دیتے تھے۔ پھر ہم دوسرا کھیت بوتے۔ تو اسے اللہ کے نام پر روک دیتے، جب کبھی آندھی آتی اس کھیت کو لپیٹ میں لے لیتی جسے ہم نے عم انس کے نام سے منسوب کر رکھا تھا تو ہم اللہ کے نام والی کھیتی کو عم انس کے نام کر دیتے۔ اور جب کبھی دوسری کھیتی پر تباہی آتی تو ہم عم انس والی کھیتی کو اللہ کے نام کی طرف منتقل نہ کرتے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق نازل فرمایا ہے۔ وجعلوا للّٰہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبًا۔

besturdubooks.wordpress.com

نیز اہل وفد نے بتایا کہ ہم اس کے پاس اپنے جھگڑے لے جاتے۔ تو یہ بولتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! کہ یہ شیاطین تھے جو تم سے باتیں کرتے تھے۔

بعد ازاں اہل وفد نے فرائض کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے انہیں بتایا۔ اور وعدہ پورا کرنے۔ امانت ادا کرنے۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک اور برتاؤ کرنے اور کسی پر ظلم نہ کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا بے شک ظلم قیامت کے اندھیروں میں سے ہے۔

پھر چند روز کے بعد انہیں انعام دے کر الوداع کیا۔ یہ لوگ اپنی قوم میں واپس پہنچے۔ اور اترتے ہی عم (بت) کو توڑ پھوڑ کر ختم کر دیا۔ [1]

---

[1] : شرک اور بت پرستی کا جو عقیدہ نسلوں اور پشتوں اور صدیوں سے چلا آرہا تھا، قبول اسلام کے بعد اس کا نسیاً منسیاً ہو جانا اور وہ بھی آناً فاناً اتنا آسان نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس بت کو توڑنے پھوڑنے کے سلسلہ میں صورت پیش آئی لیکن یہ کارنامہ جب سرانجام پا گیا تو وہ ذراسی کھٹک جو باقی رہ گئی تھی وہ بھی دُور ہو گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

وفد محارب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت یادداشت

حجتہ الوداع کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں محارب کا وفد حاضر ہوا۔ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے لیے تمام عربوں سے زیادہ قوی الایمان تھے،

ان مواقع پر جب موسم حج تھا۔ اور آپؐ قبائل عرب کو اللہ کی طرف دعوت دے رہے تھے۔ اسی قوم میں سے دس آدمی اپنی پوری قوم کی جانب سے نائب بن کر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور اسلام لے آئے۔ حضرت بلالؓ صبح شام ان کا کھانا لاتے۔ آخر ایک روز یہ لوگ ظہر سے لیکر عصر تک نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی مجلس میں بیٹھے، آپؐ نے ایک آدمی کو پہچان لیا۔ اور اسے غور سے ملاحظہ فرمانے لگے۔

جب محاربی نے اپنی طرف آپؐ کی نگاہ دیکھی تو کہنے لگا: اے اللہ کے رسول شاید آپؐ مجھے پہچان رہے ہیں۔؟

آپؐ نے فرمایا! میں تمہیں پہلے بھی دیکھ چکا ہوں،

محاربی نے جواب دیا۔ ہاں! خدا کی قسم آپؐ نے مجھے دیکھا بھی ہے اور مجھ سے باتیں بھی کیں ہیں۔ اور میں نے بدترین طریقہ پر جواب دیا تھا۔ اور عکاظ کے میلہ میں نے بدترین انداز میں آپ کی دعوت اسلام رد کی تھی۔ جب قبائل عرب

besturdubooks.wordpress.com

کو مخاطب فرما رہے تھے۔

جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: ہاں ! ٹھیک کہتے ہو۔

پھر محاربی بولا۔ اے اللہ کے رسول اس روز میرے دوستوں میں مجھ سے زیادہ آپؐ کے خلاف کوئی سخت نہ تھا اور نہ اسلام سے زیادہ دور تھا۔ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھے زندہ رکھا۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کی تصدیق کرلی، اور وہ میرے تمام ساتھی اپنے سابقہ (کفر کے) دین پر مر چکے ہیں۔

جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! بے شک دل اللہ عزوجل کے قبضہ میں ہوتا ہے۔

محاربی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپؐ کے قدموں پر حاضر ہو جانے کے باعث میرے لیے بخشش کی دعا کیجیے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! اسلام اپنے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

بعد ازاں پھر یہ لوگ واپس چلے گئے۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد صُداء

حضرت سعدؓ بن عبادہ کی طرف سے میزبانی کی پیش کش

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں صداء کا وفد حاضر ہوا۔ تو حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انہیں میرے ہاں ٹھہرنے کی اجازت دیجئے۔

چنانچہ یہ لوگ ان کے ہاں ٹھہرے انہوں نے ان کی خوب خاطر و مدارت کی اور حسب ضرورت لباس تک دیا۔ پھر انہیں لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے آپؐ سے اسلام پر بیعت کی۔ اور کہنے لگے، ہم اپنے ان لوگوں کی جانب سے جو یہاں نہیں آسکے آپؐ کے سامنے ضامن ہیں۔ چنانچہ بعد کو جب یہ اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے۔ تو ان میں اسلام خوب پھیل گیا۔ اور حجۃ الوداع میں ان کے ایک سو آدمیوں نے جناب رسول اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کی۔

واقدیؒ نے بنی مصطلق کے کسی آدمی سے یہ واقعہ نقل کیا ہے۔ اسی سابقہ میں ایک بعث کا ذکر بھی ہوا۔ کہ جس میں لشکر اسلام کا سفید جھنڈا اور اسباہ

besturdubooks.wordpress.com

رنگ کا پرچم تھا۔

اہل وفد میں سے ایک نے عرض کیا!

یا رسول اللہ ہمارے ہاں ایک کنواں ہے، جاڑوں کے موسم میں تو اس کا پانی ہمیں کفایت کرتا ہے، لیکن گرمی کے موسم میں کم پڑجاتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ادھر ادھر کے گھاٹوں پر متفرق ہو جاتے ہیں، ابھی ہم مسلمانوں کی تعداد تھوڑی سی ہے (ہمارا پراگندہ ہونا) خطرہ سے خالی نہیں۔ لہٰذا خدائے عزوجل سے دعا کیجئے، کہ ہمارا کنواں بھر جائے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا، سات کنکر یاں لاکر مجھے دو۔

وہ پیش کردی گئیں، آپؐ نے انہیں اپنے ہاتھ سے رگڑا، پھر واپس کر دیا، اور فرمایا۔

جب وہاں پہنچو تو ایک ایک کر کے انہیں کنوئیں میں ڈال دینا، اور بسم اللہ کہہ لینا۔

ایسا ہی کیا گیا، وہ کنواں پانی سے بھرا ہوا اندارا بن گیا، جواب تک موجود ہے،،

اسی واقعہ سے متعلق فقہی احکامات

۱۔ پرچم کا استعمال مستحب ہے

اس سے ثابت ہوا کہ لشکر کے لیے جھنڈے اور پرچم کا استعمال مستحب ہے۔ اور مستحب یہ ہے، کہ جھنڈا (لواء) سفید ہو، اور پرچم (رایہ) سیاہ ہو۔ اس میں کچھ کراہت نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۔ آبِ زمزم سے وضو جائز ہے

نیز اس سے مقدس پانی سے وضو کا جواز بھی نکلتا ہے، اس سے وضو مکروہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح زمزم کے پانی سے وضو کرنا مکروہ نہ ہوگا۔ اور نہ ایسے پانی سے وضو مکروہ ہوگا۔ جو کعبہ کی چھت پر بہ رہا ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفدِ غسّان

اسلام پر ثابت قدم رہنے والے تین مومن

یہ وفد ۱۰ھ رمضان میں حاضر ہوا۔ یہ وفد تین آدمیوں پر مشتمل تھا یہ لوگ اسلام لے آئے اور کہنے لگے: ہم نہیں جانتے، کہ ہماری قوم ہمارا اتباع کرے گی یا نہیں کرے گی۔ کیونکہ وہ لوگ اپنے مسلک کو باقی رکھنا اور قیصر کا قرب پسند کرتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں انعامات دیے۔ اور وہ واپس قوم کے پاس آئے۔ ان لوگوں نے ان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنا اسلام چھپائے رکھا۔ آخران میں سے دو اسلام پر فوت ہو گئے۔ اور تیسرے نے یرموک کے سال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا۔ وہ حضرت ابو عبیدہؓ سے ملا۔ اور انہیں اپنے اسلام کی خبر دی چنانچہ وہ اس کی بہت عزت کرتے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد سلاماں

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دعائے باراں

نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں سلامان کا وفد جو سات آدمیوں پر مشتمل تھا حاضر ہوا۔ جن میں حبیب بن عمرو بھی تھے۔ یہ لوگ مسلمان ہو گئے۔

حبیبؓ کہتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے رسول! سب سے بہتر عمل کونسا ہے؟

آپؐ نے فرمایا! اپنے وقت پر نماز ادا کرنا۔ پھر انہوں نے طویل حدیث ذکر کی۔ اور (اہل وفد) نے آپؐ کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ عصر کی نماز ظہر کے قیام سے خفیف تھی۔

پھر (اہل وفد) نے آپؐ کی خدمت میں قحط سال کی شکایت پیش کی، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دعا فرمائی، اے اللہ! انہیں ان کے گھروں میں بارش سے نوازنا۔

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ہاتھ زیادہ اٹھائیے۔ تاکہ زیادہ اور خوب (بارش ہو)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے تبسّم فرمایا: اور اس قدر ہاتھ اٹھائے، کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی بھی نظر آگئی۔ پھر کھڑے ہو گئے۔ اور

besturdubooks.wordpress.com

۔ ہم وہاں تین روز ٹھہرے اور آپ ﷺ
کی ضیافت (کے انعامات) ہم پر جاری رہے۔ پھر ہم نے وداع ہونا چاہا
آپ ﷺ نے ہمیں انعامات سے نوازا۔ اور ہم میں سے ہر آدمی کو پانچ پانچ
اوقیہ عنایت فرمایا۔ نیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے معذرت بھی کی۔ اور کہا۔ آج ہمارے
پاس زیادہ مال نہیں۔ ہم نے کہا: یہ تو بہت ہی زیادہ اور خوب ہے۔ پھر ہم
اپنے وطن واپس آگئے یہاں آکر معلوم ہوا۔ جس وقت اور جس گھڑی نبی اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی، اسی روز اور اسی گھڑی بارش ہوئی۔
واقدیؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ وفد ۱۰ھ شوال کے مہینہ میں حاضر ہوا تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد بنی عبس

بنی عبس کا وفد آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمارے اطلاع دینے والے ہمارے پاس آ گئے اور کہنے لگے کہ جس کی ہجرت نہ ہو۔ اس کا اسلام نہیں۔ اور ہمارے اموال اور مویشی ہی ہماری معاش ہیں۔ اور اگر معاملہ یوں ہی ہے کہ جس کی ہجرت نہیں ہے اس کا اسلام نہیں، تو پھر ان اموال اور مویشیوں میں کچھ بھی بھلائی نہیں ہم نے انہیں بیچ دیا اور آخری (مال) سے بھی ہم نے علیحدگی (ہجرت) اختیار کر لی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم جہاں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہو۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد غامد

ایک عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعہ

واقدیؒ فرماتے ہیں۔
۱۰ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غامد کا وفد آیا۔ جو دس آدمیوں پر مشتمل تھا۔ انہوں نے آپؐ پر سلام پیش کیا اور اسلام کا اقرار کیا آپؐ نے انہیں اسلامی شریعت کے چند قوانین تحریر فرما دیے اور دریافت فرمایا!
"تم نے اپنے سامان کی حفاظت پر کس کو پیچھے چھوڑا ہے۔
کہنے لگے سب سے کم عمر کو! اے اللہ کے رسول۔
آپؐ نے فرمایا، وہ تمہارے سامان سے غافل ہو کر سو گیا تھا یہاں تک کہ ایک آنے والا آیا، اور تم میں سے ایک کا صندوق اٹھایا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی بول اٹھا۔ اے اللہ کے رسول۔ میرے سوا اس جماعت میں سے کسی کا صندوق نہیں ہے۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ پکڑا گیا۔ اور اسے اپنی جگہ پر لوٹا دیا گیا۔
یہ جماعت جلدی سے نکلی، اور اپنے سامان کے پاس آئی اس (نگران) سے معلوم کیا کہ کچھ واقعہ پیش آیا تھا جیسا کہ آپؐ نے خبر دی تھی؟

besturdubooks.wordpress.com

وہ کہنے لگا۔ میں گھبرا کر نیند سے بیدار ہوا تو میں نے صندوق گم پایا۔ میں اس کی تلاش میں نکلا اچانک ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو وہ مجھ سے (بچنے) کے لیے بھاگ اٹھا اس کی جگہ تک پہنچا وہاں پر کھدائی کے نشانات تھے، اس نے صندوق چھپا دیا تھا میں نے

وہ کہنے لگے، ہم گواہی دیتے ہیں کہ (محمد) اللہ کے سچے رسول ہیں۔

اس کے مل جانے کی خبر دی تھی۔ اور واقعی یہ واپس مل بھی گیا۔

چنانچہ یہ لوگ واپس نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا سنایا، وہ لڑکا بھی حاضر ہوا۔ جو (نگرانی) کے لیئے پیچھے رہ گیا تھا چنانچہ وہ بھی مسلمان ہو گیا۔

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے ابی بن کعبؓ کو حکم دیا۔ انہوں نے انہیں قرآن پاک سکھایا اور دیگر وفود کی طرح انہیں بھی انعامات دے کر رخصت کیا۔ لہ

لہ: آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا یہ معمول تھا کہ آپ تالیف قلب کے لیئے ان لوگوں کی ضرور مدد فرماتے تھے، جو کسی درجہ میں بھی امداد و اعانت کے مستحق اور سزاوار ہوں۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد ازد

حکمت کی باتیں نبوّت سے قریب ہیں لیکن نبوت ختم ہو چکی ہے

بیس قابل عمل خصائل

ابو نعیمؒ نے کتاب معرفتہ الصحابہ میں اور حافظ ابو موسیٰ مدینی نے احمد بن ابی حواری کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے وارانی سے سنا۔ انہیں علقمہ بن یزید سے انہیں سوید ازدی سے انہیں اپنے والد سے انہیں اپنے دادا سوید بن حرث سے روایت ملی، کہ میں اپنی قوم کے سات افراد کے ساتھ وفد کی صورت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ہم نے آپؐ سے گفتگو کی تو آپؐ نے ہمارے طریقہ کلام اور خاموشی کو مستحسن سمجھا۔

آپؐ نے فرمایا۔ تم کیا ہو؟

ہم نے عرض کیا ہم مومن ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا، ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے ایمان اور قول کی کیا حقیقت ہے؟

besturdubooks.wordpress.com

ہم نے عرض کیا، پندرہ خصائل، پانچ کا آپؐ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ان پر ایمان لائیں اور پانچ ہم نے زمانہ جاہلیت ہی میں پیدا کر لیے تھے۔ ہم انہی پر قائم ہیں۔ ہاں اگر آپؐ ان میں سے کسی کو ناپسند فرما دیں تو بے شک اسے چھوڑ دیں گے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، وہ پانچ کیا ہیں؟ جن کا میرے قاصدوں نے تمہیں حکم دیا ہے۔

ہم نے جواب دیا کہ آپؐ نے ہمیں اللہ۔ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اس کے رسولوںؑ اور موت کے بعد زندہ ہونے پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا، اور وہ پانچ کیا ہیں کہ جن پر میں نے تمہیں عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

ہم نے عرض کیا۔ آپؐ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لا الٰہ الا اللہ (کلمہ طیبہ) پڑھیں۔ نماز قائم کریں۔ زکوٰۃ دیں۔ رمضان کے روزے رکھیں اور جو استطاعت رکھتا ہو وہ بیت محرم کا حج بھی کرے۔

آپؐ نے فرمایا، وہ پانچ فضائل کیا ہیں جو تم نے زمانہ جاہلیت میں سے پیدا کیے؟

ہم نے عرض کیا، آرام کے وقت شکر کرنا۔ مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ قضا و قدر پر راضی رہنا۔ جنگ کے موقع پر ڈٹ جانا اور دشمنی اور شماتت اعداء سے باز رہنا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، دانا ہیں۔ عالم ہیں۔ سمجھ بوجھ اور فقاہت سے انبیاء (کی طرح)۔ بن جاتے (لیکن نبوت ختم ہو گئی ہے۔)

پھر آپؐ نے فرمایا، اور میں تمہیں پانچ مزید بتانا ہوں اس طرح تمہارے لیے بیس خصائل مکمل ہو جائیں گے۔ اگر تم ایسے ہی ہو کہ جیسا کہہ رہے ہو۔ تو

besturdubooks.wordpress.com

جو تم کھاتے نہیں اسے جمع نہ کرنا۔ اور جن جگہوں میں تم نہیں رہتے، انہیں تعمیر نہ کرنا اور جس کام سے کل الگ ہونے والے ہو، اس میں انہماک نہ کرنا اور اس اللہ سے ڈرتے رہنا جس کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا اور اسی کے سامنے تمہیں پیش کیا جائے گا۔ اور جس (جنت) کو تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا اور اس میں تم ہمیشہ رہو گے۔ اس کی طرف راغب رہنا۔

پھر یہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے اور آپ کی وصیت کو یاد رکھا اور ان وصایا پر سختی اور پابندی سے عمل کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد بنی منتفق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ

ہمیں عبداللہ بن امام احمد بن حنبل سے مسند احمدؒ میں روایت ملی، انھوں نے بتایا مجھے ابراہیم بن حمزہ بن محمد بن حمزہ بن مصعب بن زبیر زبیدی نے لکھا کہ میں تجھے یہ حدیث لکھ رہا ہوں اور میں نے اسے پیش بھی کیا اور جو میں نے آپؐ کی حدیث لکھی ہے اسے سنا، بتایا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن مغیرہ خزامی سے انھیں عبدالرحمٰن بن عیاس انصاری سے انھیں دلھم بن اسود بن عبداللہ بن حاجب بن عامر بن منتفق عقیل سے انھیں اپنے والد سے انھیں اپنے چچا لقیط بن عامر سے روایت ملی۔ دلہم کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت ابوالاسود بن عبداللہ نے بتائی انھیں عاصم بن لقیط سے یہ روایت ملی کہ لقیط بن عامر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد کے ساتھ حاضر ہوا۔ اس کے ہمراہ اس کا ایک ساتھی نہیک بن عاصم بن مالک بن منتفق بھی تھا۔

لقیط بتاتے ہیں کہ میں اور میرا ساتھی نکلے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب آپؐ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے آپؐ

besturdubooks.wordpress.com

کی زیارت کی۔ آپؐ لوگوں کے سامنے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا! اے لوگو میں نے تم سے اپنی آواز چار روز تک پوشیدہ کر رکھی تھی۔ آگاہ ہو آج سنو، خبردار کیا کوئی آدمی ایسا ہے جسے اس کی قوم نے بھیجا ہو اور کہا ہو کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کو اس کی خبر دو۔ یاد رکھو پھر کوئی آدمی اس کے دل کے خیالات یا اس کے ساتھی کی باتیں یا کوئی گمراہ آدمی اس کو باتوں میں لگا لیتا ہے۔ یاد رکھو؛

مجھے پوچھا جائے گا۔

کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ یاد رکھو، سنو اور جیو، خبردار، بیٹھ جاؤ۔ لوگ بیٹھ گئے۔ میں اور میرا ساتھی کھڑے ہو گئے۔ جب آپؐ کی نظر ہماری طرف ہوئی تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول آپؐ کے پاس علم غیب نہیں!

آپ ہنس پڑے اور آپؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا، اللہ خوب جانتا ہے میں سقطہ چاہتا ہوں انھوں نے عرض کیا، آپؐ کے پروردگار نے (غیب) کی کنجیاں نہیں بتائیں۔ غیب کی پانچ باتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ (پانچ) کیا ہیں؟

آپؐ نے فرمایا، موت کا علم صرف خدا جانتا ہے کہ تم میں سے کوئی کب مرے گا؟ لیکن تم نہیں جانتے، اور مادہ (بچہ) کا علم جب کہ وہ رحم میں ہوتا ہے وہ جانتا ہے اور تم اسے نہیں جانتے اور کل کیا ہو گا۔ اس کا علم اسی کو ہے نہ تم جانتے ہو نہ جان سکتے ہو اور بارش کے دن کا علم کہ وہ کب نازل ہو گی؟ تم خوفزدہ اور ہراساں ہوتے ہو اور وہ ہنستا ہے، اور جانتا ہے کہ بارش قریب ہے۔

لقیط کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم ایسے رب کی جانب سے بھلائی سے محروم نہ رہیں گے جو ہنستا ہے۔

نیز فرمایا! اور قیامت کے دن کا علم؟

besturdubooks.wordpress.com

ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمیں بھی وہ سکھائیے جو لوگ جانتے ہیں اور آپؐ (انھیں) سکھاتے ہیں کیونکہ ہم ان میں سے ہوں، یعنی مذحج قبیلہ جو ہمارے قریب ہے اور خثعم جو ہمارا ساتھی اور ہمارا خاندان ہے۔

وہ ہماری تصدیق (ایمان) کو سچّا نہ جانتے گا۔

آپؐ نے فرمایا" پھر تم لوگ رہو گے جب تک رہو گے۔ پھر آواز بھیجی جائے گی۔ تیرے معبود (اللہ) کی قسم اس (زمین) کی پشت پر کسی مقتول کی قتل گاہ یا کسی مردے کا مدفن باقی نہ رہے گا، کہ اس کی قبر نہ پھٹ جائے اور وہ سیدھا بیٹھ جائے گا۔ وہ اپنی جدید زندگی کو اپنے اہل میں سمجھ کر کہے گا، اے پروردگار کل جو تھا، آج کب ہے؟

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول جب ہمیں ہوائیں، آفات اور درندے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے تو وہ ہمیں کس طرح دوبارہ جمع کرے گا؟

آپؐ نے فرمایا، میں تجھے اس کی مثال اللہ کے نشانات (انعامات) میں دیتا ہوں کہ جس زمین کو تو دیکھے کہ وہ پرانی (قحط زدہ یا خشک بنجر) رہ جاتی ہے اور تو کہتا ہے کہ یہ کبھی زندہ (سرسبز آباد) نہ ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر بارش کرتا ہے۔ اور چند دن ہی گزرنے پاتے ہیں کہ تو دیکھ رہا ہوتا ہے کہ وہ ایک گھونٹ (آباد) ہوتی ہے۔ اور تیرے معبود کی قسم وہ تم پر اس سے زیادہ قادر ہے کہ تمہیں پانی سے جمع کرے۔ زمین کی کھیتی کو جمع کرے۔ اور تم اپنی قتل گاہوں اور قبروں سے نکلنے لگو۔ پھر تم اس کی جانب دیکھو گے اور وہ تمہاری جانب دیکھتا ہو گا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول یہ کیسے ہو گا؟ ہم سے تو زمین پُر ہو گی اور وہ ایک ہی ذات ہو گی، جو ہماری طرف دیکھ رہی ہو گی اور ہم اس کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

آپؐ نے فرمایا کہ میں تجھے اس کی مثال اللہ کے انعامات سورج، اور چاند میں دیتا ہوں جو بہت چھوٹی سی نشانیاں ہیں ایک ہی ساعت میں تم ان دونوں کو دیکھتے

besturdubooks.wordpress.com

ہو، اور وہ تمہیں دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جانبیں ایک دوسرے کی طرف سے مغلوب (محروم) نہیں ہوتے۔

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول، جب ہم اس سے ملیں گے تو اس وقت ہمارا پروردگار ہمارے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟

آپؐ نے فرمایا، تم اس کے سامنے اس حالت میں پیش کیئے جاؤ گے کہ تمہارے رخ اس کے سامنے ظاہر ہوں گے اور تمہاری کوئی چیز اس سے مخفی نہ ہوگی پھر تمہارا پروردگار اپنے ہاتھ میں پانی کا ایک چلّو بھر لے گا۔ اور تمہاری طرف مارے گا۔ تیرے معبود کی قسم تم میں سے کسی کا چہرہ اس سے خالی نہ رہے گا کہ اسے ایک قطرہ اس میں سے نہ لگے۔ رہا مسلم تو اس کا چہرہ اس سے بالکل سفید کپڑے کی طرح ہو جائے گا۔ رہا کافر تو اس پر چھڑکے گا یا فرمایا اس پر (اس کے) سیاہ کانے گناہ مارے گا۔ تمہارا نبی چلے گا اور اس کے نشان پا پر صالح لوگ چل پڑیں گے اس طرح وہ آگ کے ایک پل پر سے گزریں گے۔ جیسے تم میں سے کوئی ایک انگارے پر سے گذر جاتا ہے وہ حس کہے گا، اور اللہ تعالٰے فرمائے گا، الا (خبردار) پھر تم اپنے نبی کے حوضِ (کوثر) پر شدید ترین پیاس کی حالت میں پہنچو گے، واللہ اس قدر پیاسے ہو گے کہ میں نے کبھی نہ دیکھے ہوں گے، تمہارے معبود کی قسم تم میں سے جو بھی ہاتھ پھیلائے گا اس کے ہاتھوں میں ایک (پانی) کا پیالہ ہوگا جو تنکوں اور نجاست سے پاک ہوگا اور سورج و چاند کو روک دیا جائے گا۔ اور تم ان دونوں میں سے کسی کو نہ دیکھو گے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ہم کس طرح دیکھیں گے؟

آپؐ نے فرمایا، جس طرح آج تم دیکھتے ہو، جب دن میں سورج نکلا ہوتا ہے اور زمین روشن ہو جاتی ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول، ہمیں ہماری برائیوں اور نیکیوں کا بدلہ کیا ملے گا؟

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نیکی کا بدلہ دس گنا اور برائی کا صرف اس قدر

besturdubooks.wordpress.com

جتنی وہ ہوتی ہے ماسوا اس صورت کے کہ اللہ تعالیٰ معاف کردے۔

راوی فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول جنت اور دوزخ کیا ہیں؟

آپؐ نے فرمایا، تیرے معبود کی قسم، دوزخ کے سات دروازے ہیں اور دو دروازوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے کہ ایک سوار ستر سال تک ان دونوں کے درمیان چلتا رہے۔ اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اور ان کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے کہ ایک سوار ان کے درمیان ستر سال تک چلتا رہے۔

میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول۔ ہم جنت کی کس (نعمت) پر حاضر ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا، صاف شہد کی نہروں پر، ایسی شراب کی نہروں پر جن سے دردِ سر نہ ہوگا اور نہ ندامت ہوگی۔ اور دودھ کی نہروں پر جن کا ذائقہ متغیر نہ ہوگا اور ایسا پانی جو خراب نہ ہوا ہوگا اور میووں پر! اور تیرے معبود کی قسم تم نہیں جانتے اور اس کے ساتھ ساتھ بہترین اور پاکباز بیبیاں ہوں گی۔

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس میں ہماری بھی بیبیاں ہوں گی اور ان میں سے بھلائی کرنے والی بھی ہوں گی۔

آپؐ نے فرمایا، نیک عورتیں (مصلحات)، نیک مردوں کے لیئے ہوں گی۔ اور ایک لفظ میں نیک عورتیں (صالحات) نیک مردوں کے لیئے ہوں گی تم ان کو خوش کرو گے اور وہ تمہیں خوش کریں گی جس طرح دنیا میں تمہیں خوش کیا کرتی تھیں، ہاں سلسلہ توالد وتناسل نہ ہوگا۔

لقیط کہتے ہیں، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول دور ہے، ہم اس تک پہنچنے اور آسکنے والے نہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کس بات پر میں آپؐ کی بیعت کروں؟

besturdubooks.wordpress.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیلا دیا اور فرمایا، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے شرک کو مٹا دینے پر۔ اور اس بات پر کہ تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہیں بنائے گا۔

راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، اور ہمارے لیے مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز ہو گی۔

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا میں ایسی شرط لگا دوں جو وہ تمہیں دینے والا نہیں؟

راوی کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، ہم اس میں سے جہاں چاہیں رہیں اور انسان کا بار صرف اسی پر ہو۔

آپؐ نے ہاتھ پھیلا دیا، اور فرمایا تجھے اس بات کی اجازت ہے کہ جہاں چاہے سکونت اختیار کرے اور تجھ پر صرف تیرا بار ہی ہو گا۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم واپس چلے آئے۔ پھر آپؐ نے دو بار فرمایا۔ یہ دونوں، یہ دونوں، اوّل و آخر تمام لوگوں سے زیادہ پرہیز گار ہیں۔

ابن بکمہ بن کلاب کے ایک آدمی کعب بن حذار یہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون ہیں۔

آپؐ نے فرمایا، بنو منتفق۔ بنو منتفق۔ بنو منتفق، ان کے اہل ان میں سے ہوں گے۔

راوی بتاتے ہیں کہ پھر ہم واپس آ گئے۔ اور میں آپؐ کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول، کیا کوئی ایسا آدمی جو جاہلیت میں بھلائیاں کر گیا، اس کے لیے بھی کچھ ہے؟

قریش کی جانب سے ایک آدمی بول اُٹھا، واللہ تیرا باپ منتفق آگ میں ہے

راوی کہتے ہیں، لوگوں کے سامنے میرے باپ کے متعلق اس کا یہ جملہ سن کر میری یہ حالت تھی کہ گویا میرے چہرے اور گوشت پر آگ برس گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

آخر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر سات اُمّتوں کے بعد ایک نبی بھیجا، جس نے اس نبی کی مخالفت کی۔ وہ ضالین (گمراہ) میں سے ہو گیا اور جس نے اس نبی کی اطاعت کی وہ ہدایت پانے والوں میں سے ہو گیا۔

یہ حدیث اپنی جلالت و ضخامت اور عظمت پر شاہد ہے کہ یہ انوار مشکوٰۃ نبوت سے ہی نکلے ہیں اور یہ روایت صرف عبدالرحمٰن بن مغیرہ بن عبدالرحمٰن مدنی سے مروی ہے اس سے ابراہیم بن حمزہ زبیری نے روایت کیا ہے۔ اور یہ دونوں کبار علمائے مدینہ میں سے ہیں۔ ثقہ اور صحت میں ان کو حجت حاصل ہے۔ امام اہل حدیث محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل سنت کے دیگر ائمہ رحہ نے اپنی کتابوں میں ان سے اخذ روایت کیا ہے، اور ان کے قول کو قبول کیا ہے اور کسی نے ان پر طعن نہیں کیا اور نہ کسی نے ان کے رواۃ میں (طعن کیا ہے) جس جس نے ان سے روایت کی ہے۔

ان میں سے امام بن امام ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل رحہ نے مسند احمد رحہ اور کتاب السنۃ میں روایت کیا۔

نیز حافظ ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان غسال نے کتاب العرفہ میں، نیز ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی نے اپنی کئی کتب میں اور دیگر کثیر محدثین وائمہ نے روایت کیا ہے۔

ذات وصفات الٰہی کی قسم جائز ہے

(۱) اس واقعہ سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اس کی ذات و صفات کے ساتھ اس کی قسم کھانا جائز ہے۔

نبیؐ سے سوال جواب کرنا روا ہے

(۲) نیز اس بات کا ثبوت ہے کہ صحابہؓ کے ذہن میں جو اشکال وارد ہوتے یا کوئی مشکل مسئلہ در پیش آتا وہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے۔

besturdubooks.wordpress.com

آپؐ اس طرح اس کا جواب دیتے کہ انھیں تشفی و اطمینان ہو جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپؐ کے دشمنوں نے اور صحابہ کرام نے سب نے سوالات پیش کیے۔ دشمنوں نے بغض وعناد اور شکست دینے کی خاطر اور آپؐ کے صحابہؓ نے محض سمجھنے وضاحت اور ایمان کی زیادتی کے لیے آپؐ ہر سوال کا جواب دیتے۔ بشرطیکہ کوئی سوال ناقابل جواب ہوتا جیسے قیامت کے وقت کا سوال۔

بعثت ضرور ہو گی

(۳) نیز اس سے اس کی وضاحت بھی ہوتی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے کے تمام اجزاء کو متفرق ہو جانے کے بعد پھر سے جمع فرمائے گا اور دوبارہ اس کی نشات اور نئی تخلیق کرے گا۔

شے کا حکم نظیر کے مطابق ہوتا ہے

(۴) نیز اس میں یہ بھی ثابت ہوا کہ شے کا حکم اس کی نظیر کے مطابق ہوا کرتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ جب کہ شے پر قادر ہے تو اس کی قدرت اس کی نظیر سے کس طرح عاجز ہو سکتی ہے؟ جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں معاد (دوبارہ جی اٹھنے) پر بہترین اسلوب میں کئی دلائل دیے اور عقولِ عامہ اور فطرت سلیمہ کے سامنے انھیں واضح کر دیا۔ اس پر منکروں اور دشمنوں نے اس کے احکام میں طعن کیا اور اس کی تکذیب کی۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اقوالِ (طعن) سے بلند اور پاکیزہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان یہ ہیں۔

فی الارض اشرقت علیہا وھی مدرۃ بالیۃ ---؟

یحیی الارض بعد موتہا۔

نیز اللہ کا فرمانا انک مفری الارض خاشعۃ فاذا انزلنا علیہا الماء اھتزت وربت وانبتت من کل زوج بھیج۔

غرض اس طرح قرآن مجید میں اس کی امثلہ کثرت سے ملتی ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

قدوم وفد نخع

زرارہ بن عمرو کے عجیب وغریب مشاہدات اور ان کی توجیہہ

آپؐ کے پاس نخع کا وفد آیا۔

یہ آخری وفد تھا۔ یہ ۱۱ھ میں نصف محرم کے قریب آستانہ، نبوی پر حاضر ہوا، اس میں دو سو آدمی تھے۔ یہ مہمان خانہ دار الفہافتہ، میں اترا۔ پھر یہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں اسلام کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہوئے، پہلے یہ حضرات معاذ بن جبل کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے ان میں سے ایک آدمی نے جس کا نام زرارہ بن عمرو تھا۔ عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول میں نے اس سفر میں ایک عجیب واقعہ دیکھا۔

آپؐ نے دریافت فرمایا! تم نے کیا دیکھا؟

زرارہ نے عرض کیا! میں نے قبیلہ میں ایک گدھی چھوڑ رکھی ہے۔ گویا اس نے سیاہ اور سرخ رنگ کا بچہ جنا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! کیا تم اپنے پیچھے اپنی باندی چھوڑ آئے ہو؟

جسے حمل تھا۔

اس نے عرض کیا جی ہاں!

besturdubooks.wordpress.com

آپؐ نے فرمایا: اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اور وہ تمہارا بیٹا ہے۔
زرارہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول اس کا سُرخ اور سیاہ رنگ رکھنا کیا ہے؟ (ایسا کیوں ہے؟ کیا مطلب ہے اس کا)
آپؐ نے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ! وہ آپؐ کے قریب ہوگیا! آپؐ نے فرمایا! تمہیں برص کا مرض ہے؟ جسے تم (لوگوں سے) چھپاتے رہے ہو۔
زرارہ نے عرض کیا! قسم ہے اس ذات کی۔ جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ نہ اس کا کسی کو علم ہے نہ آپؐ کے سوا کوئی اس پر مطلع ہوا۔
آپؐ نے فرمایا بس یہی بات ہے!
وہ کہنے لگا! اے اللہ کے رسول میں نے نعمان بن منذر کو دیکھا، جس کے کانوں میں دو آویزے ہیں جو خوب پگھلا کر بنائے گئے ہیں۔
آپؐ نے فرمایا! یہ شاہ عرب ہے۔ جو بہترین اور حسین و جمیل لباس میں ملبوس ہو کر دکھائی دیا ہے۔
اس نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول اور میں نے ایک سفید بالوں والی بڑھیا دیکھی ہے۔ جو زمین سے نکلی تھی۔
آپؐ نے فرمایا! یہ زمین کی بقایا عمر ہے۔
اس نے عرض کیا! میں نے ایک آگ بھی دیکھی جو زمین سے نکلی تھی۔ اور میرے اور میرے بیٹے عمرو کے درمیان حائل ہوگئی تھی، اور وہ کہہ رہی تھی، شعلہ شعلہ۔ دیکھنے والا اور اندھا، مجھے کھلاؤ۔ میں تمہارے اہل اور مال کو کھاؤں گی۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! یہ آخری زمانہ کے فتنے ہیں۔
اس نے عرض کیا! اے اللہ کے رسولؐ فتنہ کیا ہے؟
آپؐ نے فرمایا! لوگ اپنے رہبر کو قتل کر دیں گے، اور سروں کے لینے پر لوگ آپس میں جھگڑا کریں گے۔ ان میں گناہ کرنے والا سمجھے گا کہ میں نیکی کرتا ہوں اور مومن کے نزدیک دوسرے مومن کا خون پانی کے گھونٹ سے زیادہ

bestiqtubooks.wordpress.com

فرحت بخش ہو گا ۔اگر تو مرگیا ۔ تو تیرا بیٹا یہ فتنہ دیکھے گا اور اگر تیرا بیٹا مر گیا ۔ تو تو اس فتنہ کو دیکھے گا۔ ۱؎

اس نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا فرمایئے کہ میں اس فتنہ کا زمانہ نہ پاؤں جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ۔

اے اللہ یہ اس عہد فتن کو نہ پائے ۔ چنانچہ وہ فوت ہو گیا ۔ اور اس کا بیٹا زندہ رہا ۔ اور وہ ان میں سے تھا جنہوں نے حضرت عثمان رضؓ کو معزول کرنے میں حصّہ لیا تھا ۔!

۱؎ : یعنی بعد میں آنے والی نسلیں یہ فتنے دیکھیں گی ۔

besturdubooks.wordpress.com

ہرقل کے نام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا مکتوب گرامی،

صحیحین میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے ثابت ہے۔ کہ آپؐ نے ہرقل کو ذیل کا نامہ مبارک لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرقل روم کے عظیم (بادشاہ) کے نام

سلام علی من اتبع الھدیٰ

اما بعد!

میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرو، سلامتی پاؤ گے۔ اسلام لے آؤ۔ اللہ تمہیں دگنا اجر دے گا۔ (لیکن) اگر تم نے اعراض کیا۔ تو رومیوں کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اور اے اہل کتاب آؤ ایک ایسی بات پر اتفاق کریں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ اور ہم میں سے بعض دوسرے بعض کو (ایک دوسرے کو) اللہ کے سوا رب نہ بنائیں۔ پس اگر وہ پھر جائیں۔ تو تم اعلان کر دو، لوگوں کو گواہ کر کے کہ ہم مسلمان ہیں۔"

besturdubooks.wordpress.com

کسریٰ شہنشاہ ایران کے نام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا نامہ مبارک

اور کسریٰ کو آپ نے جو نامۂ مبارک لکھا وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمدؐ رسول اللہ کی جانب سے فارس کے عظیم (بادشاہ) کسریٰ کی طرف۔

سلام علی من اتبع الھدیٰ وامن باللہ ورسولہ وشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ،

اس پر سلام ہو جو ہدایت کا اتباع کرے اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

میں تجھے اللہ کی طرف بلاتا ہوں، میں تمام لوگوں کے لیے اللہ کا رسول ہوں۔ تاکہ جو زندہ ہیں انہیں ڈراؤں اور کافروں پر اتمام حجت کروں اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گے، پس اگر تم نے انکار کیا۔ تو تم پر مجوس کا گناہ ہوگا۔

besturdubooks.wordpress.com

جب کسریٰ کے سامنے مکتوب مبارک پڑھا گیا، تو اس نے اسے پھاڑ دیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ملک ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

---

besturdubooks.wordpress.com

بادشاہ حبش نجاشی کے نام

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم کا نامہ مبارک

نجاشی کا قبول اسلام حبش کے بادشاہ نجاشی کو آپؐ نے ذیل کا نامہ مبارک لکھا، بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی شاہِ حبشہ کے نام۔

اسلام لے آؤ، کیونکہ میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد کرتا ہوں، وہ خدا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، قدوس وسلام ہے، امن دینے والا نگہبان ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ عیسٰی بن مریم علیہ السّلام اللہ کی رُوح ہیں، اللہ نے اپنا کلمہ پاک نہاد اور پاک دامن مریم بتول کی طرف القا فرمایا اور اسی سے عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوئے انہیں اللہ نے اپنی روح اور نفخ سے پیدا فرمایا جیسے آدم علیہ السّلام کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا۔ اور میں تجھے اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ جو یکتا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اس کی طاعت پر موالات کی دعوت دیتا ہوں اور اس پر کہ تو میری اتباع کرے اور جو (وحی) مجھ پر نازل ہوتی اس پر ایمان لائے کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں

besturdubooks.wordpress.com

اور میں تجھے اور تیرے عساکر کو اللہ عزوجل کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہوں، بات پہنچ گئی اور میں نے نصیحت کردی، پس لازم ہے کہ میری نصیحت قبول کر۔" والسلام علی من اتبع الھدی۔

آپؐ نے عمرو بن امیہ ضمری کو یہ مکتوب دے کر بھیجا۔

ابن اسحاقؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمروؓ بن امیہ ضمری نے شاہ نجاشی سے کہا۔ اے اصحمہ مجھ پر کہنا اور تم پر سننا واجب ہے۔ تم گویا ہماری جاگیر میں ہو۔ میں گویا تم پر اعتماد کرتا ہوں۔

کیونکہ ہم نے جب کبھی تم سے خیر کی امید کی تو ہمیں (خیر) ہی ملا۔ اور ہمیں تم سے کبھی کوئی اندیشہ نہیں ہوا، اور انجیل میں جو کچھ ہے اس سے ہم نے تمہارے خلاف حجت قائم کرلی ہے وہ ہمارے اور تمہارے درمیان شاہد ہے ایسا شاہد جو رد نہیں ہوتا، اور ایسا فیصل کنندہ جو ظلم نہیں کرتا ورنہ اس نبی امی کے مقابلہ میں تم ویسے ہی ہوتے جیسے حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کے یہود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے لوگوں کی طرف اپنے قاصد بھیجے ہیں۔ اور تم سے وہ امید باندھی ہے جو دوسروں سے نہیں باندھی اور تمہیں اس سے امن دیا، جس سے دوسروں کو خوف تھا، یعنی ماضی کی بھلائی اور آئندہ کا اجر۔

نجاشی کہنے لگا، اس خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ وہ نبی ہیں، جن کا اہل کتاب انتظار کر رہے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کی بشارت راکب حمار کی اس طرح ہے جیسے عیسیٰ علیہ السّلام کی راکب جمل کی ہے۔

اس کے بعد نجاشی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کو خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمدؐ رسول اللہ کی خدمت میں نجاشی اصحمہ کی طرف سے۔

besturdubooks.wordpress.com

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو اللہ کا۔ اور اللہ کی رحمت ہو۔ اور اللہ کی برکات وہ اللہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اما بعد!

اے اللہ کے رسول مجھے آپ کا مکتوب گرامی ملا، جس میں آپ نے عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں ذکر فرمایا ہے۔ آسمان وزمین کے پروردگار کی قسم عیسٰی علیہ السلام کی حیثیت اس سے بالکل زیادہ نہیں جتنا آپ نے ذکر فرمایا ہے۔ آپ نے ہماری جانب جو کچھ ارسال فرمایا، ہم نے اسے پہچان لیا اور ہم نے آپ کے چچا کے بیٹے اور آپ کے اصحاب کو بھی پہچان لیا۔ پس میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول صادق و مصدق ہیں۔ اور میں نے آپ کی بیعت کرلی۔ اور آپ کے چچا کے بیٹے کی بیعت کرلی، اور میں نے اس پر اللہ رب العالمین کی اطاعت کرلی[1]۔

نجاشی ۹ھ کو فوت ہوا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی موت کی خبر دی گئی۔ تو آپ لوگوں کے ہمراہ جنازہ گاہ میں پہنچے اور آپ نے اس پر غائبانہ نماز (جنازہ) پڑھی، اور چار تکبیریں کہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ وہم ہے۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے اسے رواۃ نے خلط کردیا ہے، اور وہ نجاشی جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ نماز (جنازہ) پڑھائی وہ آپ پر ایمان لایا تھا اور آپ کے صحابہؓ کا اکرام کیا تھا (اس مذکورہ نجاشی) رواۃ نے اس دوسرے نجاشی کے درمیان فرق

---

[1] : یعنی اسلام قبول کرلیا۔

besturdubooks.wordpress.com

نہیں کیا(دوسرا نجاشی) وہ ہے جس کی طرف آپؐ نے (اسلام) کی دعوت دیتے ہوئے نامہ مبارک لکھا تھا۔ یہ الگ الگ ہیں۔ صحیح مسلم میں وضاحت سے منقول ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے (جس) نجاشی کو دعوتِ اسلام کا مکتوب لکھا، یہ وہ نہ تھا جس پر آپؐ نے نماز جنازہ پڑھی۔

besturdubooks.wordpress.com

بادشاہ مصر مقوقس کے نام

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب

مقوقس کی طرف سے تحائف مقوقس شاہ مصر اسکندریہ کے نام آپ نے جو نامہ مبارک لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمدؐ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی جانب سے مقوقس قبط کے عظیم (بادشاہ) کے نام۔

سلام علی من اتبع الھدیٰ۔

اما بعد!

میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کر لو، سلامتی پاؤ گے، اللہ تمہیں دگنا اجر دے گا۔ اور اگر تم نے انکار کیا تو قبطیوں کا گناہ بھی تمہارے ذمہ ہوگا۔[1] اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے یعنی یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ہم اس کے ساتھ شرک نہ کریں، اور ہم

---

[1] کہ وہ تیرے محکوم اور تابع ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بن میں سے کوئی ایک دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہ بنائے، پس اگر پھر جائیں
تو کہہ دو لوگوں کو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں"۔
آپؐ نے اسے حاطبؓ بن ابی بلتعہ کے ہاتھ یہ نامہ مبارک بھیجا۔ جب
یہ صحابی وہاں پہنچے...... انہیں بتایا گیا کہ آپ سے قبل یہ ایسا آدمی تھا کہ
یہ سمجھتا تھا کہ یہی سب سے بڑا رب ہے۔
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے آخرا ور پہلوں کی عبرت کے لیے پکڑ لیا، اس
سے انتقام لیا اس لیے اپنے غیر سے عبرت حاصل کرو۔ اور یہ نہ ہو کہ دوسرا تم
سے عبرت حاصل کرے۔
مقوقس نے جواب دیا ہمارا ایک دین ہے ہم اسے تب تک نہیں
چھوڑ سکتے جب تک کہ اس سے بہتر دین نہ ہو۔
حاطبؓ نے انہیں جواب دیا، میں تجھے دین اسلام کی دعوت دیتا ہوں
اس دین میں اللہ ہی کافی ہے اور اس کے نبیؐ نے لوگوں کو دعوت دی
ہے۔ قریش اور ان کے دشمن یہود نے ان پر شدت کی ہے اور ان کے
دوسی نصاریٰ نے بھی شدت اختیار کی ہے اور مجھے میری عمر کی قسم موسیٰ
علیہ السلام کی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بشارت ایسی ہی تھی جیسے عیسیٰ
علیہ السلام کی بشارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔ اور قرآن کی
طرف ہماری دعوت ایسی ہی ہے جیسے اہلِ تورات کو انجیل کی طرف تمہاری
دعوت۔ اور جس نبی کو جو قوم ملی وہی اس کی امت ہے، اس پر حق یہ ہے کہ
وہ اس کی طاعت کریں۔ اور تو ان میں سے کہ جس نے اس نبی کو پایا۔ اور ہم
تجھے دین مسیح سے روکنے والے نہیں بلکہ ہم تو تجھے ان کا بھی اکرام کرنے
کا حکم دیتے ہیں۔
مقوقس نے جواب دیا، میں نے اس نبی کے معاملہ میں غور کیا ہے نہ تو یہ
مکروہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور نہ ہی مرغوب باتوں کی ممانعت کرتا ہے اور نہ

besturdubooks.wordpress.com

ہیں اسے گمراہ جادوگر یا کاذب کاہن سمجھتا ہوں (بلکہ) ہیں نے اس ہیں پوشیدہ باتیں اور بھید ظاہر کرنے کے باعث علاماتِ نبوت کو محسوس کیا ہے، اور ہیں ابھی دیکھوں گا۔

چنانچہ اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کا مکتوب مبارک اٹھایا اور اسے ساگوان کی ڈبیہ ہیں ڈال کر اپنی ایک باندی کو دے دیا۔ پھر عربی لکھنے والے کاتب کو بلایا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی طرف یہ خط لکھوایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمد بن عبداللہ کے نام مقوقس کی جانب سے جو قبط کا عظیم (سردار) ہے

سلام علیک، امابعد

ہیں نے آپؐ کا مکتوب پڑھا، اور جو کچھ آپؐ نے اس ہیں لکھا اور جس کی آپؐ نے دعوت دی اسے سمجھا، مجھے معلوم تھا کہ ایک نبی آنے والا ہے۔ اور ہیں سمجھتا تھا کہ وہ ...... شام ہیں ظاہر ہوگا۔ اور ہیں نے آپؐ کے قاصد کا اکرام کیا ہے اور آپؐ کی خدمت ہیں دو ایسی باندیاں بھیجی ہیں کہ قبطیوں کے ہاں ان کا ایک بلند مقام ہے، نیز آپؐ کی خدمت ہیں ہیں نے ایک لباس بھیجا ہے نیز ایک خچر ہدیۃً بھیج رہا ہوں، تاکہ آپؐ اسی پر سوار ہوں۔ والسلام علیک۔

اس سے زیادہ کچھ نہ لکھا اور نہ ہی اسلام قبول کیا۔ باندیوں کا نام ماریہ اور سیرین تھا اور خچر کا نام دلدل تھا جو حضرت معاویہؓ کے عہد خلافت تک رہا۔

---

besturdubooks.wordpress.com

منذر بن ساوی کے نام مکتوبِ رسولؐ

یہودیوں اور مجوسیوں کے لیے جزیہ کا فرمان نبویؐ

آپؐ نے منذر بن ساری کو بھی ایک نامہ مبارک لکھا۔ واقدیؒ نے حضرت عکرمہؓ کی سند سے بیان کیا ہے وہ بتلاتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کی وفات کے بعد ان کی کتابوں میں یہ مکتوب دیکھا ہے تو اس میں مندرج تھا: کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علاء بن حضرمی کو منذر بن ساوی کی طرف بھیجا، اور ان کے ہاتھ ایک خط بھی بھیجا۔ جس میں آپؐ نے اسے اسلام کی دعوت دی تھی منذر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں یہ جواب بھیجا۔

اما بعد!

اے اللہ کے رسول میں نے اہل بحرین کے سامنے آپؐ کا مکتوب پڑھا۔ ان میں سے بعض نے اسلام کو پسند کیا اور اسے خوب سمجھا اور اس کے حلقہ میں داخل ہو گئے اور بعض نے اسے ناپسند کیا اور مجوسیوں اور یہودیوں سے راضی ہوئے آپؐ اس باب میں اپنا ارشاد تحریر فرمائیے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے منذر بن ساوی کے نام۔

سلام علیک! میں تیرے سامنے اس اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی

besturdubooks.wordpress.com

معبود نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ لاالٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) وان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ (اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں) اما بعد!

میں تجھے اللہ عزوجل کی یاد دلاتا ہوں کیونکہ جو نصیحت کرتا ہے وہ اپنے لیے نصیحت کرتا ہے۔ اور جو میرے قاصدوں کی اطاعت کرتا ہے اور ان کے احکام کا اتباع کرتا ہے۔ وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جس نے انہیں نصیحت کی۔ اس نے میرے لیے نصیحت کی میرے قاصدوں نے تیری تعریف کی ہے اور میں نے تیری قوم میں تیری تیری سفارش کی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دے جس عقیدے پر وہ ایمان لائے ہیں، اور میں نے اہلِ خطاء سے درگزر کر دیا ہے اس لیے ان کا (عذر) قبول کر، اور جب تک تو اصلاح پر رہے گا، ہم تجھے معزول نہیں کریں گے اور جو یہودیت یا مجوسیت پر قائم رہے اس پر جزیہ لازم ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

شاہ عمان کے نام مکتوبِ رسولؐ

نامہ بر عمرو بن العاص کے انکشافات و تاثرات

آپؐ نے شاہِ عمان کو بھی مکتوب لکھا، اور اسے عمروؓ بن عاص کے ہاتھ بھیجا، (وہ مکتوب یہ تھا)

بسم اللہِ الرحمٰن الرحیم

محمد بن عبداللہ کی جانب سے جیفر اور عبد ابنی جلندی کے نام۔

سلام علی من اتبع الھدیٰ۔

امابعد!

میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ تم دونوں مسلمان ہو جاؤ، سلامتی پاؤ گے کیونکہ میں تمام لوگوں کی جانب رسول ہوں۔ تاکہ جو زندہ ہیں انھیں خدا سے ڈراؤں اور کافروں پر حجت نافذ کر دوں۔ اس لیئے اگر تم دونوں نے اسلام کا اقرار کر لیا تو میں تم کو حاکم بنا دوں گا اور اگر تم نے اسلام کے اقرار سے انکار کر دیا تو (یاد رکھو) کہ تمہارا ملک تم سے چھننے والا ہے، اور لشکر تمہارے مقابلے میں آنے والا ہے اور میری نبوت تمہارے ملک پر غالب آنے والی ہے۔"

اس خط کو ابیؓ بن کعب نے لکھا اور مکتوب پر مہر نبوی لگا دی۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نکلا اور عمان پہنچا۔ جب میں وہاں گیا تو میں عبد کے پاس گیا یہ نسبتاً خلیق اور نرم مزاج تھا اسے بتایا کہ تمہاری اور تمہارے بھائی کی طرف میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قاصد بن کر آیا ہوں۔

وہ کہنے لگا، میرا بھائی عمر اور ملک میں مجھ سے بڑا ہے۔ میں تجھے اس کے پاس پہنچا دیتا ہوں یہاں تک کہ وہ مکتوب پڑھ لے۔ پھر کہنے لگا تم کس بات کی دعوت دیتے ہو؟ میں نے جواب دیا، میں تجھے اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، جو یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ تو اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے۔ نیز تو اس بات کی شہادت دے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

وہ کہنے لگا، اے عمروؓ تو اپنی قوم کے سردار کا بیٹا ہے، بتا تیرے والد نے کیا کیا؟ کیونکہ اس میں ہمارے لیے رہنمائی ہے۔

میں نے کہا، وہ مر گیا اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لایا۔ حالانکہ میری خواہش تھی کہ وہ اسلام قبول کر لیتا اور آپؐ کی تصدیق کر لیتا۔ شروع شروع میں میں بھی اس کا ہم خیال تھا۔ آخر اللہ تعالٰے نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔

وہ کہنے لگا، تم نے کب اتباع (رسول اللہ) کیا؟

میں نے کہا، کچھ زیادہ مدت نہیں گذری تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے۔

اس نے پوچھا تم نے کہاں اسلام قبول کیا تھا؟

میں نے کہا، نجاشی کے ہاں۔ اور ساتھ ہی میں نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ نجاشی بھی مسلمان ہو چکا ہے۔

اس نے پوچھا پھر اس کی قوم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

میں نے کہا۔ انہوں نے اسے برقرار رکھا اور اس کی اتباع کی

وہ کہنے لگا، اور پادریوں اور راہبوں نے بھی اس کا اتباع کیا؟ میں نے کہا، ہاں! وہ کہنے لگا،

اے عمرو، تم کیا کہہ رہے ہو، کسی آدمی کے لیے جھوٹ بولنے سے زیادہ کوئی رسوا

besturdubooks.wordpress.com

کن بات نہیں۔

میں نے جواب دیا، جو کچھ میں نے کہا بالکل سچ ہے اور جھوٹ بولنا ہم اپنے دین میں جائز بھی نہیں سمجھتے۔

پھر اس نے پوچھا، میں نہیں سمجھتا کہ ہرقل کو نجاشی کے مسلمان ہونے کی خبر ملی ہو۔

میں نے کہا، کیوں نہیں (اسے بھی خبر ہے)

اس نے پوچھا، تمہیں اس کا کیسے علم ہو؟

میں نے کہا، نجاشی اسے خراج دیا کرتا تھا۔ جب وہ اسلام لے آیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تو اس نے (ہرقل) سے کہا، اللہ کی قسم اگر تو مجھ سے ایک درہم بھی مانگے گا تو بھی نہ دوں گا۔ ہرقل کو اس کی اس بات کی خبر ملی، تو اس کے بھائی نیاق نے اس سے کہا، کیا تم ایک غلام کو چھوڑے دے رہے ہو، حالانکہ وہ تمہیں خراج نہیں دیتا اور، اور تمہارے دین کی بجائے ایک نیا دین اس نے اختیار کر لیا ہے؟

ہرقل نے جواب دیا:

ایک آدمی نے ایک (نئے) دین کو پسند کیا ہے۔ اور اسے اختیار کر لیا ہے۔ میں اس کے ساتھ کیا سلوک کردوں؟ اللہ کی قسم اگر مجھے اپنی بادشاہی کا لالچ نہ ہوتا، تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسا اس نے کیا ہے۔

وہ کہنے لگا، اے عمروؓ! خیال کرلو کیا کہہ رہے ہو! میں نے کہا، اللہ کی قسم میں نے صحیح کہا ہے، عبد نے کہا، اچھا بتاؤ، تمہارا نبی کس بات کا حکم دیتا ہے؟ اور کس بات سے منع کرتا ہے؟

میں نے جواب دیا، وہ اللہ عزوجل کی طاعت کا حکم دیتا ہے اور اس کی نافرمانی سے منع کرتا ہے نیز نیکی کرنے اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور ظلم و زیادتی، زنا، شراب اور پتھر، بت اور صلیب کی پرستش سے روکتا ہے۔

وہ کہنے لگا، کتنی اچھی باتیں ہیں جن کی طرف وہ دعوت دیتا ہے۔ کاش میرا بھائی میری بات مان لے۔ پھر ہم دونوں سوار ہو کر جائیں اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لے

besturdubooks.wordpress.com

آئیں اور ان کی تصدیق کر لیں لیکن میرا بھائی حکومت کا بڑا حریص ہے اور اسے چھوڑ نہیں سکتا اس طرح وہ مجرم بن جائے گا۔

میں نے کہا، اگر وہ مسلمان ہو گیا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسے اپنی قوم پر حاکم بنا دیں گے۔ اور وہ اغنیاء سے صدقہ لے کر اپنی ہی قوم کے فقراء پر تقسیم کر دے گا۔

اس نے جواب دیا، یہ تو بہترین خلق ہے پھر اس نے پوچھا، صدقہ کیا ہوتا ہے، میں نے اسے وہ بتایا جو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اموال میں سے صدقات کے بارے میں فرمایا تھا۔ آخر میں اونٹوں تک پہنچا۔

وہ کہنے لگا، اے عمرؓ کیا ہمارے ان مویشیوں کا صدقہ لیا جائے گا، جو سارا سال درخت چرتے ہیں اور چشموں سے پانی پیتے ہیں؟

میں نے کہا، ہاں، ضرور لیا جائے گا۔

وہ کہنے لگا، اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ میری قوم دور دور سکونت رکھنے اور کثیر تعداد میں مویشیوں کے رکھنے کی وجہ سے اس کا صدقہ بھی ادا کرے۔

عمرو کہتے ہیں، میں اس کے پاس چند روز ٹھہرا رہا۔ اور وہ اپنے بھائی کے پاس جاتا اور اسے میرے متعلق تمام باتیں بتا آتا۔ پھر ایک دن اس نے مجھے بلا بھیجا۔ میں اس کے پاس گیا تو اس کے اعوان، مددگاروں نے میرا بازو پکڑ لیا۔ وہ کہنے لگا اسے چھوڑ دو، لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ چنانچہ میں بیٹھنے لگا۔ انہوں نے مجھے بیٹھنے سے روک دیا۔ میں نے اس کی جانب دیکھا، تو وہ کہنے لگا، اپنی ضرورت بیان کرو۔ میں نے اس کو مہر زدہ مکتوب دیا، اس نے مہر توڑی اور اسے آخر تک پڑھا، پھر اپنے بھائی کو دیا اس نے بھی اسے اُسی طرح پڑھا، ہاں البتہ میں نے محسوس کیا کہ اس کا بھائی اس کی نسبت زیادہ رقیق القلب تھا۔ اس نے پوچھا کیا تم بتا سکتے ہو اہل قریش نے اس کے ساتھ کیا کیا؟

میں نے کہا، انہوں نے اُن کا اتباع کر لیا ہے، یا تو رغبت سے یا تلوار سے مغلوب ہو کر۔

وہ کہنے لگا اس کے ساتھ کون لوگ ہیں؟ میں نے کہا، لوگوں نے اسلام رغبت سے اختیار کر لیا ہے اور آپؐ کو اختیار کر لیا ہے اور اللہ کی عطا کردہ عقل و فہم کے ساتھ پہچان

besturdubooks.wordpress.com

لیا ہے کہ (اس سے قبل) وہ گمراہی پر تھے۔ پس میں نہیں جانتا کہ تیرے سوا کوئی باقی رہ گیا ہو اور اگر تم آج اسلام نہ لاؤ گے اور ان کا اتباع نہ کرو گے تو (اسلامی) لشکر تمہیں مغلوب کرے گا اور تمہارے سبزہ زاروں کو پامال کر کے رکھ دے گا پس بہتر یہ ہے کہ اسلام قبول کر لو، سلامتی پاؤ گے، اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں تمہاری قوم پر حاکم مقرر فرما دیں گے اور تم پر سوار اور پیادہ فوج کبھی حملہ بھی نہ کرے گی۔

وہ کہنے لگا، آج مجھے سوچ لینے دو، اور کل صبح میرے پاس آنا۔

میں اس کے بھائی کے پاس لوٹ آیا، اس نے کہا، اے عمرو مجھے امید ہے کہ اگر اس نے حکومت کا لالچ نہ کیا، تو وہ مسلمان ہو جائے گا، آخر جب صبح ہوئی تو میں اس کے پاس آیا۔ اس نے مجھے حاضر ہونے کی اجازت نہ دی۔ میں دوبارہ اس کے بھائی کے پاس گیا، اور اسے خبر دی کہ میں اس کے پاس نہیں پہنچ سکا اس لیے مجھے وہاں پہنچا دو، اس نے جواب دیا میں نے تمہاری دعوت پر غور کیا ہے، اور میں عرب لوگوں میں سب سے زیادہ کمزور ہوں، اگر میں اپنے مقبوضہ ملک پر کسی کو نائب مقرر کر دوں تو اس کے لشکر مجھ تک نہیں پہنچ سکتے اور اگر پہنچ بھی گئے تو ایسی جنگ سے سامنا ہوگا کہ اس سے قبل ایسی لڑائی نہ دیکھی ہو گی۔ میں نے جواب دیا، اچھا میں کل واپس چلا جاؤں گا، جب اسے میرے جانے کا یقین ہو گیا، تو اس نے اپنے بھائی سے خلوت میں باتیں کیں اور کہنے لگا، جن جن پر وہ غالب آ چکے ہیں ہم ان کے برابر بھی نہیں، اور جس جس کی طرف انہوں نے مکتوب مبارک بھیجے سب نے اتباع کر لیا ہے۔

آخر صبح ہوئی تو مجھے بلا بھیجا، اس نے اور اس کے بھائی دونوں نے اسلام قبول کر لیا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔ اور مجھے صدقہ وصول کرنے اور اس (قوم) میں حکم (اسلامی) نافذ کرنے کی اجازت دے دی۔ اور جس نے بھی میری مخالفت کی، ان دونوں نے اس کے خلاف مجھ سے تعاون کیا۔

---

besturdubooks.wordpress.com

یمامہ کے حاکم

ہوذہ کے نام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا خط

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے حاکم ہوذہ بن علی کو مکتوب لکھا اور سلیط رضؓ بن عمرو عامری کے ہاتھ روانہ فرمایا: (مکتوب یہ تھا)

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد الرسول اللہ کی جانب سے ہوذہ بن علی کے نام:

سلام علی من اتبع الھدیٰ

یاد رکھو، کہ میرا دین عنقریب دور و نزدیک تک غالب آنے والا ہے، اس لیے اسلام قبول کرلو، سلامتی پاؤ گے، اسلام قبول کرلو گے تو تمہارا مقبوضہ ملک تمہارے قبضہ و تسلط میں رہے گا۔"

جب سلیط نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی لے کر ہوذہ کے پاس پہنچے تو یہ مکتوب اسے دے دیا۔۔۔، اس نے انھیں اعزاز و اکرام سے ٹھہرایا۔ اور مکتوب پڑھوایا اس کے بعد جو جواب دیا، وہ گو اقرار نہ تھا، مگر انکار بھی نہ تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے جواب میں لکھا:

"کس قدر اچھی بات ہے، جس کی طرف آپؐ دعوت دیتے ہیں اور عرب لوگ

besturdubooks.wordpress.com

میرے مرتبہ سے ہیبت زدہ ہیں، اس لیے کچھ باتیں میری بھی مان لیجیے تو میں آپؐ کا اتباع کروں گا"۔

پھر حضرت سلیطؓ کو اس نے انعام دیا، اور ہجر کی کپاس کا کپڑا دیا (جو اس زمانہ میں عمدہ مانا جاتا تھا)

وہ یہ تمام چیزیں لے کر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے اور آپؐ کو اطلاع دی۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا خط پڑھا۔ اور فرمایا، اگر وہ مجھ سے ایک بالشت بھر زمین بھی طلب کرے گا تو میں نہیں دوں گا۔ جو کچھ اس کے قبضہ میں ہے۔ وہ جانے والا ہے جانے دلا ہے۔

چنانچہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم فتح (مکہ) سے فارغ ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بتایا کہ ہوذہ مر گیا۔ جناب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

یمامہ میں ایک کذّاب نکلے گا جو نبوت کا (جھوٹا) دعوے کرے گا اور اسے میرے بعد قتل کر دیا جائے گا۔

ایک کہنے والے نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اسے کون قتل کرے گا۔

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو اور تیرے ساتھی (اسے قتل کریں گے)

چنانچہ ایسا ہی ہوا، واقدیؒ فرماتے ہیں کہ دمشق کا ارکون، جو نصاریٰ کا ایک بڑا آدمی تھا۔ یہ ہوذہ کے پاس تھا۔ اس نے ہوذہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے، متعلق پوچھا تو اس نے کہا میرے پاس ان کا مکتوب آیا ہے (جس میں) انہوں نے مجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ میں نے اسے قبول نہیں کیا۔

ارکون نے پوچھا، تو نے کیوں قبول نہیں کیا؟ اس نے کہا کہ مجھے اپنے دین کا لالچ ہوا، نیز میں اپنی قوم کا حکمران ہوں۔ اور اگر میں اس کا اتباع کر لیتا تو بادشاہ نہ رہتا۔

besturdubooks.wordpress.com

اس نے جواب دیا نہیں اگر تو ان کا اتباع کر لیتا تو وہ ضرور تجھی کو حاکم بنا دیتے اس لیے تیرے لیے ان کے اتباع میں ہی بھلائی ہے۔ اور در حقیقت وہ نبی عربی ہے، جس کی عیسٰی بن مریم نے بشارت دی ہے اور ان کا نام ہمارے ہاں انجیل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحریر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حارث ابنِ ابی شمر غسانی کے نام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک

یہ دمشق میں تھا، چنانچہ آپؐ نے شجاعؓ بن وہب کے ہاتھ حدیبیہ سے واپسی پر ایک مکتوب مبارک اس کے نام بھیجا جو یہ ہے؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ کی جانب سے حرث بن ابی شمر کے نام۔

(اس پر سلامتی ہو جو ہدایت کا اتباع کرے)

اور اللہ پر ایمان لائے۔ اس کی تصدیق کرے۔ اور میں تجھے اس بات کی طرف دعوت دیتا ہوں کہ تو اللہ پر ایمان لے آئے جو یکتا ہے۔ اس کا، کوئی شریک نہیں۔ تیرا ملک باقی رہے گا۔"

besturdubooks.wordpress.com

طبِ نبویؐ

besturdubooks.wordpress.com

ہم نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے مغازی۔سیر۔بعثات۔ سرایا، رسائل اور مکاتیب وغیرہ سے متعلق گزشتہ صفحات میں آپؐ کی سنتِ طیبہ پر روشنی ڈالی ہے۔اب ہم طب کے متعلق آپؐ کی سنتِ طیبہ کا ذکر کرتے ہیں کہ آپؐ نے کیا کہا (کیا کیا) طریقے اختیار فرمائے۔اپنے اور دوسروں کے لیے کیا کیا علاج بیان فرمائے۔ ہم اس میں اس حکمت کا تذکرہ کریں گے کہ جس تک پہنچنے میں اطباء عاجز آچکے ہیں کیونکہ طباء کے مقابلہ میں آپؐ کی طب معجزات پر مشتمل ہے۔ ہم اللہ سے استعانت کرتے ہوئے اسی قوت و توفیق کے طالب ہیں

مرض کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

قلب کے امراض اور بدن کے امراض۔

یہ دونوں امراض قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

امراضِ قلب کی بھی دو قسمیں ہیں، امراض شکوک وشبہات اور امراض شہوت وبہتان (سرکشی) ان دونوں کا بھی قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

علاج بدن

اس کے اقسام اور انواع کا بیان

علاجِ بدن کے قواعد تین ہیں۔

(۱) حفاظتِ صحت۔

(۲) مرض سے تحفظ۔

(۳) مواد فاسد کا استفراغ۔

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان تینوں کا ان مقامات پر تذکرہ فرمایا۔ آیت روزہ میں فرمایا۔

اس آیت میں مریض کے لیے عذرِ مرض اور مسافر کے لیے اپنی صحت اور قوت کی طلب کی خاطر افطار کرنے کی اجازت دے دی "تاکہ روزہ سفر میں کثرتِ حرکت اور موجباتِ تحلیل کی وجہ سے اور بدلِ ماتحلل کے معدوم ہونے کے باعث ضرر رساں نہ بن جائے۔

اور قوت و صحت کی حفاظت کی وجہ سے مسافر کو اجازتِ افطار مرحمت فرمائی ہے۔ حج کی آیت میں فرمایا؛

besturdubooks.wordpress.com

فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه ففدية من صيام او صدقة او نسك

اس آیت میں مریض کو اور اسے جس کے سر میں جوئیں پڑ جائیں یا خارش ہو جائے یا کوئی اور تکلیف ہو جائے۔ اجازت دی کہ وہ حالتِ احرام میں سر منڈوالے تاکہ فاسد مادوں سے استفراغ حاصل ہو جائے جن کے بالوں کی جڑوں میں سرایت کرنے کی وجہ مرض پیدا ہوا ہے، جب سر منڈوالے گا تو مسام کھل جائیں گے، اور یہ فاسد مادے ان مسامات کے کھل جانے کی وجہ سے نکل جائیں گے۔ اسی استفراغ پر تمام ان استفراغات کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔ جن کے رک جانے کے باعث تکلیف و گزند پہنچتا ہے۔

رہا تحفظ (مرض) تو اللہ تعالے نے وضو کی آیت میں فرمایا:

وان كنتم مرضى او على سفر او جاء احد منكم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا۔

اس آیت میں مریض کو اجازت دی ہے کہ اپنے جسم کو امراض سے بچانے کے لیے پانی کی بجائے مٹی کے تیمم کی طرف منتقل ہو جائے۔ تمام داخلی یا خارجی مضرات سے تحفظ کے سلسلہ میں آیت انتباہ کرتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو طب کے تین اصولوں پر آگاہی بخشی جو تمام قواعد (حفظانِ صحت) کے مرکزی اصول ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنتِ طیبہ کا تذکرہ کرتے ہیں اور ہم اس بات کی وضاحت کریں گے کہ اس معاملہ میں آپؐ کی سنتِ طیبہ اکمل ہدایت ہے۔

رہی طبِ قلوب، تو یہ انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جانب مسلّم طور پر منسوب ہے اور ان کے بغیر اور ان کے دستِ کرم سے بے نیاز ہو کر اس کے حصول کا سرے سے امکان ہی نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

علاج بدن کے اقسام وطرق

مفرد اور مرکب ادویہ کے استعمال کے فوائد پر ایک نظر

علاج بدن کی دو اقسام ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے تمام حیوانات ناطقہ و بہائم کو انہی دو میں منقسم فرمایا ہے۔

ایک قسم ایسی ہے جس کے علاج کے لیے کسی طبیب کی ضرورت نہیں جیسے بھوک پیاس۔ سردی تھکاوٹ وغیرہ کا علاج۔ دوسرے وہ جس میں تامل اور غور و فکر کی ضرورت ہے جیسے وہ امراض جو مزاج اصل کے اعتدال سے خارج ہو جانے کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ حرارت یا برودت یا یبوست یا رطوبت یا کسی دو کے مرکب ہونے کی صورت میں (بدن) غیر معتدل صورت اختیار کر لیتا ہے۔

ان کے دو انواع ہیں یا مادی ہوتے ہیں یا کیفی یعنی یا تو کسی مادہ کے انصباب کے باعث یہ امراض پیدا ہوتے ہیں یا کسی کیفیت کی وجہ سے ان کا ظہور ہوتا ہے۔ اور تم دیکھو گے کہ اللہ کے فضل و کرم اور اس کے تصرف سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ میں ان تمام امراض کا شافی اور مکمل علاج ملتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنتِ طیبہ یہ تھی کہ آپ اپنا اور اپنے اہل وعیال اور صحابہ رضؓ کا معالجہ فرمایا کرتے۔ لیکن آپؐ کی سنتِ طیبہ یہ نہیں کہ قرابا دینوں کی طرح مرکب ادویہ کا استعمال فرماتے بلکہ آپؐ کی زیادہ تر ادویہ مفردات پر مشتمل تھیں اور گاہے گاہے مفرد دوا کے ساتھ کسی معاون یا مصلح دوا کا اضافہ فرمادیتے اور یہ معاملہ عربوں، ترکوں اور تمام اہل دیہات، غرض مختلف اقوام میں مختلف ہوتا ہے، اور تجربہ کار اطباء جو کثرت کے ساتھ مفردات سے معالجہ کرتے ہیں۔ وہ اسے خوب سمجھتے ہیں اور ان تینوں طبوں میں فرق بھی ہے۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ ادویہ بھی غذا کی جنس سے ہوتی ہیں تو ایسی قوم یا جماعت جن کی اغذیہ مفردات پر مشتمل ہوں۔ ان کے امراض بھی کم ہوتے ہیں اور ان کا معالجہ بھی مفردات سے ہی درست ہوگا۔ اور شہر والوں پر مرکب غذاؤں کا غلبہ ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ لوگ مرکب دواؤں کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اہل شہر کے امراض زیادہ تر مرکب ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں مرکب دوائیں زیادہ نفع دیتی ہیں، اور اہل دیہات اور صحرائی لوگوں کی اغذیہ مفرد ہوتی ہیں اس لیے انہیں مفرد دوائیں مفید ہوتی ہیں۔

اس علاج کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی جانب اسی طرح ہے جیسے انبیاء علیہم السلام کے پاس دیگر علوم بذریعہ وحی آتے ہیں، بلکہ یہاں تو وہ وہ ادویہ ملتی ہیں کہ جن کی شفا دہی کی تاثیرات کی جانب بڑے بڑے حکماء کا ذہن نہ جاسکا۔ اور ان کے علوم و تجارب کی رسائی بھی نہ ہوسکی۔ ادویہ قلبیہ اور روحانیہ یعنی قوت قلب، اعتماد علی اللہ، توکل علی اللہ۔ اس کی طرف رجوع وانابت اس کے سامنے عجز و نیاز اور تذلل و انکساری۔ صدقہ۔ دعا، توبہ و استغفار مخلوق پر احسان اور مصائب زدہ کی مدد اور نصرت، یہ تمام ادویہ ایسی ہیں کہ مختلف ادیان اور مختلف ملل کے حامیوں نے بھی انہیں بارہا آزمایا اور شفاء کاملہ حاصل کی جس کی طرف ان کے بڑے بڑے دانش وروں کا ذہن نہ جاسکا، اور نہ ان کے

besturdubooks.wordpress.com

تجربات اور قیاسات نے ان کی رہنمائی کی۔ ہم نے انہیں بارہا آزمایا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان سے وہ وہ کام سرانجام پا سکتے ہیں کہ مادی ادویہ سے کبھی اس قدر زیادہ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور ہم عنقریب اس بات کا سبب بیان کریں گے کہ جس شخص کو سانپ نے ڈس لیا فاتحہ پڑھنے سے کیونکہ آرام حاصل ہوا اور فوراً ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا، گویا اسے کوئی مرض ہی نہ تھا۔

طب نبوی میں ہر دو اقسام کی ادویہ ملتی ہیں۔ ہم اپنی استطاعت کے مطابق اپنے کم علم، اور فقدان معرفت اور سرمایہ علم کی شدید کمی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے ان دونوں انواع پر بحث کریں گے۔ اللہ عزوجل ہی سے تمام خیر اور بھلائی کے طالب ہیں اور اس کے فضل کے سوا ہی ہیں۔ کیونکہ وہ غالب اور از حد عطا کرنے والا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ہر مرض کا علاج موجود ہے

لاعلاج مرض صرف موت ہے

صیحح مسلم میں حدیث ابوزبیرؓ سے جو انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے فرمایا! ہر مرض کی دوا ہے۔ جب بھی مرض کی (درست) دوامل جاتی ہے۔ تو اللہ عزوجل کے اذن سے صحت ہو جاتی ہے۔

صحیحین میں حضرت عطاء سے منقول ہے کہ انہیں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ملی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا مرض نازل نہیں کیا جس کی دوا بھی نازل نہ کی گئی ہو۔

اور مسند امام احمدؒ میں فرہاد بن علاقہؒ کی حدیث مروی ہے۔ انہوں نے اسامہؓ بن شریک سے روایت کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ چند اعراب (دیہاتی) آگئے۔

انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول۔ کیا ہم علاج کریں۔

آپؐ نے فرمایا! ہاں! اے اللہ کے بندو۔ دوا استعمال کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

besturdubooks.wordpress.com

ایک مرض کے سوا تمام امراض کا علاج بھی اتارا ہے۔

انہوں نے عرض کیا، وہ (ایک مرض) کیا ہے۔

آپؐ نے فرمایا! موت!

ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا مرض نازل نہیں کیا جس کی دوا نازل نہ کی ہو۔ جسے سکھا دی وہ جان گیا۔ اور جسے جاہل رکھا۔ وہ جاہل رہا۔

مسند اور سنن میں ابو خزانہؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ جو جھاڑ پھونک کرواتے ہیں، یا دوا استعمال کرتے یا پرہیز کرتے ہیں کیا آپؐ سمجھتے ہیں کہ ان سے اللہ کی کچھ تقدیر بھی رد ہو سکتی ہے؟

آپؐ نے فرمایا! یہ (علاج وغیرہ) بھی اللہ کی تقدیر میں داخل ہے اور وہ احادیث جن میں علاج کا حکم ملتا ہے۔ توکل کے منافی نہیں ہیں، جیسے بھوک، پیاس حرارت اور سردی کے موقع پر اضداد سے علاج کرنا توکل کے منافی ہیں، نیز اس سے ان لوگوں کا رد بھی ملتا ہے، جو علاج کا انکار کرتے ہیں، اور یوں کہتے ہیں۔ کہ اگر شفا مقدر میں ہے۔ تو پھر علاج سے کچھ فائدہ نہیں۔ اور اگر شفاء مقدر میں نہیں تو بھی علاج سے کیا فائدہ؟ کیونکہ مرض تو اللہ کی قدر کے مطابق آتا ہے، اور اللہ کی قدر نہ ہٹائی جا سکتی ہے۔ اور لوٹائی جا سکتی ہے۔ یہی سوال اعراب نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تھا۔ کیا رصحابہؓ تو اللہ اور اس کی حکمتوں اور اس کی صفات سے خوب سے واقف تھے وہ کس طرح ایسا سوال کر سکتے تھے؟ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں بہت شافی اور کافی جواب دیا۔ اور فرمایا۔ علاج۔ جھاڑ پھونک اور پرہیز بھی اللہ کی قدر میں سے ہے۔ کوئی چیز بھی اس کی قدر سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں، اور یہ اسی طرح ہے جیسے بھوک، پیاس، حرارت اور سردی کی قدر جسے اضداد سے ہٹایا جاتا ہے۔ یا دشمن کی قدر کہ اس کے مقابلہ میں جہاد کرکے اسے ہٹایا جاتا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے اور ہمارے آباؤ اجداد نے شرک

besturdubooks.wordpress.com

نہیں کیا ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے بڑے اس کے سوا دوسروں کی عبادت نہ کرتے ۔ یہ بات انہوں (مشرکین) نے اس لیے کہی تاکہ انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں اللہ کی دلیل اور حجت کو کاٹ دیں ۔ اور اس کا جواب یہ ہے کہ ایک تیسری قسم بھی باقی ہے جس کا ابھی تک تذکرہ نہیں ہوا ۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سبب کے باعث ایسے ایسے مقدرات پیدا کر رکھے ہیں کہ اگر تم نے سبب کو پیدا کر دیا تو مسبب (نتیجہ) بھی موجود ہوگا ۔ ورنہ نہیں ۔ اور اگر وہ یہ اعتراض کرے ۔ کہ اگر اس نے سبب مقدر کر رکھا ہے تو میں اسے رد کر ڈالوں گا ۔ اور اگر مقدر نہیں کیا ۔ تو میں اس کے فعل پر قادر ہی نہ ہو سکوں گا ۔ اب آپ خود ہی سوچیں کہ آپ اپنے لڑکے ۔ غلام یا مزدور کا یہ استدلال قبول کریں گے ۔ جب آپ انہیں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیں ۔ اور وہ آپ کے حکم کی مخالفت کرے ۔ اگر آپ قبول کر لیں گے ۔ تو جو آپ پر ظلم کرے اور آپ کا مال لوٹ لے ۔ آپ کی عزت برباد کر دے ۔ اور آپ کے حقوق پامال کر دے اس کی شکایت نہ کیجیے ۔ اور آپ قبول نہیں کر سکتے تو اللہ کے حقوق کو آپ کس طرح ہٹا سکتے ہیں جو آپ کے ذمہ لازم ہیں ۔

اور امراض بدن بھی امراض قلب کی طرح ہیں ۔ اللہ نے کوئی مرض قلب ایسا نازل نہیں فرمایا جس کی دوا نازل نہ کی ہو ۔ اگر مریض اسے جان لے اور اسے استعمال کرلے ۔ اور وہ علاج قلب کے مرض کا درست علاج ہو تو مریض ضرور اللہ کے اذن سے صحت یاب ہو جائے گا ۔

---

besturdubooks.wordpress.com

بسیار خوری اور کم خوری

آپؐ کی سنت طیبہ اور متوازن طریق کار

مسند وغیرہ میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپؐ نے فرمایا؟
آدمی نے پیٹ سے زیادہ برتن کبھی پُر نہیں کیا۔ ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جن سے ان کی کمر سیدھی رہے۔ اگر ضروری (زیادہ) کھانا ہو، تو پھر تہائی حصّہ کھانا کھانا چاہیے اور تہائی حصّہ پینے کے لیے وقف ہے۔ اور تہائی حصّہ سانس لینے کے لیے!

امراض کی ۲ دو انواع ہیں

امراضِ مادی! جو بدن میں افراطِ مادہ کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ طبعی افعال پر بھی مضر اثرات ڈالتے ہیں۔ اکثر یہی امراض پائے جاتے ہیں اور ان کا سبب ہضم اوّل سے قبل ہی مزید کھانا۔ اور بدن کی احتیاج سے کہیں زیادہ مقدار میں کھالینا اور ایسی غذائیں کھانا ہے۔ جن میں فائدہ کم اور دیر سے ہضم ہونے والی ہوں اور مختلف انواع واقسام وتراکیب کی اغذیہ کا کثرتِ استعمال چنانچہ جب انسان ان اغذیہ سے پیٹ بھرتا رہتا ہے اور (پُرخوری) کا عادی ہو جاتا ہے تو اسے کئی قسم کی مزمن اور حاد امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر وہ غذا میں اعتدال قائم رکھے۔ اور بقدرِ حاجت ہی کھانا کھائے جو مقدار اور کیفیت کے لحاظ سے

besturdubooks.wordpress.com

مناسب ہو۔ تو پُرخوری کی نسبت اس حالت میں بدن کو زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

غذا کے تین درجات ہیں۔ ۱۔ درجۂ ضرورت۔ (۲) درجۂ کفایت۔ (۳) درجۂ زاید۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے، کہ آدمی کو چند لقمے کافی ہیں۔ جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھ سکیں۔ یعنی اس کی قوت زائل نہ ہو۔ اور وہ کمزور نہ پڑ جائے اور اگر اس سے تجاوز ہی کرنا ہو۔ تو گنجائش کا تیسرا حصّہ کھائے۔ تیسرا حصّہ پینے اور تیسرا حصّہ سانس لینے کے لیے چھوڑ دے۔

یہ صورت جسم و قلب دونوں کے لیے زیادہ فائدہ بخش ہے کیونکہ معدہ کھانے سے پُر ہوگا تو پانی پینے میں تکلیف ہوگی۔ اور جب پانی بھی اس پر ڈال دیا جائے گا۔ تو سانس میں تنگی محسوس ہوگی۔ اور اسے کرب اور تکان محسوس ہونے لگے گی اور اس کا پیٹ ایک وزنی بوجھ اٹھانے والا بن جائے گا۔ جس سے قلبی پریشانی اور عبادات کے سلسلہ میں جسمانی سستی لازم آئے گی، اور سیر ہونے کا لازمہ شہوات کی صورت میں بھی ظاہر ہوگا۔ الغرض معدہ کو پُر کرنا قلب و جسم دونوں کے لیے مضر ہے۔ لیکن یہ صورت اس وقت ہوگی، جب اکثر و بیشتر اس کا عادی ہو۔ اور گاہے گاہے ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی موجودگی میں اس قدر دودھ پیا کہ آخر کہہ اٹھے۔ قسم اس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اب مجھے اس (دودھ) کے لیے کوئی جگہ نہیں ملتی۔ اور حضرات صحابہ رضؓ نے بھی بارہا نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی موجودگی میں خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔

---

besturdubooks.wordpress.com

قسمِ اوّل یعنی ادویہ طبعیہ سے معالجہ

بخار کے علاج میں آپؐ کی سنّتِ طبعیہ

صحیحین میں حضرت نافع رضؓ سے ثابت ہے۔ انہیں حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ملی۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

بخار یا شدّت بخار جہنم کی پھنکار ہے۔ اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

اس روایت میں آپؐ کا فرمان ! "پانی" تو اس میں دو قول ملتے ہیں۔ ایک عام پانی۔ یہی صحیح طور پر مراد ہے۔ اور دوسرے زمزم کا پانی۔ اس کے ماننے والوں نے صحیح بخاری کی اس روایت سے استدلال کیا۔ کہ ابو جمرۃ نضر بن عمران ضبعی سے مروی ہے کہ میں مکہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ مجھے بخار ہوگیا انہوں نے فرمایا ! اسے زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ کہ بخار جہنم کی لپیٹ میں سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کردیا فرمایا زمزم کے پانی سے (ٹھنڈا کرو) راوی کو اس میں شک ہے۔ اور اگر اس میں تیقن بھی ہو، تو بھی یہ حکم اہلِ مکہؔ کے لیے ہوگا۔ کیونکہ انہی کو آسانی سے زمزم کا پانی مہیا ہو سکتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کے لیے عام پانی کا حکم ہوگا۔ جو ان کے ہاں بہ آسانی دستیاب ہوتا ہے۔

اور سنن ابن ماجہ رحؒ میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے مرفوع روایت ہے کہ بخار جہنم کی لپیٹ میں سے ہے۔ اس لیے اسے ٹھنڈے پانی سے دور کرو،

اور مسند وغیرہ میں حدیث حسن رضؓ مروی ہے۔ انہیں سمرۃ رضؓ سے مرفوع روایت ملی کہ بخار آگ کا ایک حصّہ ہے، اس لیے اسے ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم کو جب بخار ہو جاتا۔ تو آپ پانی کا ایک مشکیزہ منگواتے، اور اسے اپنے سر پر انڈیل لیتے۔ اور غسل فرماتے۔

besturdubooks.wordpress.com

اور سنن میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے: کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بخار کا ذکر کیا تو ایک آدمی نے بخار کو گالی دی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اسے گالی مت دو۔ کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے، جیسے آگ لوہے کی میل کو کھا جاتی ہے۔ پس بخار جسم اور قلب کے لیے مفید ہے اور اس میں وجہ ہے۔ اس لیے اسے گالی دینا ظلم اور زیادتی ہے۔

اور ایک حدیث میں مروی ہے۔ کہ ایک دن کا بخار ایک سال کے (گناہوں) کا کفارہ ہوتا ہے۔ اور اس میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ بخار تمام اعضاء اور مفاصل میں داخل ہو جاتا ہے، اور ان کی تعداد تین سو ساٹھ ہے۔ تو گویا ہر مفصّل (جوڑ) کے ایک دن کے گناہ کے برابر معافی ملتی۔ ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ تمام بدن میں اس طرح اثر کرتا ہے کہ اس کے اثرات ایک سال تک زائل نہیں ہوتے جیسے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان! کہ جو شراب پیئے۔ اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی! کیونکہ بندے کے پیٹ۔ عروق اور اعضاء میں چالیس روز تک اس کے اثرات باقی رہیں گے۔

اور حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے بخار سے زیادہ کوئی مرض محبوب نہیں۔ کیونکہ وہ میرے تمام اعضاء میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر عضو کو صلہ میں اجر دیتا ہے۔

اور جامع ترمذیؒ میں حضرت رافع بن خدیج سے مرفوع حدیث مروی ہے۔ کہ جب تم میں سے کسی کو بخار آئے۔ اور بخار چونکہ آگ کا ٹکڑا ہے، اس لیے اسے ٹھنڈے پانی سے بجھائے۔ اور جاری نہر کی طرف چلا جائے۔ اور فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے پانی کی آمد کی طرف رُخ کرے۔ اور یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ اللھم اشف عبدك وصدق رسولك۔

پھر تین بار تین روز تک اسی میں غوطہ لگائے۔ اگر صحتیاب ہو جائے۔ تو ٹھیک

besturdubooks.wordpress.com

ورنہ پانچ روز، اور اگر ٹھیک نہ ہو تو سات روز اللہ کے اذن سے بخار سات روز سے تجاوز نہ کرے گا۔

یہ کہنا ہو۔ کہ گرم ممالک میں موسم گرما میں شرائط متقدمہ کے مطابق یہ غسل فائدہ بخش ہوگا اور اس وقت بدن میں قوتیں بھی (اس کے) قابل ہوں گے، چنانچہ قوتوں کی قوت اور دوا کی قوت درست ہوگی، یعنی گرم عارضی بخار یا غب خالصہ (باری کا بخار) پر سرد پانی نفع بخش ہوگا۔ بشرطیکہ (بخار) کے ساتھ ساتھ ورم نہ ہو۔ اور نہ دیگر ردی عوارض اور فاسد مواد پائے جائیں۔ اس صورت میں (سرد پانی) اس بخار کی آگ بجھا دے گا۔ خاص کر اُن ایام میں جن کا تذکرہ حدیث میں آیا ہے کیونکہ زیادہ تر انہی ایام میں حاد امراض کا بحران واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ مخصوص علاقوں کے ساکنین کے اخلاط رقیق ہو جاتے ہیں۔ اور نافع دوا سے تیزی کے ساتھ متاثر ہوتے ہیں۔

---

besturdubooks.wordpress.com

امراض شکم

سوء ہضم اور پیٹ کی خرابی میں شہد کا استعمال

شہد کے فوائد کثیرہ صحیحین میں ابو متوکل کی حدیث مروی ہے انہی حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ملی۔ کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا۔ میرے بھائی کو پیٹ کی تکلیف ہے، اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کے پیٹ میں خرابی ہے!

آپؐ نے فرمایا! اسے شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور واپس آکر کہنے لگا، میں نے اسے شہد پلایا لیکن اسے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ ایک روایت کے لفظ ہیں۔ کہ اس کی تکلیف بڑھتی ہی گئی۔ دو یا تین مرتبہ یہ معاملہ درپیش آیا۔ ہر بار آپؐ نے فرمایا۔ اسے شہد پلاؤ۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ نے صحیح فرمایا! اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ کہا۔ اور صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ یعنی اس کا ہضم خراب ہوگیا ہے۔ اور اس کا معدہ بیمار ہوگیا ہے۔

شہد میں کثیر فوائد ہیں۔ کیونکہ یہ عروق اور امعاء وغیرہ میں سے میل کو کاٹ دیتا ہے۔ کھانے اور مالش کرنے سے رطوبات (فاسدہ) کو تحلیل کر دیتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ بوڑھوں اور بلغمی مزاج کے لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔ اور جس کا مزاج سرد ہو۔ تو اس کے لیے مغذی اور ملیّن کا کام دیتا ہے۔ معجونوں کی قوت قائم رکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور جب اس میں دواؤں کی آمیزش کی جاتی ہے، تو وہ اُن کی مکروہ کیفیات کو زائل کر دیتا ہے۔ جگر اور سینہ کو صاف کرتا۔ پیشاب آور اور بلغم کے سبب سے ہونے والی کھانسی کو فائدہ دیتا ہے۔ اور جب اسے روغنِ گلاب کے ساتھ گرم گرم پیا جاتا ہے۔ تو جانوروں کے کاٹے اور افیون خوری میں نفع دیتی ہے۔ اور اگر اسے سادہ پانی میں ملا کر پیا جائے تو کتے کاٹے اور زہر خورانی میں فائدہ بخش ہے اور اگر اس میں تازہ گوشت رکھ دیا جائے تو تین ماہ تک اس کی تازگی قائم رہتی ہے۔ اسی طرح اس میں تربوز۔ لکڑی، کدو، بادنجان رکھ دیا جائے اور چھ ماہ تک عام پھلوں کو بھی خراب ہونے سے بچا لیتا ہے۔ اور مردے کے جسم کی حفاظت کرتا ہے۔ اسے حافظ امین کا نام دیا جاتا ہے۔ اور جب اسے بدن اور بالوں پر لگایا جائے تو جوں مارتا اور بالوں کو لمبا کرتا ہے۔ اور اگر اسے آنکھوں میں ڈالا جائے۔ تو آنکھوں کے سامنے سے اندھیرے (کی بصارت) کو دور کرتا ہے۔ اگر اسے دانتوں پر سنوت کے طور پر ملا جائے۔ تو دانتوں کو سفید کرتا اور انہیں صیقل کرتا ہے۔ اور مسوڑوں اور دانتوں کو قوی کرتا ہے۔ اس کا چاٹنا بلغم کو مفید ہے، اور معدے کی ردی کیفیات کو زائل کرتا ہے۔ اور اسے گرم کر کے اعتدال پر لاتا ہے اور سدّے کھولتا ہے۔ جگر، گردے اور مثانہ پر بھی یہی اثرات اس کے مترتب ہوتے ہیں۔ جگر کے سدّے کھولتے اور ہر میٹھی چیز کے معاملہ میں طحال کو کم سے کم ضرر رساں ہے۔

اور سنن ابن ماجہؒ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوع حدیث میں مروی ہے! جو شخص ہر ماہ تین روز صبح صبح شہد چاٹ لے۔ اسے کسی سخت تکلیف

besturdubooks.wordpress.com

کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے: تم پر دو شافی چیزوں کا استعمال کرنا ان سے شفا حاصل کرنا لازم ہے۔

شہد اور قرآن۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک آیت

اور اس پر بحث

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس۔

اس باب میں لوگوں کا اختلاف ہے کہ آیا فیہ کی یہ ضمیر شراب کی طرف راجع ہے، یا قرآن کی طرف؟ -

اس سلسلہ میں دو قول ہیں اور صحیح تر یہ ہے کہ ضمیر شراب کی طرف راجع ہے: یہی ابن مسعودؓ ابن عباسؓ۔ حسنؒ۔ قتادہؓ اور اکثر صحابہؓ کا قول ہے کیونکہ یہی مذکور ہے اور سیاق کلام بھی اس پر دلالت کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آیت میں قرآن کا ذکر نہیں ملتا۔ اور صحیح حدیث کے یہ الفاظ بھی اس پر شاہد ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

طاعون

علاج، پرہیز، احتیاط اور فرار

ایک اہم مسئلہ صحیحین میں عامر بن سعدؓ بن ابی وقاص سے مروی ہے انہیں اپنے والد سے روایت ملی کہ انہوں نے حضرت اسامہؓ بن زید سے پوچھا، کہ آیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے طاعون کے متعلق کچھ سنا ہے؟

اسامہؓ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے، طاعون ایک سزا ہے جسے اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور ان قوموں پر جو تم سے پہلے تھیں، نازل کیا۔ جب تم کسی جگہ طاعون کے پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں داخل ہونے سے احتراز کرو۔ اور اگر طاعون وہیں پھوٹ پڑے، جہاں تم ہو تو وہاں سے فرار ہوتے ہوئے نکلنے سے اجتناب کرو۔

صحیحین میں حضرت حفصہ بنت سیرین سے مروی ہے کہ حضرت انسؓ بن مالک نے بتایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، طاعون میں مبتلا ہو کر مرنا، ہر مسلمان کے لیے شہادت کا درجہ رکھتا ہے۔

جہاں طاعون پھیلا ہو نہ جاؤ، آپڑے ہو تو بھاگو مت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایسی جگہ جہاں یہ وبا پھیلی ہو داخل ہونا اور وہاں سے نکلنا دونوں کی ممانعت کی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اس طرح احتیاطِ کامل کو جمع فرما دیا۔ کیونکہ ایسی جگہ جانے کا مطلب اپنے آپ کو وباء کے سپرد کرنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا اور وبا کی جگہ میں جا کر موت کو دعوت دینا ہے اور یہ بات شریعت و عقل دونوں کے خلاف ہے بلکہ ایسی جگہ جانے سے گریز کرنا پرہیز میں داخل ہے، جیسا اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے۔۔۔۔
اور یہ ممکن اور ایذا دہ باتوں سے تحفظ اور بچاؤ کا طریقہ ہے۔

قضا و قدر پر توکّل کی تعلیم

رہا وہاں سے نکلنے کی ممانعت کا معاملہ تو اس سے دو مطالب نکل سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کو اللہ پر بھروسہ اور توکل کرنے کا سبق دیا جائے اور اس کی قضا و قدر پر راضی رہنے پر آمادہ کیا جائے۔

پہلی صورت تعلیم و تادیب کی ہے دوسری تفویض و تسلیم کی۔

دوسرے یہ کہ اطباء نے کہا ہے دباء سے بچنے کے لیے ہر آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے بدن سے رطوبات فاضلہ کو خارج کرے۔ غذا میں کمی کر دے اور ورزش اور غسل میں قطع نظر رطوبات فاضلہ کو خشک کرنے کی تدبیر کرے۔ کیونکہ ان دونوں (ورزش اور غسل) سے پرہیز ایک ضروری امر ہے کیونکہ بدن میں ہر وقت کچھ نہ کچھ مخفی طور پر فضلاتِ ردیہ ضرور رہتے ہیں، جو ورزش اور غسل (حمام) سے بھڑک اٹھیں گے، اور کیموس اعلےٰ میں انہیں مختلط کر دیں گے۔ اس وجہ سے زیادہ فساد برپا ہوگا اور مرض لاحق ہو جائے گا، بلکہ طاعون کے موقع پر سکون تن اور آرام ضروری ہے۔ اور اخلاط میں تسکین پیدا کرنا واجب ہے۔

وبائی جگہ سے نکلنے اور سفر کرنے میں حرکت شدیدہ (ورزش) کے بغیر چارہ کار نہیں اور یہ بہت زیادہ مضر ہوتی ہے۔ متاخرین حکماء کا یہی قول ہے، اس لیے حدیث نبویؐ سے طبی مطلب بھی واضح ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس میں بدن و قلب کے معالجات ملتے ہیں ان کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔

صحیح روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب شام کی طرف نکلے۔ جب آپؓ

besturdubooks.wordpress.com

مقام سرغ پر پہنچے تو ابو عبیدہؓ بن جراح اور ان کے اصحابؓ سے ملاقات ہوئی انہوں نے بتایا کہ شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔

صحابہ میں اختلاف رائے

اب اس میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ امیر المومنینؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا، مہاجرین اولین کو بلائیے وہ کہتے ہیں میں انہیں بلا لایا۔ امیر المومنینؓ نے ان سے مشورہ کیا۔ اور انہیں بتایا کہ شام میں وبا پھوٹ پڑی ہے۔

اس باب میں ان کے اندر اختلاف رونما ہو گیا۔

بعض نے کہا کہ آپؓ ایک کام کے لیے نکل پڑے ہیں، ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپؓ اس سے واپس لوٹ جائیں۔

دوسروں نے کہا، آپ کے ہمراہ ازموده کار لوگ اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہم یہ رائے نہیں دیتے کہ آپ اس وبا ر میں انہیں دھکیل دیں۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا، اچھا آپ لوگ جائیں۔

پھر فرمایا، انصار کو بلا لاؤ۔ میں انہیں بلا لایا۔ امیر المومنینؓ نے ان سے مشورہ کیا وہ بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کرتے رہے۔ امیر المومنینؓ نے فرمایا، تم بھی اٹھ جاؤ۔

پھر فرمایا:

جو قریش کے بوڑھے مشائخ ہیں انہیں بلا لاؤ۔ میں نے انہیں بلایا تو ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہ کیا اور انہوں نے مشورہ دیا، کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو لے کر واپس چلے جائیں اور اس وبار کی طرف نہ بڑھیں۔

حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کو واپس جانے والا ہوں۔

جب صبح ہوئی تو ابو عبیدہؓ بن جراح نے عرض کیا، اے امیر المومنینؓ اللہ کی تقدیر سے فرار ہو کر آپ جا رہے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا، اگر کاش اے ابو عبیدہؓ تیرے سوا کوئی یہ بات کرتا ہاں ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی جانب فرار کرتے ہیں۔ کیا یہ صحیح

besturdubooks.wordpress.com

نہیں کہ اگر تمہارا اونٹ ہو۔ اور وہ ایک وادی میں اتر پڑے، جس میں دو حالتیں ہوں۔ ایک جانب چراؤ گے تو بھی اللہ کی تقدیر سے ہی چراؤ گے۔

راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف حاضر ہوئے وہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے غیر حاضر تھے۔ انہوں نے فرمایا، اس کے متعلق میرے پاس علم ہے۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سنا کہ جب کسی جگہ (طاعون) ہو، اور تم وہاں ہو تو فرار ہونے کے لیے وہاں سے نہ نکلو۔ اور جب تم کسی جگہ (اس کا وقوع) سنو تو وہاں مت جاؤ"۔

besturdubooks.wordpress.com

مرض استسقاء

علاج — پرہیز — ہدایت

صحیحین میں حضرت انس بن مالک سے مروی ہے، فرمایا کہ عکل اور عرینہ کی ایک جماعت نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اسے مدینہ کی آب وہوا ناموافق ہوئی چنانچہ ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی۔

آپ نے فرمایا: تم صدقہ کے اونٹوں کے پاس جاؤ اور ان کا بول اور دودھ پیو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، جب وہ تندرست ہوگئے، انہوں نے چرواہوں پر حملہ کردیا اور انہیں قتل کرکے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، وہ انہیں پکڑ لائے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دیئے۔ ان کی آنکھیں نکلوا دیں اور انہیں دھوپ میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ مرگئے۔

اور استسقاء کی تین اقسام ہوتی ہیں۔

۱۔ استسقائے لحمی، یہ سب سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

۲۔ استسقائے زقی۔

besturdubooks.wordpress.com

۳- استسقائے طبلی -

اور چونکہ ان امراض میں فائدہ دینے والی ادویہ وہی ہیں جن میں اعتدال پیدا کرنے پیشاب لانے کی کیفیت پائی جاتی ہے اور یہی اثرات اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں بھی ملتے ہیں۔ اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے پینے کا حکم دیا کیونکہ اونٹ کے دودھ میں جلاء اور تلیین کی صفت ملتی ہے اور یہ مدار، بول، ملطف اور سدّوں کے لیے مفتح (کھولنے والا) ہوتا ہے، اور یہ وہ قوم جو بلادِ عرب بن گئی۔ اس نے اسے بارہا آزمایا۔ جب بھی انہیں اس کی ضرورت لاحق ہوئی، تو انہوں نے اسے مفید پایا۔

اعرابی اونٹوں کا پیشاب دوسروں کی نسبت زیادہ فائدہ بخش ہوتا ہے۔

اس واقعہ سے ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب پاک ہونے اور ان سے علاج و معالجہ کی اجازت ملتی ہے۔ کیونکہ حرام اشیاء سے علاج کرنا جائز نہیں، اور نومسلم ہونے کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے انہیں منہ دھونے اور کپڑے پاک کرنے کا حکم نہیں دیا اور بعد از ضرورت تاخیر بیان روا نہیں۔

نیز یہ کہ مجرم کے فعل کی بنا پر اس سے جنگ کرنا ضروری ہے، کیونکہ ان لوگوں نے چرواہوں کو قتل کر دیا اور اس کی آنکھیں نکال دیں۔ یہ صحیح مسلم سے ثابت ہے۔

اور ایک جماعت کو قتل کرنے اور ایک آدمی کے قصاص میں پوری جماعت کے ہاتھ پاؤں ایک ایک سمت سے کاٹ دینے کا ثبوت ملتا ہے۔

نیز یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب مجرم پر حد اور قصاص دونوں سزائیں جمع ہو جائیں تو دونوں اکٹھی وارد کی جائیں گی، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ڈاکے کے عوض ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے اور چرواہے کے قتل کے قصاص میں انہیں بھی قتل کر دیا، اہل مدینہ کا یہی مذہب ہے اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے۔ اور اس کو ہمارے شیخ (ابن تیمیہؒ) نے اختیار کیا اور اس پر فتویٰ دیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جرائم اگر کئی ہوں تو عقوبات بلکہ زیادہ سختی کی جا سکتی ہے۔ یہ وہ لوگ تھے۔

جنہوں نے:

۱۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ارتداد اختیار کیا۔

۲۔ بے گناہوں کو قتل کیا۔

۳۔ قتل کے بعد ان کا مثلہ کیا، یعنی ہاتھ پاؤں کاٹے اور صورت بگاڑ دی۔

۴۔ مال لوٹ لیا۔

۵۔ اور جنگ پر اتر آئے (لہٰذا ان کی سزا بھی ایسی ہوتی چاہیے تھی)

---

besturdubooks.wordpress.com

زخم اور جراحت

علاج ــــ اور ــــ طرق علاج

صحیحین میں ابی حازمؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے سہل بن سعد کے متعلق سُنا کہ انہیں تلاش کیا جا رہا تھا کہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا کس طرح علاج کیا گیا؟

انہوں نے فرمایا، آپ کا چہرۂ انور زخمی ہو گیا۔ اور رباعی (دانت) ٹوٹ گیا۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خون دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ بن ابی طالب ڈھال میں پانی لے کر ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون بند ہی نہیں ہوتا تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جلایا۔ جب وہ خاکستر ہو گیا تو اسے زخم میں چپکا دیا، خشکی کے باعث چٹائی کی خاکستر سے خون رک گیا اور نہ چپکنے میں یہ بہت سریع الاثر ہے۔

مجفف ادویہ میں اگر لذع کی سی کیفیت ہو تو خون میں ہیجان آجاتا ہے۔ البتہ خاکستر کو اگر تنہا، یا سرکہ کے ساتھ ملا کر نکسیر کے مریض کی ناک میں پھونک دیا جائے تو نکسیر کو روک دے گی۔ اور صاحب قانون کا قول ہے کہ بردی خون بہنے

besturdubooks.wordpress.com

کو روکتی ہے، اور اس میں فائدہ بخشتی ہے اور تازہ زخموں پر اسے ڈالا جاتا ہے۔ تو انہیں مندمل کر دیتی ہے۔ قدیم مصری کا غذ اسی سے بنایا جاتا تھا۔ اس کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے اور اس کی خاکستر آکلۂ فم میں بھی مفید۔ نفث الدم کو روکتی ہے اور خراب زخموں کو مزید بگڑنے سے بچاتی ہے۔

پچھلے صفحہ کا حاشیہ: حکیم بوعلی سینا۔

besturdubooks.wordpress.com

پچھنے لگوانا اور داغ سے علاج

احادیث متعددہ ومختلفہ اور ان کی تفصیل وتشریح

صحیح بخاری میں حضرت سعیدؒ بن جبیر سے مروی ہے۔ انہیں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ملی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا شفاء تین چیزوں میں ہے۔

۱۔ شہد کے گھونٹ میں۔

۲۔ حجامت کی نشتر میں۔

۳۔ اور آگ سے داغنے میں۔

اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

ابو عبداللہ مازری فرماتے ہیں کہ امتلائی امراض یا تو دموی ہوتے ہیں، یا صفراوی یا بلغمی اور یا سوداوی ہوتے ہیں۔

پس اگر دموی ہوں گے، تو ان کی شفاء اخراج خون میں ہے۔ اور باقی تینوں اقسام کی صحت اسہال میں ہے جو خلط مخصوصہ کے مطابق ہو، گویا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے ساتھ مسہل پر تنبیہ فرمایا، اور حجامت کہہ کر فصد پر تنبیہ فرمائی۔

حاصلِ کلامِ نبوت یہ ہے، امراض کے علاج میں اصل اصول یہ ہے کہ تمثیلی طور پر سرد اور گرم میں منقسم ہیں۔ اگر مرض گرم ہو تو ہم اس کا علاج فصد یا حجامت کے ذریعہ اخراجِ خون سے کریں گے، کیونکہ اس صورت میں استفراغِ مادہ ہو سکے گا۔ اور اور مزاج کی تبرید بھی ہو جائے گی۔ اور اگر مرض سرد ہے تو تسخین کے ذریعہ اس کا

besturdubooks.wordpress.com

علاج ہوگا اور یہ خاصیت شہد میں پائی جاتی ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ مادہ بار وہ کا استفراغ بھی ضروری ہوا۔ تو شہد یہ کام بھی سرانجام دے دے گا۔

رہا داغ دینا، تو تمام مادی امراض یا تو حاد ہوتے ہیں، یعنی ایک نہ ایک سمت سریع الانتقال ہوتے ہیں، اس لیے اس میں ضروری ہیں اور یا مزمنہ ہوتے ہیں اور استفراغ کے بعد ان میں بہتر صورت یہ ہے کہ ان اعضاء میں داغ دیا جائے جہاں داغنا جائز ہو۔ کیونکہ مرض مزمنہ صرف بارد غلیظ مادہ سے ہوتا ہے جو عضو میں راسخ ہو جاتا ہے اور اس کا مزاج بگڑ جاتا۔ اور تمام جوہر جو اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اسے بھی بدل دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سے عضو میں جلن پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ داغنے کی وجہ سے یہ مادہ اس جگہ سے خارج ہو جاتا ہے، کیونکہ جزو ناری میں الیسا اثر موجود ہوتا ہے اس مادہ کو فنا کر دیتا ہے۔ گو یا اس حدیث سے ہمیں تمام مادی امراض کا علاج اور اصولِ علاج معلوم ہوگیا جیسے سادہ امراض کے علاج کا ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استنباط کیا تھا کہ بخار جہنم کی شدید گرم لپیٹ میں سے ہے۔ اس لیے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

besturdubooks.wordpress.com

حجامت یعنی پچھنے لگوانا

احادیث نبویؐ اور بیان احادیث

رہی حجامت۔ تو سنن ابن ماجہ میں حضرت جنادہ بن مغلس کی حدیث ہے۔ اور یہ کثیر بن سلیم سے ضعیف تر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت انسؓ بن مالک کو فرماتے سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

میں شب اسراء کو جس جماعت کے پاس سے بھی گذرا۔ اس نے یہ کہا۔

اے محمدؐ! اپنی امت کو حجامت کا حکم دیجیے!

اور جامع ترمذی میں یہ حدیث مروی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں۔

اے محمدؐ آپ پر حجامت لازم ہے"

اور صحیحین میں طاؤس کی حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے۔ کہ آپؐ نے حجامت کرائی (سینگیاں لگوائیں) اور سینگیاں لگا والے کو اجرت عنایت فرمائی۔

نیز صحیحین میں حمید الطویل سے بھی حضرت انسؓ کی روایت منقول ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ابو طیبہ نے سینگیاں لگائیں۔ اور آپ نے ان کے لیے دو صاع طعام دینے کا حکم دیا۔ اور انہوں نے اپنے موالی کے متعلق عرض کیا: تو آپؐ نے ان کا ٹیکس کم کر دیا۔ اور فرمایا بہترین علاج حجامت (سینگیاں لگوانا) ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اور ابن عباسؓ سے مروی ہے: کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا! بہتر بندہ سینگیاں لگانے والا ہوتا ہے۔ کہ خون نکلتا ہے۔ پیٹھ خشک ہوتی ہے اور بصارت میں جلا ہوتی ہے۔ اور فرمایا! سترویں۔ انیسویں تاریخ کا دن حجامت کے لیے بہتر ہے۔

اور فرمایا! سب سے بہتر علاج مسعوط۔ لدود۔ حجامت اور چلنا ہوتا ہے۔

حجامت کے کثیر فوائد ہیں۔

کیونکہ یہ فصد سے زیادہ ظاہر جلد کو (مادۂ امراض) سے پاک کرتی ہے۔ اور فصد بدن کے گہرے حصّہ کے لیے زیادہ نافع ہے۔ اور حجامت جلد کے ظاہر حصّہ سے اخراج دم کرتی ہے۔

میں کہتا ہوں کہ حجامت اور فصد میں تحقیق یہ ہے کہ یہ دونوں اختلاف زمانہ مکان عمر اور مزاج۔ گرم وسرد ممالک۔ اور گرم موسم اور گرم مزاجوں کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ گرم مزاج لوگ جن میں خون خوب نضج پا چکا ہوتا ہے۔ ان میں فصد کی نسبت حجامت زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ خون نضج پانے کے بعد ظاہر جلد کی طرف آچکا ہوتا ہے اس لیے فصد کی بجائے یہ خون آسانی سے نکل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے بچوں اور ان لوگوں کے لیے جو فصد کے متحمل نہ ہوں یہ زیادہ فائدہ بخش ہے۔

اور اطباء نے فرمایا ہے کہ گرم ممالک میں فصد سے حجامت کرنا زیادہ مفید اور نافع ہے۔ اور مہینہ کے وسط میں یا زیادہ سے زیادہ مہینہ کے آخری تیسرے ربع میں مفید رہتا ہے۔ کیونکہ ابتدائے ماہ میں خون میں ہیجان اور نضج واقع نہیں ہوتا۔ اور بالکل آخر ماہ میں اکثر اوقات ساکن ہو چکا ہوتا ہے۔ البتہ وسط اور آخر کے حصّہ میں غائت نضج کی حالت میں ہوتا ہے۔ ہر مخصوص (رگ) کی فصد کا ایک مخصوص فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ باسلیق کے فصد کرنے سے حرارت جگر وطحال اور اورام میں فائدہ مند ہے۔ جو ان دونوں میں اجتماع دم سے پیدا ہوں۔ نیز پھیپھڑے کے ورم میں بھی مفید ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اور شوصہ (دردِ پہلو) اور فات الجنب اور تمام ان امراض میں فائدہ دیتا ہے جو گھٹنے سے نیچے سے لے کر سرین تک اجتماع دم سے پیدا ہوں اور اکحل کی فصد تمام بدن میں، اجتماعِ دم سے ہونے والے امراض میں مفید ہے۔

نیز اگر تمام بدن میں فسادِ خون ہو جائے تو بھی مفید ہے، اور قیفال کی فصد سر اور گردن کے ان امراض میں فائدہ مند ہے۔ جو کثرتِ خون یا فسادِ خون کے باعث پیدا ہوں۔ اور دوجبین کی فصد تلی کے درد۔ دمہ فالج اور پیشانی کے درد کے لیے مفید ہے۔ اور کنپٹیوں پر سینگیاں لگوانا امراضِ سر اور اس کے اجزاء چہرہ دانت۔ کانوں۔ آنکھوں، ناک اور حلق کے لیے مفید ہے۔ اگر یہ امراض کثرتِ خون یا فسادِ خون، یا ان دونوں صورتوں کے باعث پیدا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنپٹیوں اور گدی پر سینگیاں لگوایا کرتے تھے۔

صحیح روایت میں ہے کہ آپؐ نے سر میں درد کے باعث حالتِ احرام میں سینگیاں لگوائیں۔

سننِ ابن ماجہؒ میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ورک (سرین) پر سینگیاں لگوائیں۔ کیونکہ آپؐ کو قدرے سستی سی تھی۔

اور گدی کے سوراخ پر یعنی کانوں کے پیچھے کی ہڈیوں پر سینگیاں لگوانے میں اطباء کا اختلاف ہے۔ ابو نعیم نے کتاب الطب النبوی میں مرفوع حدیث نقل کی ہے۔

نم پر۔ قمحدوہ کی ہڈی پر سینگیاں لگوانا واجب ہے۔ کیونکہ یہ پانچ امراض میں شفا دیتی ہے۔ ان میں سے ایک جذام بھی ہے۔

ٹھوڑی کے نیچے سینگیاں لگوانا۔ دانتوں۔ چہرے اور گردن (حلقوم) کے لیے مفید ہے بشرطیکہ ٹھیک وقت پر استعمال کیا جائے۔ نیز سر اور ہتھیلیوں کو

besturdubooks.wordpress.com

(فاسد مادّوں) سے صاف کرتی ہیں۔ اور پاؤں کی پشت پر سینگیاں لگانا صافن رگ کی فصد کے قائم مقام ہے۔ یہ رگ ٹخنے کے قریب ہے اور اس پر سینگیاں لگوانا رانوں پنڈلیوں کے امراض، حیض کی بندش۔ اور انثیین کی خارش کے لیے مفید ہے۔

سینے کے نیچے حصّہ پر سینگیاں لگوانا رانوں کے پھوڑوں۔ خارش اور پھنسیوں اور نقوش بواسیر، اور نجبل پا اور پشت کی خارش کے لیے فائدہ بخش ہے۔

اوقات حجامت

جامع ترمذیؒ میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوع روایت منقول ہے کہ بہترین دن جس میں تم سینگیاں لگواتے ہو وہ سترواں۔ انیسواں اور اکیسواں دن ہے۔

نیز اس سلسلہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کنپٹیوں اور گدّی پر سینگیاں لگوایا کرتے تھے۔ اور آپؐ سترھویں۔ انیسویں اور اکیسوں تاریخ کو سینگیاں لگوایا کرتے تھے۔

سنن ابن ماجہؒ میں حضرت انسؓ سے موقوع روایت ہے: جو سینگیاں لگوانا چاہے اسے سترھویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ تلاش کرنا چاہیے۔

سینگیاں کس دن لگوانی چاہئیں!

رہا، سینگیاں لگوانے کے لیے دنوں کا انتخاب! تو جامع خلالؒ میں ہے کہ ہمیں حرب بن اسماعیل نے بتایا کہ میں نے احمدؒ سے دریافت کیا کہ آپ کسی مخصوص دن سینگیاں لگوانا، مکروہ بھی سمجھتے تھے۔

انہوں نے فرمایا! ایسی بات بدھ اور ہفتہ کے متعلق منقول ہے۔

اور حسین بن حسان سے منقول ہے۔ کہ انہوں نے ابو عبداللہؒ سے سینگیاں لگوانے کے متعلق دریافت کیا کہ آپ کس دن انہیں مکروہ سمجھتے تھے، ؟

انہوں نے فرمایا کہ ہفتہ اور بدھ کے دن!

بعض جمعہ کے دن بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ اور خلالؒ نے ابو سلمۃؓ اور ابو سعید

besturdubooks.wordpress.com

منقری سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ جو بدھ یا ہفتہ
سینگیاں لگوائے اور اسے سفیدی یا برص کا مرض لاحق ہو جائے۔ تو وہ صرف اپنے
آپ ہی کو ملامت کرے۔

خلالؒ فرماتے ہیں۔ کہ ہمیں محمد بن علی بن جعفر نے بتایا۔ کہ یعقوب بن بختان
بتاتے ہیں۔ کہ احمدؒ سے ہفتہ اور بدھ کے دن نورہ اور سینگیاں لگوانے کے متعلق
دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے اسے مکروہ خیال فرمایا۔ اور بتاتے ہیں کہ مجھے ایک
آدمی کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ اس نے بدھ کے روز نورہ لگایا اور سینگیاں لگوائیں
تو اسے برص کا مرض لاحق ہو گیا۔

میں نے جواب دیا کہ اس نے حدیث کو خفیف سمجھا۔ اس نے کہا: ہاں!

اور دار قطنیؒ کی کتاب الافراد میں حضرت نافع کی حدیث منقول ہے کہ مجھ پر خون
کا غلبہ سا ہو رہا ہے۔ اس لیے کوئی ایسا حجام (سینگیاں لگانے والا) تلاش کیا جائے
نہ چھوٹا ہو اور نہ بہت بوڑھا ہو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے
سنا ہے۔ کہ سینگیاں لگوانا حافظ والے کی قوت یا داشت اور عاقل کی عقل بڑھاتا
ہے۔ اس لیے اللہ کا نام لے کر سینگیاں لگواؤ۔ اور جمعرات۔ جمعہ، ہفتہ اور اتوار
کو سینگیاں لگواؤ۔

(بلکہ) دوشنبہ کے دن سینگیاں لگواؤ۔ اور برص اور جذام تو بدھ کے روز ہی
نازل ہوا ہے۔

دار قطنیؒ فرماتے ہیں۔ کہ زیاد بن یحیٰی اس روایت میں منفرد ہیں۔

ابو ایوبؒ نے حضرت نافعؓ سے نقل کیا ہے: اور فرمایا ہے۔

پیر اور منگل کو سینگیاں لگواؤ۔ اور بدھ کو سینگیاں مت لگواؤ۔

سنن ابو داؤدؒ میں حضرت ابی بکرہؓ کی حدیث مروی ہے: کہ وہ منگل کو
سینگیاں لگوانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اور بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلّم نے فرمایا!

besturdubooks.wordpress.com

منگل کا دن خون کا دن ہوتا ہے۔ اور اس میں ایک ایسی ساعت ہے۔ کہ بس کے اندر خون نہیں تھمتا۔

احادیث ماثورہ کے مسائل مستنبط

اور ان گزشتہ احادیث کے ضمن میں سلاح معالجہ اور حجامت کا استحباب بھی معلوم ہو گیا۔ اور یہ کہ یہ تقاضائے حال کے مطابق ہونا چاہیئے۔

نیز مُحرم کے سینگیاں لگوانے کا جواز معلوم ہو گیا۔ اگر چہ وہاں سے بال کاٹنے پڑیں یہ سب جائز ہے رہا اس پر فدیہ دینا یہ مختلف فیہ ہے۔ دیکھو ب (فدیہ) نیز فوری اور محرم صالح کی حجامت کے جواز کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری میں مروی ہے :رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت صوم میں سینگیاں لگوائیں۔ لیکن کیا اس سبب سے وہ مفطر قرار دیا جائے گا[1]۔ یا نہیں ؟ یہ ایک علیٰحدہ مسئلہ ہے۔ اور صائب خیال یہ ہے کہ حجامت سے اسے مفطر سمجھا جائے گا، کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر کسی تعارض کے صحت کے ساتھ ثابت ہے۔

نیز اس سے سینگیاں لگانے کے کاروبار سے کمانا بھی جائز ثابت ہوتا ہے۔ اگر چہ حرام سمجھے بغیر اجیر پر اس کمائی کا کھانا مناسب نہیں۔ کیونکہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اجرت دی ہے۔ اور اسے اس کے کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ اور خبیث قرار دینا ایسا ہی ہے، جیسے پیاز اور لہسن کو خبیث قرار دیا۔ اور ان الفاظ سے اس کی حرمت ثابت نہیں ہوتی ؟ -

---

[1] یعنی روزہ باقی رہے گا یا نہیں ؟

besturdubooks.wordpress.com

قطع عروق اور داغ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ

صحیح روایت میں حضرت جابرؓ بن عبداللہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابیؓ بن کعب کے پاس ایک طبیب بھیجا۔ اس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی اور پھر اس پر داغ دیا۔

اور حضرت سعدؓ بن معاذ کو اکحل میں تیر لگا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر داغ دیا۔ پھر ورم ہوگیا آپؐ نے داغ دیا۔

اور افضل بن دکین فرماتے ہیں کہ ہمیں سفیانؓ سے انہیں ابی زبیرؓ سے انہیں حضرت جابرؓ سے روایت پہنچی۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکحل پر داغ دیا۔

اور صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ انہیں ذات الجنب کے مرض میں داغ دیا گیا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے۔

اور ترمذیؒ میں حضرت انسؓ سے منقول ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعدؓ بن زرارہ کو کانٹا لگ جانے پر داغ دیا۔

اور متفق علیہ حدیث گذر چکی ہے کہ میں اسے پسند نہیں کرتا۔ کہ میں داغ دوں اور ایک روایت کے لفظ یہ ہیں۔ کہ میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

اور جامع ترمذیؒ وغیرہ میں حضرت عمرانؓ بن حصین سے مروی ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا، ہم مبتلا ہوئے تو ہم کامیاب نہ ہوئے اور نہ فلاح پا سکے۔

besturdubooks.wordpress.com

اور ایک روایت کے لفظ یہ ہیں۔ کہ ہمیں داغنے سے منع کیا گیا۔
اور صحیح روایت میں اس حدیث سے ثابت ہے، کہ ستر ہزار لوگ ایسے ہوں گے۔ جو کہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے کہ نہ وہ جھاڑ کرواتے تھے۔ اور نہ داغ لگواتے تھے۔ اور نہ ہی فال لیتے تھے۔ وہ صرف اپنے پروردگار پر توکل کرتے تھے۔

پس احادیث رداغنے کی احادیث، چار انواع پر مشتمل ہو گئیں۔
ایک تو اس کے فعل پر۔
دوسرے عدمِ محبت پر۔
تیسرے اس کے تارک کی تعریف پر۔
چوتھے اس کی ممانعت پر۔

اور بحمداللہ تعالےٰ ان میں کوئی تعارض نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ اس کا فعل اس کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ اور عدمِ محبت ممانعت پر دال نہیں۔ اور اس کے تارک کی ثنا، و مدح اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا ترک اولیٰ و افضل ہے، اور اس کی ممانعت اختیار و کراہت کا طریقہ ہے، یا ایسی نوع مراد ہے جس کی احتیاج نہیں، بلکہ محض اندیشہ کے پیش نظر داغنا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مرگی کا مرض

یہ ارواح کا نتیجہ بھی ہوتا ہے اور مرض کا بھی

صحیحین میں حضرت عطاء بن ابی رباح کی حدیث منقول ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ بتلاؤں؟

میں نے عرض کیا: ہاں ضرور بتائیے!

آپؓ نے فرمایا: یہ سیاہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی! مجھے مرگی کا مرض ہے۔ اور بعض اوقات میرا پردہ کھل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے (میری صحت) کے متعلق دعا فرمائیے۔

آپؐ نے فرمایا: اگر تم چاہو، تو صبر کرو۔ اور تمہارے لیے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت دے دے۔

وہ کہنے لگی۔ میں صبر کروں گی! لیکن میرا پردہ کھل جاتا ہے۔ آپ یہ دعا فرمائیے۔ کہ میرا پردہ نہ کھلے۔

آپؐ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

میں کہتا ہوں کہ مرگی کے دورے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک ارواحِ خبیثہ ارضیہ

besturdubooks.wordpress.com

کے باعث اور دوسرے اخلاطِ رد یہ کے باعث ۔ دوسری قسم کے اسباب و علاج کے متعلق اطباء کلام کرتے ہیں ۔ رہے ارواح خبیثہ کی وجہ سے تو بڑے بڑے دانشور اور عقلا بھی اسی قسم کا اعتراف کرتے ہیں ۔ اور اس کا نزاع نہیں کر سکتے ۔ اور سمجھتے ہیں ، کہ اس کا علاج ارواح علویہ ہی سے ممکن ہے ۔ جو ارواح شریرۃ خبیثہ کا مقابلہ کریں ، اور ان کے افعال کا مقابلہ کر کے انہیں باطل کر دیں ۔

بقراط نے اپنی بعض کتب میں اس پر بحث کی ہے ۔ اور مرگی کے علاج کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے : کہ یہ علاج صرف ایسی مرگی میں فائدہ بخش ہے جس کا سبب اخلاطِ ردیہ اور مادہ فاسدہ ہوتا ہے ۔ لیکن وہ مرگی جو ارواح کے باعث ہوتی ہے اس میں یہ علاج نافع نہیں ۔

البتہ جاہل اطباء اور پست قسم کے لوگ اور وہ جو زندیقیت کو افضلیت قرار دیتے ہیں وہ ارواح کو مرگی کا سبب ماننے سے انکار کرتے ہیں اور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے ۔ کہ یہ بھی مریض کے جسم میں اثر کرتے ہیں ۔ ان کے پاس سوا جہالت کے کوئی دلیل نہیں ہے ۔ ورنہ ہم دیکھ ہی رہے ہیں ، کہ طب میں اس علاج کے سلسلہ میں کوئی کامیاب چیز نہیں ملتی ۔ اور حس و وجود بھی اس کا مشاہد ہے اور قدماء اسے مرضِ الٰہی کا نام دیا کرتے تھے ، اور کہا کرتے تھے کہ یہ ارواح کا کارنامہ ہے ۔

اس کا علاج دو وجوہ پر ہو سکتا ہے ۔

ایک مریض کی جانب سے دوسرا معالج کی جانب سے ۔ مریض کی جانب سے یہ ہے کہ وہ ان ارواح کے پیدا کرنے والے کی طرف صدق دل سے توجہ پوری قوت سے مبذول رکھے ۔ اور صحت کے ساتھ تعوذ اختیار کرے ۔ کیونکہ جب ان دونوں میں کوئی بھی ختم ہوا تو اسے کسی قسم کا ہتھیار کام نہ دے گا ۔ اب ذرا اس حالت کا اندازہ کیجیئے ، کہ جب دونوں ہی رہیں ۔ یعنی دل توحید ، توکل تقویٰ ، اور انابت سے بالکل خالی ہے ، اور اس کے مقابلہ کے لیے کوئی ہتھیار نہیں ۔

دوسرے معالج کی جانب سے اس میں یہ دونوں امور پائے جانے ضروری ہیں

besturdubooks.wordpress.com

اور بعض معالجین کی جانب سے اس قدر کہہ دینا ہی کافی ہوتا "اس سے نکل جا" یا "بسم اللہ" یا "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" اور نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "اے اللہ کے دشمن نکل جا" میں اللہ کا رسول ہوں۔

اور اکثر اوقات آفت زدہ کے کان میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔

افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون۔

اور مجھے بتایا گیا۔ کہ ایک بار ایک مریض کے کان میں یہ آیت پڑھی گئی۔ تو روح کہنے لگی۔ ہاں! اور طویل آواز نکالی۔

شیخ کہتے ہیں۔ کہ میں نے ڈنڈا پکڑ لیا اور اس کی گردن پر مارا۔ حتیٰ کہ مار مار کے میرے ہاتھ تھک گئے اور حاضرین کو یقین ہو گیا۔ کہ یہ اس مار پیٹ سے ضرور مر جائے گا۔ چنانچہ مار کے دوران وہ روح بول اٹھی۔ اور کہا۔ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔ میں نے اسے جواب دیا۔ لیکن اسے تم سے محبت نہیں۔

وہ کہنے لگی، میں اس کے ہمراہ حج پر جانا چاہتی ہوں، میں نے کہا، لیکن وہ تیرے ہمراہ حج پر جانا نہیں چاہتا۔

پھر کہنے لگی! اچھا۔ میں تیری عزت کی خاطر اسے چھوڑتی ہوں۔

راوی کہتے ہیں۔ کہ میں نے کہا: نہیں۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی خاطر!

آخر اس نے کہا:

میں جانتی ہوں راوی کہتے ہیں کہ مریض بیٹھ کر دائیں بائیں دیکھنے لگا کہ حضرت شیخ کیسے تشریف لائے!

لوگوں نے کہا۔ اور یہ جو مار پڑی ہے! اس نے کہا: حضرت شیخ نے مجھے کس جرم میں مارا؟ حالانکہ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور اسے محسوس بھی نہیں ہوا۔ کہ اسے چوٹ لگی ہے۔ اور آیۃ الکرسی سے اس کا علاج کیا جاتا تھا۔

اور آفت زدہ کو بھی اس کا ورد رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اور معوذتین پڑھنے کا بھی

besturdubooks.wordpress.com

کہا کرتے۔ الغرض مرگی کی اس قسم اور اس کے علاج کا صرف وہی انکار کرتا ہے۔ جو بے عقل اور بے علم و معرفت ہوتا ہے اور ان پر ارواحِ خبیثہ کا تسلط زیادہ تر کمی دین کی وجہ سے اور اس وجہ سے واقع ہوتا ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ و ذکر نبوی اور ایمانی اوراسے زبان و قلب کے ہٹ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس حالت میں ارواح خبیثہ انسان سے اس طرح دوچار ہوتی ہیں۔ کہ وہ بے ہتھیار ہوتا ہے اور گاہے گاہے وہ عریاں ہوتا ہے۔ (اور اس حالت میں آسیب لاحق ہو جاتا ہے)۔

besturdubooks.wordpress.com

مرگی کا سبب اور علاج

دُعا کا اثر دوا سے زیادہ کارگر ہوتا ہے

رہی صرع اختلاط: تو یہ ایک ایسا مرض ہے جس سے اعضائے بدن افعال وحرکت سے نامکمل حالت تک ناکام رہتے ہیں۔ اس کا سبب لزج قسم کی خلطِ غلیظ ہے۔ جو بطون دماغ کے منافذ میں سدہ پیدا کر دیتی ہے، اس وجہ سے حس وحرکت کا اعضائے نفسیہ میں نفوذ کم ہو جاتا ہے۔ البتہ مکمل انقطاع واقع نہیں ہوتا اور گاہے گاہے اس کے اور بھی اسباب ہوتے ہیں۔ ریح غلیظ جو منافذ روح میں حبس پیدا کر دیتی ہے، یا بخار آدمی کے دماغ میں انقباض پیدا کر دیتا ہے جس کے باعث وہ مادہ موذیہ کو دفع کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ نتیجہ اعضاء میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے پھر مادہ موذیہ کو دور کرنے کے لیے دماغ میں انقباض واقع ہوتا ہے۔ اسی لیے اس کے بعد انسان سیدھا کھڑا نہیں ہو سکتا بلکہ گر جاتا ہے۔ اور اس کے منہ سے بکثرت جھاگ خارج ہونے لگتا ہے، اور یہ علت جملہ امراض مادہ میں دقت وجود کے اعتبار سے شمار ہوتی ہے، اور جملہ امراض مزمنہ میں زیادہ مدت تک قائم رہنے کے باعث شمار ہوتی ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ مریض کی عمر

besturdubooks.wordpress.com

پچیس سال کی ہو گئی ہو، اور یہ مرض دماغ خصوصاً جوہر دماغ، میں ہوتا ہے اسی لئے اس حالت میں صرع کا وقوع ایک لازمی امر ہے۔

بقراط کہتا ہے کہ ایسے لوگوں میں مرگی کا مرض موت تک قائم رہتا ہے۔ ایسا ہی اس مرگی زدہ عورت کا قصہ ہے جس کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔ کہ اسے مرگی کا دورہ پڑتا تھا اور اس کا پردہ کھل جاتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا مرض اسی نوع سے تعلق رکھتا ہو چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرض پر شاکر رہنے کی وجہ سے اسے جنت کی خوش خبری دی۔ اور اس کا ستر نہ کھلنے کی دعا فرمائی۔ اور اسے صبر اور جنت یا صحت کی دعا کا بغیر جنت کی ضمانت کے اختیار دیا۔ چنانچہ اس نے جنت اور صبر کو اختیار کر لیا،

اور اس واقعہ میں ترک معالجہ اور دوا کے نہ کرنے کا جواز بھی ملتا ہے۔ اور دعاؤں، اور اللہ کی جانب توجہ کرنے میں ارواح کا علاج ایسے طریق پر موثر ہے کہ دوسری صورتوں میں ناممکن ہے۔ اور بدنی ادویہ اور انفعالات طبعیہ کی بجائے ان ادعیہ کا اثر اور فعل زیادہ نافع ہوتا ہے۔

ہم نے اور ہمارے سوا کئی عاقل طبیبوں نے بارہا آزمایا، اور وہ اس بات کے معترف ہیں کہ شفاء امراض میں ان کی قوت نفسیہ عجیب اثر رکھتی ہے، اور زنادقہ جہلاء اور سفہاء سے زیادہ کوئی نقصان دہ عنصر نہیں۔ اور ظاہر مطلب یہی ہے کہ اس عورت کا مرض اسی نوع سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ارواح کی یہ کار فرمائی ہو، نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صبر کرنے اور جنت حاصل کرنے یا صحت کی دعا کے درمیان اختیار دیا۔ اس نے صبر اور پردہ کو اختیار کیا۔

---

besturdubooks.wordpress.com

عرق النساء

لغت اور طب کی رُو سے مرض کی تشریح و علاج

سنن ابن ماجہؒ میں محمد بن سیرینؒ سے مروی ہے انھیں انسؓ بن مالک سے روایت پہنچی۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ عرق النساء کا علاج یہ ہے کہ اعرابی بکری کے پچھلے حصّہ کو پکا کر کھلا دیا جائے۔ پھر اس کے تین حصّے کیے جائیں۔ پھر ہر روز اس کا ایک حصّہ پیا جائے۔

عرق النساء ایک درد ہوتا ہے جو سرین کی ہڈی سے شروع ہو کر پنڈلی کی پچھلی جانب سے نیچے اترتا ہے اور اکثر اوقات ٹخنے تک جا پہنچتا ہے، اور جوں جوں وقت گزرتا ہے اس میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ران اور ٹانگ میں کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

اس حدیث میں لغوی اور طبی دونوں مطالب پائے جاتے ہیں۔ لغوی معنی اس مرض کو عرق النساء کہنے کی دلیل ہے۔ اور یہ رگ یعنی سرین کے جوڑ سے شروع ہوتی ہے۔ اور ٹخنے کے پیچھے پاؤں کے آخری حصّہ پر ختم ہوتی ہے۔ اور اس کا طبی مطلب گزر چکا ہے۔ کیونکہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام دو انواع

besturdubooks.wordpress.com

پر مشتمل ہے۔ ایک ازمنہ۔ امکنہ اور اشخاص و احوال پر عام حیثیت رکھتا ہے اور دوسرا ان امور میں یا ان میں سے بعض کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے۔ اور یہ اسی نوع سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ اہلِ عرب اہل حجاز اور ان کے آس پاس کے لوگوں بالخصوص اعراب سے تخاطب ہوتا ہے۔ اور یہ علاج دیگر معالجات کی نسبت ان کے لیے زیادہ نافع ہے۔ کیونکہ یہ مرض یبوست کے باعث پیدا ہوتا ہے اور گاہے لزج قسم کے غلیظ مادّہ سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا علاج مسہلات سے ہوتا ہے اور سرین کی ہڈی میں نفخ اور تلقین کے دونوں خواص پائے جاتے ہیں۔ اور یہ مرض ان دونوں علاجوں کا محتاج ہوتا ہے۔

اعرابی بکری کا انتخاب اس وجہ سے ہے کہ اس میں فضولیات (مادہ ہائے خراب) کم پائے جاتے ہیں۔ اور اس کا جوہر لطیف ہوتا ہے۔ اور اس کی تخفیف یہ بھی ہے کہ یہ گرم جگہ کی جڑی بوٹیاں کھاتی ہے۔

اس مرض کو "عرق النساء" اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے کرب میں انسان اس درد کے سوا سب کچھ بھول جاتا ہے!

besturdubooks.wordpress.com

خشکی طبع

تعریف، علاج اور تفصیلات

جامع ترمذیؒ سنن ابن ماجہؒ میں حضرت اسماءؓ بنت عمیس سے مروی ہے۔

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم کس دوا سے جلاب (تلیین) لیتی ہو؟

انھوں نے عرض کیا: شرم سے۔

آپؐ نے فرمایا: یہ گرم اور تیز ہے۔ پھر فرمایا، سنا کا جلاب لیا کرو، اور فرمایا: اگر موت سے شفا ہوتی تو سنا ہی سے ہوتی۔

اور سنن ابن ماجہؒ میں ابراہیم بن ابی عیلۃ سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن حرام کو فرماتے سنا۔ اور وہ ان میں سے تھے جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو قبلوں کی جانب نماز پڑھی ہے، (فرماتے تھے) کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ تم پر سنا اور سنوت کا استعمال واجب ہے کیونکہ سام کے سوا ان میں ہر مرض کی شفا پائی جاتی ہے۔

عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول سام کیا چیز ہوتی ہے؟

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے فرمایا: موت!

رہی سنا۔ تو اس میں دو لغت ہیں۔ در اور قصر کے ساتھ۔

یہ ایک حجازی بوٹی ہے۔ اور سب سے افضل مکی ہوتی ہے۔ اور یہ بہت ہی خوب قریب بہ اعتدال درجہ اول میں گرم خشک دوا ہوتی ہے۔ جو صفراء اور سوداد کی مسہل ہے۔ قلب کو قوت دیتی ہے۔

اس میں بہت اعلیٰ خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔ نیز وسواس سوداوی بدن میں تشقاق کے مرض کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ عضلہ کو کھولتی۔ بالوں کو فائدہ دیتی ہے۔ اور جوں درد سر مزمن خارش۔ پھنسی پھوڑے اور مرگی میں مفید ہے۔ اس کا جوشاندہ پینا اسے کوٹ کر پینے سے زیادہ فائدہ بخش ہے۔ اس کی مقدار خوراک تین درہم تک ہے اور اس کے پانی کی مقدار خوراک پانچ درہم تک ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گل بنفشہ۔ سرخ اور کشمش کو جوشاندہ میں ڈال لیا جائے تو یہ اس کی مصلح ہے

رازی کہتا ہے کہ سنا اور شاہترہ اخلاطِ محترقہ کے مسہل ہیں۔ اور خارش و جرب کو نافع ہیں۔ اور ہر ایک میں سے چار سے سات درہم تک مقدارِ خوراک ہے۔

رہی سنوت۔ تو اس کے معنی میں آٹھ اقوال ہیں۔

ایک یہ شہد کا دوسرا نام ہے۔

دوسرا، یہ گھی کا گرم ہتلا رب ہے۔ اور گھی پر سے سیاہ خطوط کی شکل میں خارج ہوتا ہے۔

تیسرا، یہ کمون کی طرح حبوب ہوتے ہیں۔ اور یہ ابن اعرابی کا قول ہے۔

چوتھا، یہ کمون کرمانی کا نام ہے۔

پانچواں ابو حنیفہ دنیوری نے کسی اعرابی سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ رازیانج ہے

چھٹا یہ سونف کا نام ہے۔

ساتواں یہ کھجور کا نام ہے۔ اسے ابو بکر بن سنی حافظ نے نقل کیا ہے۔

بعض اطباء کا کہنا ہے یہ مطلب معقول اور قرین صواب بھی معلوم ہوتا ہے کہ

besturdubooks.wordpress.com

سنا کو کوٹ کر اس شہد میں ملا دیا جائے۔ جس میں پہلے گھی ملا ہو۔ پھر اسے چاٹا جائے۔ اسے مفرداً استعمال کے بجائے یہی بہتر صورت ہے۔ کیونکہ شہد اور گھی میں سنا کی اصلاح اور اسہالی قوت میں اعانت کی تاثیر پائی جاتی ہے۔

ترمذیؒ وغیرہ نے حضرت ابن عباسؓ سے مرفوع حدیث نقل کی ہے بہتر علاج جو تم کرتے ہو وہ سعوط۔ لدود۔ سینگیاں لگوانا اور چلنا ہے۔ کیونکہ چلنے سے طبیعت میں مادہ خارجہ کو خارج کرنے کے لیے تلیین و اسہال کی قوت آجاتی ہے[1]

---

[1] ان احادیث اور طرق علاج کے سلسلہ میں دو باتیں پیش نظر رکھنا چاہییں۔

۱۔ ان میں سے اکثر احادیث کا پایہ استناد اس معیار پر پورا نہیں اترتا جو بخاری و مسلم کا ہے، الا ماشاء اللہ۔

۲۔ جو طریق علاج آں حضرتؐ سے قطعی طور پر ثابت ہے اس کے درست اور بجا ہونے میں شبہ نہیں، لیکن جس کی قطعیت ثابت نہ ہو اسے مقامی احوال پر محمول کیا جائے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

جسم کی پاکیزگی

تدبیر — طریقہ — علاج

صحیحین میں حضرت قتادہؓ سے حدیث مروی ہے، انھیں حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ملی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت زبیرؓ بن عوام کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور زبیرؓ بن عوام نے ایک غزوہ میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوؤں کے متعلق شکایت کی۔ آپؐ نے انھیں ریشم پہننے کی اجازت دی۔ اور میں نے ان کے بدن پر (ریشم) دیکھا۔

اس حدیث میں دو امور کا ذکر ہوا ہے۔ ایک فقہی اور دوسرا طبی۔

فقہی تو یہ ہے کہ عورتوں کے لئے ریشم مطلقاً مباح ہے۔ اور کسی ضرورت یا مصلحت راجحہ کے سوا مردوں کے لیئے حرام ہے۔ حاجت یہ ہے سخت جاڑا ہو اور اس کے سوا کوئی اور لباس مہیا نہ ہو۔ نیز خارش، حکمۃ یا کسی مرض یعنی جوؤں کے لیئے

besturdubooks.wordpress.com

اس کا استعمال جائز ہے ۔ جیسے حضرت انسؓ کی مروی صحیح اس پر شاہد ہے ۔

امام احمدؒ سے دو روایتوں میں سے زیادہ صحیح روایت میں اس کا جواز ملتا ہے اور امام شافعیؒ سے بھی دو اقوال میں سے زیادہ اصح قول میں ایسا ہی منقول ہے ، کیونکہ اصل تو عدم تخصیص اور عدم رخصت ہے اور جب امت کے ایک حصّہ پر کسی سبب سے اس کی رخصت ثابت ہو گئی تو یہ سبب جہاں بھی پایا جائے گا ۔ عدم سبب کے باعث اس کا حکم بھی وہاں ضرور موجود ہو گا ۔

اور امرِ طبی یہ ہے کہ ریشم حیوانی دواؤں سے حاصل کیا جاتا ہے ۔ اسی لیے اسے بھی حیوانی ادویہ میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا مخرج ایک کیڑا ہے ۔ اور اس میں کئی ایک فوائد ہیں ۔ اس کے خواص میں دل کو تقویت دینا ہے یہ مفرح بھی ہے ۔ اور کئی امراض میں نافع ہے ۔ سرمہ لگایا جائے تو مقوی بصر بھی ہے اور خام حالت میں بھی مستعمل ہوتا ہے ۔ درجہ اوّل میں گرم خشک ہے ۔ ایک قول کے مطابق گرم تر ہے اور بعض کے نزدیک معتدل ہے ۔

اگر یوں کہا جائے کہ جب ریشم کا لباس سب سے زیادہ معتدل اور بدن کے لیے زیادہ موافق ہے ، تو شریعتِ کاملہ فاضلہ نے اسے مردوں کے لیے کیوں حرام قرار دیا ؟ حالانکہ شریعت نے طیبات کو حلال کیا ہے اور صرف خبائث کو حرام کیا ہے ۔

اس کا جواب یہ ہو گا کہ شریعت نے اسے اس وجہ سے حرام قرار دیا تاکہ نفوس اس سے رک جائیں ۔ اور اللہ کی طاعت کی خاطر اسے ترک کر کے ثواب لوٹیں ، اور یہ ضروری چیز ہے کہ انھیں اس کا صلہ ملے ۔

بعض کہتے ہیں کہ (ریشم) اصل میں عورتوں کے لیے پیدا کیا گیا ہے ، جیسے سونا ان کے لیئے زیور ہے ۔ اور مردوں پر عورتوں سے تشابہ کی وجہ سے حرام کر دیا گیا ۔

بعض کا قول ہے کہ اس میں فخر و غرور پایا جاتا ہے ، اس لیے حرام ہے ۔

اور نسائیؒ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی حدیث نقل کی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا :

besturdubooks.wordpress.com

اللہ تعالیٰ نے میری امت کی عورتوں کے لیے ریشم اور سونا حلال کیا ہے اور مردوں پر حرام کر دیا ہے ایک روایت کے لفظ یہ ہیں کہ:

میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا حرام کر دیا گیا اور عورتوں کے لیے حلال کر دیا گیا۔

صحیح بخاریؒ میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے، انہوں نے بتایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور دیباج پہننے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے۔

یہ ان (غیر مسلموں) کے لیے دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہوگا۔

besturdubooks.wordpress.com

ذات الجنب

دوا، معالجہ، کیفیت، پرہیز

جامع ترمذیؒ میں حضرت زیدؓ بن ارقم کی حدیث مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ نے فرمایا، کہ ذات الجنب میں قسط بحری اور زیتون سے علاج کرو۔

اطباء کے نزدیک ذات الجنب کی دو انواع ہیں۔ نوع حقیقی اور نوع غیر حقیقی۔ نوع حقیقی میں ورم حار ہوتا ہے جو پسلیوں کے ساتھ غشاء باطنی میں ایک پہلو پر لاحق ہو جاتا ہے۔ اور غیر حقیقی میں ریاح غلیظہ کے باعث پہلو میں نمونئے کا سا درد محسوس ہوتا ہے جو پردوں میں نفوذ کر آتا ہے۔

ذات الجنب حقیقی کا مماثل درد بھی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اس قسم کے درد میں کھنچاؤ ہوتا ہے، اور حقیقی ذات الجنب میں (درد) کی حالت بہت زیادہ سخت ہوتی ہے۔

ذات الجنب میں پانچ اعراض ضرور پائے جاتے ہیں۔ بخار۔ کھانسی، چبھنے والی درد تنگی تنفس اور نبض منشاری۔

besturdubooks.wordpress.com

حدیث میں جو علاج آتا ہے، وہ اس نوع کے لیے نہیں، بلکہ وہ دوسری نوع کے لیے ہے جو غلیظ ریح کے باعث پیدا ہوتا ہے کیونکہ قسط بحری دراصل عود ہندی ہوتی ہے، جیسے دوسری احادیث میں قسط ثانی کا ذکر ہے کہ جب اسے نرمی سے کوٹا جائے اور گرم زیتون کے ساتھ ملایا جائے اور ریح کی جگہ ملا جائے یا چٹایا جائے تو یہ اس کے لیے نافع ہوگی۔ اور مادے کو تحلیل کر کے مرض کو ہٹائے گی۔ نیز اعضائے باطن کو قوت دے گی اور سدّوں کو کھول دے گی۔ عود مذکور میں اسی قسم کے فوائد ملتے ہیں۔

ذات الجنب حقیقی میں بھی قسط نفع بخش ہو سکتی ہے۔ اگر اس کا سبب بلغمی مادہ ہو۔ اور اس کا فائدہ انحطاط مرض کے وقت خصوصاً زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔

ذات الجنب خطرناک امراض میں سے ہے۔

صحیح حدیث میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی حالت میں حضرت میمونہؓ کے گھر تشریف رکھتے تھے جب افاقہ سا ہو جاتا، تو آپؐ باہر تشریف لا کر نماز پڑھاتے۔ اور جب تکلیف زیادہ ہو جاتی۔ تو آپ حضرت ابو بکرؓ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ شدتِ درد کے باعث تکلیف زیادہ ہوئی۔

چنانچہ آپؐ کے پاس ازواجِ مطہراتؓ حاضر ہوئیں اور آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ اور ام فضلؓ بنت حرث اور اسماءؓ بنت عمیس بھی حاضر ہوئیں انھوں نے لدود دینے کا مشورہ کر کے وہ دوا دے دی، اس وقت آپؐ بیہوشی کے عالم میں تھے۔ جب آپؐ کو افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

یہ یہ کام کس نے کیا ہے؟

یہ ان عورتوں کا کام ہے جو وہاں سے آئی ہیں آپؐ نے ارض حبشہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ حضرت ام سلمہؓ اور اسماءؓ نے یہ دوا دی تھی۔ انھوں نے عرض کیا اے

besturdubooks.wordpress.com

اللہ کے رسول ہمیں خیال تھا کہ شاید آپؐ کو ذات الجنب ہو گیا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا، یہ دوا کس چیز پر مشتمل تھی؟

انھوں نے عرض کیا، عودِ ہندی، کچھ کسنبہ اور زیتون کے دو قطروں کے ساتھ

آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھ پر یہ مرض وارد نہ کرے گا۔ تم میں سے کوئی بھی دوا دینے والا میرے چچا عباسؓ کے سوا اس کمرہ میں نہ رہے۔

besturdubooks.wordpress.com

دردِ سر اور درد شقیقہ

کیفیت، اسباب، علامات، علاج

سنن ابن ماجہؒ میں حدیث منقول ہے، جس کی صحت مختلف فیہ ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی درد سر ہوتا تو آپؐ مہندی لگاتے اور فرماتے کہ اللہ کے اذان سے یہ صداع (دردِ سر) میں مفید ہے۔

صداع ایک ایسا مرض ہے کہ جس سے سر کے بعض حصّوں یا سارے سر میں درد ہو جاتا ہے۔

اور جو درد سر کے ایک ہی حصہ میں قائم ہو جائے اسے شقیقہ کہا جاتا ہے اور اگر سارے سر میں پھیل جائے تو اسے بیضہ اور خودہ کا نام دیا ہے کیونکہ اس کی (خود) سے مشابہت ہوتی ہے جو جنگ کے موقع پر پہنا جاتا ہے۔

گاہے گاہے سر کے پچھلے یا اگلے حصّہ میں بھی درد ہوتا ہے، اس کی کئی اقسام ہیں اور اس کے اسباب بھی مختلف ہوتے ہیں۔

ایک تو اخلاطِ اربعہ میں سے کسی خلط کا غالب آجانا، یہ چار اسباب ہوئے۔

پانچواں معدہ میں پھوڑوں کی وجہ سے کہ سر بھی اس ورم سے متاثر ہو کر دردناک

besturdubooks.wordpress.com

ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سر سے نیچے معدہ کی طرف جانے والے عصب آپس میں متصل ہیں
چھٹا معدہ میں غلیظ ریح کے باعث کہ وہ سر کی جانب صعود کر کے موجب صداع ہوتی ہے۔

ساتواں عروقِ معدہ میں ورم کے باعث کہ معدہ کے انصال کی وجہ سے سر میں بھی درد ظاہر ہو جاتا ہے۔

آٹھواں استفراغ اور قے کے بعد یبوست یا معدہ سے بخارات چڑھنے کے سبب سے سر درد لاحق ہو جاتا ہے

نواں شدتِ حرارت یا گرم ہوا کے باعث سر میں درد ہونے لگتا ہے۔

دسواں اعراضِ نفسانیہ، مثلاً غم، حزن و ملال، وساوس و افکار کے باعث دردِ سر ہو جاتا ہے۔

گیارھواں دماغ کے پردے میں ورم آجانے سے درد ہونے لگتا ہے، اس صورت میں مریض سمجھتا ہے کہ اس کے سر پر ہتھوڑے مارے جا رہے ہیں۔

بارھواں، بخار میں شدتِ حرارت کے باعث سر میں درد لاحق ہو جائے واللہ اعلم
شقیقہ کا سبب وہ مادہ ہوتا ہے جو سر کی شریانوں میں واقع ہوتی ہے یا ان کے اندر باہر سے آجاتا ہے۔ اس طرح جو حصہ مرکز درد ہوتا ہے وہ اس سے متاثر ہو جاتا ہے
ابو نعیم نے کتاب الطب النبوی میں اس نوع کا ذکر کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس نوع کا درد نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو جاتا، تو ایک یا دو روز ٹھہرتا۔ اس میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور آپؐ کے سر پر پٹی بندھی تھی، اور صحیح روایت میں ہے کہ آپؐ نے مرض وفات میں فرمایا:

اُف درد سر!

اور مرض کی حالت میں آپؐ نے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ اور درد شقیقہ اور سر کے دوسرے دردوں میں سر پر پٹی باندھنا بہت ہی فائدہ بخش ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اس کا علاج اس اختلافِ انواع و اسباب کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے۔ بعض میں استفراغ سے علاج کرنا پڑتا ہے اور بعض میں غذاء سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور بعض حالت میں سکون و خاموشی سے آرام آجاتا ہے۔ بعض میں ضماد لگانے بعض میں تبرید اور بعض حالتوں کے اندر حرارت پہنچانے سے آرام آتا ہے۔ بعض صورتوں میں حرکات اور آوازوں کے سننے سے پرہیز کرنا ضروری ہوتا ہے۔

اس بحث سے خود ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ دردِ سر کے اندر مہندی سے علاج کرنا ایک جزوی علاج ہے، کلّی نہیں بلکہ صرف ایک ہی نوع کے لیے مفید ہے کیونکہ جب دردِ سر حرارت زایدہ سے ہو گا، اور کوئی ایسا مادہ بھی نہ ہو کہ جس کا استفراغ ضروری ہو تو اس صورت میں مہندی بین فائدہ دے گی۔ اسے کوٹ کر سرکہ میں ملا کر پیشانی پر ضماد کرنے سے دردِ سر میں افاقہ ہو گا۔

امام بخاریؒ نے تاریخ بخاری میں بتایا ہے اور سنن ابی داؤدؒ میں بھی روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب بھی دردِ سر کی شکایت کی گئی تو آپؐ نے فرمایا، سینگیاں لگواؤ، اور جب بھی کسی نے پاؤں کے درد کی شکایت پیش کی، تو فرمایا، مہندی لگاؤ۔

جامع ترمذیؒ میں سلمی ام رافعؓ خادمہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی پھوڑا پھنسی ہوتا یا کانٹا چبھ جاتا تو آپ اس پر مہندی لگاتے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

حنا (مہندی)

فوائد، طریق استعمال، اثرات

مہندی درجہ اوّل میں سرد، درجہ دوم میں خشک ہے، اس کے فوائد یہ ہیں کہ محلل ہے اور آگ سے جلنے میں نافع ہے۔ نیز اس کو اگر عصب پر (پٹھوں پر) ضماد کیا جائے تو مقوی اعصاب بھی ہے اور قروح (زخم) فم اور سلاق (مسوڑھوں کے زخم) مرض میں اس کا چبانا فائدہ بخش ہے، بچوں کے قلاع (منہ آجانا) کے مرض کو فائدہ دیتی ہے اس کا ضماد کرنا ورم حار کو نافع ہے۔ زخموں میں اس کی تاثیر دم الاخوین سے مشابہ ہے اور جب اسے موم مصفی۔ اور روغن گلاب میں آمیز کر دیا جائے۔ تو یہ پسلی کے درد میں فائدہ دیتی ہے۔ نیز جب بچے میں جدری (چیچک) کا مرض ظاہر ہو۔ تو اس کو پاؤں کے تلوؤں پر لگانے سے اس کی آنکھوں میں کوئی دانہ نہیں نکلتا اور آنکھیں محفوظ رہتی ہیں۔ اور یہ مجرب ہے اور جب اس کا سفوف کپڑوں کی تہوں میں ڈال دیا جائے تو ان میں خوشبو پیدا کرتی ہے، نیز جوں سے حفاظت کرتی ہے۔ اور جب اس کے پتوں کو آب شیریں میں رکھا جائے۔ پھر نچوڑ لیا جائے اور یہ مصفا پانی چالیس روز تک روزانہ بیس درہم کی مقدار میں دس درہم

besturdubooks.wordpress.com

شکر ملا کر پیا جائے اور ساتھ ہی مریض کو چھوٹی بھیڑ کا گوشت کھلایا جائے، تو جذام کی ابتدائی حالت میں حد درجہ عجیب اور اثر انگیز طور پر نفع بخش ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی کی انگلیوں کے ناخن پھٹ گئے اور اس نے امکان بھر ہر طرح کا علاج کیا، مگر لاحاصل، آخر ایک عورت نے اسے بتایا۔ کہ وہ دس روز تک مہندی کا پانی پیے۔ اس نے طریق مذکورہ پر پانی پیا، اور صحت یاب ہو گیا۔ اور اس کے ناخن دوبارہ صحت مند ہو گئے۔

مہندی بالوں کو اُگاتی، انہیں قوت و حسن دیتی اور سر کو قوت دیتی اور پنڈلیوں سے ٹانگوں اور تمام پھوڑے پھنسی سے محفوظ رکھتی ہے۔[1]

---

[1] مہندی کے فوائد طبِ جدید نے یعنی ڈاکٹروں نے بھی تسلیم کیے ہیں اور کوئی شبہہ نہیں یہ فوائد بے شمار ہیں۔ مزید تفصیل کے لیئے ان طبّی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے جن میں اشیائے مقرّرہ کے خواص تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

عِلاج اور تیمار داری

دورانِ علالت مریضوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے؟

جامع ترمذیؒ۔ اور ابن ماجہؒ میں حضرت عقبہؓ بن عامر جہنی سے مروی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو۔ کیونکہ اللہ عزوجل انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

بعض فاضل اطباء کا قول یہ ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سراسر مبنی بر مصلحت ہے، خصوصاً اطباء کے لیے اور ان کے لیے جو معالجات کے پیشہ سے متعلق ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض جب کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ یا تو طبیعت مرض کو دفع کرنے میں مصروف ہوتی ہے۔ یا خواہش کی کمی یا اس کا یکسر فقدان اس کا موجب ہوتا ہے کیونکہ حرارت غریزہ ضعیف ہوتی، یا قریب قریب سرد ہو جاتی ہے۔ بہر حال جو بھی حالت ہو، اس حالت میں مریض کو کھانا دینا مناسب نہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ بھوک کا مطلب یہ ہے کہ اعضائے بدن بدل ما یتحلل کے

besturdubooks.wordpress.com

باعث غذا کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اس طرح غذا کی خواہش (بھوک) ہوتی ہے اور اگر مرض موجود ہو تو طبیعت دفع مرض اور مادہ مرض کے نضج و اخراج میں پوری سرگرمی دکھانے لگتی ہے۔ اس لیے طلب غذا، اور پانی سے رک جاتی ہے۔ اب اگر مریض کو کھانے پر مجبور کیا جائے تو طبیعت کے فعل (نشانی) میں تعطل واقع ہو جائے گا۔ اور اسے ہضم کرنے میں مصروف ہو جانا پڑے گا۔ اس طرح مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ لاحق ہو گا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ گاہے گاہے مریض کو کھانے اور پینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ معاملہ ان امراض میں ہوتا ہے جہاں عقل بھی مختل ہو چکی ہو۔ اس بنا پر یہ حدیث عام، مخصوص، یا مطلق، ہو گی، جس کی تقیید دلیل اور معنی دونوں سے ثابت ہے، یعنی حدیث کا مطلب یہ ہو گا، کہ مریض کچھ عرصہ تک غذا کے بغیر بھی گذار سکتا ہے اور تندرست آدمی اس طرح گذارا نہیں کر سکتا۔ اور مریض کا اللہ کی جانب سے تغذیہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اطباء نے تغذیہ بالدم کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ نصرت اللہ عز و جل کے سامنے اس کے ضعف و عجز کے مطابق ہوتی ہے جب اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور پروردگار کی رحمت اس کے قریب ہوتی ہے اب اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہو گا تو اسے اغذیہ قلبی مرحمت ہوں گی، جن سے اس کی طبیعت کو قوت اور انبساط کی نعمت حاصل ہو گی۔ اس طرح اسے بدنی اغذیہ کی نسبت زیادہ فرحت حاصل ہو گی اور جس قدر اس کا ایمان قوی ہو گا اسے اپنے پروردگار سے محبت ہو گا اور انس و فرحت کی نعمت سے بہرہ ور ہو گا، اور اپنے رب پر یقین اس کی رضا و لقاء کا شوق و ذوق قوی رکھتا ہو گا۔ اسی قدر اپنے طب میں اس درجہ قوت محسوس کرے گا کہ اس کی تعبیر دشوار ہے۔ اور اطباء اسے محسوس کرنے اور اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں ناکام ہیں۔

جس کی طبیعت غلیظ ہو۔ اور وہ قوت ایمان اور تصدیق قلبی کے ادراک سے جاہل ہو وہ اس راز کو کسی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ ان عشاق کے حالات پر غور کیجیے

besturdubooks.wordpress.com

جو اپنے محبوب کی صورت یا جاہ یا مال یا علم پر فریفتہ ہوتے ہیں، عوام اس سلسلہ میں مختلف عجائبات دیکھتے ہی رہتے ہیں۔

اور صحیح روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ آپؐ کئی کئی روز تک صیام وصال رکھتے۔ اور اپنے صحابہؓ کو اس سے منع فرماتے، اور فرمایا کرتے کہ میری حالت تم جیسی نہیں۔ کیونکہ مجھے تو میرا پروردگار کھلاتا اور پلاتا ہے۔

اور یہ تو معلوم ہی ہے۔ کہ یہ کھانا اور پینا حرام انسانوں کا کھانا اور پینا نہ تھا ورنہ صوم وصال قائم ہی نہ رہتا۔ اور سارا امتیاز ہی ختم ہو جاتا۔ بلکہ آپؐ صائم (روزہ دار) ہی شمار نہ ہوتے۔ کیونکہ آپؐ نے فرمایا ہے: میرا پروردگار مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور آپؐ نے اپنے اور صحابہؓ کے درمیان صومِ وصال سے فرق فرمایا ہے۔ آپؐ ایسے امور پر قادر تھے جن پر صحابہؓ کو قدرت حاصل نہ تھی۔ اور اگر آپؐ باقاعدہ منہ سے (مادّی طور پر) کھانا کھاتے اور پانی پیتے۔ تو آپؐ یہ نہ فرماتے، کہ میری حالت تمہاری طرح نہیں![1]

---

[1] اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپؐ کی غیر معمولی قوت برداشت عطائے الٰہی کا کرشمہ تھی جس سے ہر شخص بہرہ ور نہیں ہو سکتا، اسی لیے آپؐ نے اندھا دھند لوگوں کو ایسی خیرات کے مظاہرہ سے منع فرمایا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

پھوڑے پھنسی

علاج — احتیاط — ادویہ

صحیحین میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ
"بہترین دوا جس سے تم علاج کرتے ہو، وہ سینگیاں لگوانا اور قسط بحری ہے اور اپنے بچوں کو عذرہ میں نشتر سے چھیڑ کر عذاب نہ دو۔
سنن اور مسند میں انہی سے حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کی حدیث منقول ہے۔ انھوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے ان کے پاس ایک بچہ تھا۔ جس کے نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا بات ہے؟
عرض کیا گیا۔ اسے عذرہ کی تکلیف ہے یا اس کے سر میں درد ہے۔
آپ نے فرمایا: کتنے ناسمجھ ہو، اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس عورت کے کسی بچہ کو عذرہ کا مرض ہو جائے یا اس کے سر میں درد ہو۔ تو وہ قسط مہندی لے۔ اور اسے پانی میں رگڑ لے۔ پھر اسے سعوط (ناک میں چڑھائے) کرائے۔ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہ نے اسے یہی حکم دیا۔ چنانچہ بچے کا اسی طرح علاج کیا۔ اور وہ صحت یاب ہو گیا

besturdubooks.wordpress.com

کہتے ہیں کہ عذرہ ایک پھوڑا ہوتا ہے کہ جو کان اور حلق کے درمیان نکلتا ہے اس کی وجہ سے حلق میں خون جوش مارنے لگتا ہے۔ اور یہ مرض اکثر بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔ رہا پانی میں رگڑی ہوئی قسط سے اس کا نافع ہونا اس کی وجہ یہ ہے کہ عذرہ کا مادہ خون ہوتا ہے جس پر بلغم غالب آجاتا ہے اور قسط مجفف ہوتی ہے لہاۃ کو سخت کر کے اوپر اٹھا دیتی ہے۔ گاہے گاہے اس کا خوب فائدہ ظاہر ہوتا ہے، اور کبھی کبھی اس میں گرم دوائیں براہ راست اور کبھی بالعرض فائدہ بخش ہوتی ہیں۔ اور صاحب قانون نے بھی سقوطِ لہاۃ (حلق کا کوا گر جانا) اس کا علاج تحریر کیا ہے قسط کو شب یمانی اور دانہ مرو کے ساتھ ملا کر استعمال کرایا جائے۔ اور حدیث میں جس قسط بحری کا ذکر کیا ہے۔ وہ عود ہندی ہے، اور اس کی سفید قسم شیریں ہوتی ہے۔ اس کے فوائد بھی زیادہ ہیں۔ اور عرب لوگ اپنے بچوں کا علاج کوے کے اپریشن اور علاق کے ذریعہ کرتے ہیں۔ اور علاق ایک ایسی چیز ہے کہ جسے وہ بچوں پر لٹکا دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کام سے منع فرمایا۔ اور بچوں کے لیے زیادہ فائدہ بخش اور سہل تر نسخہ بتا دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

قلبی بیماریاں

کھجوروں کے فوائد، منافع اور خواص

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے انہیں حضرت سعیدؓ سے روایت پہنچی فرمایا۔ کہ میں بیمار ہو گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر رکھا۔ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی۔

آپؐ نے فرمایا: تجھے دل کا مرض ہے۔ اس لیے حرث بن کلدہ کے پاس جاؤ۔ جو بنو ثقیف میں سے ہے۔ اور علاج کرتا ہے، اسے چاہیئے کہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں لے اور ان کی گٹھلیاں نکالے اور وہ تجھے دے۔

اور اس مرض میں کھجور ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے، خصوصًا مدینہ کی کھجوروں میں اور بالخصوص کھجوروں کی نوع عجوہ میں تو یہ صفت بدرجہ تام ہوتی ہے، اور اس کی تعداد سات تک ہونا یہ وحی سے متعلق ہے۔

اور صحیحین میں حضرت عامر بن سعد ابی وقاصؓ سے مروی ہے۔ انہیں اپنے والد سے روایت پہنچی، انھوں نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

besturdubooks.wordpress.com

جو صبح کو ان میں سے سات کھجوریں کھالے۔ اسے اس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہ دے گا۔

کھجور دوسرے درجہ میں گرم اور درجہ اوّل خشک ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ اس میں رطوبت بھی پائی جاتی ہے۔ ایک قول کے مطابق معتدل ہے۔

کھجوریں صحت کی حفاظت کے لیے فاضل غذا پائی جاتی ہے۔ خصوصًا ان کے لیے (زیادہ مفید ہے) جو اسے اپنی غذا کا جزو بنا چکے ہیں، جیسے اہلِ مدینہ وغیرہ۔ اور تمام سرد ممالک یا ان گرم ممالک میں جہاں دوسرے درجہ کی گرمی پڑتی ہے یہ ایک عمدہ غذا ہے۔ اسی وجہ سے اکثر اہل حجاز اور یمن اور طائف کے لوگ یا ان کے مشابہ آب وہوا کے رہنے والے ایسی گرم غذائیں کھانے کے عادی ہیں جیسے کھجور، شہد وغیرہ۔

نیز ہم نے دیکھا ہے کہ وہ کھانوں میں مرچیں اور زنجبیل دوسروں کی نسبت دس گنا زیادہ ڈالتے ہیں اور دوسروں کے مقابلہ میں زنجبیل (سونٹھ) کو اس طرح کھاتے ہیں۔ جیسے حلوہ ہو۔ اور اہل مدینہ کے لیے کھجور گیہوں کے قائم مقام ہے یہی ان کی قوت، اور اناج ہے۔

تمر عالیہ کھجور کی تمام اقسام سے زیادہ بہترین ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ جسم کو قوی کرتی ہے لذیذ اور حد درجہ شیریں ہوتی ہے۔

کھجور غذا ہے اور دوا بھی ہے اور پھل بھی، یہ ہر جنس میں داخل ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ مفید ثابت ہوتی ہے، یہ حرارتِ عزیزی کو قوت دیتی ہے، دوسری غذا ؤں اور پھلوں کے مقابلہ میں اس سے بہت کم فضلاتِ ردیہ پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ جس کے بدن میں تعفن و فساد اخلاط اکثر ہوجاتا ہو۔ اس کی اصلاح کرتی ہے۔

سات کے عدد اور اس کے خواص

رہی سات عدد کی خاصیت۔ تو قدرو۔ شرع ہر لحاظ سے یہ درست ہے۔ کیونکہ

besturdubooks.wordpress.com

اللہ عزوجل نے سات آسمان اور سات زمینیں پیدا فرمائیں۔ ایام سات ہیں۔ اور انسان کا خلق سات اطوار میں ہوا۔ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں بھی سات تکبیریں ہوتی ہیں، اور اسی روز کے ستر ہزار آدمی بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے۔

الغرض سات کے عدد میں ایسے خواص ملتے ہیں جو دوسرے اعداد میں نہیں پائے جاتے۔ اور اطباء کو بھی لفظِ سات کے ساتھ مخصوص قسم کا تعلق خاطر ہوتا ہے بقراط نے کہا ہے کہ اس عالم میں ہر چیز سات اجزاء پر مقدر ہے۔ نجوم سات ہیں ایام سات ہیں لوگوں کی عمریں سات حصص میں منقسم ہیں۔

۱۔ پہلی طفلی سے سات برس تک۔

۲۔ پھر صبی سے چودہ برس۔

۳۔ پھر مراحق۔

۴۔ پھر شباب (نوجوان)

۵۔ پھر کہولت ادھیڑ عمری۔

۶۔ پھر شیخ (بوڑھا)

۷۔ پھر آخری عمر تک (بہت زیادہ بوڑھا)

اور اللہ تعالیٰ اس عدد کی تخصیص کے سبب میں اپنی حکمت و شرع سے خوب واقف ہے۔ کہ یہ اسی مطلب کے لیے ہے۔ یا کسی اور مطلب کے لیے!

اگر بقراط اور جالینوس یا دوسرا کوئی طبیب اس علاقہ میں اس شہر میں اس عدد کے متعلق بتا دیتا۔ کہ کھجوروں کی یہ تعداد سحر (جادو) اور زہر خورانی میں نافع ہے تو اطباء فوراً پورے یقین و ایمان کے ساتھ قبول کر لیتے حالانکہ (اطباء) کے لیے مغالطہ کا احتمال بھی ہو سکتا ہے۔

کیونکہ ان کا قول محض ظنی اور تخمینی ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ کلام یقینی قطعی برہانی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ وحی پر مبنی ہوتا ہے اور وحی کو

besturdubooks.wordpress.com

قبول کرنا و تسلیم کرنا اور اس پر اعتراض نہ کرنا زیادہ اَولیٰ اور لائق ہے۔ اور تمام ادویہ کبھی تو کیفیت کے اعتبار سے اثر کرتی ہیں۔ اور کبھی خاصیت کے لحاظ سے جیسے کئی قسم کے احجار اور جواہر اور یاقوت وغیرہ۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ تمر مذکورہ کا اثر زہر کی بعض انواع پر ہو۔ تو اس صورت میں حدیث عام مخصوص ہو گی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا اثر اس شہر یا اس زمین کی خصوصیات کے سبب سے ہو اور ہر قسم کے زہر پر شفا بخش اثر رکھتی ہو۔ لیکن اس موقع پر ایک بات کی وضاحت ضروری ہے۔ وہ یہ کہ مریض کی شفاء دوا کرنے اور اس کے نافع ہونے کا اعتقاد رکھنے پر منحصر ہے۔ کیونکہ طبیعت جب پورے اطمینان سے دوا قبول کرے گی۔ تو وہ دفع مرض میں مدد دے گی۔

حتیٰ کہ کئی امراض محض اعتقاد اور حسنِ سلوک سے دور ہو جاتے ہیں۔ اور لوگوں نے اس سلسلہ میں کئی عجیب عجیب واقعات دیکھے ہیں۔ اور دوا و شفا میں جس چیز کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

نیز قلوب و ابدان حتیٰ کہ معاشی و معاد و دنیا و آخرت ہر جگہ اس کا اثر لازمی ہوتا ہے۔

وہ قرآن ہے۔

قرآن ہر مرض کی شفا ہے۔ لیکن ان قلوب پر آخر وہ کیوں شفا بخش اثر نہیں کرتا کہ جنہیں اس پر اعتقاد ہی نہیں۔ اور اس کی نافع حیثیت کے قائل ہی نہیں بلکہ ان کے مرض میں اضافہ ہی کرتا ہے۔

حالانکہ امراض قلب کے لیے قرآن سے زیادہ شفا بخش کوئی نسخہ نہیں اس کی شفا بھی کامل اور اکمل ہوتی ہے۔ یہ کسی قسم کا مرض رہنے نہیں دیتا اور پھر صحت کی خوب حفاظت کرتا ہے اور ہر آفت اور مرض سے بچاتا ہے۔ اس کے باوجود اکثر قلوب کا اس سے اعراض اور اس پر پختہ اعتقاد نہ ہوتا۔ اور اس

besturdubooks.wordpress.com

کا عدم استعمال - اور اس کی بجائے ان ادویہ کے پیچھے پھرنا - جو اس کے ہم جنسوں (آدمیوں) کی ایجاد ہیں - (اسی خرابی کے باعث) ہی ان کے اور شفا کے درمیان پردہ آجاتا ہے -

چنانچہ امراض و تکالیف غالب آجاتی ہیں اور قلوب میں امراض مزمنہ لاحق ہوجاتے ہیں - مرض بڑھتے جاتے ہیں - اور اطباء اپنے ہم جنسوں کے علاج سے عاجز آجاتے ہیں - اور حالت یہ ہوجاتی ہے کہ مرض میں برابر اضافہ ہوتا جاتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

ضرر اغذیہ کے دفعیہ میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ

پھل اور ان کی اصلاح جس سے ان کی مضرت دور ہو جائے اور ان کا نفع پورا پورا حاصل ہو اسی سلسلہ میں صحیحین میں حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کی حدیث مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھاتے دیکھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ موٹا ہونے کے لیے مجھے ہر چیز دی گئی۔ لیکن میں فربہ نہ ہوئی۔ آخر مجھے ککڑی اور تر کھجور دی گئی، جس سے میرے بدن پر موٹاپا آ گیا۔ غرض حر کا گرم سے اور گرم کا سرد سے اور خشک کا تر سے اور تر کا خشک سے ضرر دفع کیا جا سکتا ہے اور ایک دوسرے کی ترکیب سے اعتدال کرنا یہ معالجات اور حفظانِ صحت کا ایک عمدہ طریقہ ہے، اس کی مثال پچھلے ابواب میں سنا اور سنوت کی ترکیب میں گذر چکی ہے۔ اور سنوت ایسے شہد کو کہتے ہیں جس میں اصلاح کے لیے گھی ملا دیا ہو۔ تاکہ اس سے سنا کی اصلاح اور تعدیل ہو سکے۔ پس اس ذات پر اللہ کا صلوٰۃ و سلام ہو۔ جسے قلوب و ابدان کے علاج اور مصالح دنیا و آخرت کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

پرہیز اور احتیاط

پرہیز کے اقسام اور ان کے اثرات و نتائج

علاج دراصل پرہیز اور حفظ صحت کا نام ہے۔

اور جب کسی طرح کی گڑبڑ ہو جاتی ہے تو مناسب استفراغ کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ ایسے ہی قواعد پر تمام طب کا مدار ہے۔

پرہیز کے دو اقسام ہیں۔

ا۔ ایک مرض پیدا کرنے والی بات سے پرہیز۔

۲۔ اور دوسرے اس بات سے پرہیز جو مرض میں اضافہ کا سبب بن سکتی ہے۔

پہلا پرہیز تندرست لوگوں کے لیے ہے۔ اور دوسرا مریضوں کے لیے۔ چنانچہ مریض جب پرہیز شروع کر دیتا ہے تو اس کا مرض زیادہ بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ اور دفع مرض میں (طبیعت) کو قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور پرہیز میں اللہ کا فرمان ہے

وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

یعنی اور اگر ہو تم مریض یا سفر پر یا آئے تم میں سے کوئی پاخانہ سے یا چھو نا تم عورتوں کو اور نہ پاؤ پانی تو تیمم کرو پاکیزہ مٹی سے۔

besturdubooks.wordpress.com

چنانچہ اس میں مریض کے لیے پانی کے استعمال سے پرہیز کا حکم ہے۔ کیونکہ اس حالت میں پانی اسے ضرر دے گا۔

اور سنن ابن ماجہ وغیرہ میں حضرت ام منذر بنت قیس انصاریہ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں۔

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، ان کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے اور مرض کی وجہ سے حضرت علیؓ کمزور ہو چکے تھے۔ ہمارے یہاں دوال (سیاہ انگور) لٹک رہے تھے۔ چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر اس میں سے کھانے لگے: اور حضرت علیؓ بھی اٹھے وہ بھی کھانے لگے۔

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: تم کمزور ہو۔ انھوں نے ہاتھ روک لیا۔

فرماتی ہیں کہ میں نے جَو اور شہد کو آمیز کیا۔ میں اسے لے کر حاضر ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ زیادہ درست ہے۔ کیونکہ یہ تمہارے لیئے نافع ہوگا ایک روایت کے لفظ یہ ہیں کہ یہ زیادہ درست ہے یہ تمہارے زیادہ موافق ہوگا۔

اور سنن ابن ماجہؒ میں حضرت صہیبؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے سامنے روٹی اور کھجور تھی

آپؐ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے کھجور لی اور کھانے لگا۔

آپؐ نے فرمایا: تم کھجور کھاتے ہو حالانکہ تمہیں آشوبِ (چشم) ہے۔ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول میں دوسری جانب سے کھا رہا ہوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسّم فرمایا:

besturdubooks.wordpress.com

علاج اور پرہیز سے متعلق

معلومات ضروریہ اور نافعہ

جن سے مریض اور تندرست کو ضروری طور پر پرہیز کرنا چاہیئے۔ جب اس کی خواہش ہو اور طبیعت کا اس طرف میلان ہو۔ اس وقت اگر اسقدر کھالے۔ جس کو ہضم کرنے سے طبیعت عاجز نہ آجائے تو اس میں کوئی ضرر نہ ہوگا۔ بلکہ اس سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہی ہوگا۔ کیونکہ طبیعت اور معدہ (اسقدر خوراک) کو خواہش سے قبول کرتے ہیں۔ اس لیئے ضرر سے تحفظ ہو جاتا ہے، اور گاہے گاہے باوجود طبیعت کی کراہت کے غذا کا کھانا نافع ہوتا ہے۔ اسی باعث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صہیب رض کو تھوڑی سی کھجوریں کھا لینے سے منع نہیں فرمایا۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ قلیل مقدار میں کوئی مضرت نہیں۔

اسی طرح حضرت علی رض کے متعلق مروی ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی رض آئے۔ انہیں آشوبِ چشم تھا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجوریں تھیں۔ جنہیں آپ کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے علی کھاؤ گے؟ یہ کہہ کر ایک کھجور ان کی طرف پھینکی۔ پھر دوسری اس طرح سات کھجوریں مرحمت فرمائیں پھر فرمایا! اے علی اسی قدر کافی ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

نیز اسی طرح سنن ابن ماجہؒ میں حضرت عکرمہؓ کی حدیث منقول ہے جو انہیں حضرت ابن عباسؓ سے ملی۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی عیادت فرمائی؛ اور اس سے دریافت فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں گندم کی روٹی چاہتا ہوں۔ ایک روایت کے لفظ یہ ہیں، کہ میں پراٹھا چاہتا ہوں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس کے پاس گندم کی روٹی ہو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کے پاس بھیجے۔ پھر فرمایا: جب مریض کسی چیز کی خواہش کرے تو اسے کھلا دو۔

اس حدیث میں ایک لطیف طبی راز ہے۔ کیونکہ مریض طبعی اور سچی بھوک کے ساتھ جو چیز بھی کھائے گا۔ اس کا ضرر بھی نفع میں بدل جائے گا۔ اور اگر بغیر اشتہا کے کھائے گا تو اس کا نفع بھی ضرر بن جائے گا۔ کیونکہ جوع صادق کی وجہ سے طبیعت ضرر کو از خود دور کر دیتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آشوبِ چشم

سکون، ترکِ حرکت اور پرہیز

اس سے قبل گزر چکا ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کے استعمال سے منع فرما دیا۔ جب انہیں آشوب چشم کی تکلیف تھی۔ نیز آشوب کی حالت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تر کھجوروں سے منع فرما دیا۔ اور ابو نعیم نے کتاب الطب النبوی میں لکھا ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے جسے بھی آشوبِ چشم کی تکلیف ہوتی۔ آپ ان کے پاس تشریف نہ لاتے حتّٰی کہ وہ صحتیاب ہو جاتیں۔ آشوب ایک گرم ورم ہوتا ہے۔ جو آنکھ کے طبقہ ملتحمہ میں لاحق ہو جاتا ہے۔ یہ اوپر کا سفید حصّہ ہوتا ہے۔ اس کا سبب اخلاطِ اربعہ میں سے کسی خلط کا گرنا یا سر اور بدن میں کثیر مقدار میں گرم ریح کا آنا ہے۔ جس میں سے ایک حصّہ آنکھ کے پردہ کی طرف جاتا ہے یا آنکھ پر تیز دھوپ پڑ جانے سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے، اس طرح طبیعت (دفیعہ مرض کے لیے) اس طرف خون کی ایک کثیر مقدار بھیجتی ہے۔ تاکہ مرض کو ہٹانے میں اس سے مدد دی جا سکے اسی باعث عضوِ ماؤف میں ورم آجاتا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود نے اپنی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا، جب ان کی

besturdubooks.wordpress.com

آنکھوں میں آشوب تھا۔ اگر تم اس طرح کرو۔ جیسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ تو پھر تم بہت جلد صحتیاب ہو جاؤ گی، اپنی آنکھوں پر پانی ڈالو، اور یہ دعا پڑھو۔

اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفا لا یغادر سقما۔

یعنی "تکلیف ہٹا اے لوگوں کے پروردگار شفا عطا فرما۔ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کہیں سے شفا نہیں۔ (ایسی شفا دے) کہ کوئی تکلیف نہ رہے"۔ کئی بار گذر چکا ہے کہ یہ مرض اور بعض آنکھوں کے درد بعض ممالک سے مختص ہیں اس لیے کلام نبوت کے حصّہ جزئی خاص کو عام کُلّی نہ بنایا جائے۔ نہ کلی عام کو جزئی خاص بنانا جائز ہے۔ کیونکہ اس سے غلط اور خلافِ واقعہ نتائج نکلتے ہیں!

besturdubooks.wordpress.com

سُن ہو جانے کا علاج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تدبیر

ابو عبید نے ایک غریب حدیث میں حضرت ابی عثمان ہندی سے روایت کیا ہے کہ ایک گروہ ایک درخت کے پاس سے گذرا۔ ان لوگوں نے اس میں کچھ کھایا انھیں ایسا محسوس ہوا کہ ہوا آئی اور پھر منجمد ہو گئے[1]۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تشنان میں پانی ٹھنڈا کر کے ان لوگوں پر دو اذانوں کے درمیان ڈال دو۔

آپؐ کا فرمان کہ" دو اذانوں کے درمیان" تو اس کا مطلب صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان ہے۔ آپؐ نے اقامت کو اذان فرمایا۔

بعض اطباء کا قول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمایا ہوا علاج تمام معالجات سے افضل ہے۔ کیونکہ یہ مرض اکثر و بیشتر حجاز میں ہوتا ہے جو گرم خشک علاقہ ہے۔ (چنانچہ ضد سے اس کا علاج کیا گیا) اور اگر سقراط و جالینوس وغیرہ یہ علاج بناتے تو اطبا سر نیاز خم کر دیتے اور ان کے کمالِ معرفت پر انگشت بدنداں رہ جاتے۔

---

[1] یعنی سُن ہو گئے۔

besturdubooks.wordpress.com

مکھّی

جس کے ایک پر میں زہر ہے دوسرے میں شفا

اور آپ ؐ کا ارشاد ہے کہ زہروں کے مضرات کو بالضداد و یہ سے دور کرو۔
صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے دو۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے، اور دوسرے میں شفا۔
اور سنن ابن ماجہ ؒ میں حضرت ابو سعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکھی کے ایک پر میں زہر ہوتا ہے اور دوسرے میں شفاء ہوتی ہے۔ اس لیے جب وہ کھانے میں گر جائے تو اسے غوطہ دے دو۔ کیونکہ وہ زہر (والا پر) پہلے ڈبوتی ہے اور شفاء والا موخر رکھتی ہے۔
اس حدیث میں دو احکام ہیں، ایک فقہی حکم اور ایک طبی حکم۔
فقہی حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پانی یا سیّال چیزیں مکھّی گر کر مر جائے تو وہ نجس نہیں ہوتا جمہور علماء کا یہی قول ہے اور سلف میں اس کے خلاف معلوم نہیں۔ خصوصًا اگر کھانا گرم ہو۔ کیونکہ اگر کھانا نجس ہو جاتا تو آپ ؐ کھانے کے

besturdubooks.wordpress.com

خراب ہونے کی خبر دیتے، اس کے بجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اصلاح کا حکم فرمایا ہے۔ پھر اس حکم کو ہر اس حیوان پر لگایا گیا کہ جس میں دم سائلہ (بہنے والا خون) نہ ہو، جیسے شہد کی مکھی۔ بھڑ۔ مکڑی وغیرہ کیونکہ عموم علت کے باعث حکم میں بھی عمومیت آجاتی ہے اور سبب کی نفی سے حکم بھی منتفی ہو جاتا ہے۔

اور طبی مطلب یہ ہے کہ ابو عبید نے فرمایا: امقلوہ کا مطلب ہے کہ اسے ڈبو دو تاکہ اس کی شفاء بھی باہر آجائے، جیسے مرض باہر آیا تھا۔

یاد رکھنا چاہیئے، مکھی میں ایسا زہریلا مادہ ہوتا ہے جس کے پھیلنے سے خارش اور ورم لاحق ہو جاتا ہے، یہ اس کا ہتھیار ہے، اس لیے جب وہ کسی کو ایذا دینا چاہتی ہے تو اس ہتھیار سے کام لیتی ہے۔ اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زہر کا اس کے دوسرے پر سے مقابلہ کرو، جس میں اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے شفاء رکھی ہے۔ اس لیے اسے مکمل طور پر پانی یا کھانے میں غوطہ دیا جائے گا۔ چنانچہ مادہ سمی اور مادہ نافعہ کا تقابل ہو کر ضرر ختم ہو جائے گا۔ اور یہ ایسا علاج ہے کہ بڑے بڑے اطباء اس تحقیق تک رسائی حاصل نہیں کر سکے۔ اور کئی اطباء نے بتایا ہے کہ بھڑ یا بچھو کے ڈسنے پر اگر مکھی کو ملا جائے تو مریض کو سکون ہو جاتا ہے اور یہ صرف اس مادے کی وجہ سے ہے۔ کہ جس میں (اللہ تعالیٰ نے) شفاء ودیعت کر رکھی ہے اور جب مکھیوں کے سر کاٹ کر باقی حصہ کو آنکھوں کے بالوں پر نکلنے والی پھنسی پر لگایا جائے جسے شعرہ کہتے ہیں تو وہ مندمل ہو جاتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

پھنسی کا عِلاج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت طیبہ

کتاب ابن سنیؒ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہؓ سے مروی ہے، فر
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میری انگلی پر پھنسی نکلی ہوئی تھ
آپؐ نے فرمایا، کیا تمہارے پاس ذریدہ ہے؟ پھر آپؐ نے فرمایا: اسے اس پر
رکھو، اور یوں دعا کرو۔

اللّٰھم مصغّر الکبیر ومکبّر الصغیر صغّر مابی

یعنی اے اللہ بڑے کو چھوٹا کرنے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے، میری تکلی
کو چھوٹا (ختم کر دے)۔

ذریدہ ایک ہندی دوا ہے جو قطب الذریرہ سے تیار ہوتی ہے۔ یہ گرم خشک
ہوتی ہے اور معدہ اور جگر کے اورام اور استسقاء میں سفید ہے، خوشبو کے باعث
قلب کے لیے مقوی اور مفرح ہے۔

صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی ال
علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ کے ساتھ حل واحرام کے لیئے حجۃ الوداع کے موقع پر ذریا

besturdubooks.wordpress.com

کی خوشبو لگائی۔

بثرہ (پھنسی) ایک چھوٹا سا پھوڑا ہوتا ہے جو گرم مادے سے پیدا ہوتا ہے جسے طبیعت اس طرف پھینک دیتی ہے، چنانچہ جسم کے ایک حصہ پر ٹھہر کر وہیں سے خارج ہوتا ہے۔ اس کے لیے نضج کرنے اور پھر خارج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ذریرہ میں نضج اور اخراج کی صفات پائی جاتی ہیں۔ مزید برآں اس میں خوشبو کے باعث تبریدی اثر بھی ہوتا ہے (جس کی وجہ سے پھنسی کی تکلیف کم ہو جاتی ہے)

اسی طرح صاحبِ قانون نے بتایا ہے کہ آگ سے جلنے کا سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ روغن گلاب اور سرکہ میں ذریرہ کو ملا کر لگایا جائے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

حاد اور مزمن امراض و اورام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور ہدایات

حضرت علیؓ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک آدمی کے پاس عیادت کے لیے گیا، اس کی پیٹھ میں ورم تھا، عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول اس میں پیپ ہے آپؐ نے فرمایا، اسے شق کرو۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں شق کرتا رہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طبیب کو حکم دیا کہ وہ اجوی آدمی کے پیٹ میں شکاف دے۔

عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول کیا اس کے لیے یہ علاج نافع ہے؟

آپؐ نے فرمایا، جس ذات نے مرض نازل کیا ہے اس نے جس میں چاہا شفاء بھی نازل فرمائی۔

شق کرنے میں دو فوائد ہیں۔ ایک تو فاسد اور ردی مادہ کا اخراج، دوسرے مزید خراب مادے کے اجتماع میں رکاوٹ ہوتی ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آپؐ کا ارشاد ہے کہ اجوی آدمی کے پیٹ میں شگاف دو۔

اجوی کے کئی معنی ہیں ایک یہ کہ پیٹ میں گندا پانی جمع ہو جاتا ہے، جس سے

besturdubooks.wordpress.com

استسقاء کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اور ان کے خیال میں یہ حکم استسقائے زقی میں ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔ اور اس کی تین اقسام ہوتی ہیں۔

۱۔ استسقائے طبلی، یہ وہ قسم ہے جس میں مادہ ریحیہ کی وجہ سے پیٹ پھول جاتا ہے جب اس پر تھپکی دی جائے تو ڈھول کی آواز سنائی دیتی ہے۔

۲۔ دوسرا استسقائے لحمی۔

اس میں تمام بدن کا گوشت مع ذکر پیٹ کے اندر مادہ بلغمیہ پیدا ہونے کی وجہ سے پھول جاتا ہے جو خون کے ساتھ ساتھ اعضائے بدن میں پھیل جاتا ہے۔ یہ پہلی قسم سے زیادہ شدید ہے۔

۳۔ تیسرا استسقائے زقی

یہ وہ ہے، جس میں پیٹ کے نچلے حصہ میں فاسد پانی جمع ہو جاتا ہے۔ اور حرکت کے وقت اس کی اس طرح آواز آتی ہے کہ جیسے مشک میں پانی کی حرکت کی آواز، اور اکثر اطباء کے نزدیک یہ سب سے بدترین قسم ہے، اور اس کا علاج شگاف کے ذریعہ پانی نکالنا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

تیمارداری کا گُر

مریضوں کی تفریح اور تقویت قلب کا سامان

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے، انھوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کی اجل کو مہلت دو[1] یہ مریض کو خوش کرنے کا طریقہ ہے۔

اس حدیث میں علاج کے متعلق ایک بہت ہی کارآمد اور اعلیٰ نصیحت ہے اور وہ یہ ہے، کہ مریض کی تقویت طبیعت کے لیے ایسا کلام کرو۔ جس سے اسے فرحت و انبساط حاصل ہو۔ اور اس کی تقویت میں اضافہ ہو۔ اور حرارت غریزی میں زیادتی ہو، جس کی مدد سے طبیعت مرض کو دفع کر سکے اس میں کمی کر سکے اور ایک طبیب کا یہی کام ہوتا ہے۔

اکثر اوقات لوگوں نے دیکھا ہے کہ مریض بعض ایسے لوگوں کی عیادت سے خوش ہوتے ہیں؛ جن سے وہ محبت رکھتے ہیں۔ ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں، اور ان سے ملاقات ان کے لطف و کرم اور گفتگو سے انھیں طبعی قوت حاصل ہوتی ہے۔ مریضوں کی عیادت کے سلسلہ میں یہی چیز از حد مفید ہے۔ نبی اقدس

---

[1] یعنی صحت و خیریت کی باتیں کرو۔

besturdubooks.wordpress.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّتِ طیبہ کے متعلق یہ گزر چکا ہے کہ آپؐ مریض سے اس کے مرض کی حالت اور احساسات کے متعلق دریافت فرماتے اور اس کی خواہش طعام وغیرہ کے متعلق بھی معلوم فرماتے۔ اس کی پیشانی پر ہاتھ مبارک رکھتے اور گاہے گاہے اس کے سینہ پر ہاتھ رکھتے اور اس کے لیے دعا فرماتے۔ نیز جو چیز مرض میں مفید ہوتی وہ بھی بیان فرماتے۔ گاہے گاہے وضو فرماتے اور وضو کا پانی اس پر چھڑکتے اور اکثر اوقات مریض سے فرماتے:-

کوئی ہرج نہیں، انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

یہ حسن علاج اور کمال لطف کا مظہر ہے[1]

---

[1] اس سے بہتر نفسیاتی علاج بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔

مریض کو اگر مرض سے ڈرایا نہ جائے، بلکہ تسلی اور دل دہی کی باتیں کر کے اس کا حوصلہ قائم رکھا جائے تو طبیعت مدبرہ بدن خود ہی اس کا علاج کر لیتی ہے۔ اور یہ علاج ادویہ علاج ادویہ کے مقابلہ میں زیادہ مؤثر اور کارگر ہوتا ہے۔ اور اس سے جو نفع حاصل ہوتا ہے وہ بھی نسبتاً دیرپا اور مستقل ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

عادی اور غیر عادی دوائیں

مذکورہ ادویہ سے علاج کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اور اصول

اصولِ علاج میں یہ چیز سب سے زیادہ درست اور نافع ہے اور جب طبیب اس میں خطا کرتا ہے تو مریض کو ضرر پہنچ جاتا ہے اور وہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اسے فائدہ ہو رہا ہے، اور صرف جاہل طبیب ہی اس وقت صرف کتابی ادویہ کی تلاش میں رہتا ہے۔

کیونکہ ادویہ واغذیہ ابدان کے لیے حسب استعداد وقبول مفید ثابت ہیں۔ اور اہلِ بوادی (دیہاتی لوگوں) کے لیے شربت نیلوفر، گلاب اور دیگر قیمتی ادویہ کچھ کارگر نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان کی طبائع پر مفید اثر ڈالتی ہیں، بلکہ حضری (شہری) لوگوں کی عام ادویہ بھی ان پر اچھا اثر نہیں ڈال سکتیں۔ تجربہ اس بات کا شاہد ہے جو بھی علاج نبوی میں ذرا بھی غور کرے گا، اسے محسوس ہوگا کہ یہ علاج مریض اور اس کے وطن اور جائے پیدائش کے بالکل مطابق ہے، اصول علاج میں اصل مرکز (کامرانی) یہی ہے اور اس کا خیال رکھنا اشد ضروری ہے، اور افاضل اطباء نے بھی اس کی صراحت کی ہے حتیٰ کہ طبیبِ عرب بلکہ سب سے بڑا طبیب حرث بن

besturdubooks.wordpress.com

کلدہ جو اپنی قوم میں بقراط کی حیثیت رکھتا تھا، کہتا ہے:
پرہیز علاج کی جڑ ہے اور معدہ امراض کا گھر ہے۔ اور ہر جسم کا علاج اس کی عادی ادویہ کے ساتھ کرو۔

اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ عادت طبیعتِ ثانیہ کی حیثیت رکھتی ہے اور بدن میں اس کی قوت عظیمہ مسلم ہے۔ اسی وجہ سے اغذیہ اور ادویہ کے متعلق علاج نبویؐ میں ان کی عادی اشیاء کا لحاظ رکھا ہے۔

عادی اغذیہ میں سے زیادہ لطیف غذائیں استعمال کرانی چاہئیں

صحیحین میں حضرت عروہؓ سے مروی ہے انہیں حضرت عائشہؓ سے روایت پہنچی کہ جب کسی کے گھر موت ہو جاتی تو عورتیں اکٹھی ہوتیں پھر وہ اپنے اپنے گھر واپس چلی جاتیں۔ انہیں دودھ کی آمیزش سے ثرید تیار کرنے کا حکم تھا۔ جسے وہ تیار کرتیں۔ پھر دودھ کا آمیزہ اس پر ڈال کر اسے کھالیا جاتا، کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ دودھ کا شدید مریض کے قلب کو قوت دیتا اور غم دور کرتا ہے اور فرماتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کوئی مریض ہو جاتا تو برمہ آگ پر ہوتا۔ یہاں تک کہ صورتِ حال یکسو ہو جاتی۔ یعنی یا وہ صحت یاب ہو جاتا یا فوت ہو جاتا۔

نیز جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جاتا کہ فلاں کو درد ہے وہ کھانا نہیں کھاتا، تو آپؐ فرماتے، تلبینہ (دودھ آمیز غذا) بنا کر اسے پلانی چاہیے، اور فرماتے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ تمہارے پیٹ کو اس طرح دھو دیتا ہے کہ جیسے تم اپنے چہروں کو میل سے صاف کر دو۔

اور یہ تو گزر چکا ہے کہ ادویہ و اغذیہ کے افادہ میں عادات کو بڑا دخل ہے اور اس قوم کی عادت تھی کہ جوہ پانی میں کر پیتے اور یہی زیادہ تر ان کی غذا میں شامل تھا۔ اس کا فعل بھی قوی اور عظیم ہوتا ہے۔

البتہ شہر کے اطباء نے زیادہ صاف حصّہ کو لیا تاکہ زیادہ رقیق و لطیف ہو

besturdubooks.wordpress.com

جائے۔ اس طرح وہ مریض کی طبیعت پر گراں نہیں گزرتا۔ اور یہ معاملہ اہل شہر کے اختلاف طبائع اور جو کے پانی کے ثقل و خفافت پر منحصر ہے۔

الغرض جو کا مطبوخ پانی زیادہ سریع النفوذ ہوتا ہے اور اس کا فائدہ کافی سے زیادہ ہے اور یہ ایک لطیف غذا کی حیثیت رکھتا ہے جب اسے گرم پیا جائے تو اس کے فائدے اور سرعت نفوذ میں قوت آجاتی ہے اور حرارت غریزیہ کو بھی یہ بڑھاتا ہے اور دیوار معدہ کے لیے مفید ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

زہر کا علاج

خیبر کی یہودیہ عورت کا زہر آلود کھانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تدارک

عبدالرزاقؒ نے معمر سے انہیں زہریؒ سے انھیں عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے روایت پہنچی کہ ایک یہودی عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بمقام خیبر ایک بھُنی ہوئی بکری بھیجی

آپؐ نے دریافت فرمایا، یہ کیسی ہے۔

اس نے عرض کیا، یہ ہدیہ ہے۔

صدقہ کہنے سے اس نے اس لیئے انکار کیا کہ آپؐ صدقہ نہیں کھاتے تھے۔

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھالیا۔ صحابہؓ نے بھی کھالیا۔

پھر آپؐ نے فرمایا، رک جاؤ۔ اور عورت کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا، کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟

اس نے کہا، آپؐ کو کس نے بتایا؟

آپؐ نے فرمایا، اس کی پنڈلی کی اس ہڈی نے۔

وہ اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

اس نے اقرار کیا، اور کہا۔ ہاں!
آپؐ نے فرمایا، کیوں تو نے ایسا کیا؟
اس نے کہا، میں نے سوچا، اگر آپؐ جھوٹے ہیں تو لوگ آپؐ سے نجات حاصل کریں گے اور اگر آپؐ نبی ہیں تو آپؐ کو کچھ ضرر نہ ہوگا۔
راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ گدی پر پچھنے لگوائے اور صحابہؓ کو بھی پچھنے لگوانے کا حکم دیا۔
آخر بعض صحابہؓ کی وفات بھی ہو گئی۔ اس واقعہ کے تین سال بعد تک آپؐ زندہ رہے حتیٰ کہ مرض وفات میں آپؐ نے فرمایا، میں نے خیبر کے دن جس بکری کا گوشت کھایا تھا۔ اس کا اثر ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں، حتیٰ کہ اس وقت وہ مجھ سے منقطع ہو رہی ہے۔ گویا نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی وفات پائی۔
موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ زہر خورانی کا علاج استفراغات اور ایسی ادویہ سے کیا جاتا ہے کہ سمی اثرات کی ضد ہوں، اور انھیں باطل کر سکیں۔ کیفیات یا خواص کسی لحاظ سے بھی! اگر دوا مہیا نہ ہو تو فوراً استفراغ کامل کرے اور حجامت (سینگیاں لگوانا) ازحد نافع ہے۔ خصوصاً گرم علاقہ اور گرم موسم ہیں، کیونکہ خون میں سمی اثرات سرایت کر جاتے ہیں اس کے بعد عروق و مجاری میں نفوذ کرتے ہیں اور آخر قلب پر پہنچ کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ گویا ہلاکت کا موجب خون ہی ہوتا ہے جو اسے نفوذ کراتا ہے اور زہر کو قلب و اعضاً تک لے آتا ہے۔ اس لیے سموم جلدی سے خون نکلوائے گا تو یہ سمی کیفیت بھی ساتھ ہی خارج ہو جائے گی، جو اس میں حل چکی ہے۔ اور اگر استفراغ کامل ہوگا تو زہر ضرر نہ دے گا، بلکہ یا تو بالکل ہی باہر چلا جائے گا، یا اس کے اثرات کمزور پڑ جائیں گے اور طبیعت اس کے مقابلہ پر قوی ہو کر اسے باطل کر دے گی، یا اس کے اثرات کو کمزور کر دے گی، اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو شہادت سے نوازنے کا ارادہ فرما لیا، تو اس مخفی زہر کے اثر کو موقع تاثیر دیا، تاکہ اللہ کا فیصل شدہ حکم پورا ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

اور اللہ تعالٰے کا یہود کے متعلق اس فرمان کا راز بھی کھل کر سامنے آگیا:

اَوَ كُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوٰى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ۝

یعنی "پھر بھلا کیا جب پاس لایا کوئی رسول وہ حکم جو نہ بھایا تمہارے جی کو تو تم تکبّر کرنے لگے۔

پھر ایک جماعت کو جھٹلایا، اور ایک جماعت کو تم نے قتل کر دیا۔"

"تم نے جھٹلایا" کا لفظ ماضی کے صیغہ میں آیا تھا اور تقتلون کے لفظ میں زمانہ مستقبل پایا ہے جس کی توقع تھی۔

besturdubooks.wordpress.com

جادو اور سحر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت طیبہ

اس کے علاج میں لوگوں کے ایک گروہ نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ آپؐ کے متعلق یہ گمان جائز نہیں اور اسے نقص وعیب قرار دیا ہے، حالانکہ واقعہ ان کے زعم کے مطابق نہیں بلکہ یہ کام تو امراض و اوجاع کی ان اقسام میں سے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لاحق ہوتے رہے اور یہ معاملہ بھی امراض میں سے ہے اور اس کے اثرات بھی زہر کی طرح ہیں ان میں کچھ فرق نہیں۔

صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے ثابت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا، حتیٰ کہ آپؐ کو خیال ہوتا کہ آپؐ اپنی بعض ازواج کے پاس آرہے ہیں حالانکہ ایسا نہ ہوتا، اور یہ معاملہ سحر سے بھی زیادہ شدید ہے۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں، سحر بھی ایک مرض ہے اور دوسرے امراض کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا ورود ممتنع نہیں۔ اس کا نہ انکار کیا جاسکتا ہے اور نہ یہ چیز نبوت میں قدح وعیب بن سکتی ہے:

اور رہا یہ امر کہ آپؐ کو ایک کام کرنے کا خیال ہونا حالانکہ آپؐ وہ کام نہ کر رہے

besturdubooks.wordpress.com

ہوتے تو یہ مخالفین کے لیئے دلیل نہیں بن سکتی، جب کہ آپؐ کی عصمت پر سب کا اجماع ہے، بلکہ یہ معاملہ امورِ دینا کے متعلق ہو سکتا ہے کہ آپؐ کو لاحق ہوا ہو، جس کے لیئے آپؐ مبعوث نہیں ہوئے اور دنیا میں تمام انسانوں کی طرح آپؐ کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے اور یہاں صرف اس کا علاج بیان کرنا مقصود ہے۔

اس باب میں آپؐ سے دو انواع مروی ہیں ایک کا استخراج اور اس کا باطل کرنا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے اس سلسلہ میں دعا فرمائی۔ تو آپؐ کو اطلاع دی گئی۔ آپؐ نے اسے کنویں میں سے نکالا۔ تو یہ (جادو) کنگھی اور مشاطہ میں تھا جب آپؐ نے اسے نکلوایا تو آپؐ کو تکلیف جاتی رہی۔ گویا آپؐ بالکل فوری طور پر صحتیاب ہو گئے اور یہ مادّہ خبیثہ کے زائل کرنے اور بدن سے اُسے استفراغ کے ذریعہ نکال باہر کرنے کے قائم مقام ہے۔

دوسری نوع وہ ہے جس میں مقامِ سحر زدہ سے استفراغ ضروری ہوتا ہے، چنانچہ مسحور کی طبیعت میں اثر ہوتا ہے۔ اور اس کی اخلاط میں ہیجان اور مزاج میں پریشانی واقع ہو جاتی ہے۔ جب کسی عضو میں اس کا اثر ظاہر ہو اور اس عضو سے مادّہ فاسدہ کا استفراغ بھی ممکن ہو، تو یہ خوب فائدہ بخش ہوتا ہے۔

ابو عبیدہ نے کتاب غریب الحدیث میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کی سند سے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب جادو کیا گیا، تو آپؐ نے سر مبارک پر پچھنے لگوائے۔

ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تکلیف ہوئی، کہ آپؐ کو ناکردہ کاموں کا خیال ہونے لگا، تو خیال ہوا کہ یہ دموی یا کسی دوسرے مادّہ کے سبب سے ہے، جو دماغ کی طرف مائل ہو چکا ہے اور بطن مقدم پر غالب آگیا ہے، اس لیئے اُسے حالتِ طبعیہ سے متغیر کر دیا ہے اس وقت پچھنے لگوانا از حد فائدہ بخش اور نافع علاج تھا۔ چنانچہ آپؐ نے پچھنے لگوائے۔

لیکن یہ معاملہ وحی سے قبل تھا اور جب وحی آگئی، اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ یہ سحر کی وجہ سے ہے تو آپؐ نے علاجِ حقیقی کی طرف رجوع فرمایا۔ یہ علاج استخراج (تعویذات) اور

besturdubooks.wordpress.com

ابکال سحر سے ہی ہو سکتا تھا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک و تعالےٰ سے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا مقام بتادیا، آپؐ نے انھیں نکلوایا، تو گویا آپ چنگے تھے۔ اور اس سحر کا زیادہ سے زیادہ اثر آپؐ کے جسم اور ظاہر جوارح پر تھا لے۔ آپ کی عقل و قلب اس سے متاثر نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ اس خیال کی صحت کا یقین نہ کرتے کہ آپؐ

لے سحر اور جادو کا اثر نہ آپؐ کے اعضاء اور جوارح پر ہو سکتا تھا، نہ ہوا یہ بالکل غلط خیال ہے اور شان نبوت کے یکسر منافی ہے۔

درحقیقت جو لوگ، روایات کو ہر حالت میں قبول کرنے کے عادی ہیں، خواہ ان سے شان نبوت کا استخفاف کیوں نہ ہوتا ہو، وہ اس طرح کی باتوں کو جو قطعاً غلط، ناقابلِ قبول اور منافی کردار رسولؐ ہیں قبول کر لیتے ہیں کہ "روایت" موجود ہے اور "سند" صحیح ہے، رواۃ "ثقہ" ہیں۔ حالانکہ اس طرح کی روایتوں میں، سند کی صحت اور رواۃ کا ثقہ ہونا بھی متفق علیہ اور غیر مختلف فیہ نہیں۔ اور قبول کر لینے کے بعد خود ان کا دل قبول نہیں کرتا، کھٹک پیدا ہوتی ہے، اب یہ چکر میں پڑ جاتے ہیں، روایات کو چھوڑ نہیں سکتے، اور قبول کرتے ہیں تو اشکال عقلی وفکری و دینی و عقائدی پیدا ہوتا ہے، اب تاویل کا سہارا لیتے ہیں۔ اور تاویل کے ذریعہ بات بنانے کی کوشش کرتے ہیں جو بالکل نہیں بن پاتی۔ علامہ ابن قیم بہت بڑے مجتہد تھے، مجاہد تھے، علم و عمل کی دنیا میں اپنی مثال آپ تھے، تحقیق و تدقیق کے میدان میں اپنا کوئی حریف نہیں رکھتے تھے۔ مسائل فقہیہ میں جو نکات پیدا کرتے ہیں وہ انھی کا حق ہے۔ احادیث کی تحقیق میں جتنی ژرف نگاہی سے کام لیتے ہیں وہ انھی کا حصہ ہے، لیکن با ایں ہمہ بشریت کے تقاضے سے مجبور ہو کر، ایسی باتیں بھی کبھی کبھی اور کہیں کہیں کہہ جاتے ہیں جو ان جیسے مجتہد دوران کے شایان شان ہرگز نہیں ہیں، انہی میں یہ جادو کا معاملہ بھی ہے۔

صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول برحق ہوتے ہوئے نہ جادو، سحر اور ٹونے ٹوٹکے سے متاثر ہو سکتے تھے۔ نہ یہ ان کی شان کے مطابق تھا، رہی اعضاء جوارح اور قلب و روح کی تفریق و تاویل یہ محض سخن سازی ہے، ایسی دس ہزار

besturdubooks.wordpress.com

ازواجِ مطہرات کے پاس آرہے ہیں، بلکہ آپؐ کو علم ہوتا، کہ یہ محض خیال ہے، اس کی کچھ حقیقت نہیں، اور بعض امراض میں اس قسم کی باتیں ہو ہی جایا کرتی ہیں۔

سحر کا سب سے زیادہ نافع علاج دوائے الٰہیہ ہے کیونکہ (سحر) دراصل ارواحِ خبیثہ سفلیہ کے اثرات کا نتیجہ ہوتا ہے اور ان کی تاثیرات کو اذکار و آیات اور وہ ادعیہ ہی باطل کر سکتی ہیں جو ان کے متقابل اور معارض ہوں۔

ساحروں کا خیال یہ ہے کہ ان کا سحر کمزور اور متاثر ہو جانے والے قلوب اور شہوانی انسانوں پر زیادہ اثر انگیز ہوتا ہے، جو کہ پست صفات میں ملوث رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر یہ عورتوں بچّوں، جہلا اور دیہاتی لوگوں میں اثر کرتا ہے۔ یا ان پر اس کا اثر ہوتا ہے جو دین، توکل اور توحید میں کمزور ہوں، اور اوراد الٰہیہ ادعیہ ماثورہ اور نبوی تعوذات سے بالکل محروم ہوں [1]

(بقیہ حاشیہ) روایتیں بھی۔ خواہ ان کے راوی بظاہر کتنے ہی ثقہ ہوں۔ اور سند بظاہر کتنی ہی اعلیٰ ہو۔ قطعاً ناقابل قبول ہیں جن سے آنحضرتؐ کی توہین کا شائبہ بھی نکلتا ہو، لہٰذا اس طرح کی حدیثیں جن کی صحت اور قطعیت بھی مشتبہ ہے۔ نہ کسی مردِ مومن کے عقیدے کا جزو بن سکتی ہیں، نہ ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ آں حضرتؐ کی ذات اس سے کہیں اعلیٰ اور بالا تھی کہ آپؐ پر جادو کا اثر ہو سکتا۔

[1] اصل بات یہی ہے کہ جس کی روح پاک ہو، جو وساوس قلب کا شکار نہ ہو، جو جادۂ حیات کی رہبری قرآن و سنت کی روشنی میں کرتا ہو۔ جسے خدائے واحد و یکتا پر کامل اعتماد ہو، وہ ان شعبدہ بازیوں سے کسی درجہ میں بھی متاثر نہیں ہو سکتا، اس کے لیے خدا کا کلام کافی اور بہت کافی ہے۔ اس کے بعد اسے کسی سے بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔

(رئیس احمد جعفری)

besturdubooks.wordpress.com

استفراغ ایک علاج

استفراغ کے اقسام اور فوائد و اثرات

جامع ترمذیؒ میں حضرت معدان بن ابی طلحہ سے مروی ہے، انھیں حضرت ابوالدرداؓ سے روایت پہنچی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی، پھر وضو فرمایا، آخر کار میں دمشق کی مسجد ثوبانؓ سے ملا، اور اس کا تذکرہ کیا، انھوں نے فرمایا، ہاں انھوں نے سچ کہا۔ میں نے آپؐ کے وضو کے لیئے پانی بہایا۔

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں، باب القئ میں یہ روایت اصح ہے۔

استفراغ کی پانچ اقسام میں سے ایک قسم قے ہے۔ یہ پانچ حسب ذیل ہیں:

۱۔ اسہال

۲۔ قے

۳۔ اخراجِ خون

۴۔ خروج ابخرہ

۵۔ اور عرق (پسینہ)

اور ان کے متعلق سنت بیان ہو چکی، اسہال کے متعلق سنا کی حدیث میں بیان ہو چکا جس میں وارد ہوا ہے کہ سب سے بہتر دوا جو تم کرتے ہو وہ سیر ہے۔ اخراج دم

besturdubooks.wordpress.com

کے متعلق حجامت کی احادیث میں وضاحت ہو چکی ہے۔

استفراغ انجرہ کے متعلق اس فصل کے آخر میں ذکر ہوگا، انشاء اللہ، رہا پسینہ کے ذریعہ استفراغ! وہ زیادہ تر قصداً نہیں ہوتا بلکہ طبیعت اس مادہ کو ظاہر بدن کی طرف بھیج دیتی ہے۔ مسامات کھلے ہوتے ہیں۔ وہ باہر نکل پڑتا ہے۔

قے دراصل معدہ کے اوپر کے حصہ کا استفراغ ہے اور حقنہ معدہ کے نچلے حصہ کا، اور دوا ہر دو پر اور نچلے حصہ میں کارگر ہوتی ہے۔

قے کی دو قسمیں ہیں، ایک غلبہ و ہیجان (مادہ) کے سبب سے۔

دوسرے خود اپنی سعی اور کوشش سے۔

پہلی میں اگر ہلاکت یا افراط کا خوف نہ ہو تو اسے روکنا نہ چاہیے اور نہ بند کرنا چاہیے کیونکہ یہ ممسک دوا سے قطع ہو جائے گی (اور پھر ضرور رساں نہ ہو گی)

دوسری قسم ضرورت کے وقت مفید ہے بشرطیکہ اوقات و شرائط مذکورہ کو مدنظر رکھا جائے۔

گرم ممالک اور گرم موسموں میں اخلاط رقیق ہو کر اوپر کو منجذب ہو جاتی ہیں، تو قے ہی ان میں نافع ہو سکتی ہے، البتہ سرد ممالک اور سرد موسموں میں یہ غلیظ اور منجمد ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اسی وقت انھیں اسہال سے خارج کرنا مفید ہوتا ہے۔

اور اخلاط کے دفیعہ کے دو ہی طریقے ہیں ایک جذب اور دوسرا استفراغ!

قے مصفی معدہ، منقی اور مقوی معدہ ہوتی ہے۔ بصارت کو تیز کرتی۔ سر کے بوجھ کو ہلکا کرتی اور جذام، استسقاء، فالج اور غشہ جیسے مزمن امراض میں نیز گردے اور مثانے کے زخموں کو فائدہ دیتی ہے۔ نیز یرقان کو دور کرتی ہے۔

مہینہ میں دو بار مسلسل اس انداز سے اس کا استعمال کرنا چاہیئے کہ ہر دوسری بار کے وقفہ میں فرق نہ آجائے۔ یہ گرنے والے مادّوں کا تنقیہ کرتی ہے۔ اس کی کثرت معدہ کو ضرر دیتی ہے اور فاضل مادّوں کے سامنے اسے کمزور کر دیتی ہے، نیز اس کی کثرت دانتوں، بصارت اور سماعت کے لیے مضر ہے، اور جس کے حلق میں

besturdubooks.wordpress.com

ورم ہو یا سینہ میں ضعف ہو، یا اس کی گردن باریک ہو یا نفث الدم کا مریض ہو یا اس سے جلدی متاثر نہ ہوتا ہو، اسے قے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

اور قے لانے کے موقع پر چاہیے کہ آنکھوں پر پٹی باندھ دی جائے۔ پیٹ دبا دیا جائے، اور فارغ ہونے کے بعد سرد پانی سے چہرہ دھو لینا چاہیے۔ نیز فارغ ہونے کے بعد شربت سیب میں تھوڑی سی مصطگی اور عرق گلاب ملا کر پی لینا چاہیے اس صورت میں خوب فائدہ ہوگا۔

اس کے اوقات گرما اور بہار کا موسم ہیں، البتہ سردیوں اور خزاں میں یہ نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ قے معدہ کے اوپر کے حصّہ کا استفراغ کرتی ہے۔ اور اسفلِ معدہ سے مادہ کو جذب کرتی ہے اور اسہال اس کے برعکس اثر رکھتے ہیں۔

بقراط کہتا ہے کہ گرمی کے موسم میں دوا سے اوپر کے حصّہ کا استفراغ زیادہ ہونا چاہیے اور سردیوں میں اسفل حصّہ کا زیادہ استفراغ مناسب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

علاج کے لیے

حاذق اور ماہر معالج سے رجوع کرنا چاہیے

موطا مالکؒ میں حضرت زیدؓ بن اسلم سے منقول ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک آدمی زخمی ہوگیا۔ اسے خون آیا، تو ایک آدمی نے بنی انمار کے دو آدمیوں کو طلب کیا۔ ان دونوں نے اس کی طرف دیکھا، اسے خیال ہوا کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کون زیادہ ماہر طبیب ہے؟

اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا علاج میں بھی اس سے فائدہ ہے؟

آپؐ نے فرمایا کہ جس نے مرض اُتارا ہے، اسی نے علاج بھی نازل کیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر علم وصنعت میں جو زیادہ ماہر ہو اس سے مدد لینی چاہیے۔ کیونکہ وہ درست رائے کے زیادہ قریب ہوگا، اور آپؐ کا فرمان کہ جس نے مرض اُتارا اس نے علاج بھی نازل کیا، اس مضمون کی کئی احادیث آتی ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت عمرو بن دینا کی روایت ہے انھیں ہلال بن یساف سے روایت پہنچی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لائے

besturdubooks.wordpress.com

آپؐ نے فرمایا، اسے طبیب کے پاس لے جاؤ۔
ایک کہنے والے نے کہا، اے اللہ کے رسول کیا آپؐ یہ فرما رہے ہیں؟
آپؐ نے فرمایا، ہاں اللہ عزوجل نے کوئی مرض ایسا نازل نہیں کیا جس کی دوا نہ نازل کی ہو۔

یہ حدیث گزر چکی ہے، البتہ انزل الداء والدواء کے معنی میں اختلاف ہے۔
ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس کے نازل کرنے کے معنی بندوں کو جتا دینا ہے۔
دوسرے گروہ کا خیال یہ ہے کہ موکل فرشتوں کے ذریعہ مرض اور علاج وغیرہ براہ راست انسانوں پر نازل کیا گیا۔
کیونکہ اس کارخانہ عالم اور انسان کے مادہ رحم میں آجانے سے لے کر موت تک کے موکل ہیں۔ اس طرح مرض اور علاج ملائکہ کے ذریعہ ہوا۔ یہ صورت اقرب الی الصوب نظر آتی ہے۔
ایک گروہ کا خیال ہے کہ عام امراض اور معالجات آسمان سے نزولِ باراں کے ذریعہ اترے ہیں۔ جس سے اغذیہ، ادویہ اور روزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور اس کے تمام آلات واسباب
(معرضِ وجود) میں آتے ہیں، اور معاونِ علویہ کی باتیں پہاڑوں کے ذریعہ اور وادیوں کی (اشیاء وادواء) دریاؤں اور پھلوں کے ذریعہ نازل ہوتی ہیں۔ یہ پہلی وجوہ سے بھی احسن قول ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ یہ بھی پروردگار کریم کی حکمت اور ربوبیت کا مظہر کامل ہے جس طرح اس نے بندوں کو امراض میں مبتلا کیا اسی طرح ادویہ بھی نازل فرمائیں جن سے انھیں صحت حاصل ہوتی ہے جیسے انھیں گناہوں سے آزمایا اسی طرح توبہ سے گناہوں کو مٹا دینے والی حسنات اور کفارہ بننے والے مصائب سے مدد بھی دی جس طرح انھیں شیاطین کے ارواحِ خبیثہ سے آزمایا۔ اسی طرح ملائکہ جیسے ارواح طیبہ کے لشکر سے نصرت کی جس طرح انھیں شہوات میں مبتلا کیا اسی طرح انھیں شریعت کے مطابق قضائے حوائج کر لینے اور پاک (بیویوں) سے

besturdubooks.wordpress.com

استلذاذ کی اجازت دی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر جس قسم کا بھی ابتلاء ڈالا، انھیں اس میں کامیاب ہونے اور برائی کو دور کرنے کا ہتھیار بھی دیا۔

اب صرف علم سے تفاوت رہ جاتا ہے اور علم توصل و حصول کی سعی سے ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے بس مدد مطلوب ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

اناڑی معالج

کوئی غلطی کرجائے تو تاوان لیا جا سکتا ہے

ابوداؤدؒ۔ نسائیؒ اور ابن ماجہؒ نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے (اپنے آپ کو) طبیب ظاہر کیا، حالانکہ طب کا علم اور فن حاصل نہ کیا۔ ہو تو وہ ضامن[1] ہے۔

جاہل طبیب پر ضمان[2] ڈالنے کا سبب یہ ہے کہ جب اس نے طب کا کام شروع کر دیا اور اس نے اس سے قبل علمِ طب نہیں سیکھا۔ تو گویا اس نے لوگوں کی جان سے کھیلنا شروع کر دیا۔ وہ گویا ایسے کام کا مرتکب ہونا چاہتا ہے جس کا اسے ذرا علم نہیں وہ مریض سے دھوکا کرتا اور اسے مبتلائے فریب کرتا ہے۔ لہٰذا اس پر ضمان لازم آئے گی۔

اس مسئلہ میں اہلِ علم کا اجماع ہے۔ خطابیؒ فرماتے ہیں میرا خیال ہے اگر معالج کی زیادتی کے باعث کوئی مریض ہلاک ہو جائے تو اس پر ضمان لازم آنے کے سلسلہ

---

[1] اس سے تاوان لیا جا سکتا ہے۔

[2] تاوان، ہرجانہ،

besturdubooks.wordpress.com

میں کسی کا اختلاف نہیں۔

البتہ اگر کوئی شخص اس فن میں کچھ علم رکھتا ہو، لیکن تجربہ اور معرفت کے لحاظ سے کو مرتبہ نہ رکھتا ہو اس کے علاج سے اگر کوئی ہلاک ہو جائے تو اس پر دیت لازم آئے گی۔ البتہ قصاص ساقط ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ مریض کے اذن سے یہ فعل کر رہا ہے۔

فقہاء کے قول کے مطابق معالج کی خباثت اس کی عقل و فراست کے مطابق (کم و بیش) ہوتی ہے، میں کہتا ہوں۔ کہ اس کی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔ طبیب حاذق پر ضمان نہیں ہو گی

ایک طبیب حاذق جو اس فن کا صحیح طور پر ماہر ہو، اور اس نے قصداً زیادتی نہ کی ہو۔ بلکہ شارع اور مریض کی جانب سے وہ ماذون ہو اس سے کوئی عضو یا جان نہ ہلاک ہو جائے۔ یا کوئی صفت (سماعت بصارت وغیرہ) ضائع ہو جائے تو اس پر بالاتفاق کسی طرح کی ضمان نہیں۔ کیونکہ وہ فی الحقیقت ہر طرح سے ماذون (اجازت یافتہ) ہے۔ اسی طرح کسی ماہر اور کارواں طبیب کی جانب سے شگاف وہ اپریشن دیا گیا، اور اتفاق سے یہ فعل اس وقت انجام پایا کہ ابھی اس کا موقع نہیں تھا، اور مریض ہلاک ہو گیا۔ تو بھی اس پر ضمان نہ ہو گی۔

اسی طرح ہر ماذون کا فعل جو فاعل کی (قصداً) زیادتی پر مبنی نہ ہو، جیسے حد لگانے والا باتفاق (غیر ضامن ہے) اور قصاص کا معاملہ جمہور کے نزدیک متفقہ ہے، لیکن اس مسئلہ میں وجوب ضمان سے متعلق امام ابو حنیفہؒ کا اختلاف ہے، نیز حد لگانے والا بچوں کا معلم اور کسی چوپائے کو کرایہ پر لینے والا بھی ضامن ہو گا۔

البتہ آخری دو صورتوں میں ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک ان پر ضمان کے وجوب میں اختلاف ہے؛ امام شافعیؒ نے سواری کے بارنے میں استشفاء کیا ہے۔ اس مسئلہ میں اختلاف و نزاع کی صورت یہ ہے کہ سرایہ جنایت تو بلا اختلاف قابل ضمان (تاوان طلب) ہیں، اور سرایہ واجب بالاتفاق ہدر (ناقابل تاوان) ہیں۔ البتہ

besturdubooks.wordpress.com

اختلاف کی صورت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے مطلقاً ضمان واجب کیا ہے۔ اور احمدؒ و مالکؒ نے ضمان کو ہدر قرار دیا ہے۔

امام شافعیؒ اس میں فرق کرتے ہیں۔ انھوں نے مقدر صورت میں ضمان کو ہدر کہا ہے اور غیر مقدر صورت میں ضمان واجب فرمائی ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کا خیال ہے کہ فعل میں اذن سلامتی سے مشروط ہے۔ اور احمدؒ و مالکؒ نے فرمایا۔ کہ اذن کے باعث ضمان ساقط ہو جائے گی۔ اور شافعیؒ کا خیال یہ ہے کہ مقدر صورت میں ضرر ناممکن ہے، گویا یہ نص ہے۔ اور غیر مقدر صورت مثلاً تعزیرات و تادیبات یہ اجتہادی صورت ہے۔ اس لیے اس صورت میں ضمان لازم آئے گی۔ کیونکہ اس وقت تعدی گمان کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ اناڑی اور جاہل معالج

دوسری قسم اجاہل طبیب کی ہے، یہ اگر کسی کا علاج کرتا اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے، تو اس صورت میں وہ جہالت کا ایک حملہ کر گزرا ہے، کیونکہ طب نہیں جانتا۔ لیکن اسے علاج کی اجازت مریض کی جانب سے ہے، اس لیے اس پر ضمان لازم نہ ہوگی۔

۳۔ طبیب حاذق کی دانستہ غلطی موجب ضمان ہے

تیسری قسم ایسے طبیب حاذق کی ہے جو ماذون بھی ہے۔ اس فن میں ورک اور مہارت بھی رکھتا ہے، لیکن ہاتھ چوک گیا اور اس نے کوئی عضو صحیح ضائع یا نکما کر دیا تو اس سے ضمان لی جائے گی۔ کیونکہ اس نے قابل سزا غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ تاوان ملزم سے لیا جائے گا یا بیت المال سے ادا کیا جائیگا؟ اس کے متعلق دو قول ہیں۔ جو امام احمدؒ سے مروی ہیں۔

ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ اگر طبیب ذمی ہے، تو اس کے مال میں سے ضمان ادا ہوگی۔ اور اگر مسلمان ہے۔ تو اس میں اختلاف روایت ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

۴۔ طبیب کی چوتھی قسم

قسم چہارم: طبیب حاذق ہو اور اپنے فن میں مہارت رکھتا ہو۔ اس نے خوب سوچ بچار کے مریض سے کے بئے علاج تجویز کیا۔ لیکن اجتہادی طور پر غلطی ہو گئی اور مریض ہلاک ہو گیا۔

اس کے متعلق دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ مریض کی دیت بیت المال سے دی جائے گی۔ دوسری یہ کہ دیت طبیب پر لازم آئے گی، امام احمدؒ نے امام اور حاکم کی خطاء کے سلسلہ میں اسے بیان کیا ہے۔

۵۔ طبیب کی پانچویں قسم

ایسا طبیب جو حاذق ہے اس نے فن طب میں پورے طور پر مہارت حاصل کی ہے، اب اس نے کسی آدمی۔ یا بچے یا مجنوں کا پھوڑا بغیر اس کے یا اس کے ولی کے اذن کے کاٹ دیا۔ یا ولی کے اذن کے بغیر بچے کا ختنہ کر دیا اور ضرر پہنچ گیا) تو ہمارے اصحاب فرماتے ہیں۔ کہ چونکہ اس نے غیر ماذون صورت میں تصرف کیا ہے اس وجہ سے اس پر ضمان لازم ہو گی، اور اگر بالغ یا بچے اور مجنون کا ولی (سرپرست) اذن دے دے تو ضمان نہ ہو گی۔

اور اس کا بھی احتمال ہے۔ کہ وہ مطلقاً اس پر ضمان (کسی صورت میں بھی) لازم نہ آئے کیونکہ وہ محسن ہے، اور محسنوں کے خلاف کوئی حرکت نہ کرنی چاہیے)

اور حدیث میں طبیب کا اطلاق اس پر ہوتا ہے۔ جو اس فن میں دسترس رکھتا اور علاج معالجہ کرتا رہا ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

ماہر اور حاذق طبیب

وہ امور جن کا اہتمام وانصرام معالجات میں لازمی اور ضروری ہے۔

اور حاذق طبیب وہ ہے جو اپنے معالجات میں بیس امور کا اہتمام کرتا ہے

۱۔ نوع مرض، کہ وہ کس قسم سے متعلق ہے؟

۲۔ مرض کے سبب کا خیال کرنا کہ کس وجہ سے ہوا اور اس کے پیدا ہونے کی علت کیا ہے۔

۳۔ مریض کی قوت کہ آیا وہ مرض کا مقابلہ کر سکتا ہے یا نہیں۔

۴۔ مریض کا مزاج بدن طبیعی؟

۵۔ مزاج طبیعی کے علاوہ حادث مزاج کیسا ہے؟

۶۔ مریض کی عمر۔

۷۔ اس کی عادات ومعمولات

۸۔ موسم۔

۹۔ مریض کا وطن اور جائے پیدائش۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۰ - وقتِ مرض موسم اور آب و ہوا کی نوعیت ۔
۱۱ - اس مرض کے مقابلہ میں دوا کی تجویز ۔
۱۲ - دوا اور مریض کی قوت باہمی کا موازنہ ۔
۱۳ - محض اس مرض کا سبب دور کرنے کا قصد نہ ہو، بلکہ اس انداز سے علاج کیا جائے کہ کوئی نئی تکلیف پیدا نہ ہو جائے جو اس سے بھی صعب تر ہو۔ اور اگر کوئی ایسی ہی صورت پیش آجائے کہ کسی صعب تر مرض کے لاحق ہو جانے کا خطرہ ہو تو مرض کو جوں کا توں باقی رکھ کر اس کی تلطیف کی سعی کی جائے ۔

اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے جیسے رگوں کے دہانے کا مرض ہے کہ جب انھیں کاٹ کر یا باندھ کر علاج کیا جائے تو اس سے صعب تر اور مضرت رساں مرض کا خطرہ ہوتا ہے ۔

۱۴ - علاج پہلے سہل طریق پر کیا جائے، پھر دوسرا طریقہ اختیار کیا جائے، بجز مجبوری کے اسے اختیار نہ کیا جائے، ہو سکے تو شروع میں دوا سے معالجہ کے بجائے غذائی علاج پر اکتفا کرے، جہاں تک ہو سکے مفردات سے علاج کرے، بدرجہ مجبوری مرکبات استعمال میں لائے اور یہ طبیعت پر منحصر ہے کہ وہ محض علاج قبول کرے یا مرکبات کی بجائے صرف مفردات پر اکتفا کرے ۔

۱۵ - مرض کو اچھی طرح جانچنا، کہ آیا علاج ممکن بھی ہے یا نہیں؟
اگر لاعلاج مرض ہو تو اپنے پیشے اور ہنر کا وقار رکھے اور غیر مفید علاج کرنے کی جرأت نہ کرے اور اگر ممکن العلاج ہو تو یہ دیکھے کہ اس کو دور کرنا ممکن ہے یا نہیں۔ اگر سمجھے ناممکن ہے تو دیکھے کہ اس کی تخفیف ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر تقلیل ناممکن ہو اور سمجھے کہ زیادہ سے زیادہ اس کے بڑھنے اور نمو کو روکا جا سکتا ہے تو اس علاج کرے طبیعت کو قوت دے اور مادہ (مرض) کو ضعیف کرے ۔

۱۶ - نضج سے قبل کسی خلط کو استفراغ کے ذریعہ خارج نہ کرے، بلکہ پہلے اس کا نضج کرے جب نضج مکمل ہو جائے تو استفراغ کی جانب توجہ کرے ۔

besturdubooks.wordpress.com

۱۷ - نیز طبیب کو قلوب وارواح کے امراض اور ادویہ کا علم ہو جائے۔ اور علاج کے مسئلہ میں یہ چیز مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۸ - مریض سے لطف و نرمی کے ساتھ پیش آئے، جیسے کہ بچے کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہیں۔

۱۹ - طبعی الہیاتی اور نفسیاتی ہر قسم کا طریق علاج استعمال کرے، کیونکہ ماہر اطباء سے بعض اوقات نفسیاتی طور پہ ایسے ایسے عجائب وغرائب صادر ہوتے ہیں جن تک ادویہ کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ الغرض طبیب مرض کا ہر نوع سے اور قسم سے علاج کرے

۲۰ - ایک اچھے اور کامل طبیب کے لیے ضروری ہے کہ اس کا علاج و تدبیر ذیل کے امور پر منحصر ہو!

۱ - حفظ صحت موجودہ۔

۲ - رد صحت مفقودہ۔

۳ - مرض کا ازالہ۔

۴ - اس کی امکان بھر تقلیل۔

۵ - دو خرابیوں میں سے زیادہ بڑی خرابی کو دور کرنے کے لیے ہلکی مضرت کو قبول کر لینا

۶ - بڑے فائدے کے حصول کی خاطر چھوٹے کی قربانی دینا۔

یہ ہیں وہ چھ اصول جن پر کامیاب علاج کا انحصار ہے۔ اور جو طبیب ان امور کو نظر انداز کر دیتا ہے اسے معالج اور طبیب کہنا روا نہیں۔

مریض کے چار احوال ہوتے ہیں:

۱ - ابتدائے امراض۔

۲ - مرض کا شباب۔

۳ - مرض کی انتہا۔

۴ - مرض کا انحطاط۔

اس لیے طبیب پر ہر مزاج کی رعایت کرنا اور احوال مرض کا خیال رکھنا واجب ہے

besturdubooks.wordpress.com

اگر طبیعت میں یہ محسوس کرے کہ طبیعت تحریک و استفراغِ فضلات کی محتاج ہے تو عجلت سے ان کا نضج کرے (اور پھر اسہال وغیرہ سے ان کا استفراغ کرے)

طبیب کی حذاقت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اگر آسان تدبیر ممکن ہو تو دشوار علاج کی طرف متوجہ نہ ہو، اور اضعف سے اقوی کی طرف آہستہ آہستہ منتقل ہو، ہاں اگر (مریض) کی قوت کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو، تو ابتداہی سے قوی ادویہ سے علاج کرنا درست ہے۔

علاج کے دوران میں ایک ہی ڈگر پر قائم نہ رہنا چاہیے کیونکہ طبیعت اس سے مانوس ہو کر دوا کے اثرات کھو دیتی ہے اور یہ تو گذر ہی چکا ہے کہ اگر غذائی علاج ہو سکے تو دوائی علاج سے پرہیز کیا جائے اور اگر یہ معلوم کرنا دشوار ہو جائے کہ آیا مرض گرم ہے یا سرد، تو جب تک یہ معاملہ کھل نہ جائے تب تک (علاج) نہ کرے۔ اور جس سے ضرر کا اندیشہ ہو اس کا تجربہ نہ کرے۔ ہاں اگر ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو پھر کوئی مضائقہ نہیں

اور اگر چند امراض یکجا صورت میں پائے جائیں تو ایسی صورت میں تین میں سے کسی ایک خصوصیت کا خیال رکھ کر علاج کرنا چاہیئے۔

ایک یہ کہ دوسرے مرض کی صحت کا مدار اس (مرض) کے دور ہونے پر ہو، جیسے ورم اور زخم کیونکہ اس کی ابتداء ورم سے ہوتی ہے۔

دوسرے یہ کہ ایک دوسرے کا سبب ہو جیسے سدّہ اور حمی متعفنہ (تعفن کے باعث بخار) کہ اس میں سبب کے ازالہ سے علاج کی ابتدا کرنا چاہیئے۔

تیسرے یہ کہ ایک دوسرے سے زیادہ اہم ہو، جیسے کہ حاد اور مزمن امراض۔ اس میں حاد کا پہلے علاج کرنا چاہیئے۔ نیز اس کے باوجود دوسرے مرض سے بالکل بے اعتنائی بھی اختیار نہ کرنی چاہیئے۔

besturdubooks.wordpress.com

امراض متعدی

بیماروں کے لیے احتیاط
اور صحت مندوں کے لیے ہدایت

جذام اور دق وسل سے تحفظ

صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے۔ کہ وفد ثقیف میں ایک شخص جذام کے مرض میں مبتلا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس کہلایا۔

تم واپس جاؤ۔ ہم نے تمہیں بیعت کر لیا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے تعلیقاً مروی ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

جذامی سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

سنن ابن ماجہؒ میں حضرت بن عباسؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جذامی کی طرف زیادہ دیر تک مت دیکھو۔

نیز (حضرت ابوہریرہؓ) سے روایت منقول ہے، کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جذامی سے اس طرح کلام کرو کہ اس کے اور تمہارے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔

جذام ایک نہایت خطرناک مرض ہوتا ہے۔ جو بدن کے سارے حصّہ میں مرۂ سوداکے پھیل جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اعضاء کے مزاج: ہیئت اور شکل کو خراب وفاسد کر دیتا ہے، گاہے گاہے۔ آخر میں انہیں اس قدر خراب

besturdubooks.wordpress.com

کر دیتا ہے کہ اعضاء گل جاتے ہیں اور گر پڑتے ہیں۔ اس مرض کو داء الاسد بھی کہا جاتا ہے۔

جذام اور دق وسل موروثی امراض ہیں

اطباء کے نزدیک یہ مرض موروثی اور متعدی ہوتا ہے۔ جذامی اور سل کے مریض کے پاس رہنے والا بھی ان امراض کی ہوا سے مبتلائے مرض ہو سکتا ہے۔ چنانچہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امت پر کمالِ شفقت و نصیحت کی بنا پر ان اسباب سے بھی منع فرمایا، جن سے ان کے اجسام و قلوب میں فساد مرض لاحق ہو، اور فی الحقیقت گاہے گاہے بدن میں اس مرض کے قبول کر لینے کی استعداد مخفی ہوتی ہے، اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ طبیعت نقّال ہونے کے باعث مجالست و مخالطت رکھنے والے امراض سے تیزی کے ساتھ منفعل اور متاثر ہو جاتی ہے۔

کیا یہ احادیث باہم معارض ہیں؟

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ احادیث آپس میں معارض ہیں۔ اور ایک دوسرے کا بطلان و نقض کرتی ہیں ان میں سے ایک ترمذیؒ کی حدیث ہے جو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک جذامی آدمی کا ہاتھ پکڑا۔ اور اسے پیالے میں ڈالا اور فرمایا!

کھاؤ۔ بسم اللہ ثقة باللہ وتوکلاً علیہ! یعنی اللہ کے نام سے اللہ پر اعتماد رکھتے ہوئے اللہ پر توکل کرتے ہوئے اور ابن ماجہؒ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کیا اور صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

کوئی متعدی مرض (عدوی) نہیں۔ نہ طیرہ (فال) ہے۔

ان احادیث میں تعارض نہیں

اور ہم کہتے ہیں۔ کہ بحمد اللہ ان احادیث صحیحہ میں کوئی تعارض نہیں جب تعارض

besturdubooks.wordpress.com

ہوتا ہے۔ تو صرف ان روایات میں ہوتا ہے۔ جو کلام نبوت میں سے نہ ہوں، نیز بعض راویان نے بھی ثقہ ہوتے کے باوجود خلط ملط کر دیا ہے، یا پھر ایک روایت دوسری کے لیے ناسخ ہوتی ہے بشرطیکہ نسخ ہوسکتا ہے۔ نیز فہم سامع کے ذہن میں بھی تعارض ہوسکتا ہے۔ حقیقتاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں تعارض نہیں ہوتا۔

میں کہتا ہوں۔ کہ اس میں اختلاف نہیں ہے ا بلکہ ہر معنی کے لیے ایک وقت ومقام ہے۔ جب جگہ متعین ہو جائے تو اختلاف ختم ہو جاتا ہے۔

عدوی کی دو قسمیں ہیں۔

ایک جذامی کا عدوی۔ جذامی کی ہوا از حد شدید ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کے ساتھ مجالست و مخالطت رکھنے سے مرض لاحق ہو سکتا ہے۔ نیز جذامی اپنی بیوی سے جب قربت کرتا ہے تو اس حرکت سے بھی اس کا یہ مرض عورت میں منتقل ہو سکتا ہے، نیز اس کا یہ مرض اولاد میں بھی منتقل ہو سکتا ہے۔ اسی طرح دق اور سل کے مرض کا معاملہ ہے، یہ بھی انتقال پذیر ہیں ایک سے دوسرے کو لگ سکتے ہیں۔ چنانچہ اطباء مسلول اور جذامی کے پاس مجالست کرنے سے منع کرتے ہیں، اور اس ممانعت سے وہ تو یہ مراد نہیں لے رہے ہوتے بلکہ ان کا مطلب فقط تغیر ہوا سے ہوتا ہے۔

دوسری قسم متعدی امراض کی طاعون ہے۔ جو شہر میں واقع ہو اس صورت میں چھوت لگ جانے کے ڈر سے لوگ بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

وبا پھوٹ پڑنے کی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جب وبا کسی شہر میں واقع ہو تو وہاں میں رہائش پذیر ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔ اور اگر یہ کسی شہر میں پہلے سے موجود ہو تو اس میں داخل نہ ہو۔''

باہر نہ نکلنے سے مراد آپ کی یہ تھی۔ کہ جب تم اس شہر میں ہو۔ تو باہر نہ

besturdubooks.wordpress.com

جاؤ۔ گویا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ اللہ کی تقدیر سے فرار اختیار کرنا تمہیں اللہ سے نجات دے دے گا۔ اور آپؐ کا یہ فرمان کہ جب یہ وبا کسی شہر میں ہو تو وہاں داخل نہ ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ جہاں تم ٹھہرے ہو یعنی جہاں طاعون نہیں ہے وہ جگہ تمہارے قلوب کے لیے زیادہ اطمینان بخش اور تمہارے رہنے کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

دوسرے گروہ نے یہ بھی کہا ہے کہ جذامی سے اجتناب و فرار کا حکم استحباب و اختیار وارشاد کے طور پر ہے۔ رہا اس کے ساتھ کھانا تو یہ صرف جواز کے لیے ہے۔ حرام نہیں۔

دوسرے گروہ نے کہا ہے۔ کہ یہ دونوں خطاب کلی نہیں بلکہ جزئی ہیں۔ گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آدمی کے حسب حال حکم دیا ہے۔ بعض کا ایمان اور توکل قوی ہوتا ہے۔ اس لیے ان کی قوت توکل تعدیہ کی قوت کو فنا کر دیتی ہے اس کے برعکس بعض لوگ اس کی قوت نہیں رکھتے۔ چنانچہ آپؐ نے احتیاط و تحفظ کے طور پر انہیں الگ خطاب فرمایا۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے نمونہ اقتدا، چھوڑنے کے لیے دونوں امور ارشاد فرمائے تاکہ امت کے قوی توکل رکھنے والے ایک عمل اختیار کریں۔ اور جو کمزور ہوں وہ تحفظ واحتیاط کی صورت اختیار کریں اور یہ دونوں سنن صحیح ہیں۔ ایک مومن قوی کے لیے اور دوسری مومن ضعیف کے لیے۔

ایک جماعت نے کہا ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا اعتقاد تھا کہ متعدی امراض خود طبعی طور پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف اضافت کیے بغیر ہی تعدیہ کرتے ہیں۔ اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اعتقاد باطل کیا۔ اور جذامی کے ساتھ کھایا۔ تاکہ انہیں بتا دیا جائے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی مریض کرتا اور شفاء دیتا ہے۔ اور قربت سے یوں منع فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسباب کو مسببات (امراض) تک پہنچ جانے کا سبب بنایا ہے

besturdubooks.wordpress.com

تو اثبات اسباب کی نفی میں آپ نے وضاحت فرما دی۔ کہ کسی چیز کو معمولی سمجھو بلکہ پروردگار اگر چاہے تو اس کی قوت سلب کرے۔ پھر کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر باقی رکھنا چاہیے۔ تو اس کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں۔

غرابت روایات سے بچنے کی تاکید ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ احادیث ایک دوسرے کے لیے ناسخ و منسوخ ہیں۔ اس صورت میں ان کی تاریخ دیکھی جائے گی۔ اگر متاخر حدیث کی تاریخ کا علم ہو جائے تو ایک کو ناسخ قرار دیا جائے گا۔ ورنہ توافق قائم کرنا ہو گا۔ اور حضرت جابرؓ کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑ کر پیالے میں ڈالا، تو یہ حدیث ثابت نہیں، اور نہ صحیح ہے۔ امام ترمذی کا قول ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور نہ حسن ہے بلکہ اسے غریب قرار دیا ہے۔ اور شعبہؒ وغیرہ نے فرمایا۔ کہ ان غرائب (روایات) سے بچو۔ اور ہم نے کتاب المفتاح میں اس مسئلہ پر خوب سیر حاصل اور طویل تبصرہ کیا ہے۔[1]

---

[1] احادیث کی پرکھ کے لیے آئمہ حدیث نے بڑے سخت اور بے لچک اصول و قواعد مقرر کیے ہیں، ان کو اگر پیش نظر رکھا جائے تو بڑی آسانی سے کھوٹی اور کھری، صحیح اور غلط، حدیث کا پتہ چل سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد پھر حدیث کی صحت شک و شبہ سے بالا ہو جاتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرام چیزیں دوا نہیں بن سکتیں

یہ بجائے خود ایک قسم کی سخت اور شدید بیماری ہیں

سننِ ابو داؤدؒ میں حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض بھی نازل کیا اور دوا بھی اتاری، اور ہر مرض کے لیے دوا پیدا کی۔ اس لیے دوا کرو۔ البتہ حرام چیز سے علاج مت کرو۔

اور صحیح بخاریؒ میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی ہے جنہیں تم پر حرام کر دیا ہے۔

سنن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک دوا سے منع فرمایا ہے۔

شراب دوا نہیں مرض ہے صحیح مسلم میں طارق بن سوید جعفی سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے اس سے منع فرمایا، یا اس کے بنانے پر کراہت ظاہر فرمائی۔

besturdubooks.wordpress.com

اس نے عرض کیا۔ میں تو دوا کے لیے بناتا ہوں۔
آپؐ نے فرمایا! یہ دوا نہیں بلکہ مرض ہے۔
اور سنن میں مروی ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے دوا میں ڈالنے کے لیے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ مرض ہے۔ علاج نہیں! یہ روایت ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے۔
اور سنن نسائی میں منقول ہے۔ کہ ایک طبیب نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی مجلس میں دوا کے لیے مینڈک کا ذکر کیا۔ آپؐ نے اسے ہلاک کرنے سے منع فرمایا!
نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے منقول ہے، آپؐ نے فرمایا! جس نے شراب سے علاج کیا۔ اسے اللہ شفاء نہ دے۔
محرمات سے علاج کرنا عقل اور شرع ہر لحاظ سے قبیح فعل ہے۔ شریعت کا خیال تو ہم نے احادیث وغیرہ میں بیان کر دیا ہے۔ اور عقل کے لحاظ سے غور کیجیے تو معلوم ہوگا، خدائے بزرگ و برتر نے خبث انہیں حرام کیا ہے، کیونکہ اس امت پر سزا کے طور پر کوئی طیّب چیز حرام نہیں کی گئی۔ جیسے کہ بنی اسرائیل پر حرام کی گئی تھیں۔
اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے کہ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ۔
یعنی: پس ان کے ظلم کی وجہ سے جو یہودی ہوئے ہم نے حرام کر دیں ان پر پاک (چیزیں) جو حلال کی گئیں ان کے لیے۔

جو چیزیں حرام ہیں ان کی بنیاد خبث ہے

اور اس امت (مسلمہ) پر جو چیز بھی حرام ہے۔ وہ محض خبث کی وجہ سے حرام ہوئی۔ تاکہ اس کے خبث سے پرہیز کر کے (مرض) سے بچاؤ حاصل کیا جائے۔ اس لیے امراض و اسقام سے شفاء نہیں مل سکتی۔ او

besturdubooks.wordpress.com

اگر قوتِ (تیزی) کے اثر سے مرض کا ازالہ بھی کر دے پھر بھی خباثت کے باعث قلب میں اس سے بھی زیادہ خطرناک مرض پیدا کرے گی اور ام الخبائث (شراب) میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذرّہ بھر بھی شفاء نہیں رکھی، کیونکہ یہ دماغ کے لیے شدید ترین ضرر رساں ہے۔ جو اطباء فقہاء اور متکلمین سب کے نزدیک عقل ودانش کا مرکز ہے۔

شراب کے بارے میں بقراط کی رائے

بقراط نے امراض حادہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ شراب دماغ کے لیے سخت ترین نقصان دہ ہے کیونکہ یہ تیزی کے ساتھ اوپر کی جانب چڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے ارتفاع کے ساتھ ساتھ بدتی (فاسدہ) اخلاط بھی چڑھ جاتی ہیں۔ اسی طرح وہ ذہن کے لیے بھی مضر ہے۔ اور صاحب کامل نے لکھا ہے۔ کہ شراب کی خاصیت دماغ اور اعصاب کو ضرر دینا ہے لہ۔

لہ: حرام چیزوں سے کوئی شبہہ نہیں احتیاط کامل اور مکمّل پرہیز لازم ہے۔ اور ان سے گریز واجتناب ایمان کی علامت ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیئے کہ اس طرح کے احکام ومسائل سے دو طرح کے اشخاص کو سابقہ پڑتا ہے۔

ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو صاحبِ عزیمت ہیں، یہ اتنے باعزم اور باحوصلہ ہوتے ہیں کہ ماتھے پر شکن لائے بغیر، احکام واوامرالٰہی کی تعمیل ہر حالت میں کرتے ہیں۔ خواہ جان ہی کیوں نہ چلی جائے، خواہ کیسے ہی مصائب کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۸۶ پر)

besturdubooks.wordpress.com

سر میں جوں کا پڑنا

اسباب، تحفظ، علاج، تدبیر

صحیحین میں کعب بن عجرہ سے مروی ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ میرے سر میں درد تھا۔ چنانچہ مجھے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جایا گیا۔ جوئیں میرے سر سے گر رہی تھیں۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ نے انہیں سر منڈانے اور چھ آدمیوں کو کھانا کھلانے یا بکری کی قربانی دینے یا تین روزے رکھنے کا حکم دیا۔

سر اور بدن میں دو وجوہ سے جوئیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک خارجی سبب سے، ایک داخلی اسباب سے۔

ابانی ناشہاد دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو صاحب رخصت ہوتے ہیں، یعنی ان کا عزم و حوصلہ کمزور ہوتا ہے لہٰذا انہیں صاحبِ عزیمت لوگوں کے مقابلہ میں سہولت اور آسانی حاصل ہوتی ہے، مثلاً مردار کا کھانا بھی شراب کی طرح حرام ہے، لیکن اگر کئی فاقوں کے بعد آدمی جان بچانے کے لیے کھالے تو جائز ہے، جیساکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یعنی جو شخص سرکشی اور بغاوت کا مرتکب ہوئے بغیر جان بچانے کے لیے ایسا کر گذرے تو اس پر گناہ نہیں۔ یہی صورت شراب کی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

خارجی سبب سطح بدن پر میل کچیل کی زیادتی کے باعث ان کا پیدا ہونا ہے۔ دوسری قسم یعنی داخلی، ردی اور متعفن خلط سے ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے طبیعت ظاہر جلد کی طرف پھینک دیتی ہے۔ چنانچہ یہ خلط مسامات سے خارج ہونے کے بعد ظاہر جلد پر رطوبت دم کے باعث تعفن پذیر ہو کر جوؤں کی پیدائش کا سبب بنتی ہے۔ اسی وجہ سے اکثر امراض کے بعد یا میل کچیل سے جو ئیں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ اور بچوں کے سروں میں رطوبت کی کثرت سے زیادہ تر یہ مرض واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں جوئیں پیدا ہونے کے اسباب زیادہ ہوتے ہیں۔

اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی جعفر کے لوگوں کے سر منڈوا دیئے۔ اور اس مرض کا سب سے بڑا علاج سر منڈوانا ہی ہے۔ تاکہ مسامات کھل جائیں۔ اور فاسد بخارات خارج ہو جائیں۔ اور مادہ خلط ختم ہو جائے۔ نیز یہ بھی مناسب ہے کہ جوئیں مارنے والی ادویہ سر پر لگائی جائیں۔

سر منڈوانے کی تین صورتیں

سر منڈانا تین طرح سے ہوتا ہے۔
ایک مذہبی بنا پر،
دوسرا بدعت اور شرک کے باعث۔
تیسرا ضرورت اور علاج کے لیے۔
پہلا حج اور عمرہ میں کیا جاتا ہے۔

دوسرا اللہ تعالیٰ کے سوا حصول قرب کے لیے سر منڈوانا جیسے مرید اپنے شیوخ کے لیے منڈاتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرید کہتا ہے میں نے فلاں کے لیے سر منڈوایا۔ اور تو نے فلاں کے لیے سر منڈوایا۔ اور یہ قول اسی طرح ہے کہ جیسے کوئی کہے! میں نے فلاں کو سجدہ کیا۔ کیونکہ حلق سر خشوع و خضوع اور عبودیت کے مترادف ہے۔ اسی وجہ سے یہ تکملات حج میں سے ہے امام شافعی رحمتہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ (حلق راس) حج کے ارکان میں سے ایک

besturdubooks.wordpress.com

رکن ہے۔ اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ پھر شیوخ الضلال (گمراہی کے مکین) اور دشمنان پروردگار ظاہر ہوئے جن کی مشیخیت کی بنیاد ہی شرک و بدعت پر ہے انہوں نے مریدوں سے اپنی عبادت کرانے کا قصد کیا۔ چنانچہ انہیں یہ بات خوب لگی کہ وہ ان کے لیے سر منڈوائیں۔ جیسے انہوں نے سجدہ کو اپنے لیے خوب سمجھ رکھا ہے۔ اور اس کا نام دوسرا رکھ دیا ہے۔ کہتے ہیں یہ تو گویا اپنے شیخ کے سامنے سر رکھ دینا ہے۔ حالانکہ سجدہ تو صرف اللہ تعالٰی کے لیے جائز ہے۔ انہوں نے چاہا یہ ہے کہ مرید لوگ ان ہی کے نام کی تدریں دیں۔ ان ہی سے تائب ہوں اور انہی کے ناموں کی قسمیں کھائیں۔ یہ صورت دراصل اللہ سے جدا رب بنانا اور اللہ کے سوا ان کو خدا ٹھہرانا ہے۔

اللہ تعالٰی نے فرمایا!

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔

یعنی کسی بشر کا کام نہیں کہ اللہ اس کو دیوے کتاب اور حکمت اور پیغمبر کرے پھر وہ کہے لوگوں کو کہ تم میرے بندے ہو جاؤ، اللہ کو چھوڑ کر بلکہ یوں کہے کہ تم اللہ والے ہو جاؤ جیسے کہ تم سکھاتے تھے۔ کتاب اور جیسے کہ تم آپ بھی پڑھتے تھے اسے۔ اور نہ یہ کہے کہ تم ٹھہرالو فرشتوں کو اور نبیوں کو رب۔ کیا تم کو کفر سکھائے گا۔ بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔"

نام نہاد شیوخ اور صوفیہ پر اعتراض

سب سے افضل عبادت نماز کی عبادت ہے اور مصنوعی شیوخ و علماء نے اسے بھی تقسیم کر لیا ہے۔ چنانچہ بڑے شیخ (کاذب) نے سب سے بڑی عبادت (سجدہ) کو اپنا لیا۔ بعض نے رکوع کروالیا۔ چنانچہ جب وہ ایک

besturdubooks.wordpress.com

دوسرے سے ملتے ہیں۔ تو جس طرح ایک نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار کے سامنے رکوع کرتا ہے۔ اسی طرح یہ گمراہ (صوفی) ایک دوسرے کو رکوع کرتے ہیں اور ذرا جابر قسم کے (شیوخ) نے قیام اختیار کر لیا۔ چنانچہ آزاد و غلام ان کی عبادت کرتے ہوئے ان کے سامنے قیام کرتے ہیں۔ اور یہ شیوخ متکبرانہ انداز میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ حالانکہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان تینوں امور سے مفصّل طور پر ممانعت فرمائی ہے۔ کیونکہ یہ امور شریعت حقہ کے صریح طور پر خلاف ہیں۔

غیر اللہ کو سجدہ جائز نہیں

آپ نے غیر اللہ کو سجدہ کرنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا کسی کو مناسب نہیں کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرے۔

اور جب معاذ رضؓ نے آپؐ کو سجدہ کیا تو آپؐ نے ان کے اس فعل (کی تصویب) کا انکار فرمایا۔ اور فرمایا!

ٹھہرو (ملامت کرو)

اب اگر کوئی اس قسم کی (تکریم) ایک بشر کے لیے جائز کر دے۔ تو گویا اس نے غیر اللہ کی عبادت کو جائز کہا۔

اور صحیح روایت میں آپؐ سے ثابت ہے۔ کہ آپؐ سے دریافت کیا گیا۔ کہ اگر ایک آدمی اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو کیا وہ اس کے لیے جھک جائے۔

آپؐ نے فرمایا نہیں۔

عرض کیا گیا۔ کیا اس سے چمٹ جائے اور اسے بوسہ دے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں

عرض کیا گیا اس سے مصافحہ کرے آپؐ نے فرمایا۔ ہاں!

سلام کے موقع پر جھکنا بھی سجدہ ہے

نیز سلام کے موقع جھک جانا بھی دراصل ایک نوع کا سجود ہوتا ہے۔ اس کی مثال اللہ کا کلام ہے۔ ادخلوا الباب سجداً یعنی جھکتے ہوئے (داخل ہونا) ورنہ یہ سب جانتے ہیں۔ کہ پیشانی کے بل لیٹ کر داخل ہونا تو محال ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

صحیح روایت میں آپ سے قیام کی ممانعت ثابت ہے۔ جب کہ وہ بیٹھے ہوں جیسے کہ عجمی لوگ ایک دوسرے کے لیے کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ نماز میں بھی اس سے منع فرمایا۔ اور حکم دیا۔ کہ جب آپ بیٹھ کر نماز پڑھا ئیں۔ تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ حالانکہ صحابہ رض تندرست تھے۔ اور انہیں کوئی عذر نہ تھا۔ لیکن اس لیے بیٹھنے کا حکم ملا آپ کے بیٹھتے ہوئے وہ آپ کے سر پر کھڑے نہ رہیں۔ کیونکہ ان کا قیام تو اللہ کی (عبادت) کے لیے ہے۔

اس (برائی) کا اندازہ تو کیجیے۔ جو غیر اللہ کی تعظیم و عبادت کے لیے قیام سے پیدا ہوتی ہے،

یہ تمام امور شرک ہیں، اور اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔!

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملات

ادویہ طبعیہ ، ادویہ روحانیہ ، مفرد اور مرکب سے

معالجات

besturdubooks.wordpress.com

نظر بَر حق ہے

نظر بد، اس کے اثرات اور معالجات

صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے، انھوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ نظر حق ہے اگر کوئی چیز قدر سے بھی بڑھ جاتی تو وہ نظر ہی ہو سکتی تھی۔

نظرِ بد کا علاج جھاڑ پھونک سے

اور اسی صحیح میں حضرت انس رضؓ سے منقول ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار، نظر اور پھوڑے پھنسی کے امراض میں جھاڑ پھونک کروانے کی اجازت دی ہے۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے حدیث مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نظر حق ہے۔

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت عائشہ رضؓ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ آپؐ نظر لگانے والے کو حکم دیتے۔ وہ وضو کرتا اور (مریض) نظر والا اس (پانی) سے غسل کرتا۔

صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

besturdubooks.wordpress.com

حکم دیا یا (کسی کو) حکم دیا کہ ہم نظر (کے مرض) میں جھاڑ پھونک کروالیا کریں۔
ترمذیؒ نے حضرت سفیانؓ بن عیینہ سے انھوں نے عمرو بن دینارؓ سے انھوں نے عروہ بن عامرؓ سے انھوں نے عبید بن رفاعہ زرقی سے روایت کیا کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ عرض کیا:
اے اللہ کے رسول بن جعفر کو نظر لگ جاتی ہے، کیا میں ان کے لیے جھاڑ پھونک کروالوں؟
آپؐ نے فرمایا، ہاں، اگر کوئی چیز قضا پر سبقت کر جاتی تو وہ نظر ہو سکتی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن شہاب سے انھوں نے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے انھوں نے بتایا کہ عامرؓ بن ربیعہ نے حضرت سہلؓ بن حنیف کو غسل کرتے دیکھا، تو کہا۔
بخدا میں نے آج تک ایسا بانکا شخص نہیں دیکھا اور نہ ایسی خوبصورت جلد دیکھی۔
راوی کہتے ہیں اس پر حضرت سہلؓ کو نظر لگ جانے کے باعث دست شروع ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عامرؓ کے پاس تشریف لائے اور ناراض ہوئے اور فرمایا،
تم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی کو کس وجہ سے قتل کرتا ہے؟ اس کے لیے غسل کرو۔ حضرت عامرؓ نے اپنا، چہرہ ہاتھ کہنیاں، گھٹنے، اطراف پاؤں اور اندرون ازار ایک پیالے میں دھویا۔ پھر یہ پانی ان پر بہایا گیا، تو ٹھیک ہو گئے۔

نظر بد کی دو قسمیں

نظر دو قسم کی ہوتی ہے، انسانی اور جناتی نظر۔
حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ایک باندی دیکھی، جس کے چہرہ پر (سعفہ) پھوڑا تھا۔
آپ نے فرمایا، اس کی جھاڑ پھونک کراؤ کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔
حسین بن مسعود فراء فرماتے ہیں کہ آپؐ کا فرمان "سعفہ" سے مراد جناتی نظر ہے اور جناتی نظر اس قدر تیز ہوتی ہے کہ نیزوں کی نوک سے بھی زیادہ۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگتے تھے۔

ایک گروہ نے عقل و خرد کی کمی کے باعث نظر کو غلط کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ نرے اوہام ان کی کچھ حقیقت نہیں۔ یہ لوگ عقل و خرد کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ فرومایہ اور جاہل ہیں۔

ارواح میں نظر کی تاثیر، ان کے طبائع۔ قویٰ، کیفیات و خواص کے لحاظ سے مختلف ہے۔ چنانچہ حاسد کی روح، محسود پر بیّن طور پر ضرر رساں اثر کرتی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔ محسود کے ضرر دینے میں حاسد کی تاثیر کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ نفسِ حاسد خبیث قسم کی کیفیات کے ساتھ محسود کا تقابل کرتا ہے اور اس میں (خبیث) خاصیت کے ساتھ ہو کر (اسے ضرر دیتا ہے) اور اس کی تاثیر اتصال بدن پر موقوف نہیں، جیسا بعض کم علم اور طبیعت و شریعت سے جاہل لوگوں کا خیال ہے، بلکہ گاہے گاہے اتصال بدن سے کبھی تقابل ہو جانے سے کبھی محض دیکھ لینے اور کبھی صرف روحانی توجہ سے بھی تاثر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی ادعیہ، منتروں اور تعویذات اور کبھی صرف وہم و تخیل سے بھی اثر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفّٰثٰت فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد۔

یعنی، تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی۔ ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی، اور بدی سے اندھیرے کی، جب سمٹ آئے اور بدی سے عورتوں کی جو گرہوں میں پھونک ماریں اور بدی سے برا چاہنے والے کی جب لگے ٹوک لگانے والے کی۔"

چنانچہ ہر نظر لگانے والا حاسد ہوتا ہے۔ ہاں ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا۔

besturdubooks.wordpress.com

نظرِ بد کا علاج

سنّت نبویؐ کی روشنی میں

نظر کے مرض میں علاج نبویؐ کی کئی انواع ہیں۔

سنن ابوداؤدؒ میں حضرت سہل بن حنیف سے مروی ہے، کہ ہم ایک سیلاب میں سے گزرے۔ میں اس میں داخل ہوا، اور اس میں غسل کیا۔ لیکن باہر آتے آتے مجھے بخار ہو گیا۔ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا ابو ثابت سے کہو کہ وہ تعوذ کرے۔

راوی کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے میرے آقا دم کرانا اچھی بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دم صرف نظر[1] یا حمیٰ[2] یا لاغ[3] میں ہوتا ہے۔ یہ تعوذات اور دم بکثرت معوذتین سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی سے مراد ہیں۔

نیز تعوذات نبوی بھی مروی ہیں۔

---

[1] نظرِ بد۔ [2] بخار۔

[3] بچھو وغیرہ کا ڈس لینا۔

besturdubooks.wordpress.com

مثلاً اعوذ بکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر ما ذرأ فی الارض ومن شر ما یخرج منھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون۔

یعنی میں اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، جن سے کوئی نیک وبد نہیں بڑھ سکتا، اس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا۔ اس کی تخلیق کی یا نیست سے ہست کیا اور اس کے شر سے جو آسمان سے اترتا ہے اور اس کے شر سے جو اس میں چڑھتا ہے اور اس کے شر سے جو زمین میں پیدا کیا۔ اور اس کے شر سے جو اس میں سے نکلتا ہے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وساوس سے اور اس بات سے کہ وہ (میرے پاس) آن موجود ہوں"

نیز یہ دعا بھی مروی ہے:

اللھم انی اعوذ بوجھک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت اٰخذ بناصیتہ اللھم انت تکشف الماثم والمغرم اللھم انہ لا یھزم جندک ولا یخلف وعدک سبحانک وبحمدک۔

یعنی "اے اللہ میں تیرے چہرہ انور کے ساتھ اور تیرے کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، اس کے شر سے جس کی پیشانی کا تو پکڑنے والا ہے اے اللہ تو ہی قرض اور خطاؤں کو دور کرتا ہے۔ اے اللہ تیرے عساکر کو کوئی شکست نہیں دے سکتا، اور تیرا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا، تو پاک ہے، اور تیری ہی حمد ہے"

نظرِ بد سے بچنے کی ایک اور دعا

نیز یہ دعا بھی مروی ہے:

اعوذ بوجہ اللہ العظیم الذی لا شی

besturdubooks.wordpress.com

اعظم منه وبكلماته التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر واسماء الله الحسنى ما علمت منها وما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ ومن شر كل ذی شر لا اطیق شره ومن شر كل ذی شر انت اخذ بناصيته ان ربي على صراط المستقيم۔

یعنی "میں خدائے بزرگ و برتر کے چہرہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں جس سے کوئی چیز بزرگ نہیں اور اس کے کلماتِ تامہ کے ساتھ جن سے کوئی نیک و بد نہیں بڑھ سکتا۔ اور اللہ کے اسماء الحسنیٰ کے ساتھ جو میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا اور اس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا۔ تخلیق کیا اور عدم سے وجود میں لایا اور ہر شر والی چیز کے شر سے جس کے شر (سہنے کی) مجھ میں ہمت نہیں اور ہر اس شر والی چیز کے شر سے جس کی پیشانی کا تو مالک ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راہ پر ہے۔

نیز، اللهم انت ربي لا اله الا انت عليك توكلت وانت رب العرش العظيم ماشاء الله كان وما لم يشاء لم يكن لا حول ولا قوة الا بالله اعلم ان الله على كل شئ قدير وان الله قد احاط بكل شئ علما واحصى كل شئ عدد اللهم انى اعوذ بك من شر نفس وشر الشيطان وشركه ومن شر كل دابة انت اخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم۔

یعنی" اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے تجھی پر توکل کیا اور تو ہی عرش عظیم کا پروردگار ہے جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا، وہ نہیں ہوتا۔ اللہ کے سوا نہ قوت ہے نہ توفیق ہے۔ میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور اس نے ہر چیز کا شمار کیا ہے، اے اللہ میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور ہر چلنے والے کے شر سے

besturdubooks.wordpress.com

پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کا تو مالک ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے"

جس نے بھی ان ادعیہ ماثورہ اور تعوذات کا تجربہ کیا وہ سمجھ لے گا کہ یہ کس قدر فوائد سے مملو ہیں اور ان کی کس قدر اہمیت ہے۔ ان سے نظر سے بچاؤ ہو سکتا ہے اور کہنے والے کی قوتِ ایمانی کے مطابق ان سے دفاع ہو سکتا ہے اور اس کی قوتِ توکل و ثباتِ قلب کے مطابق تحفظ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ایک ہتھیار ہے اور ہتھیار چلانے والے کے (فائدہ) کے لیے ہی ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

خود اپنی نظر لگنا

نظر بد سے بچنے کی ایک عام اور جامع دعا

اور جب عاین (نظر لگانے والا) کو اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو اسے دعا پڑھ کر اس شر کو دور کرنا چاہیے، دعا یہ ہے:

اللھم بارك علیہ یعنی اے اللہ اس پر برکت فرما۔

جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامرؓ بن ربیعہ سے فرمایا، جب سہلؓ بن حنیف نے انھیں نظر لگا دی، کہ کیا تم نے دعائے برکت نہیں کی۔ یعنی اللھم بارك علیہ نہیں پڑھا؟

نیز ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ سے بھی نظر دور ہو جاتی ہے۔

ہشام بن عروۃ اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ کوئی تعجب انگیز چیز دیکھتے، یا اپنے کسی باغ میں داخل ہوتے تو ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ پڑھ لیتے۔

اسی قبیل سے حضرت جبریل علیہ وسلم کا وہ دم ہے جو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا، جو صحیح مسلم میں مروی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

"باسم الله ارقيك من كل داء يوذيك من شر كل نفس او عين حاسد الله يشفيك باسم الله ارقيك؛

یعنی" اللہ کے نام سے میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔ ہر مرض سے جو آپؐ کو تکلیف دے۔ ہر نظرِ بد یا حاسد کی نظر کے شر سے اللہ آپؐ کو شفاء دے گا، اللہ کے نام سے میں آپؐ پر دم کرتا ہوں"

آیات قرآنی گھول کر پلانا سلف کی جماعت کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اس مرض میں قرآن پاک کی آیات لکھ کر مریض کو پلا دیتے۔

مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ قرآن (کی آیات) لکھی جائیں پھر انہیں دھو کر مریض کو پلا دیا جائے۔

ابی قلابہؓ سے اس طرح مروی ہے، نیز حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ انھوں نے ایک عورت کے لیے قرآن مجید کی آیات لکھ کر اسے دھو کر پلانے کا حکم دیا، تاکہ ولادت میں آسانی ہو جائے۔

ایوبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہؓ کو دیکھا کہ انھوں نے قرآن میں سے کچھ لکھا۔ پانی سے دھو کر درد والے کو پلایا۔

ایک علاج نظر بد کا یہ بھی ہے کہ نظر لگانے والے کو اطرافِ بدن داخلِ ازار وغیرہ غسل کا حکم دینا چاہیے۔ اس سے مراد دائیں جانب کا وہ حصّہ بدن ہے جو متصل ازار ہے۔ پھر اسے مریض کے سر پر پیچھے سے اچانک بہا دیا جائے یہ وہ علاج ہے جو اطباء کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا، اور منکرین اور استہزاء کرنے والے لوگ بھی اس سے مستفید نہیں ہو سکتے، بلکہ یوں کہیے کہ محض تجربہ کے طور پر اسے کرنے والے بھی فائدہ سے محروم رہتے ہیں۔ اگر انھیں فائدہ کا یقین نہ ہو، الغرض پانی سے دھونا اس کی ناریت کو ختم کر دینے کے اور اس کی سمیّت کو زائل کرنے کے مترادف ہے اس سے نظر کو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ نیز غسل کے اثرات قلب پر پہنچتے ہیں جو تمام مقامات سے زیادہ رقیق اور سریع النفوذ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

اس طرح (مرض) کی ناریت بجھ جاتی ہے اور نظر بد کے مریض کو صحت حاصل ہو جاتی ہے، اس کی مثال اس طرح ہے۔ جیسے ڈسنے کے بعد اگر زہریلے کیڑوں کو مار دیا جائے تو مریض کے بدن سے زہر کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ اور اسے آرام محسوس ہوتا ہے کیونکہ ڈسنے کے بعد اس کا تنفس مریض کی جانب زہر اور سمیت کے اثرات زیادہ مقدار میں بھیجتا رہتا ہے اور جب اسے مار دیا جائے تو درد میں کمی آجاتی ہے اور یہ مشاہدہ میں ہر روز آتا رہتا ہے۔

نیز ڈسنے والے کیڑے کو ہلاک کرنا مریض کی طبیعت کے لیے فرحت وانبساط کا باعث ہوتا ہے اس لیے اس کی طبیعت درد کے مقابلہ میں قوی ہو جاتی ہے اور اسے دور کر دیتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

نظرِ بد سے بچنے کا طریقہ

حضرت عثمانؓ بن عفان کا ایک واقعہ

نظر بد کے علاج اور اس سے تحفظ کے سلسلہ میں یہ بھی ہے کہ ایسے مقامات کو چھپایا جائے، جن پر نظرِ بد کا خطرہ ہو جیسے کہ امام بغویؒ نے کتاب شرح السنہ میں لکھا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا، تو فرمایا، اس کی ٹھوڑی میں سیاہ داغ لگا دو، تاکہ اسے نظر نہ لگ جائے۔

اور خطابیؒ ایک غریب حدیث میں فرماتے ہیں، جو عثمانؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک بچے کو دیکھا جسے نظر لگ جاتی تھی (حضرت عثمانؓ) نے فرمایا، اس کی ٹھوڑی میں سیاہ داغ لگا دو۔

besturdubooks.wordpress.com

جھاڑ پھونک اور دم

جن سے نظر بد کا اثر زائل ہو جاتا ہے

ابو عبد اللہ سیّاحی سے منقول ہے کہ وہ حج یا غزوہ کے کسی سفر میں ایک سریع الیسر اونٹنی پر سوار تھے۔ جماعت میں ایک آدمی تھا جس کی طرف نظر کرتا۔ اسے ہلاک ہی کر ڈالتا ابو عبد اللہ سے کہا گیا، کہ اپنی اونٹنی کو نظرِ بد سے بچا کر رکھنا۔

انھوں نے کہا، میری اونٹنی پر کوئی راہ نہیں پا سکتا۔

نظر لگانے والے کو اس کی خبر دی گئی، اس نے ابو عبد اللہ کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھایا اور اس کے سامان کی طرف آکر اس کی اونٹنی کو (نظرِ بد) کے خیال سے دیکھا، وہ تڑپی اور گر گئی۔

ابو عبد اللہ آئے تو انھیں بتایا گیا کہ نظر لگانے والے نے اس کو نظر لگا دی، اور اب اس کی یہ حالت ہے جیسی تم دیکھ رہے ہو۔

انھوں نے کہا، مجھے (نظر لگانے والے) کی اطلاع دو، کہ وہ کہاں ہے؟ انہیں اطلاع دی گئی، وہ اس کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور یہ دعا پڑھی:

بسم اللہ حبس حابس وحجر یابس وشہاب قابس رددت عین العائن علیہ وعلی احب الناس الیہ فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر۔

besturdubooks.wordpress.com

یعنی: "اللہ کے نام سے روکنے والے کی روک، خشک پتھر، شعلے والا ستارا، میں نے نظر لگانے والے کی نظر اس پر اور اس کے سب سے زیادہ محبوب پر لوٹا دی۔ پھر دوبارہ نگاہ کر کہیں نظر آتی ہے، تجھ کو دراڑ، پھر لوٹا کر دیکھ، دو دو بار لوٹ آئے گی تیرے پاس تیری نگاہ رد ہو کر تھک کر"

چنانچہ یہ دعا پڑھتے ہی نظر لگانے والے کی دونوں آنکھوں (کے حدقے) باہر نکل آئے، اور اونٹنی اس طرح اٹھ گئی جیسے اسے کوئی تکلیف نہ ہو[1]

---

[1] جھاڑ پھونک اور دم بھی درحقیقت ایک طرح کی دعا ہی ہے، اور اس کا اثر حیرت انگیز طور پر مرتب ہوتا ہے، خاص کر ایسی چیزوں میں جو بجائے خود دوسرے انسان کے لیئے اذیت رساں تکلیف دہ اور مضر ہوتی ہیں۔ مثلاً نظر لگنا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور روزمرّہ کی زندگی میں ہر شخص کو اس کا مشاہدہ اور تجربہ ہوتا رہتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

روحانی علاج

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت طیبّہ

سنن ابو داؤدؒ میں حضرت ابو الدرداءؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا:

جسے تم میں سے کوئی تکلیف ہو، یا اس کا بھائی کسی تکلیف میں مبتلا ہو جائے، اسے چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے:

ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السّماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمتہ من عندک وشفاء من شفائک علی ھٰذا الوجع۔

یعنی: ”اے ہمارے پروردگار اللہ، جو آسمان میں ہے، تیرا نام مقدس ہے۔ تیرا امر آسمان اور زمین میں بھی اپنی رحمت فرما، اور ہمارے گناہوں اور لغزشوں کو معاف فرما دے، تو ہی پاک لوگوں کا پروردگار ہے۔ اپنے پاس سے رحمت نازل فرما، اور اپنی شفاء سے شفاء (نازل فرما) اس درد پر۔

چنانچہ یہ دعا پڑھتے ہی وہ اللہ کے اذن سے شفایاب ہو جائے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

اور صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا اے محمدؐ کیا آپؐ کو تکلیف ہے؟

آپؐ نے فرمایا، ہاں ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ دم پڑھا:

بِاسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِاسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ۔

یعنی "اللہ کے نام سے میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔ ہر مرض سے جو آپؐ کو تکلیف دے ہر جان کے یا نظرِ حاسد کے شر سے، اللہ آپؐ کو شفا دے گا۔ اللہ کے نام کے ساتھ میں آپؐ پر دم کرتا ہوں[1]"

---

[1] جو دعا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلقین کی ہو اور جو گویا براہِ راست خدا کی طرف سے آپؐ پر نازل ہوئی ہو، اس کی افادیت میں کون صاحبِ ایمان شک کر سکتا ہے؟

ضرورت صرف اس کی ہے کہ ان دعاؤں کو ایقان کامل کے ساتھ پڑھا جائے۔ پھر ان کا اثر دیکھا جائے۔

besturdubooks.wordpress.com

نیش عقرب

سورۂ فاتحہ کے ذریعے علاج اور اس کی مصلحت

صحیحین میں حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک جماعت ایک مرتبہ ایک سفر پر نکلی۔ آخرکار یہ لوگ قبائلِ عرب میں سے ایک قبیلہ کے ہاں اترے، اور ان سے کھانا مانگا، انھوں نے انکار کر دیا۔

اچانک قبیلہ کے سردار کو کوئی (کیڑا) ڈس گیا، انھوں نے اس کے لیے ہر دوا کر ڈالی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا، کسی نے کہا، اس قافلے کے پاس جاؤ، جو یہاں اترا ہے، شاید وہاں کسی کے پاس اس درد کا درماں مل جائے۔

وہ آئے اور کہا اے قافلے والو! ہمارے سردار کو کوئی (کیڑا) ڈس گیا ہے، اور ہم نے اس کا ہر علاج کر ڈالا ہے، لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا، کیا تمہارے پاس کچھ (دوا وغیرہ) ہے؟ ایک نے جواب دیا، ہاں! اللہ کی قسم میں دم کرتا ہوں، لیکن ہم نے تم سے کھانا مانگا اور تم نے انکار کر دیا، اس لیے میں تب تک دم نہ کروں گا، جب تک کہ تم کچھ اُجرت طے نہ کر لو۔

چنانچہ انھوں نے بکری کا ایک ٹکڑا دینا منظور کر لیا۔ یہ اس پر دم کرنے لگے اور الحمد للہ رب العالمین الخ پڑھنے لگے۔ فوراً گویا اسے قید سے رہا کیا گیا، اُٹھ کر چلنے لگا،

besturdubooks.wordpress.com

اور اسے کچھ بھی تکلیف نہ رہی۔

انھوں نے کہا، وہ وعدہ پورا کرو، جو طے ہوا ہے۔

بعض نے کہا اسے آپس میں تقسیم کرلو۔

دم کرنے والے نے کہا، ایسامت کرو۔ جب تک کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہولیں، تاکہ آپؐ کے سامنے اس کا تذکرہ کریں اور دیکھیں کہ آپؐ اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

چنانچہ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپؐ کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا گیا۔

آپؐ نے فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم بھی ہے۔ پھر فرمایا، تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کرلو۔ اور میرا بھی حصہ لگاؤ۔

سنن ابن ماجہؒ میں حضرت علیؓ سے مروی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سب سے بہترین دوا قرآن مجید ہے۔

اور یہ کسے نہیں معلوم کہ بعض کلاموں کے مخصوص فوائد اور مجرب منافع ہوتے ہیں، پھر رب العالمین کے کلام کا کیا کہنا جس کی فضیلت تمام کلاموں پر مسلّم ہے جیسے اللہ کی فضیلت اپنی مخلوق پر ہے۔ یہی شفاء کامل اور عصمت نافعہ، نور ہادی اور رحمتِ عامہ ہے۔ اگر اسے پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو اس کے عظمت وجلال سے پارہ پارہ ہوجاتا۔

قرآن میں شفاء اور رحمت ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وننزل من القرآن ماھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین یعنی "اور نازل کرتے ہیں ہم قرآن میں سے جو شفاء ہے اور رحمت ہے واسطے مومنوں کے"

اور یہاں دو قولوں سے اصح کے مطابق جنسِ بیان مراد ہے، بعض حصہ مراد نہیں اللہ کا فرمان: وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات منھم مغفرۃ واجرا عظیما

besturdubooks.wordpress.com

پس سورۂ فاتحہ کے متعلق تو بدرجہ اول ظاہر ہے، کہ اس جیسی کوئی سورت قرآن تورات، انجیل اور زبور میں نازل نہیں کیا گئی۔ نیز اس میں اللہ کی تمام کتب کے معانی پائے جاتے ہیں۔ یہ سورت رب تعالیٰ کے اسماء صفات اللہ۔ رب۔ رحمٰن۔ نیز اثبات معاد۔ ذکر توحیدِ ربوبیت و توحید الہیت ذکر ضرورتِ استعانت از پروردگارِ کریم وطلبِ ہدایت وغیرہ پر مشتمل ہے۔ نیز علی الاطلاق سب سے افضل اور نافع دعا بھی یہ سورت ہے۔

نیز طرح طرح کی مخلوق پر مشتمل ہے، جو معرفتِ حق اس کی محبت و اشیار۔ نیز مغضوب وضال مخلوق کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔

اور یہ بھی قول مروی ہے کہ دم کے اصل کلمات ایاك نعبد وایاك نستعین ہیں، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دونوں کلمات سب سے قوی اجزاء پر مشتمل ہیں، کیونکہ ان میں تفویض و توکل، استعانت و احتیاج کی انتہا ہے۔

میرا ذاتی تجربہ مکہ مکرمہ میں رہائش کے دوران مجھ پر بھی ایک وقت ایسا آیا کہ میں بیمار ہو گیا اور طبیب اور علاج کچھ میسر نہ آیا۔ چنانچہ میں آبِ زمزم پر سورہ فاتحہ دم کر کے اس سے علاج کیا کرتا، اور بار بار اس پر (سورہ فاتحہ) پڑھتا، پھر اسے پی لیتا۔ مجھے اس سے شفاء کامل حاصل ہوئی۔ اس کے بعد تو زیادہ تر امراض میں اسی سے علاج کرنے لگا۔ اور خوب فائدہ حاصل کیا۔

besturdubooks.wordpress.com

دفع سمیّت میں

سورۂ فاتحہ کی برکتیں اور فائدہ رسانیاں

سورۂ فاتحہ وغیرہ کے دم سے زہر زدہ کے علاج میں مشقائی اثر بھی ایک عجیب راز ہے، کیونکہ زہر اپنے خاص غلط خواص کے لحاظ سے اثر کرتے ہیں، جیساکہ گزر چکا، اور کیڑوں کا ہتھیار وہ ڈنک ہی ہوتا ہے جس سے وہ ڈستے ہیں، اور ڈستے اُسی وقت ہیں جب کہ انتہائی طیش میں آتے ہیں، اور جب غصہ میں آتے ہیں تو (ان کے ڈنک) میں زہر بن جاتا ہے، جسے وہ ڈنک کے ذریعہ منتقل کر دیتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی ہر مرض کا علاج فرمایا ہے اور ہر چیز کی ضد بنائی ہے اور دم کرنے والے اور دم کرانے والے کے تنفس مل کر آپس میں فعل و انفعال کا تعلق پیدا کر لیتے ہیں جیسے مرض اور دوا میں تعلق ہوتا ہے۔ چنانچہ دم کرتے وقت دم کرنے والے کا دم اور قوت مرض کے مقابلہ میں بڑھ جاتا ہے، اور اللہ کے اذن سے مرض کو دور کر دیتا ہے۔

ادویہ کی تاثیرات کا مدار بھی فعل و انفعال پر ہے اور جیسے مادی امراض اور علاج میں تعلق ہوتا ہے، اسی طرح روح اور روحانی علاج کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

الغرض جب روح، سورۂ فاتحہ کے معانی کے ذریعہ قوی اور مخصوص کیفیت کی حامل ہو جاتی ہے۔

اور پھونک یا لعاب سے استعانت حاصل کرتی ہے، تو یہ اثرات نفوس خبیثہ کے تمریض خواص کے مقابلہ میں آتے ہیں۔

اور انھیں ختم کردیتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بچھّو کا ڈنک

آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت طیبہ

حالت نماز میں آپؐ کی انگلی پر بچھّو ڈسنا

مسند ابن ابی شیبہؒ میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے حدیث مروی ہے فرمایا:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک بچھّو نے آپؐ کی انگلی پر ڈس لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا:

سورۂ اخلاص اور نمک کے پانی سے علاج

اللہ تعالٰی بچھّو کو غارت کرے یہ کسی نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا

پھر آپؐ نے برتن میں پانی منگایا، نمک ڈالا اور ڈسی ہوئی جگہ کو پانی اور نمک میں رکھا اور قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ آپؐ کو سکون ہوگیا۔

اس حدیث میں طبعی اور الٰہی دو دواؤں کا مرکب علاج ذکر ہوا ہے۔

سورہ اخلاص کے برکات و فوائد

سورہ اخلاص میں اعتقادی طور پر توحید نام ہے اور اللہ کے لیے اثبات احدیت ہے جس سے شرک کی نفی ہوتی ہے نیز اثبات صمدیت ہے جس میں اس کے ہر کمال کا اثبات

besturdubooks.wordpress.com

ہوتا ہے۔ نیز مخلوق کا اس کی طرف محتاج ہونا بھی ثابت ہے۔ نیز سلسلہ توالد کی نفی بھی پائی جاتی ہے اور یہ ثلث قرآن کے برابر شمار کی گئی اور یہی تین اصول مرکز توحید ہیں

اور معوذتین میں ہر مکروہ چیز سے مفصل و مکمل طور پر استفادہ ہے، کیونکہ من شر ما خلق میں ہر چیز اجسام یا ارواح کے شر سے استعاذہ (پناہ) پایا جاتا ہے اور من شر الفاسق یعنی رات کا استعاذہ قمر پر ہے کہ جب وہ غائب ہو جائے۔ تو اس وقت جو ارواح خبیثہ زمین میں پھیل جاتے ہیں ان سے استعاذہ مقصود ہے۔

دوسری سورت میں شیاطینِ انس و جن سے استعاذہ بتایا گیا، گویا یہ دونوں مؤخر سورتیں ہر قسم کے شر سے استعاذہ کی راہ بتاتی ہیں۔

تحفظ اور مصائب آنے سے قبل دفاع کے سلسلہ میں ان دونوں سورتوں کی ایک عجیب شان ہے۔ اسی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہؓ بن عامر کو ہر نماز کے بعد یہ دونوں سورتیں پڑھنے کا حکم دیا (جامع ترمذی)

اس میں ایک نماز سے دوسری نماز تک تحفظ کے لیئے ایک عجیب راز ہے۔ آپؐ نے فرمایا، کسی تعوذ کرنے والے نے ان جیسی (سورتوں) کے ساتھ تعوذ نہیں کیا۔

منقول ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ گرہیں لگا کر سحر کیا گیا اور حضرت جبریل علیہ السلام ان دو سورتوں کو لے کر نازل ہوئے۔ چنانچہ جوں جوں وہ ایک ایک آیت پڑھتے رہے ایک ایک گرہ کھلتی رہی۔ حتیٰ کہ تمام گرہیں کھل گئیں۔ اس طرح وہ گویا قید سے رہا ہوئے۔

اور اس میں علاجِ طبعی بھی ہے، چونکہ نمک کئی زہروں خصوصًا بچھو کے زہر کے لیئے وافعانہ اثر رکھتا ہے (اس لیئے آپؐ نے اسے بھی استعمال فرمایا)

صاحبِ قانون کہتے ہیں کہ بچھو کے ڈسے پر بیج کتاں کے ساتھ ملا کر ضماد کیا جائے، ان کے علاوہ دوسرے اطباء نے لکھا ہے کہ نمک میں ایک ایسی قوتِ جاذبہ ہوتی ہے جو زہر کو جذب کر کے ورم کو تحلیل کر دیتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بچھو کے ڈنک سے بچنے کی دعا

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول، گذشتہ شب مجھے ایک بچھو ڈس گیا۔

آپؐ نے فرمایا کاش تو شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہوتا۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھے ضرر نہ ہوتا۔

یاد رکھیے، ادویہ الٰہیہ مرض آنے کے بعد فائدہ دیتی ہیں اور مرض آنے سے قبل اس سے تحفظ کرتی ہیں اور اگر مرض آئے بھی تو ضرر رساں نوعیت اختیار نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ موذی ہی کیوں نہ ہو۔ اور طبیعی ادویہ (طبی) مرض کے آنے کے بعد ہی فائدہ دیتی ہے۔ چنانچہ تعوذات و اذکار یا تو اسباب (آفت) کو دور کر دیتے ہیں یا ان میں اور ان کے کامل اثرات میں حسب کمال تعوذ حائل ہو جاتے ہیں۔ اس لیے تعوذ اور دم کو حفظانِ صحت اور ازالہ مرض ہر دو مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

پہلی قسم کے متعلق صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہاتھوں پر قل ہو اللہ اور معوذتین پڑھ کر پھونک لیتے، پھر اپنے چہرہ انور اور تمام بدن مبارک پر پھیر لیتے جہاں تک بھی ممکن ہوتا۔

نیز حضرت ابوالدرداء رضؓ کی موضوع حدیث میں مروی ہے کہ آپؐ:

اللھم انت ربی لا الہ انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم پڑھتے یعنی اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے تجھ پر توکل کیا اور تو عرش عظیم کا رب ہے۔"

یہ گزر چکا ہے کہ جس نے اسے ابتدائے دن میں پڑھا، اسے شام تک کوئی مُصیبت نہیں پہنچے گی، اور جس نے اسے دن کے آخر میں پڑھا، اسے صبح تک کوئی مصیبت لاحق نہیں ہو گی۔

besturdubooks.wordpress.com

مصائب سے بچنے کی دعا

صحیحین میں مروی ہے کہ جس نے سورہ بقرہ کی دو آخری آیتیں رات کو پڑھ لیں، یہ دونوں اس کے لیے کافی ہیں۔

صحیح مسلم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو کسی جگہ اترے، اور یہ دعا پڑھے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق، یعنی "میں اللہ کے کلماتِ تامہ کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی"

اپنی جگہ سے سفر کرنے تک اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

سنن ابی داؤدؒ میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے، اور رات کو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

یا ارض ربی و ربك اللہ اعوذ باللہ من شرك و شر ما فیك وشر ما یدب علیك اعوذ باللہ من اسد و اسود ومن الحیة والعقرب ومن ساکن البلد ومن والد وما ولد۔

یعنی "اے زمین میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کے ساتھ تیرے شر سے اور جو تجھ میں ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، میں شیر اور سانپ سے اور اژدہے اور بچھو سے پناہ مانگتا ہوں اور شہر میں رہنے والے سے اور باپ سے اور جو پیدا ہوا اس کے (شر سے پناہ مانگتا ہوں")

دوسرا وہ ہے جو سورۂ فاتحہ کے ذریعہ دم کرنے اور بچھو کے دم میں ذکر ہوا[1]۔

---

[1] ادعیہ ماثورہ کی اثر آفرینی شک و شبہ سے بالا ہے۔ اگر صدق دل اور صدق نیت سے ان دعاؤں کو پڑھا جائے تو ان کا حسب دل خواہ اثر ہونا لازمی اور قطعی ہے۔ اس کی بے شمار مثالیں مل سکتی ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

پھوڑے پھنسی کا علاج دَم سے،

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ کی حدیث نقل ہو چکی کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار، نظرِ بد اور نملہ (پھنسیوں) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت شفاء بنت عبداللہ سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس تھی کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا جس طرح تم نے کتابت سیکھ رکھی ہے کیا اسی طرح تم نملہ کا دم نہیں سیکھ لوگی؟ نملہ کا مرض اطرافِ بدن پر دانوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ایک مشہور مرض ہے اور اس کا نام نملہ اس لیئے مشہور ہے کہ (نملہ کے معنی چھوٹی چیونٹی ہے) اور اس کا مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ گویا ایک چیونٹی اس کے بدن پر رینگ رہی ہے، اور اسے ڈس رہی ہے، اس کی کئی اقسام ہیں۔

اس حدیث سے عورتوں کے لیے جوازِ کتابت ثابت ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سانپ کا ڈس لینا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت طیّبہ

سنن ابن ماجہؒ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو اور سانپ کے ڈسنے کے لیے دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

ابن شہاب زہریؒ سے مروی ہے، انھوں نے بتایا، نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابیؓ کو سانپ نے ڈس لیا۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی دم کرنے والا ہے؟

لوگوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول آلِ حزم سانپ کے ڈسنے کا دم کیا کرتے تھے۔ جب آپؐ نے اس کی ممانعت فرمادی تو انھوں نے یہ کام چھوڑ دیا۔

آپؐ نے فرمایا، عمارہ بن حزم کو بلا لاؤ، انھیں بلایا گیا۔ انھوں نے دم کے الفاظ آپؐ کے سامنے پڑھے آپؐ نے فرمایا، اس میں کچھ حرج نہیں [1]

آپؐ نے دم کرنے کی اجازت دی، چنانچہ انھوں نے دم کر دیا۔

---

[1] یعنی اس دم میں ایسے الفاظ نہیں تھے، جو مشرکانہ ہوتے، لہٰذا آپؐ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

besturdubooks.wordpress.com

درد اور پھوڑے پھنسی کا علاج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنت طیبہ

صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی، یا زخم ہو جاتا، یا پھوڑا نکل آتا، تو نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت کا سرا اس طرح زمین پر رگڑ دیتے پھر اسے اٹھاتے اور پھر پڑھتے:

بسم اللہ تربة بریقة ارضنا بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا۔

یہ علاج از حد سہل ہے اور ہر جگہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی مرکب علاج ہے، دیگر ادویہ دستیاب نہ ہو سکنے کے موقع پر بطور خاص یہ علاج ایک کارگر معالجہ کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ ہر جگہ اسے عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ خالص اور شفاف مٹی سرد خشک ہوتی ہے، اور رطوبات زخم اور پھوڑوں کو خشک کر دیتی ہے، سرعت اندمال کے باعث ایسے ردی اور خراب مادوں کو ختم کرتی ہے، جو صحت میں خلل انداز ہو جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ بیمار عضو کا مزاج اعتدال پر آجاتا ہے۔ اور جب مزاج اعتدال پر آگیا تو طبیعت کی قوت مدبرہ قوی ہو جائے گی۔ اور اللہ کے اذن سے تکلیف دور ہو جائے گی۔

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آپ انگشت شہادت کے سرے کو لعاب سے تر کر کے مٹی سے لگاتے پھر اسے مریض پر پھیر دیتے اس طرح ذکر الٰہی، تفویض امر اور

besturdubooks.wordpress.com

توکل علی اللہ کی برکت بھی ساتھ ساتھ ہوجاتی۔

رہا یہ سوال کہ وہ "تربۃ ارضنا" سے مراد تمام زمین ہے یا صرف مخصوص طور پر اس سے مدینہ کی زمین مراد ہے؟

اس میں دو قول ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ زمین میں ایسے خواص پائے جاتے ہیں جو کئی امراض میں فائدہ مند ہوتے ہیں اور کئی خراب قسم کے امراض میں مفید اور نافع اثر رکھتے ہیں۔

جالینوس کہتا ہے کہ میں نے اسکندریہ میں کئی معالجین کو دیکھا وہ مصر کی مٹی استعمال کراتے اسے پنڈلیوں، رانوں، کلائیوں پشت اور پسلیوں پر لیپ کراتے، اور اس سے خوب فائدہ ہوتا۔

کہتے ہیں، گاہے گاہے اورام متعفنہ پر یہ لیپ بہت زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ زیریں حصّہ سے اخراجِ خون کے باعث ان لوگوں کے بدن متورم ہوچکے تھے، انھیں اس مٹی سے کافی فائدہ ہوا، ایک دوسری جماعت کو دیکھا کہ انھیں مزمن درد سے صحت حاصل ہوگئی جو ایک طویل عرصہ سے بڑی شدت سے جاری تھا، اور کوئی تکلیف نہ رہی۔

جب عام مٹی کی یہ خاصیت ہوتی ہے تو زمین کی سب سے پاکیزہ اور بابرکت مٹی کا کیا کہنا جب کہ اس کے ساتھ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک بھی مخلوط ہوگیا ہو اور اس میں اللہ کا نام بھی ہو اور تمام امور میں تفریض اسی کی جانب ہو۔

درد پر دم کرنے سے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ طیبہ

صحیح مسلم میں حضرت عثمانؓ بن ابی عاص سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درد کی شکایت پیش کی، جب سے انھوں نے اسلام قبول کیا تھا جسم میں، ایک طرح کا درد سا محسوس کرتے تھے، نبی اکرمؐ نے فرمایا، بدن میں جہاں درد محسوس ہوتا ہو اس جگہ ہاتھ رکھو اور یہ دعا پڑھو۔

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ تین بار۔

پھر سات بار یہ دعا پڑھو: اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر

نیز صحیحین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اپنے اہل میں سے کسی کو دم کرتے اور دائیں ہاتھ سے رگڑتے، اور یہ دعا پڑھتے:

اللھم رب الناس اذھب الباس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما۔

یعنی "اے اللہ لوگوں کے پروردگار تکلیف دور کر دے اور شفا دے تو ہی صحت دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے سوا کوئی شفا نہیں (ایسی شفاء دے) کہ کوئی تکلیف نہ رہے۔

اس میں شفاء حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی کمالِ ربوبیت و رحمت کا احساس کہ بس وہی ایک شفاء دینے والا ہے۔ اور اس کے سوا کسی سے شفاء نہیں مل سکتی، گویا اس کے ساتھ ساتھ توحید اور اس کے احسان و ربوبیت کا تذکرہ بھی ہو گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

مصیبت اور غم کے موقع پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی دعائیں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وبشر الصابرین o الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیه راجعون o اولئك علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون۔

یعنی "اور خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو کہ جب پہنچے ان کو کچھ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں، اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، ایسے ہی لوگوں پر عنایتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔"

مسند میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، کوئی شخص اگر مبتلائے مصیبت ہو جائے تو یوں دعا کرے۔

انا للہ وانا الیه راجعون اللهم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منها

یعنی "ہم اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف واپس جانا ہے، اے اللہ میری مصیبت

besturdubooks.wordpress.com

میں مجھے پناہ دے اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔"

اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت میں پناہ دے گا اور بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ یہ کلام مصیبت کا سب سے بہتر علاج ہے، اور دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ فائدہ بخش ہے کیونکہ یہ دو عظیم اصولوں پر مشتمل ہے کہ اگر بندے کو ان کی معرفت ہو جائے تو مصیبت میں اسے اطمینان و سکون حاصل ہو گا۔ وہ اصول یہ ہیں:

جو کچھ تمہارے پاس ہے سب خدا ہی کا ہے

ایک یہ کہ بندہ اور اس کے اہل و عیال اس کا مال فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور بندے کے پاس، یہ جو کچھ ہے محض مستعار ہے، جب وہ انھیں واپس لے لیتا ہے تو گویا یوں سمجھنا چاہیے کہ مستعار دینے والا اپنا مال واپس لے لیتا ہے، نیز وہ عبدِ مامور کی طرح امور میں تصرف کرتا ہے، مالکانہ حیثیت میں (اسے تصرف کرنے کی اجازت نہیں) یہی وجہ ہے کہ اسے مالکِ حقیقی کے احکام کے مطابق ہی تصرف کرنے کا اختیار ہے۔

آخر کار اللہ کے پاس واپس جانا ہے

دوسرے بندے کا مرجع و مصیر تو اللہ حق شانہ، کی ہی طرف ہے اور دنیا کو چھوڑ کر منفرد حالت میں پروردگار کے سامنے پیش ہونا ایک لا بدی اور یقینی امر ہے بالکل اس طرح جیسے اللہ تعالٰے نے اسے اہل و عیال اور مال کے بغیر تنہا پیدا کیا تھا۔ تب نہ اس کا کوئی خاندان تھا نہ اہل و عیال لیکن حسنات و سیئات کا معاملہ ضرور تھا۔ جب بندے کی ابتداء اور انتہا یہ ہے تو پھر موجود پر فرحت کیسی؟ اور مفقود پر غم کیوں؟ پس اس مرض کا علاج درحقیقت مبداء اور معاد کے غور و فکر میں پنہاں ہے۔ نیز ایک علاج یہ بھی ہے کہ اسے اس بات کا یقینی علم ہے کہ جو تکلیف پہنچی ہے۔ وہ ٹلنے والی نہ تھی اور جو ٹل گئی وہ پہنچنے والی نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ

besturdubooks.wordpress.com

کتاب مّن قبل ان نبراھا ط ان ذالك على الله يسير ۵ لكيلا تاسوا على ما فاتكم ولا تفرحوا بما اتاكم ط والله لا يحب كل مختال فخور ۵

یعنی ”نہیں پہنچتی کوئی مصیبت تمہاری جان کو نہ زمین پر، مگر وہ جو کتاب کے اندر لکھا ہوا ہے قبل اس سے کہ پیدا کریں ہم اس کو بلاشبہ یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے“ تو نہ غم کھاؤ تم اس چیز کے اوپر کہ چوک گئی تم اور مت خوش ہو اس چیز پر کہ آئی تم کو اور اللہ نہیں دوست رکھتا کسی بھی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو“

اپنے غم پر دوسروں کا غم یاد کرو

نیز اپنی مصیبت کو غمگینوں اور نجوروں کی دلجوئی کر کے ہلکا کرنا چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ ہر جگہ خوش بخت اور غم و مشقت میں مبتلا لوگ موجود ہیں۔ اور یہ کہ دنیا کی خوشیاں محض خواب ہیں یا ڈھل جانے والا سایہ ہیں۔ اگر کچھ دیر ہنساتی ہیں تو زیادہ دیر رلاتی ہیں

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں، ہر فرحت کے بعد غم بھی ہے۔ اور جس گھر میں سے فرحت آئی غم بھی ضرور آیا۔

ابن سیرینؒ فرماتے ہیں، کوئی ایسی ہنسی نہیں جس کے بعد رونا نہ ہو۔

ہند بنت نعمان فرماتی ہیں، ہم نے دیکھا ہم تمام لوگوں پر غالب اور طاقتور حکمران تھے پھر سورج غروب بھی نہ ہوا تھا، کہ ہم نے اپنے آپ کو سب لوگوں سے کم زیادہ کم درجہ اور فروتر دیکھ لیا، اور اللہ کو یہ حق ہے کہ جس گھر کو خیر سے بھر دے، اس میں غبار بھی اڑادے۔ ایک آدمی نے اس سے اس کی حالت معلوم کی تو انھوں نے جواب دیا۔ صبح تھی کہ تمام عرب ہم سے (سخاوت) کے امیدوار تھے اور شام ہوئی تو تمام عرب ہم پر رحم کھا رہے تھے۔ اور اس کا توڑ یہ ہے کہ آدمی یقین کر لے کہ جزع فزع اور واویلا اسے دور نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس میں اضافہ کا سبب بنتا ہے اور درحقیقت زیادتی مرض کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے تو پھر اس کا صحیح علاج یہ ہے کہ صبر و تسلیم و رضا کا ثواب ضائع ہو جانے کا خیال کرے۔ نیز یہ خیال کرے کہ صبر کے بعد جو

besturdubooks.wordpress.com

مسرت ولذت ملے گی وہ اس سے کئی گنا ہو گی۔ اور اگر وہ (صبر و استقامت) پر ثابت قدم رہا تو جنت میں بنا ہوا بیت الحمد (حمد کرنے والوں کا گھر) کافی ہو گا جو اسے اپنے پروردگار کی حمد اور انا للّٰہ و انا الیہ راجعون پڑھنے سے عطا ہو گا، پس انسان خود ہی سوچ لے، کونسی مصیبت بڑی ہے، دنیا کی مصیبت جس کے (یا وہ مصیبت) نتیجہ میں جنت کا بیت الحمد چھن جائے؟

جامع ترمذیؒ میں مرفوع روایت آئی ہے کہ قیامت کے روز لوگ خواہش کریں گے کہ (کاش) دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے (اور انہیں صبر کرنے پر اجر ملتا) جب وہ مصیبت زدگان (کے صبر کے باعث) ان کا ثواب عظیم دیکھیں گے

مصائب نعمت الٰہی کا سبب ہیں

بعض سلفؒ سے منقول ہے ہم پہ اگر دنیا میں مصائب نہ آتے تو ہم قیامت کے روز مفلس اور قلاش ہی اُٹھتے۔

مسند احمدؒ و ترمذیؒ میں حضرت محمود بن لبید سے مرفوع روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت رکھتا ہے تو اسے مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ چنانچہ جو راضی ہو گیا[1] اسی کے لیے (اللہ) کی رضا ہے، اور جو ناراض ہوا[2] اس کے لیے (اللہ) کی ناراضگی ہے۔ امام احمدؒ نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ جو جزع کرے۔ اس کے لیے جزع (واویلا) ہے۔

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ راضی ہو جاتے۔

حضرت عمرانؓ بن حصین اپنی بیماری کے دوران میں فرمایا کرتے تھے۔ مجھے بھی وہی بات محبوب ہے، جو اللہ کو محبوب ہے۔

---

[1] یعنی جس نے صبر کیا۔

[2] یعنی جو صبر نہ کر سکا۔

besturdubooks.wordpress.com

حضرت ابوالعالیہؒ کا قول بھی ایسا ہی منقول ہے۔

یہ علاج و دوا، صرف محبین کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے اور ہر آدمی کے امکان میں بھی نہیں کہ وہ اس طریقہ پہ علاج کر سکے۔

مُصیبت صبر اور ایمان کا امتحان ہے

شیخ عبدالقادرؒ نے فرمایا اے میرے بیٹے مصیبت تجھے ہلاک کرنے کے لیئے نہیں آتی، بلکہ تیرے صبر و ایمان کا امتحان لینے آتی ہے۔ نیز اس کا علاج یہ بھی ہے کہ تو سوچے کہ اگر دنیا میں مصائب و محن نہ ہوتے تو بندے عجب فرعونیت، شقاوتِ قلبی جیسے امراض میں مبتلا ہو جاتے، جن سے آدمی دنیا میں اور آخرت میں ہر جگہ تباہ و برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لیئے یہ تو ارحم الراحمین کا کمالِ رحمت ہے کہ بعض اوقات وہ مصائب کی دوا استعمال کرا دیتا ہے جن کے باعث امراض سے تحفظ رہتا ہے اور صحتِ عبدیت قائم رہتی ہے نیز (کفر و عدوان و شرک وغیرہ) کے فاسد مادّوں کا استفراغ جاری رہتا ہے۔ پس پاک ہے وہ ذات جو ابتلاء کے ذریعہ رحم فرماتی ہے اور انعامات کے ذریعہ ابتلاء میں ڈال دیتی ہے جیسا کہ مشہور شعر ہے۔

قد ینعم اللہ بالبلوی وان عظمت ویبتلی اللہ بعض القوم بالنعم

یعنی گاہے گاہے اللہ تعالیٰ مصائب کے ذریعہ انعام فرماتا ہے اگرچہ وہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ بعض اقوام پہ انعام کر کے انھیں ابتلاء میں ڈال دیتا ہے۔

دنیا کا دُکھ آخرت کا ثمر شیریں

نیز اس کا علاج یہ بھی ہے کہ آدمی یقین رکھے کہ دنیا کا دکھ ہی دراصل آخرت کا ثمر شیریں ثابت ہوگا۔ جنھیں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ تبدیل کر دے گا اگر سمجھ میں نہ آئے تو نبی صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پڑھ

حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات۔

یعنی جنت کے سامنے ناپسند (تکلیفات) کی باڑ لگائی گئی اور دوزخ کے آگے مرغوبات (شہوات) کی باڑ لگائی گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

پس اپنے آپ کو ان انعامات کے مطالعہ کی دعوت دو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کرام اور فرماں بردار بندوں کے لیئے دائمی انعامات سعادت ابدی اور کامرانی عظیمہ کی صورت میں تیار کر رکھے ہیں۔ نیز اس ذلت عذاب اور دائمی حسرتوں کا بھی (مطالعہ کرو) جو اہل باطل اور نافرمانوں کے لیئے اس نے تیار کر رکھی ہیں، پھر انتخاب کرو کہ کونسی صورت تمہارے لیے زیادہ مناسب ہے؟ اور آدمی اپنے طریقِ کار پر عامل ہے اور ہر آدمی اپنے مناسبِ حال کی طرف لپک رہا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

کرب والم اور حزن وملال کا علاج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت طیبہ

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بے چینی کے موقع پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللہ ربّ العرش العظیم، لا الٰہ الا اللہ رب السمٰوات السبع ورب الارض رب العرش الکریم

یعنی! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بزرگ اور حلیم ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عرش عظیم کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ساتوں آسمانوں کا پروردگار اور زمین کا پروردگار عرش کریم کا پروردگار ہے۔

نیز جامع ترمذیؒ میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو کوئی غم لاحق ہوتا، تو آپؐ دعا فرماتے۔

یا حی یا قیوم برحمتك استغیث، یعنی" اے زندہ اے ہر چیز کو قائم رکھنے والے تیری رحمت کے طفیل مدد مانگتا ہوں"۔

نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو کسی بات کا صدمہ ہوتا تو آپؐ آسمان کی جانب سر مبارک اٹھاتے، اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے،

besturdubooks.wordpress.com

اور جب دعا میں خوب سعی فرماتے تو یا حی یا قیوم پڑھتے۔

پریشانی اور حزن و کرب کے وقت کی دعائیں

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ پریشان آدمی کی دعائیں یہ ہیں:

اللّٰھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہٗ لا الٰہ الا انت۔

یعنی اے اللہ میں تیری رحمت کا امید وار ہوں، اس لیے مجھے چشم زدن کے لیے بھی میرے سپرد نہ کر میری حالت درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

نیز حضرت اسماءؓ بنت عمیس سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جنہیں تکلیف اور کرب کے وقت یا کرب کی حالت میں کہہ لیا کرو؟ وہ یہ ہیں:

اللّٰہ ربی لا اشرک بہٖ شیئًا، یعنی اللہ میرا پروردگار ہے، میں اس کا کسی کو شریک نہیں بناتا۔

ایک روایت میں ہے کہ اسے سات بار کہا جائے گا۔

رنج و غم دور کرنے کی دعا

مسند امام احمدؒ میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا۔

جس بندے کو غم اور دکھ پہنچے اور وہ یہ دعا کرے۔

اللّٰھم انی عبدک ابن عبدک ابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاءک اسألک بکل اسم ھو لک سمیت بہٖ نفسک او انزلتہٗ فی کتابک او علمتہٗ احدا من خلقک او استأثرت بہٖ فی علم الغیب عندک ان تجعل القراٰن العظیم ربیع قلبی ونور صدری وجلاء حزنی وذھاب ھمی۔

besturdubooks.wordpress.com

"یعنی اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔ تیری بندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ مجھ پر تیرا حکم جاری ہے۔ مجھ پر تیرا فیصلہ ہی کارفرما ہے۔

میں تیرے ہر اُس نام کے طفیل سوال کرتا ہوں جسے تو نے اپنا نام رکھا، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا۔ یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا تو نے اسے اپنے پاس علم غیب (مخفی علم) میں رکھا کہ تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، میرے سینہ کا نور، میرے غم کا مداوا اور میرے حزن کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔"

جو بھی اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا حزن و ملال دور کر دے گا اور اس کی جگہ فرحت عطا فرمائے گا۔

حضرت ذوالنون علیہ السّلام کی دعا

جامع ترمذیؒ میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ حضرت ذوالنون علیہ السّلام کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی یہ ہے۔

لا الٰہ الا انت سبحانك انّی کنت من الظالمین یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں[1] میں سے ہوں"

کوئی مسلمان بھی ان الفاظ سے دعا کرے تو اس کی دعا (ضرور بالضرور) قبول کی جائے گی۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی مصیبت زدہ ایسا نہیں جو اسے کہے اور اس کی تکلیف دور نہ ہو جائے وہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کی دعا ہے۔

---

[1] یعنی اپنے اوپر ظلم کرنے والا، خطا کار۔

besturdubooks.wordpress.com

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے۔ فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم ایک روز مسجد میں تشریف لائے، اچانک ایک انصاری حضرت ابو امامہؓ ان کے سامنے آئے۔

آپؐ نے فرمایا، اے ابو امامہؓ کیا بات ہے اس وقت نماز کا وقت بھی نہیں اور تم مسجد میں بیٹھے ہو؟

انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ مجھے قرض اور آلام نے گھیر رکھا ہے آپؐ نے فرمایا، میں تمہیں ایسا کلام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے پڑھو تو اللہ عزّ وجل تمہارا غم دور کر دے اور تمہارا قرض ادا فرما دے؟

راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، ہاں! ضرور اے اللہ کے رسول۔

آپؐ نے فرمایا، جب صبح ہو اور جب شام ہو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔

اللھم انی اعوذ بك من الھم والحزن واعوذ بك من العجز والکسل واعوذ بك من الجبن والبخل واعوذ بك من غلبة الدین وقھر الرجال۔

یعنی" اے اللہ میں غم و حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں عجز اور سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور میں غلبۂ قرض اور آدمیوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں، میں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ اللہ عزّ وجل نے تمام غم و حزن دور فرما دیے۔ اور میرے سارے قرضے ادا کر دیے۔

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، جو استغفار لازم کر لے۔ اللہ تعالیٰ تے گویا اسے ہر غم سے نجات عطا کی، وہ اسے ہر تنگی سے نکال دے گا۔ اور اسے ایسی جگہ سے رزق ملے گا، جہاں کا اسے سان گمان بھی نہ ہو گا۔

besturdubooks.wordpress.com

اور مسند میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کو جب کوئی غم ہوتا تو آپ نماز کی طرف رجوع فرماتے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

واستعینوا بالصبر والصلٰوۃ، یعنی اور صبر کرکے اور نماز پڑھ کر اللہ سے مدد مانگو۔

جہاد جنت کا دروازہ ہے

اور سنن میں ہے کہ تم پر جہاد واجب ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ لوگوں کو غم و حزن سے نجات دیتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے کہ جس پر غم والم کی کثرت ہو، اسے کثرت سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا چاہیے۔

صحیحین سے ثابت ہے کہ یہ (الفاظ) جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہیں۔

ترمذیؒ میں ہے کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

دعائی دوا کے پندرہ دورس اور اہم فائدے

نیز یہ ادویہ پندرہ انواع علاج پر مشتمل ہیں۔ اگرچہ غم و حزن ان سے نہ بھی زائل ہو اور جب درد شکم اور اس کے اسباب محکم ہو گئے ہوں، اس وقت استفراغ کلّی کی احتیاج ہوتی ہے۔

وہ پندرہ انواع یہ ہیں!

۱۔ توحید ربوبیت خدائے عزوجل۔

۲۔ توحید الٰہیت۔

۳۔ توحید علمی اعتقادی۔

۴۔ تنزیہ پروردگار عالم کہ وہ کسی بندے پر ظلم نہیں کرتا اور نہ بندے کا بغیر سبب کے مواخذہ کرتا ہے۔

۵۔ بندے کا اعتراف ظلم و خطا۔

۶۔ پروردگار کے تصور میں اس کی محبوب چیز کا توسل اور یہ ذریعہ توسل اس

besturdubooks.wordpress.com

کے اسماءِ حسنہ اور صفاتِ ہیں۔

۷۔ صرف خدا سے استعانت۔

۸۔ ذات ربوبیت سے بندے کی آس اور اُمید کا اقرار۔

۹۔ توکل علی اللہ و تفویض الی اللہ، یعنی اس کا اعتراف کہ بندہ خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جو سلوک اس سے چاہے کرے۔

۱۰۔ ریاض قرآن سے اس کا قلب شمیم انگیزیاں حاصل کرے جو اس سے قلب کے لیے موسم بہاراں بن جائے گا۔ جس کے باعث وہ شبہات و شہوات کے ظلمات میں روشنی لے کر چل سکے، جس کے باعث ہر فوت شدہ چیز پر تسلّی حاصل کرے، ہر مصیبت کو سہ سکے، اور دل کے روگ دُور کر سکے، جو اس کے حزن کو دور کر دے، اور صدمہ غم سے شفا بخشے۔

۱۱۔ اللہ تبارک وتعالےٰ سے استغفار، وانابت و رجوع۔

۱۲۔ خدا کے راستے میں جہاد۔

۱۳۔ نماز۔

۱۴۔ توبہ خدا کے بزرگ و برتر کی جناب میں۔

۱۵۔ لاحول ولا قوۃ کے سہارے براۃ اور تمام آلام و ہموم کے بارے میں اللہ کی طرف معاملات کی سپردگی۔

ان امراض میں ادویہ بالا کی جہت تاثیر

اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو اور اس کے اعضاء کو پیدا کیا۔ اور ہر عضو کا ایک کمال بنایا جب وہ کمال ختم ہو تو وہ عضو درد محسوس کرتا ہے۔ اور اعضا کے بادشاہ "قلب"، کو بھی ایک کمال دیا۔ جب وہ مفقود ہو جائے تو اسے آلام و ہموم کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ جب آنکھ بصارت کی قوت کھو دے کان شنوائی کی قوت سے محروم ہو۔ اور زبان کلام کی قوت سے عاجز آ جائے، تو گویا ان اعضاء کا کمال چھن گیا، دل کا

besturdubooks.wordpress.com

کمال یہ ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اس کی محبت و توحید اس کے ساتھ سرور وابتہاج، توکل و رضا اسی کے لیے حب و بغض اور موالات و معادات رکھے۔ چنانچہ توحید بندے کے خیر و سرور۔ لذت و فرحت کا دروازہ کھولتی ہے، اور توبہ، اخلاط اور مواد فاسدہ کا استفراغ کرتی ہے۔ جو اس کی امراض کا سبب بنتا ہے۔ اور اختلاط سے تحفظ ہوتا ہے۔ گو یا وہ برائیوں کا دروازہ بند کرتی ہے۔ اور توحید کے ساتھ سعادت و خیر کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور توبہ و استغفار کے ساتھ برائیوں کا دروازہ خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ متقدمین ائمہ اطباء کا کہنا ہے کہ جو شخص بدن کی صحت و عافیت چاہتا ہے۔ اسے کھانے اور پینے میں کمی کرنی چاہیئے اور جو قلب کی عافیت کا جویا ہو۔ اسے گناہ ترک کر دینے چاہیئے۔

ترک گناہ اور کم خوری و کم گوئی کے برکات

ثابت بن قرۃ فرماتے ہیں کہ جسم کی راحت کھانے کی کمی میں ہے۔ اور روح کی راحت گناہوں کی کمی میں ہے اور زبان کی راحت کلام کی کمی میں ہے۔ قلب کے لیے گناہ زہروں کے قائم مقام ہوتے ہیں یہ اگر اسے ہلاک نہیں کرتے تو کمزور تو بہر حال کر دیتے ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ جب قوت میں ضعف آگیا، تو امراض کا مقابلہ دشوار ہو جائے گا۔

طبیب القلب (دلوں، روحانی کے ماہر) حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا ہے۔

رایت الذنوب تمیت القلوب وقد یورث الذل ادمانھا

یعنی میں نے گناہوں کو دیکھا کہ وہ دلوں کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

اور کبھی کبھی ان پر دوام ذلت ڈال دیتا ہے۔

وترک الذنوب حیاۃ القلوب وخیر لنفسک عصیانھا

یعنی، اور گناہوں کا ترک دلوں کی زندگی ہے۔

اور تیرے نفس کی بھلائی اسی میں ہے کہ دگناہوں کی، نافرمانی کرے۔

besturdubooks.wordpress.com

"یا حیّ یا قیوم" کے منافع وبرکات

اور آپؐ کے ارشاد: یا حی یا قیوم برحمتك استغیث۔

اس میں دفع مرض کی ایک عجیب مناسبت ہے، کیونکہ صفت "حی" تمام صفاتِ کمال کو مستلزم ہے اور صفت قیوم" تمام صفاتِ افعال پر حاوی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہی اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے کہ جب اس کے وسیلہ سے دعا کی جائے، تو قبول ہوتی ہے۔ اور جب کچھ سوال کیا جائے تو عطا ہوتا ہے۔ اور بلاشبہ یہ اسم اعظم "الحی القیوم" کا اسم مبارک ہے، چنانچہ "حیّ قیوم" کے اسماء ایسے تمام امراض کے زائل کرنے میں ایک عجیب اثر رکھتے ہیں جو مقرحیات ہوں۔ اور اس کی مثال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا میں ملتی ہے۔ جب آپؐ نے اپنے پروردگار کریم سے جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کے رب ہونے کے وسیلہ سے دعا فرمائی کہ انہیں حق کے متعلق اختلاف میں ہدایت دے کیونکہ قلبی حیات ہدایت سے وابستہ ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان تینوں فرشتوں کو حیات کے معاملات سپرد کر رکھے ہیں۔ چنانچہ جبرئیلؑ وحی پر موکل ہیں جو قلوب کی اصل حیات ہے۔ اور میکائیل علیہ السلام بارش کے موکل ہیں جو ابدان وحیوان سب کے لیے حیات کا باعث ہے۔ اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے پر مقرر ہیں جو حیاتِ عالم اور ارواح کے دوبارہ اجسام میں واپس آنے کا باعث ہوگا۔ چنانچہ ان عظیم ارواح ثلثہ کی ربوبیت کے وسیلہ سے دعا کرنا استجابت کے لیے بہت ہی موثر ہے۔

الغرض حیّ اور قیوم کے اسماء اجابت دعوات اور کشفِ تکالیف میں ازحد فائدہ مند ہیں۔

اسم اعظم والی آیات شریفہ

سنن اور صحیح ابن حاتم میں مرفوع روایت ہے کہ ان دو آیتوں میں اللہ تعالےٰ کا اسم اعظم ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

وإلهكم إله واحد لا إله إلا هو الرحمن الرحيم۔
اور آل عمران کی ابتداء میں الم اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم
ترمذیؒ نے اسے حدیث صحیح بتایا ہے۔
سنن اور صحیح ابن حبان میں بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دعا کی اور یہ (الفاظ) کہے۔

اللهم إني أسألك بأن لك الحمد لا إله إلا أنت المنان بديع السموات والأرض يا ذا الجلال والإكرام يا حي يا قيوم۔
یعنی اے اللہ میں تجھ سے یہ وسیلہ لے کر دعا کرتا ہوں کہ تو ہی سزاوار حمد ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو بہت احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی اور عزت والے اے زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی جب اس کے وسیلہ سے دعا کی جاتی ہے تو ضرور قبول ہوتی ہے اور جب مانگا جائے تو عطا ہوتا ہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں خود سعی فرماتے تو یا حی یا قیوم کہتے۔ اور اس کی توجہ کے توسل کو مرض میں ایک موثر حیثیت حاصل ہے، اس طرح آپؐ کا یہ قول ہے، اللہ ربی لا اشرک بہ۔ یعنی اللہ میرا پروردگار ہے میں اس کے ساتھ شرک نہیں کرتا۔"

besturdubooks.wordpress.com

حدیث حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ

اور اس کے معارف الٰہیہ اور اسرار عبودیت

حضرت ابن مسعودؓ کی روایت۔

اللھم انی عبدك وابن عبدك اس دعا میں اس قدر معارف الٰہیہ اور رموزِ عبودیت ہیں جو اس کتاب میں سما نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ الفاظ اس کی عبودیت اور اس کے آبا و اجداد اور ماں کی عبودیت پر مشتمل ہیں۔ نیز یہ کہ اس کی پیشانی (یعنی وہ بندہ خود) اسی کے قبضہ میں ہے خدا جس طرح چاہتا ہے اس پر تصرف کرتا ہے۔ اسی لیے بندہ اپنے نفع و نقصان کا تو کیا ذکر موت و حیات اور بعثت کا بھی مالک نہیں۔ کیونکہ اس کی پیشانی غیر عبد (اللہ) کے ہاتھ میں ہے اس کے اپنے اختیار میں کوئی بات بھی نہیں۔ بلکہ وہ اسی کی سطوت و سلطانیت کے ماتحت بے بس اور مجبور ہے۔

اور آپ کا ارشاد!

ماضٍ فیّ حکمك عدل فیّ قضاءك۔

دو اصول جو مدار توحید ہیں دو ایسے اصولوں پر مبنی ہے۔ جو درحقیقت مدار توحید ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک اثبات قدر یعنی یہ کہ پروردگار کریم کے احکامات بہر حال بندے پر نافذ ہیں اس میں جاری وساری ہیں۔ اس سے الگ نہیں، نہ الگ ہونے کی کوئی صورت ہے۔ اور نہ ان کو ہٹانے کا کوئی طریقہ ہے۔

پھر اس کے بعد آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ کا توسل اختیار کیا یعنی جو اس نے اپنے نام رکھے ہیں۔ خواہ بندے انہیں جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں اور ان میں سے بعض ایسے اسماء مبارک بھی ہیں، جو اس کے ہاں غیب ہی کے پردہ میں مستور ہیں۔ اور ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین بھی ان سے آگاہ نہیں ہو سکے۔ اور یہ وسیلہ تمام وسائل سے زیادہ بڑا اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور قرب قبولیت کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

پھر آپؐ نے دعا کی۔ کہ قرآن مجید کو آپؐ کے قلب کے لیے بہارستان بنا دے، جہاں سے حیوان غذا حاصل کرتے ہیں، اسی طرح قرآن دلوں کی بہار ہے۔ اور یہ کہ اسے اس کے غم والم کے لیے شفاء بنا دے، گویا یہ (قرآن مجید) ایسی دوا کا قائم مقام ہے۔ جو مرض کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔ اور بدن کو صحت واعتدال کی جانب واپس لے آتا ہے۔

دعائے یونس علیہ السلام کے اسرار ورموز

رہی حضرت یونس علیہ السلام کی دعا! تو اس میں کمالِ توحید اور تنزیہ باری تعالیٰ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ نیز بندے کا اعتراف ظلم وخطا بھی موجود ہے۔ اور یہ پریشانیوں اور غم وحزن کو دور کرنے میں انتہائی طور پر موثر ہے اور قضائے حوائج کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایک بہترین وسیلہ ہے۔ کیونکہ توحید وتنزیہ ہر کمال اللہ کے لیے ثابت کرنے اور ہر نقص وعیب کو اس سے جدا ماننے اور تسلیم کرنے پر مشتمل ہے اور اعتراف ظلم بندے کے لیے شرع۔ ثواب اور عذاب پر ایمان دار ہونے کی گواہی ہے۔ نیز اللہ جل شانہ، کی جانب انکساری اور انابت کا باعث ہوتا ہے۔ اور اس کی

besturdubooks.wordpress.com

عبودیت کے اعتراف اور پروردگار کی احتیاج کے اظہار کا ذریعہ ہے۔

چار امور جو ذریعہ توسل ہیں

اس طرح یہاں چار امور ایسے ہیں۔ جن کے ذریعہ توسل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ توحید باری تعالیٰ عزاسمہ۔

۲۔ نیز حمد خدائے تبارک وتعالیٰ۔

۳۔ عبودیت کاملہ، خدائے دانا وبینا کے حضور ہیں۔

۴۔ اعترافِ ظلم وگناہ۔

ابوامامہ کی حدیث کے اسرار ورموز

رہی ابوامامہؓ کی حدیث۔

اعوذبک من الھم والحزن

اے اللہ میں غم اور حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

تو یہ دعا آٹھ اشیاء سے استفادہ پر مشتمل ہے۔ ہر دو ایک ایک جوڑے کی طرح بیان ہوئی ہیں۔

ھم وحزن ایک جوڑا ہے۔ عجز وکسل ایک جوڑا ہے۔ جبن وبخل ایک جوڑا ہے۔ ضلع الدین وغلبۃ الرجال ایک جوڑا ہے۔

"ھم" اور "حزن" کے اسرار

کیونکہ ایذا دینے والا مکروہ امر جب بھی قلب پر آئیگا تو یا اس کا سبب کوئی گذشتہ امر ہوگا۔ تو حزن[۱] پیدا کرے گا۔ اور اگر مستقبل میں اس کا خطرہ ہوگا، تو "ہم[۲]" پیدا ہوگا۔

"عجز" و "کسل" کے اسرار

اور (کبھی کبھی) بندہ اپنے مصالح سے پیچھے رہ جاتا ہے اور قادر نہیں ہوسکتا، یہ عدمِ

۱؎ غم اور صدمہ

۲؎ اندیشہ، خطرہ، الم،

besturdubooks.wordpress.com

قدرت یا تو عجز کے باعث ہوگی۔ یا عدمِ ارادہ یعنی کسل کے باعث ہوگی۔

"جبن" اور "بخل" کے اسرار اور خیر کا ترک یانا اپنے اور اپنی جنس سے نفع حاصل نہ کرنا، ایسی صورت میں بندہ یا تو اپنے بدن کے ذریعہ نفع نہ حاصل کرتا ہوگا۔ یہ جبن ہے، یا مال سے نفع نہ حاصل کرتا ہوگا۔ یہ بخل ہے"

"قہر رجال"، اور "ضلع دین" کے اسرار اور قہر الرجال بھی یا تو حق پر مبنی ہوگا۔ مثلاً یہ ضلع الدین (قرض) ہے اور یا باطل کے سبب سے ہوگا۔ یہ محکومیت یعنی غلبۃ الرجال کہلائے گا۔

گویا یہ حدیث ہر قسم کے شر سے استفادہ اور پناہ کو متضمن ہے۔

استغفار کی تاثیر عجیب رہی غم و حزن اور تنگی کو دور کرنے میں استغفار کی تاثیر تو جملہ اہل ملل اور عقلائے امم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ معاصی اور فساد ہی غم و حزن۔ خوف و غم، نیز تنگی اور امراض قلب پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں پھر جب گناہوں اور خطاؤں کے اثرات قلب میں اس طرح جاگزیں ہوتے ہیں۔ تو ان کا علاج بھی صرف توبہ و استغفار ہی ہو سکتا ہے۔

نماز کے برکات و فوائد رہی نماز یا تو تفریح و تقویت قلب اور اس کے انشراح و لذت میں اس کی ایک عجیب شان ہے۔ اس میں قلب و روح اللہ کے ساتھ جا ملتے ہیں۔ اس کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ اس کے انعامات کا تذکرہ کرکے مناجات میں تذلل دکھا کر اور اس کے سامنے قیام کرکے اور تمام بدن۔ اس کے قوتیٰ اور آلاتِ بدن اس کی عبودیت میں مصروف کرکے اور ہر عضو کو اس کی عبادت کا ایک حصّہ دے کر (ایک طرح سے اتصالِ رحمت حاصل ہوتا ہے) تو گویا نماز دنیا و آخرت کے مصالح کے حصول اور دنیا و آخرت کی تکالیف دور کرنے کا ایک بہترین اور

besturdubooks.wordpress.com

سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ نیز یہ گناہ سے روکنے والی اور امراض قلب کو دفع کرنے والی ہے۔ بدن سے بیماری ہٹانے والی۔ دل کو روشن کرنے والی ہے چہرے کو سفید (روشن) کرنے والی۔ اعضائے بدن اور روح کے نشاط کا باعث ہے۔ رزق دینے والی۔ ظلم دور کرنے والی ہے۔ مظلوم نادار کا مداوا کرنے والی ہے۔ اخلاط شہوانی کو جڑسے اکھاڑنے والی ہے۔ انعامات کی محافظ۔ عذاب کی دافع۔ نزول رحمت کا سبب ہے۔ غم دور کرتے والی اور اکثر امراض شکم میں نفع دینے والی ہے۔

سنن ابن ماجہؒ میں حضرت مجاہدؒ کی حدیث حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے انہوں نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میں لیٹا ہوا تھا۔ میرے پیٹ میں درد تھا۔

آپؐ نے فرمایا! اے ابو ہریرۃ۔ کیا پیٹ میں درد ہے؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔

آپؐ نے فرمایا! اٹھ اور نماز پڑھ۔ کیونکہ نماز میں شفاء ہے۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کی یہ حدیث موقوف ہے۔

دفع غم والم کے لیے جہاد کی تاثیر

رہی غم وحزن کے دفیعہ کے لیے جہاد کی تاثیر۔ تو یہ وجدان سے ہی ظاہر ہے۔ کیونکہ انسان جب باطل کی جارحیت اور استیلاء کو بلا مقابلہ چھوڑ دیتا ہے تو اس کا غم وحزن اور کرب و خوف شدید ترین حد تک بڑھ جاتا ہے۔ اور جب وہ اللہ کے نام پر اس سے جہاد کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے غم وحزن کو فرحت ونشاط اور قوت انبساط میں بدل دیتا ہے جیسا کہ خود فرماتا ہے!

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۙ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ۔

یعنی ”لڑو ان سے تاکہ عذاب دے اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں اور رسوا

besturdubooks.wordpress.com

کرے، اور تم کو ان پر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل مسلمانوں کے اور نکالے ان کے دل کی جلن"۔

چنانچہ جہاد سے زیادہ کوئی کام ایسا نہیں جو کہ قلب کے غم و حزن اور ملال کو دُور کر سکے۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی تاثیر

رہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی تاثیر مرض کے دُور کرنے میں! تو اس کارگر ترکیب سے بندے نے تمام امور اللہ تعالیٰ کو سپرد کر دے۔ اور دوسروں سے برأت حاصل کر لی اور کسی امر میں اس ذات باری تعالیٰ سے منازعت نہ رہی۔ اور عالم علوی داخلی کا ہر تحول عام ہے اور اور یہ تمام تر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

بعض آثار میں آتا ہے کہ آسمان سے جو فرشتہ بھی اترتا ہے یا آسمان کی طرف چڑھتا ہے۔ تو وہ لاحول ولاقوہ اِلاّ باللہ ہی کے الفاظ سے اترتا اور چڑھتا ہے۔ اور شیاطین کو دور کرنے کے لیے اس میں ایک عجیب تاثیر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بے خوابی، وحشت اور پریشانی

دوا ۔ دعا ۔ علاج ۔ تدبیر

جامع ترمذیؒ میں حضرت بریدۃؓ سے مروی ہے کہ حضرت خالدؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت پیش کی اور عرض کیا!
اے اللہ کے رسول ۔ میں پریشانی کے باعث رات کو سو نہیں سکتا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ جب بستر پر جاؤ، تو یہ دعا پڑھ لیا کرو!

اللھم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارًا من شر خلقك کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم او یبغی علی عز جارك وجل ثناؤك ولا الٰہ غیرك ۔

یعنی! اے اللہ ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور جن پر ان کا سایہ ہے اور اے زمینوں کے پروردگار اور جنہیں انہیں نے پھر پوشیدہ کر لیا ۔ اور اے شیاطین کے پروردگار اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا اپنی ساری مخلوق کے شر سے مجھے پناہ دینے والا بن جا ۔ اس سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر افراط کرے یا مجھ پر زیادتی کرے ۔ تیرا پڑوسی (پناہ میں آنے والا) عزت والا ہو گیا ۔ تیری ثناء

besturdubooks.wordpress.com

بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اسی کتاب میں حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے، انہیں اپنے والد انہیں دادا سے روایت ملی۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ میں یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامّۃ من غضبہٖ وعتابہٖ وشر عبادہٖ ومن همزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون۔

یعنی: میں اللہ کے نام نہیں تام کلمات کے ساتھ اس کے غضب اس کے عذاب۔ اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اے پروردگار اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کہ وہ (شیاطین) آن موجود ہوں۔

راوی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بڑے بچوں کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے اور جو چھوٹے تھے۔ اسے لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے۔ اور اس مرض میں استعاذہ کی مناسبت بھی کوئی مخفی بات نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

جل جانے کا مداوا

آگ بجھانے کی تدبیر
تکبیر کا اثر آگ بجھا دیتا ہے

حضرت عمرو بن شعیب سے منقول ہے۔ انہیں اپنے والد سے انہیں دادا سے روایت ملی۔ انہوں نے بتایا! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم آگ دیکھو۔ تو تکبیر کہو۔ کیونکہ تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی کبریائی کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی۔ چنانچہ جب مسلمان تکبیر کہتا ہے۔ تو تکبیر کا اثر آگ بجھا دیتا ہے۔ اور شیطان کو بھی بھگا دیتا ہے جو آگ کا اصل مادّہ ہے۔ چنانچہ آگ بجھ جاتی ہے۔

ہم نے نیز ہمارے سوا دوسروں نے بارہا اس کا تجربہ کیا اور ایسا ہی پایا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حفظانِ صحت کے اصول

کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی روشنی میں

جب ثابت ہو گیا کہ بدن کی صحت اور بقاء اور اس کا اعتدال ہی حرارت کے لیے رطوبتِ مدافعہ کا ذریعہ ہے تو گو یا رطوبت اس کا مادہ ہے اور حرارت اس کا نضج کرتی ہے۔ اور اس کے فضلات کو دور کر کے اس کی اصلاح و تلطیف کرتی ہے ورنہ بدن فاسد ہو جائے اور اس کا درست رہنا ناممکن ہو جائے۔ اسی طرح رطوبت حرارت کی غذا ہے اگر رطوبت نہ ہو، تو بدن جل اٹھے اور اسے خشک کر کے ختم کر دے۔ گویا دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ قوی تعلق ہے اور بدن کی حیات ان دونوں کی ترکیب سے ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے مادّہ کا کام دیتے ہیں۔ اس لیے حرارت ہمیشہ رطوبت کو تحلیل کرتی رہتی ہے اور بدل ما تحلیل کے طور پر مزید رطوبت کا محتاج ہوتا ہے۔ تا کہ اپنی زندگی قائم رکھ سکے۔ یہ رطوبت کھانے اور پینے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر رطوبت مقدار میں بڑھ جائے۔ تو حرارت اسے تحلیل کرنے سے عاجز رہ جاتی ہے، اس وقت یہ رطوبت فاسد مواد کی صورت اختیار کر لیتی ہے چنانچہ بدن مبتلا ہو کر بیمار ہو جاتا ہے۔ اور مادہ کی نوع قبولیت اور استعداد مرض کے لحاظ سے مختلف

besturdubooks.wordpress.com

انواع کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اور یہ تمام احتیاطیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مستفاد ہیں۔

کلوا واشربوا ولا تسرفوا (اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو)

اعتدال اور احتیاط اصلی اصول ہے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بدل ما تحلیل کے مطابق کھانے پینے کا حکم دیا۔ تاکہ اس سے بدن کی کمیت اور کیفیت میں فائدہ مند حد تک استفادہ حاصل ہو لیکن جب یہ مقدار (خورد و نوش) بڑھ جائے گی تو یہ اسراف میں داخل ہو گی، اس لیے دونوں باتیں صحت کے لیے مضر اور مرض کی ذمہ دار ہیں، یعنی خورد و نوش بند کر دینا یا اس میں اسراف سے کام لینا۔

پس اللہ تعالیٰ کے ان دو کلمات طیبہ میں حفظان صحت کی تمام باتیں مکمل طور پر پائی جاتی ہیں، اور جو نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنتِ طیبہ کا مطالعہ کرے گا، وہ اسے حفظِ صحت کے لیے سب سے زیادہ اعلیٰ اور عمدہ پائے گا۔ کیونکہ صحت کی حفاظت، خورد و نوش۔ لباس، رہائش۔ ہوا۔ نیند بیداری حرکت و سکون۔ نکاح۔ استفراغ اور احتباس ہر بات میں حسن تدبیر پر موقوف ہے۔ اب اگر ان باتوں میں بدن۔ شہر۔ عمر اور عادت کے مطابق اعتدال قائم رہا۔ تو یہ مرنے تک بالکل صحت مند یا اس کے قریب ہی رہنے کا ذریعہ ہوگا۔ اور جب صحت و عافیت بندے پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک انعام اور سب سے بہترین اور اعلیٰ عطیہ اور سخاوت ہے۔ بلکہ صحت کاملہ علی الاطلاق تمام نعمتوں سے بڑھ کر بڑی نعمت ہے لہٰذا جسے اس کی حفاظت۔ مراعت اور دفاع کا موقع ملے۔ اس کے لیے اس کی حفاظت کرنا واجب ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا!

besturdubooks.wordpress.com

دو نعمتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کے بارے میں کئی لوگ دھوکے میں ہیں، ایک صحت اور ایک فراغت۔

صحت بہت بڑی نعمت ہے

اور ترمذیؒ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن محصن انصاریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو صبح اس حالت میں کرے۔ کہ اس کا جسم مامون ہو۔ اپنے گھر میں وہ عافیت سے ہو اور اس کے پاس اس دن کی روزی موجود ہو۔ گویا اسے ساری دنیا دے دی گئی۔

اور ترمذیؒ میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: قیامت کے روز انعامات میں سے اللہ تعالےٰ سب سے پہلے اپنے بندہ سے پوچھے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا! کیا ہم نے تجھے صحت مند بدن نہ دیا تھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا تھا؟ یہی وجہ ہے کہ بعض نے اس آیت کی شرح۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (پھر البتہ ضرور تم سے انعامات الٰہی کے متعلق باز پرس ہوگی) میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد صحت ہے۔

دنیا و آخرت میں عافیت کی دعا

اور مسند احمدؒ میں مروی ہے۔ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے عباس اے رسول خدا کے چچا اللہ سے دُنیا و آخرت میں عافیت کی دعا کیا کرو!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا: کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سنا۔ اللہ سے یقین اور معافات کی دعا کرو، کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں جو کسی کو عطا ہو، اس میں آپؐ نے دنیا و آخرت کی عافیت جمع فرما دی ہے۔ اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ دارین میں بندے کے حالات یقین اور عافیت کے بغیر اصلاح پذیر نہیں ہو سکتے۔

besturdubooks.wordpress.com

چنانچہ یقینی سے آخرت کی سزائیں دور ہوتی ہیں۔ اور عافیت سے قلب وبدن امراض دنیا سے نجات پاتا ہے، پس جب عافیت وصحت کی یہ شان ہے تو ہم نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنتِ طیبہ ان امور میں مراعات کے متعلق بیان کریں گے۔ جو انہیں پڑھے گا۔ وہ محسوس کرے گا۔ کہ آپؐ کی سنتِ طیبہ علی الاطلاق سب سے کامل طریقِ زندگی ہے، جس سے ہر دو یعنی بدن وقلب اور دنیا وآخرت کی زندگی کی صحت ونعمت حاصل کی جاسکتی ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

خور و نوش

میں

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی

سنّت اور معمولات

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

سنّت نبویؐ

طعام و اغذیہ اور ماکولات کے سلسلے میں

غذا کی یکسانیت مضر ہے خورد نوش میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی عادت طیبہ یہ نہ تھی کہ ایک ہی قسم کی غذاؤں پر قائم رہتے ان کے علاوہ دوسری استعمال نہ فرماتے کیونکہ یہ طریقہ طبیعت کے لیے از حد ضرر رساں ہوتا ہے، اور گاہے گاہے اس پر عمل پیرا ہونا دشوار ہو جاتا ہے، کیونکہ آدمی اگر دوسری اغذیہ استعمال نہ کرے گا تو کمزور ہو جائے گا یا ختم ہو کر رہ جائے گا۔ اور اور اگر اچانک دوسری اغذیہ شروع کر دیں تو پھر ضرر ہو گا۔ اور اسے طبیعت قبول نہ کرے گی۔ اس لیے دائمی طور پر ایک ہی نوع کی اغذیہ پر قائم رہنا اگرچہ وہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہوں خطرناک اور مضر ہے، بلکہ اہل شہر جس جس قسم کی اغذیہ کے عادی ہوں۔ مثلاً گوشت، پھل، روٹی اور کھجور وغیرہ سب استعمال کرنا چاہیے، جیسا کہ ہم ماکولات کے بیان میں لکھ چکے ہیں۔

اور اگر کوئی غذا کسر و تعدیل چاہتی ہے تو اس کی ضد ہی سے اس کی کسر اور تعدیل ہو سکے گی، جیسے خربوزہ کے ساتھ کھجور کی حرارت کی تعدیل کی گئی اور اگر معدل نہ ملے تو صرف اتنا کھائے کہ جس قدر ضرورت ہو اور طبیعت خواہش رکھتی ہو۔ اسراف سے بالکل کام نہ لے۔ اس صورت میں کوئی نقصان نہ ہو گا۔

اور جب طبیعت راغب نہ ہو، تو کھانا نہ کھائے اور زبردستی پیٹ میں

besturdubooks.wordpress.com

بھرنے کی کوشش نہ کرے۔ حفظانِ صحت کے معاملہ میں یہ ایک مرکزی اصول ہے، کیونکہ اگر طبیعت کی خواہش کے خلاف کھائے گا، تو نفع سے زیادہ ضرر ہوگا۔

آپ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا

حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کبھی بھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، کی پایا، تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا اور نہ کھایا۔

گوشت آپ کو مرغوب تھا

نیز آپؐ گوشت پسند فرماتے تھے۔ بازو اور گردن کا گوشت، آپؐ کو زیادہ اچھا لگتا، یہی وجہ تھی کہ (ایک یہودیہ نے) انہی اعضاء میں زہر ملا کر آپ کو کھلایا۔

اور صحیحین میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا، تو کلائی (بازو) کا گوشت لایا گیا۔ آپؐ نے اسے پسند فرمایا، ابو عبید وغیرہ نے ضباعہ بنت زبیر سے نقل کیا ہے کہ ان کے گھر میں بکری ذبح کی گئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان سے کہہ دیا کہ ہمیں بھی اپنی بکری میں سے گوشت بھیجنا۔

انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس گردن کے سوا کچھ باقی نہیں رہا، اور اسے آپؐ کی خدمت میں بھیجتے مجھے شرم آتی ہے۔ قاصد واپس آیا، اور آپ کو جواب سنا دیا۔ آپؐ نے فرمایا، ضباعہ کے پاس واپس جاؤ، اور کہو وہی بھیج دیں، کیونکہ یہ بکری کا ہادی (اگلا حصہ) اور خیر کے قریب اور اذی (گندگی یا تکلیف) سے دور ہے۔ اور کوئی شبہ نہیں بکری کے گوشت میں گردن، بازو، اور کلائی کا گوشت بہت ہلکا ہوتا ہے، اور زود ہضم بھی،

اس سے ثابت ہوا کہ اغذیہ میں تین امور کی مراعات ضروری ہیں۔

۱۔ کثرت نفع و تاثیر۔

۲۔ عدم ثقل اور خفت (ہلکا ہونا)

besturdubooks.wordpress.com

۲- سرعت ہضم -

ثبر ینی اور شہد کا بھی آپؐ کو شوق تھا

نیز آپؐ حلوا (میٹھی چیز) اور شہد پسند فرماتے اور یہ تینوں اشیاء یعنی گوشت - شہد اور ثبر ینی تمام اغذیہ سے افضل ہیں - اور بدن، جگر اور اعضاء کے لیے نافع ہیں - حفظِ صحت و قوت میں ان اغذیہ کو استعمال کرنا بہت زیادہ فائدہ بخش ہے اور صرف مریض اور بیمار ہی ان سے نفرت کرتے ہیں۔

اور آپؐ کی خدمت میں جیسا سالن بھی پیش کر دیا جاتا، آپؐ بے تامل اسے تناول فرماتے - گاہے گاہے گوشت کے شوربے سے تناول فرماتے، اور فرمایا کرتے یہ دنیا و آخرت کے کھانوں کا سردار ہے - (ابن ماجہؒ وغیرہ) اور کبھی کبھی تر کھجور یا کھجور کے ساتھ بھی تناول فرماتے اور تر کھجور کو خشک کے ساتھ ملاتے اور فرماتے کہ یہ اس کا سالن ہے (رکھیے) اس صورت میں غذائی طریق تدبیر ملحوظ ہے کہ جو کی روٹی سرد خشک ہوتی ہے اور کھجور اصح قول کے مطابق گرم تر ہوتی ہے - اس طرح جو کی روٹی کو اس کے ہمراہ کھانا غذائی طور پر حسن تدبیر میں شامل ہوگا - خصوصاً ان کے لیے جنہیں اہل مدینہ کی طرح اس کی عادت بھی ہو -

کبھی کبھی سرکہ سے بھی کھانا تناول فرما لیتے، اور فرمایا کرتے "بہترین سالن سرکہ ہے - یہ جملہ مقتضائے حال کے مطابق ایک تعریفی کلمہ ہے - اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوسرے سالنوں پر اسے کسی طرح کی فضیلت حاصل ہے - جیسا کہ بعض جہاں کا خیال ہے -

اصل واقعہ یوں ہے کہ ایک دن آپؐ اپنے گھر میں تشریف لائے آپؐ کی خدمت میں روٹی پیش کی گئی -

آپؐ نے فرمایا، کوئی سالن بھی ہے؟

عرض کیا گیا، سرکہ کے سوا کچھ نہیں -

آپؐ نے فرمایا "سرکہ تو بہترین سالن ہے (لاؤ)

besturdubooks.wordpress.com

آپ شہر کے تازہ پھل بھی استعمال فرماتے اور ان سے ہرگز پرہیز نہ کرتے یہ طریقہ بھی آداب غذا میں سے ہے اور صحت و عافیت میں ایک موثر سبب کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ اور ہر علاقہ میں ایسے ایسے میوے پیدا فرما دیئے ہیں جو اپنے اپنے وقت کے مطابق وہاں کے رہنے والوں کے لیے فائدہ مند ہیں۔ اور ان کی صحت و عافیت کا سبب بنتے ہیں اور انہیں ادویہ کی کثرت سے بے نیاز کر دیتے ہیں اور جو شخص صحت کے خطرہ سے علاقائی پھلوں سے پرہیز کرتا ہے۔ وہ بدنی طور پر تمام لوگوں سے زیادہ مریض ہوتا ہے۔ اور صحت و قوت میں سب سے کمزور و ناتواں رہتا ہے، اور ان پھلوں کی رطوبت موسم، زمین اور معدہ کی حرارت تعدیل کرتی ہے۔ نیز ان کے برے اثرات کو زائل کرتی ہے بشرطیکہ کھانے میں اسراف سے کام نہ لیا جائے۔ اور معدہ کی قوت سے زاید اس پر بوجھ نہ ڈال دیا جائے اور ہضم سے قبل ہی غذا خراب نہ ہو جائے، اور نہ اوپر سے پانی پی کر یا کھانا کھا کر انہیں فاسد کر دیا جائے، کیونکہ تو لنج کا مرض زیادہ تر اسی طرح غلطیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ پس اگر کوئی مناسب وقت اور مناسب طریقہ سے پھلوں کا ناشتہ کرے، تو بلاشبہ یہ فائدہ بخش دوا کی حیثیت سے نافع ثابت ہوں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

تناول طعام

طرز نشست، آداب طعام اور اصول اغذیہ

صحیح روایت میں آپؐ سے مروی ہے، کہ آپؐ نے فرمایا!
میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا بلکہ میں اس طرح بیٹھتا ہوں کہ جیسے بندہ بیٹھتا ہے اور اس طرح کھاتا ہوں کہ جیسے بندہ کھاتا ہے۔ "اتّکا" سے مراد ٹیک لگانا بھی ہے، پلتھی مار کر بیٹھنا بھی، اور پہلو کے بل بیٹھنا بھی، ان تینوں صورتوں میں آخری صورت مضر صحت ہے، اس سے ہضم میں فتور پڑتا ہے اور پہلی دونوں صورتیں جبابرہ کی ہیں، جو منافی شان عبودیت ہیں۔
سنن ابن ماجہؒ میں مروی ہے کہ آپؐ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی چہرے کے بل لیٹ کر کھائے۔
نیز آپؐ سے منقول ہے کہ آپؐ عام طور پر دو زانو ہو کر کھانے کے لیے بیٹھتے تھے، اس لیے بھی کہ کھانے کے لیے بہترین نشست یہی ہے اور اس لیے بھی کہ اس سے احترام طعام مقصود تھا، اس ہیئت سے بیٹھ کر کھانا مناسب ہے کیونکہ تمام اعضا اپنی وضع طبیعی پر ہوتے ہیں، اور کھانا اچھی طرح کھایا جاتا ہے۔ اور ہضم بھی جلد ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

کھاتے میں تین انگلیاں استعمال کرنا چاہییں

آپ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے۔ کھانے کے لیے یہ صورت سب سے زیادہ نافع ہے۔ کیونکہ ایک یا دو انگلیوں سے کھانے والے کو نہ پورا مزہ آسکتا ہے اور دیر تک کھاتے رہنے پر مجبور رہے کہ بغیر اس کے وہ سیری حاصل نہیں کر سکتا۔ پانچوں انگلیوں اور پورے ہاتھ سے کھانا کھاتے میں یہ قباحت ہے کہ کھانا ایک ہی دفعہ کثیر مقدار میں معدہ کے اندر آجاتا ہے۔ اس سے کبھی کبھی آلات ہضم کو ضرر پہنچ جاتا ہے اور موت تک واقع ہو جاتی ہے اور (بڑی مقدار) میں کھانا پہنچ جاتے سے آلاتِ ہضم اور معدہ میں مروڑ ہوتی ہے اور اسے ذرا بھی لذت یا سیری حاصل نہیں ہو سکتی، اس لیے سب سے زیادہ نافع طریقہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ طعام ہے، اور اس شخص کا طریقہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار کرتے ہوئے تین انگلیوں سے کھایا۔

بعض چیزیں جو بیک وقت آپ نہیں کھاتے تھے

اور جو بھی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اغذیہ اور ماکولات پر غور کرے گا۔ اسے محسوس ہوگا کہ آپ دودھ اور مچھلی ایک ساتھ استعمال نہیں فرماتے تھے اور نہ دودھ اور کھٹی چیز نہ دو گرم غذائیں یا سرد غذاؤں کو جمع فرماتے تھے اور نہ دو قابض نہ دو اسہال اور نہ دو غلیظ، نہ دو ملین غذاؤں کو، اور نہ دو ایسی غذاؤں کو جمع فرماتے جو ایک خلط کی صورت میں تحلیل ہو جاتی ہو۔

نیز آپ دو مختلف غذائیں مثلاً قابض اور مسہل، سریع الہضم، بھنی ہوئی اور پکی ہوئی، تازہ اور باسی، دودھ اور انڈا، گوشت اور دودھ کو جمع نہیں فرماتے تھے اور نہ شدتِ حرارت میں کھانا کھاتے، اور نہ باسی چیز کھاتے اور نہ ہی متعفن اور چٹ پٹی چیزیں استعمال فرماتے۔ یہ تمام انواع صحت واعتدال کو ختم کرنے کی ذمہ دار اور ضرر رساں ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

نیز آپ بعض اغذیہ کے ضرر کے دوسری اغذیہ کے ذریعہ اصلاح فرما لیتے تھے۔ بشرطیکہ ایسا ممکن ہو، مثلاً آپؐ ایک غذا کی حرارت دوسری (غذا) کی برودت سے ایک کی یبوست دوسری کی رطوبت سے زائل کرتے، جیسے ککڑی اور کھجور کو ملا کر اصلاح فرمایا کرتے۔

نیز آپؐ کھجوریں گھی کے ساتھ بھی تناول فرماتے۔ نیز آپؐ کھجور کا نقیع (آب زلال) کھا کر شدید اغذیہ کی تلطیف کرتے۔

نیز آپؐ عشاء (رات) کا کھانا بھی کھایا کرتے۔ اگرچہ کھجور کے چند دانے کیوں نہ ہو، فرمایا کرتے۔ عشاء کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپا لاتا ہے (جامع ترمذیؒ، سنن ابن ماجہ)

کھاتے ہی سو جانے کی ممانعت

ابو نعیمؒ نے نقل کیا ہے کہ آپؐ کھاتے ہی سو جانے سے منع فرماتے اور منقول ہے کہ یہ دل کی قساوت پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ اطباء کی ہدایت ہے کہ جو حفظان صحت چاہتا ہو اسے طعام شب سے فارغ ہونے کے بعد چہل قدمی کرنی چاہیے۔ خواہ وہ ایک سو قدم ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد بھی آپؐ فوراً نہیں سوتے تھے ——— کیونکہ یہ بہت زیادہ ضرر رساں ہے۔

ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ (کھانے کے بعد) نماز پڑھتے، تاکہ قعر معدہ میں غذاء کا استقرار ہو جائے اور ہضم میں آسانی ہو۔ یہ صورت صحت کے لیے بہت بہتر ہے۔ [1]

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ جتنی صورتیں بھی مروی ہیں، اپنی اصل اور حقیقت کے لحاظ سے، حد درجہ نافع ہیں، وہ ہیں۔ ان پر اگر سختی اور پابندی سے عمل کیا جائے تو انسان کی صحت بہت عمدہ رہ سکتی ہے۔ یہ جتنی احتیاطیں اور ہدایتیں ہیں، وہ ہیں جن کی تائید و توثیق آج ۱۴ سو سال کے بعد عہد جدید کے محققین اور ماہرین طب و علاج کی طرف سے ہو چکی ہے اور ہوتی رہتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

پانی پینا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول اور معمول

پانی کب نہیں پینا چاہیے کھانے کے بعد پانی پینا آپؐ کی سنت نہیں ہے خصوصاً اگر پانی گرم ہو، یا زیادہ سرد ہو، کیونکہ یہ دونوں صورتیں بہت زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔

نیز آپؐ ریاضت کرنے، تکان ہونے اور کھانا یا پھل کھانے اور جماع یا حمام کے بعد پانی پینے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

پانی پینے میں آپؐ کی سنت سب سے زیادہ کامل ہے جس کے ذریعہ صحت کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔

آپؐ سرد پانی کے ساتھ شہد ملا کر پانی پیتے اور حفظانِ صحت کے لیے یہ ایک ایسا اصول ہے جس کی صرف فاضل اطباء ہی معرفت رکھتے ہیں، چنانچہ اگر اسے اس طرح پیا جائے یا بلغم کی حالت میں چاٹا جائے۔ تو یہ بلغم کو کاٹتا ہے اور معدہ کی جھلّی کو دھوتا ہے۔ اور اس کے مادہ لزج میں جلا پیدا کرتا ہے، اس کے فضلات کو دور کرتا ہے۔ تسخین کرتا ہے اور سدّے کھولتا ہے۔ جگر اور گردے اور مثانے میں بھی اس کا یہی اثر ہوتا ہے، اور یہ معدہ کے لیے دوسری قسم کی شیریں چیزوں سے کہیں زیادہ نافع ہے۔ البتہ بالعرض صفراوی مزاج کو گرمی اور صفراوی حدّت میں مضر

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ گاہے گاہے ہیجان پیدا کرتا ہے اور اس کی مضرت سرکہ سے دور کی جا سکتی ہے۔ اس صورت میں یہ از حد فائدہ بخش ہو جاتا ہے۔ الغرض یہ صورت برودت اسے جلا دینے والی چیز مثلاً شہد، کشمش۔ کھجور یا شکر اس میں ڈال لی جائے تو یہ بدن کے لیے از حد نفع بخش ہے اور اس سے صحت کی حفاظت ہوتی ہے۔ چنانچہ اسی باعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے محبوب سرد اور شیریں پانی تھا۔

جاننا چاہیے کہ خراب پانی نفخ پیدا کرتا ہے اور اس سے طرح طرح کے امراض اور بیماریوں کے پیدا ہونے کا امکان ہے اور چونکہ رکھا ہوا پانی بالکل تازہ پانی سے زیادہ نافع ہے اس لیے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب ابو الہیثم بن تیہان کے باغ میں تشریف لائے تو آپؐ نے دریافت فرمایا، کیا باسی پانی ہے؟ یہ پانی پیش کیا گیا، اور آپؐ نے اس میں سے کچھ نوش بھی فرمایا۔ اسے بخاریؒ نے روایت کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں کہ اگر تمہارے پاس مشکیزے میں پانی ہے تو خیر ورنہ ہم مونہہ سے پیتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیر سقیاد سے شیریں پانی لایا جاتا، اور جو پانی تنے یا پرانے مشکیزوں میں ہوتا ہے وہ مٹی یا پتھر کے برتنوں میں رکھے ہوئے پانی سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ خصوصاً جو چمڑے کے مشکیزے ہوں ان میں یہ خاصیت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے برتنوں کی بجائے مشکیزے کا پانی طلب فرماتے چونکہ مشکیزوں میں مسامات ہوتے ہیں اور ان سے پانی کا ترشح ہوتا رہتا ہے۔ اس لیے اس پانی میں لطیف خصوصیات آجاتی ہیں، اور ایسا برتن جس میں ترشح ہوتا ہو اس کا پانی اُس برتن کے پانی سے زیادہ لذیذ اور سرد ہوتا ہے۔ جس میں ترشح نہ ہو سکتا ہو۔ پس ثابت ہوا کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کامل اور اعلیٰ طریقے پر ہیں اور آپؐ کی سنت طیبہ ہر بات میں سب سے افضل ہے۔ اور آپؐ نے امت کو ایسے امور کی خبر دی ہے جو قلوب و ابدان اور

besturdubooks.wordpress.com

دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اعلیٰ اور ارفع ہیں۔

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سرد اور شیریں پانی سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اس سے یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے کہ آپؐ کی مراد شیریں کنوؤں کا پانی ہو، کیونکہ ان کا پانی اکثر شیریں ہوتا ہے۔ اور اس کا بھی احتمال ہے کہ اس سے آپؐ شہد آمیز یا وہ پانی مراد لے رہے ہو، جس میں کھجور یا کشمش ڈال کر اس کا زلال تیار کیا جاتا ہے۔

ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ دونوں صورتوں کے لیے عام ہے۔ اور حدیث میں آپؐ کا فرمانا، اگر تمہارے پاس مشکیزہ میں باسی پانی ہو تو ٹھیک ورنہ ہم منہ لگا کر سے پی لیں گے۔

یہ کرع (منہ لگا کر برتن کے بغیر) پینے کے جواز پر دلیل ہے لیکن اس قسم کی صورت صرف ضرورت کے وقت جائز ہو سکتی ہے، یا یہ ہو سکتا ہے کہ یہ کہہ کر آپؐ نے اس کے جواز کی طرف اشارہ کیا ہو۔ کیونکہ بعض لوگ اسے مکروہ سمجھتے ہیں، اور اطباء تو اسے حرام قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ معدہ کے لیے مضر ہے۔

ایک حدیث میں جس کی (صحت) کی حالت سے میں آگاہ نہیں، جو ابن عمر رضہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں پیٹ کے بل یعنی صرف منہ سے بغیر برتن کے پانی پینے سے منع فرمایا، نیز ہمیں ایک ہی ہاتھ سے پینے کو بھی منع فرمایا، اور فرمایا:

تم میں سے کوئی اس طرح پانی کو نہ چاٹے جیسے کتا چاٹتا ہے۔

نیز آپؐ رات کو کسی برتن میں اس وقت تک پانی نہ پیتے جب تک معلوم نہ کر لیتے کہ اس میں کچھ تو نہیں آگیا، لیکن بخاریؒ کی حدیث اس سے اصح ہے، اور اگر یہ حدیث بھی صحیح ہو تو بھی ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ غالباً اس وقت ہاتھ سے پانی پینا ناممکن ہوگا۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا، ورنہ ہم منہ لگا کر سے پی لیں گے۔

besturdubooks.wordpress.com

اور منہ سے پینا نقصان دہ ہوتا ہے جب کہ پینے والا اپنے چہرے اور پیٹ پر بھی اسے بہا دے، جیسے کہ نہر اور تالاب سے پینے والا پی لیتا ہے۔ اور اگر کھڑے ہو کر کسی اونچے حوض سے پیا جائے تو اس میں کچھ فرق نہیں، خواہ ہاتھ سے پیا جائے تو اس میں کچھ فرق نہیں، خواہ ہاتھ سے پیا جائے یا منہ سے پیا جائے۔

آپ عام طور پر بیٹھ کر پانی پیتے تھے

عام عادت کے طور پر آپ کی سنت طیبہ بیٹھ کر پینے کی تھی، اور صحیح روایت میں آپ سے منقول ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

نیز آپ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پینے والے کو قے کرنے کا حکم دیا۔ نیز آپ سے کھڑے ہو کر پینا بھی ثابت ہے۔

ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ یہ حدیث نہی کے حکم کی ناسخ ہے۔

دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے کہ نہی تحریم کے لیے نہیں، بلکہ ارشاد اور ترک اولیٰ کے لیے ہے۔

ایک گروہ کا خیال ہے کہ ان روایتوں میں قطعاً کوئی تعارض نہیں، کیونکہ جب آپ زمزم کے پاس تشریف لائے اور وہ لوگ حجاج کو پانی پلا رہے تھے، تو آپ نے پانی طلب فرمایا۔ انہوں نے پیش کیا اور آپ نے کھڑے کھڑے پانی نوش فرمایا، تو یہ ایک ضرورت اور حاجت تھی، ویسے کھڑے ہو کر پانی پینے میں کئی امراض کا خطرہ ہوتا ہے، اور اگر آپ نے نادر طور پر یا کسی ضرورت کی بنا پر ایک فعل فرما دیا، تو یہ مضر نہ ہوگا۔

پانی پیتے وقت تین بار سانس لینا

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پیتے وقت تین بار سانس لیا کرتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ طریقہ اچھی طرح سیراب ہونے اور حصولِ شفاء کے لیے اچھا ہے۔

شارع علیہ السلام اور حاملین شرع کے نزدیک "شراب" مطلب پینے کی

bestunubooks.wordpress.com

چیز یعنی پانی ہے اور پینے کے دوران میں سانس لینے کا مطلب یہ ہے کہ پیالے کو منہ سے ہٹا کر سانس لیا جائے اور پھر دوبارہ پینا شروع کیا جائے، جیسا دوسری حدیث میں صراحت سے ذکر آتا ہے کہ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو پیالے میں سانس نہ لے، بلکہ پیالے کو منہ سے ہٹا لے۔

فوائد اور احکام و مصالح

اس طرح پینے میں کئی فوائد اور احکام و مصالح ہیں جنہیں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان تین الفاظ میں جمع فرما دیا ــــــ اروٰی و امرأ و ابرأ، چنانچہ اروٰی کا مطلب خوب سیر کرنا ہے جس میں مبالغہ بھی ہے اور نفع بھی ہے، اور ابرأ کا صیغہ البرء سے ہے جس کا مطلب شفاء ہے، یعنی پیاس کی شدت اور اس مرض سے شفاء کی صورت ہے، کیونکہ گرم تر بن معدہ پر بار بار ٹھنڈک پڑتی ہے۔ چنانچہ پہلی دفعہ جو کسر رہ جاتی ہے دوسری دفعہ میں تسکین ہو جاتی ہے اور دوسری دفعہ کی کسر تیسری بار میں پوری ہو جاتی ہے۔ مزید براں معدہ کی سلامتی کے لیے بھی یہ فائدہ بخش ہے اور اس بات سے حفاظت کرتی ہے کہ اچانک ایک ہی دفعہ سردی حملہ آور نہ ہو جائے، اور جو ایک ہی دفعہ سیراب کیا جاتا ہے، تو اس صورت میں خطرہ ہوتا ہے کہ کہیں شدت برودت کے باعث حرارتِ غریزی ہی کم یا زیادہ نہ ہو جائے، جس سے معدہ اور جگر کا مزاج بگڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور گوناگوں امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ یہ خرابی گرم ممالک خصوصاً حجاز اور یمن وغیرہ میں، یا گرم موسموں میں زیادہ تر واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ ان گرم موسموں اور گرم علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی حرارت غریزی کمزور ہوتی ہے۔ اور دفعتہً زیادہ مقدار میں پانی پی لینے سے خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

زیادہ مقدار میں پینے سے گریز کرنا چاہیے

زیادہ مقدار میں پانی پی لینے کے آفات میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے پینے کی نالی کثرت آب سے بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے مرور اٹھنا

besturdubooks.wordpress.com

ہے۔ اور اگر سانس لے کر پانی پیے گا تو اس آفت سے بچا رہے گا۔ اور حضرت عبداللہ بن مبارک رضؓ و امام بیہقی وغیرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ جب تم میں سے کوئی پیئے تو پانی کو نہ چوسے، نہ دفعتہً حلق میں انڈیل لے، کیونکہ اس سے دردِ جگر پیدا ہو جاتا ہے اور تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ اگر دفعتہ کثیر مقدار میں جگر پر پانی ڈال دیا جائے تو دردِ جگر پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی حرارت کمزور ہو جاتی ہے۔

جامع ترمذیؒ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین دفعہ کر کے پیو۔ اور جب پیو تو بسم اللہ کہو اور جب فارغ ہو تو حمد کہو۔

خورد و نوش کی ابتداء میں بسم اللہ کہنا، اور آخر میں حمد کرنا عجیب و غریب فوائد و منافع کا حامل ہے اس سے ضرر اور نقصانات سے تحفظ ہوتا ہے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ طعام میں اگر چار باتیں جمع ہو جائیں تو وہ کامل طعام ہے۔

۱- جب اس کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھی جائے۔

۲- اور آخر میں حمد کہی جائے۔

۳- اور کھانے پر ہاتھ (کھانے والے) کثرت سے ہوں۔

۴- کھانا حلال کمائی کا ہو۔

---

besturdubooks.wordpress.com

کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھکنے کی ہدایت

صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے، فرمایا، میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔

برتنوں کو ڈھک دو، پینے کے برتنوں پر کپڑا ڈال دو، کیونکہ سال میں ایک شب ایسی بھی آتی ہے جب وباء نازل ہوتی ہے اور وہ کسی ایسے برتن کے پاس سے گزرتی ہے جس پر ڈھکنا نہ ہو یا پانی کے برتن کے پاس سے گزرتی ہے جو کھلا ہوا ہو تو یہ وبا اس میں گر پڑتی ہے، امراض کے یہ ایسے اسباب ہیں جن کا ادرک اطباء کے علوم و معارف حاصل نہیں کر سکتے اور تجربہ سے عقلاء نے بالآخر انھیں محسوس کیا۔

لیث بن سعد فرماتے ہیں، یہ اعاجم کی احادیث کے ایک راوی ہیں کہ ہمارے ہاں سال میں ایک بار کانون الاول کے مہینہ میں اس شب کو احتیاط کی جاتی ہے۔ اور آپؐ سے صحیح روایت میں منقول ہے کہ آپؐ نے برتن ڈھانک دینے کا حکم دیا۔ اگرچہ ایک لکڑی کا تختہ ہی رکھ دیا جائے۔

لکڑی کے تختہ کے رکھ دینے میں بھی ایک حکمت ہے، وہ یہ کہ گاہے گاہے کوئی کیڑا گزرتا ہے اور برتن میں گر جانا چاہتا ہے، لیکن تختے پر سے گزر جاتا ہے، اور یہ لکڑی اس کے لیئے ایک پل بن جاتی ہے اور اسے گرنے سے روک لیتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

نیز صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپؐ نے برتن ڈھانکتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ برتن ڈھانکتے وقت اگر بسم اللہ پڑھ لی جائے تو شیطان ہٹا دیا جاتا ہے اور (برتن) کا ڈھکنا کیڑوں وغیرہ کو دور رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دو مقامات پر ان مصالح ومفاہیم کے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا۔

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ کے اندر سے پانی پینے کی ممانعت فرمائیؐ، اس میں کئی فوائد وحکم ہیں۔

ایک یہ اس سے کئی بار پانی پینے والے کی سانس اندر جاکر مشروب کو مسموم ومکروہ بنادیتی ہے۔

نیز پانی کا ایک حصّہ اس کے جوف میں داخل ہوکر ضرر رساں بن جاتا ہے۔

نیز گاہے گاہے اس میں کوئی جاندار گر جاتا ہے کہ پیتے وقت اس کا پتہ نہیں چل سکتا اور اس سے تکلیف پہنچتی ہے۔

کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پانی میں خس وخاشاک ہوتے ہیں، جو پیتے وقت نظر نہیں آتے اور پیٹ میں داخل ہوجاتے ہیں۔

اگر یوں کہا جائے کہ جامع ترمذی کی اس روایت کا کیا جواب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے روز ایک مشکیزہ منگوایا اور میں نے اس کا منہ کھولا۔ پھر اس میں منہ لگا کر پانی نوش فرمایا۔ ہم کہیں گے ہم کو اس روایت کے متعلق امام ترمذیؒ کا قول ہی کافی ہے، یعنی اس حدیث کے اسناد صحیح نہیں۔

پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصّہ سے پانی پینے کی ممانعت

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصّہ سے پانی پینے اور مشروب کو پھونک کر پینے سے منع فرمایا ہے اور یہ پینے کے وہ آداب ہیں جن پر عمل پیرا ہوکر پینے والے کی اصلاح ہوجاتی ہے، کیونکہ پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصہ میں کئی قسم کے مفاسد ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اس حکم کے مصالح اور فوائد عامہ

ایک یہ کہ پانی کی سطح پر جو تنکا وغیرہ ہوگا وہ درست جانب کی بجائے ٹوٹی ہوئی جانب جمع ہو جائے گا

دوسرے اکثر اوقات یہ چیز پینے والے کے لیے باعثِ تشویش ہوتی ہے۔ اور ٹوٹی ہوئی جانب بہتر طریق سے پینا ناممکن ہو جاتا ہے۔

تیسرے ٹوٹی ہوئی جانب میں میل وغیرہ جمع ہو جاتا ہے، اور صحیح طرف کی اس حصّہ کو صاف نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

رہا پانی میں پھونک مارنا، تو پھونک مارنے سے منہ سے اکثر بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس میں کراہت سی آجاتی ہے۔ خصوصاً اس حالت میں کہ منہ میں کوئی بیماری ہو۔

---

besturdubooks.wordpress.com

مشروباتِ نبویؐ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی خالص صورت میں اور کبھی کبھی پانی ملا کر دودھ نوش فرماتے۔ حفظانِ صحت اور ترطیب بدن و سیرابیٔ جگر کے لیے گرم ممالک میں شریں دودھ کے استعمال میں بہت زیادہ فائدہ ہے۔

دودھ کے فوائد خصوصاً ان چوپاؤں کا دودھ جو شیخ۔ قیصوم اور خزامی یا ان جیسی بوٹیاں چرتی ہیں۔ چنانچہ ان کا دودھ غذاؤں کی طرح غذا اور پانی کی طرح مشروب اور ادویہ کی طرح دوائی حیثیت رکھتا ہے۔

جامع ترمذیؒ میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، کہ جب تم میں کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے۔

اللھم بارك لنا فیه و اطعمنا خیرا منه (یعنی: "اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت فرما۔ اور ہمیں اس سے بہتر کھلا"

جب دودھ پیئے۔ تو یہ دعا پڑھے۔ اللھم بارك لنا فیه و زدنا منه (اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت دے۔ اور ہمیں زیادہ عطا فرما۔)

بات یہ ہے کہ خورد و نوش دونوں کا قائم مقام صرف دودھ ہی ہو سکتا ہے۔ ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

آپ نبیذ بھی نوش فرماتے تھے صحیح مسلم سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ

besturdubooks.wordpress.com

علیہ وسلم کے لیے رات کو نبیذ تیار کیا جاتا۔ اور آپؐ اسے اس کی صبح کو اور آنے والی شب پھر کل اور دوسری شب اور پھر کل عصر تک نوش فرماتے، اس کے بعد بھی اگر کچھ بچ جاتا۔ تو آپؐ اسے خادم کو پلا دیتے یا پھینک دینے کا حکم فرماتے۔

نبیذ وہ آبِ شیریں ہوتا ہے، جس میں کھجوروں کو میٹھا کرنے کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ غذا اور مشروب دونوں میں داخل ہے۔ زیادتیِ قوت اور حفظانِ صحت میں یہ از حد نافع ہے۔ اور سکر کے خطرہ کے پیشِ نظر اسے تین روز کے بعد نہیں پیتے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

لباس کا استعمال اور انتخاب

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت اور طریقہ

لباس پہننے اور اتارنے میں آپؐ کی سنّت سب سے کامل زیادہ فائدہ بخش۔ ہلکی پھلکی اور سہل و آسان تھی۔

اکثر اوقات آپؐ چادر یا تہ بند استعمال فرماتے۔ یہ کپڑا بدن پر دوسرے کپڑے کی نسبت خفیف ہوتا ہے۔ نیز آپؐ قمیص بھی استعمال فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ آپؐ کے نزدیک یہ سب سے زیادہ محبوب لباس تھا۔

لباس بدن میں آپؐ کا طریقہ سب سے زیادہ نافع اور صحت کے مطابق (فائدہ بخش) ہوتا تھا۔ اگرچہ آپؐ آستینوں کو لمبا نہ کرتے۔ اور نہ انہیں زیادہ چوڑا کرتے وہ صرف پہونچوں تک لمبی ہوتیں، (لیکن) ہتھیلیوں سے آگے نہ بڑھتیں۔ ورنہ پہننے والے پر تنگی کا باعث ہو جاتی ہیں۔ اور حرکت سے یا کسی چیز کو پکڑنے میں رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ اور اس مقدار سے کم بھی نہیں ہوتی تھیں کہ حرارت و برودت سے تحفظ نہ ہو سکے۔

نیز آپؐ کی قمیص کی طوالت اور نہ بند کی لمبائی نصف پنڈلیوں تک ہوتی، ٹخنوں سے تجاوز نہ کرتی کہ چلنے والے کو تکلیف دے۔ اور ایک طرح کا قیدی بنا کر نہ رکھ دے۔

پنڈلی کے عضلات برہنہ نہ ہوتے تھے کہ برودت و حرارت سے تکلیف ہو۔

نیز آپؐ کا عمامہ مبارک اس قدر بڑا بھی نہ ہوتا جس سے سر کو اٹھانا مشکل ہو جائے

besturdubooks.wordpress.com

اور تکلیف میں مبتلا کر دے۔ انسان ضعف و ناتوانی محسوس کرے اور آفات و امراض میں گھر جائے۔ جیسا کہ بڑے پگڑ والوں کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ آپؐ کا عمامہ اس قدر چھوٹا ہوتا۔ کہ حرارت و برودت سے سر کا تحفظ نہ کر سکے، بلکہ متوسط ہی رہتا

آپؐ عمامہ کا ایک بل ٹھوڑی کے نیچے سے لے آتے۔ اس میں کئی فوائد پنہاں ہیں، کیونکہ اس طریقہ سے سردی و گرمی سے تحفظ ہو جاتا ہے۔ اور یہ زیادہ مفید ہوتا ہے خصوصًا گھوڑے یا اونٹ کی سواری یا بھاگ دوڑ کے موقع پر اس سے آرام ملتا ہے۔

کئی لوگوں نے اس طرح کے عمامہ کے بجائے کلاسیب (لوہے کی ٹوپیاں) بنا رکھی ہیں ان دونوں میں نفع اور زینت ہر لحاظ سے بہت ہی فرق ہے۔ اور جب تم اس لباس پر غور کرو گے تو اسے ازحد نافع صحت و قوتِ بدن کے دلیے ازحد فائدہ بخش محسوس کرو گے۔ نیز بدن پر مشقت اور تکلف سے بھی اسے خالی دیکھو گے۔

نیز سفر میں آپؐ ہمیشہ یا اکثر موزے پہنتے تاکہ پاؤں کو سردی گرمی سے بچا سکیں اور کبھی کبھی حضر میں بھی استعمال فرما لیتے۔

تمام کپڑوں میں سے آپؐ کو سفید اور حبرۃ (یمنی کپڑا) زیادہ پسند تھا۔ حبرۃ یمنی چادر کو کہتے ہیں۔

سرخ یا سیاہ یا زرد یا تیز چمکنے والا لباس استعمال کرنا آپؐ کی عادتِ طیبہ میں سے داخل نہ تھا اور سرخ جوڑا جو آپؐ نے زیب تن فرمایا۔ وہ دراصل یمنی چادریں تھیں۔ جن میں سیاہی سرخی اور سفیدی پائی جاتی تھی۔ جیسے سبز جوڑے کے متعلق مروی ہے۔ گویا آپؐ نے کبھی اسے اور کبھی اُسے زیب تن فرمایا۔

نیز جس نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ آپؐ نے گہرا سرخ کپڑا استعمال فرمایا۔ اس کی تغلیط کی تفصیلات گذر چکی ہیں۔

---

besturdubooks.wordpress.com

رہائش کے سلسلے میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز و اصول

جب نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا۔ کہ اب چل چلاؤ کا وقت آگیا ہے، یہ دنیا مسافر کی ایک منزل ہے، جس میں وہ عمر دنیا تک ٹھہرتا ہے۔ پھر آخرت کے سفر پر چل پڑتا ہے یہی وجہ ہے کہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کی سنت طیبہ یہ نہ تھی کہ اعلیٰ اور مضبوط مکانات ہوں کہ جن میں پردے لٹکائے جائیں اور پچی کاری کی جائے۔ فراخ فراخ حویلیاں تعمیر کی جائیں۔ بلکہ ایک مسافر کی سب سے بہتر منزل یہی ہو سکتی ہے کہ سردی سے گرمی سے تحفظ ہو جائے۔ نگاہوں سے اوجھل ہو جائے۔ اور چوپاؤں کے داخل ہونے میں رکاوٹ بن جائے، اور بوجھ کی زیادتی کے باعث گر جانے کا اندیشہ نہ ہو۔ اور نہ فراخی کے باعث کیڑے مکوڑے اس میں گھونسلے بنانا شروع کر دیں اور نہ بلندی کے باعث آندھیاں اور تکلیف دہ ہوائیں اس میں ہنگامہ برپا کر دیں۔ اور نہ زیر زمین ہو کہ رہنے والے کو تکلیف ہو اور نہ بہت زیادہ اونچا ہو۔ بلکہ متوسط ہو۔

رہائش کے معاملہ میں یہ طریقہ سب سے زیادہ معتدل نافع اور سردی و گرمی سے تحفظ کرنے والا ہے۔ اس طرح یہ مکان نہ رہنے والے کو تنگ کرتا ہے کہ وہ مقید ہو جائے اور نہ بدوں کسی فائدہ و منفعت کے وسیع ہوتا کہ خالی حصہ میں کیڑے مکوڑے بھاگتے پھریں اور نہ اس میں کوئی گودام ہوتا۔ کہ جس کی بدبو سے رہائش رکھنے والا تکلیف اٹھائے

besturdubooks.wordpress.com

بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوئیں تو خوب عمدہ اور فرحت بخش تھیں۔ کیونکہ آپؐ خوشبو کو پسند فرماتے تھے۔ اور ہمیشہ آپؐ کے پاس سے بہترین خوشبو آتی رہتی۔ اور آپ کا پسینہ بھی خوشبودار ہوتا۔ اور گھر میں کوئی ایسا ذخیرہ نہ ہوتا جو بدبودار ہو۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ رہائش کے لیے یہ طریقہ سب سے زیادہ معتدل اور نافع ہے اور بدان و حفظانِ صحت کے لیے انتہائی موافق اور موزوں ہے لہ

لہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفاست اور طہارت پسندی، ایک ایسی حقیقت ہے جو روزِ روشن کی طرح واضح اور نمایاں ہے، لیکن اس نفاستِ طبع کے ساتھ سادگی بھی آپؐ کی طبع مبارک کا ایک خاصہ تھا اور اس سادگی میں جلالِ شہر یاری نہ تھا جمالِ فقر تھا! اور یہی آپؐ کی سب سے بڑی اور یکتا خصوصیت تھی۔

حسنِ یوسف، دمِ عیسےٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری!

besturdubooks.wordpress.com

خواب اور بیداری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا طرز وطرق

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ بیداری ونوم، بدن، اعضاء اور قوائے جسم کے لیئے سب سے زیادہ معتدل اور نافع تھا۔ کیونکہ آپؐ ابتدائے شب میں سوتے۔ اور نصفِ شب کی ابتداء میں بیدار ہو جاتے۔ اُٹھ کر مسواک فرماتے اور وضو کر کے جس قدر اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھی ہوتی نماز پڑھتے۔ گویا بدن۔ اعضا۔ اور تمام قویٰ کو نیند اور استراحت سے حصّہ مل جاتا۔ اور وفورِ اجر کے باعث ریاضت حاصل کرتے۔ اور یہ معاملہ اصلاح قلب و بدن اور دنیا و آخرت کی (بھلائی) کے لیے سب سے بہتر ہے۔

آپؐ ضرورت سے زیادہ نہیں سوتے تھے۔ اور ضرورت سے زیادہ جاگتے بھی نہیں تھے، چنانچہ جب ضرورت لاحق ہوتی۔ تو آپؐ دائیں طرف اللہ کا ذکر کرتے ہوئے آرام فرماتے۔ حتیٰ کہ آپؐ کی آنکھوں پر نیند غالب آجاتی۔ اس وقت آپؐ شکم سیر نہ ہوتے۔ نہ آپؐ سطحِ زمین پر لیٹ جاتے۔ اور نہ زمین سے بچھونا اونچا ہوتا بلکہ آپؐ کا بستر چمڑہ ہوتا۔ جس کے اندر کھجور کی روئی بھری ہوتی۔ آپؐ تکیہ پر ٹیک لگاتے اور کبھی کبھی رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ لیتے۔ اور سب سے بہتر نیند دائیں جانب کی ہے تاکہ اس ہیئت میں کھانا معدہ میں بہتر انداز میں قرار پکڑلے۔ اور سب سے خراب صورت یہ ہے کہ چہرہ کے بل لیٹے۔

besturdubooks.wordpress.com

مسند اور سنن ابن ماجہؒ میں حضرت ابی امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو چہرہ کے بل سو رہا تھا۔ آپؐ نے اسے ٹھوکر لگائی اور فرمایا "اٹھ" یا فرمایا "بیٹھ جا" کیونکہ یہ دوزخیوں کی سی نیند ہے۔

بقراط نے بھی کتاب التقدمہ میں لکھا ہے۔ غیر معتاد طور پر انسان کا پیٹ کے بل سونا اس کے اختلاط عقل یا پیٹ میں کسی جگہ درد کا ہونا ظاہر کرتا ہے۔

دوپہر کے سوا دن کو سونے سے پرہیز کرنا چاہیے

دن کا سونا سخت خراب ہے جو کئی مرطوب امراض و آفات پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ رنگ خراب کر دیتا ہے۔ تلی کا مرض پیدا کرتا۔ اعصاب میں استرخاء اور کسل پیدا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں گرمیوں میں دوپہر کے وقت سونے کے علاوہ (دن میں سونا) قوت رجولیت کو ضعیف کرتا ہے۔

سب سے خراب نیند ابتدائے دن اور اس سے بھی خراب تر عصر کے بعد کی نیند ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے ایک بیٹے کو صبح کے وقت سوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ اٹھ جاؤ۔ کیا تم اس گھڑی سوتے ہو جبکہ رزق تقسیم ہو رہا ہے؟ کہتے ہیں۔ کہ دن کی نیند حمرق یا حمق (حماقت) ہوتی ہے۔ البتہ دوپہر کو سونا (یعنی قیلولہ کرنا) نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق ہے۔ اور چاشت کے وقت میں سونا دنیا و آخرت کے امور سے سو جانا (غافل ہو جانا) ہے۔ اور عصر کے وقت سونا حماقت (بے عقلی) پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ بعض سلفؒ سے مروی ہے۔ کہ جو عصر کے بعد سو جائے۔ اور اس کی عقل مختل ہو جائے۔ تو وہ اپنے آپؐ کے سوا کسی دوسرے کو ملامت نہ کرے۔ چنانچہ شاعر کہتا ہے۔

الا ان نومات الضحی تورث الفتی
خبالا و نومات العصیر جنون

یاد رکھو چاشت کے وقت سونا نوجوان کو غم و حزن کا وارث بناتا ہے۔
اور عصر کا سونا جنون (لاتا ہے)

besturdubooks.wordpress.com

صبح کے وقت سونا منحوس ہے

صبح کے وقت سونے سے رزق میں کمی آجاتی ہے۔ کیونکہ یہ وقت مخلوق کے لیے طلبِ رزق کا وقت ہوتا ہے۔ اور اس وقت رزق کی تقسیم عمل میں آتی ہے۔ پس ایسے وقت بلا کسی مرض یا ضرورت کے سو جانا محرومی کی علامت ہے اور بدن کے لیئے بھی مضر اور نقصان دہ ہے۔

دھوپ میں سو جانا پوشیدہ مرض کو اچھالنے کے برابر ہے۔

نیز کچھ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں سونا از حد خراب ہے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی دھوپ میں لیٹا ہو، اور چھاؤں بڑھ آئے اس طرح کہ وہ کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں میں ہو جائے تو اسے اُٹھ جانا چاہیئے۔

اور سنن ابن ماجہؒ وغیرہ میں حضرت بریدہؓ بن حصیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سایہ اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت فرمائی" یا ان دونوں کے درمیان بیٹھنے کی ممانعت کی تنبیہہ ہے۔

سوتے وقت پڑھنے کی دعا

نیز صحیحین میں حضرت براءؓ بن عازب سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب تو اپنے بستر پر جائے، تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے، پھر دائیں جانب لیٹ جا۔ پھر یہ دعا پڑھ۔

اللھم انی اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لاملجأ ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت۔

یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ تجھے ہی تفویض کیا۔ اور میں نے تیری ہی جانب پناہ لی۔ تیری

besturdubooks.wordpress.com

طرف ہی رغبت سے اور ڈرتے ہوئے۔ تیرے سوا تجھ سے کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ نجات ہے۔ میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے نبیؐ پر جو تو نے مبعوث فرمایا:

سونے سے پہلے بس یہی کلام ہو۔ پس اگر تو اسی رات کو مر گیا، تو فطرت پر مرا۔

فجر کی سنتوں کے بعد آپؐ ذرا کے ذرا لیٹ جاتے تھے

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں یعنی سنتیں پڑھتے (تو اس کے بعد) دائیں جانب لیٹ جاتے۔ کہا جاتا ہے کہ دائیں جانب سونے میں یہ حکمت ہے۔ کہ سونے والے کو نیند میں بالکل استغراق نہیں ہوتا۔ کیونکہ دل بائیں جانب ہوتا ہے۔ اور جب وہ دائیں جانب پر لیٹے گا۔ تو قلب اپنی بائیں جانب کی طلب میں ہو گا۔ اور اس طرح سونے والا نیند میں بالکل ڈوب کر نہ رہ جائے گا۔ بخلاف بائیں جانب سونے کے۔ کہ یہی جانب قلب کا مستقر ہے۔ اس صورت میں وہ عضو بالکل معطّل ہو کر رہ جائے گا، اور نیند میں بالکل ہی مستغرق ہو جائے گا۔ جس کی وجہ سے اس کے کئی دینی و دنیوی مصالح و فوائد دھرے رہ جائیں گے اور چونکہ سونے والا مردہ کا قائم مقام ہوتا ہے اور نیند موت کی بہن ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ذات جو زندہ ہے اور کبھی نہ مرے گی اس پر نیند کا آنا محال ہے۔ نیز اہلِ جنت بھی وہاں نہیں سوئیں گے، کیونکہ سونے والا اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ کوئی اس کی جان کی حفاظت کرے اور خطرات سے اس کا تحفظ کرے۔ اور چونکہ پروردگار کریم اس کا پیدا کرنے والا اور تنہا اس کا کارساز ہے۔ اس وجہ سے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات التجاو تفویض اور رغبت و رہبت کی دعا سکھادی۔ تاکہ اس کے ذریعہ وہ اپنی جان اور بدن کے لیے اللہ تعالیٰ کی حفاظت و حراست کی دعا کرے نیز اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد دلایا۔ کہ وہ تجدید ایمان کر کے سوئے، اور اپنا آخری کلام ان ہی الفاظ تک محفوظ رکھے۔ کیونکہ گاہے گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ

besturdubooks.wordpress.com

سونے والے کو نیند میں موت دیتا ہے۔ اور اگر اس کا آخری کلام یہ الفاظ ہوں گے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ نیند کے متعلق یہ آپ کی سنت طیبہ تھی۔

لولم یقل انی رسول لکا۔

ن شاھد فی ھدیہ ینطق

اگر آپ ﷺ خود نہ بھی فرمائیں کہ میں رسول ہوں۔

پھر بھی آپ ﷺ کی سنت میں شاہد مل جائے گا۔ جو پکار اُٹھے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

حرکت و سکون میں

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت طیّبہ

جب صارخ آواز دیتا تو آپؐ بیدار ہو جاتے۔ اور صارخ سے مراد مرغ ہے آپ اللہ تعالٰے کی حمد کہتے تکبیر کہتے۔ تہلیل پڑھتے اور دعا کرتے۔ پھر مسواک فرماتے۔ اس کے بعد وضو کرتے۔ پھر اپنے پروردگار کے سامنے نماز کے لیے کھڑے ہو کر مناجاتِ ثنا اور دعاؤں میں مشغول ہو جاتے۔ پس صحت قلب و بدن۔ روح اور قوٰی سب کے لیے اس سے زیادہ اور کس طریقہ سے حفاظت کی جا سکتی ہے؟ رہے دنیا و آخرت کے انعامات وہ اس سے زائد اور الگ ہیں۔!

ہم اس کے متعلق ایک فصل باقاعدہ طور پر لکھیں گے۔ تاکہ اس میں آپؐ سنّتِ طیبہ اکمل طریقہ سے سامنے آجائے۔ اور سب سے زیادہ صائب اور بہتر طریقہ نمایاں ہو جائے۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ بدن زندہ اور باقی رہنے میں خورد و نوش کا محتاج ہے اور غذا تمام کی تمام جزو بدن نہیں بنتی۔ بلکہ ہر ہضم کے بعد کچھ حصّہ ایسا ضرور باقی رہ جاتا ہے کہ جب کچھ مدّت تک وہ پڑا رہے اور اس کی مقدار میں بھی کثرت ہو جائے۔ تو وہ دیتا ہے۔ یعنی سدّہ پیدا کرتا اور بدن کو بوجھل کر دیتا ہے۔ اور سدّی قسم کی امراض پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اور اگر استفراغ کیا جائے۔ تو مسہل ادویہ کے ذریعہ بدن کو ضرر پہنچتا ہے۔ کیونکہ یہ اکثر سمّی ہوتی ہیں۔ اور فائدہ بخش خلط کو بھی ساتھ ہی

besturdubooks.wordpress.com

خارج کر دیتی ہیں۔ نیز کیفیت کے اعتبار ضرر رسانی کرتی ہیں۔ کیونکہ ذاتی طور پر یا تعفن کے ذریعہ تسخین کرتی ہیں یا ذاتی طور پر سرد کر دیتی ہیں۔ اور یا حرارت غریزہ کو نفج کرنے سے در ماندہ وضعیف کر دیتی ہیں۔

فضلات کے سدّے ہر حالت میں مضر ہوتے ہیں۔ چاہے انھیں اپنی حالت پر رہنے دیا جائے اور چاہے ان کا استفراغ کیا جائے اور حرکت سدّوں کے پیدا ہونے میں ایک قوی مانع کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ اعضائے بدن میں تسخین ہوتی ہے اور ان کے فضلات بہ نکلتے ہیں اس لیئے زیادہ مدّت تک جمع نہیں رہ سکتے اور بدن میں ہلکا پن اور فرحت آجاتی ہے اور اُسے مزید غذا کے قابل بنا دیتی ہے۔

نیز جوڑ مضبوط ہوتے ہیں اور اعصاب اور رباطات میں توانائی آجاتی ہے۔

ورزش کے فوائد اور مصالح

تمام مادّی امراض اور اکثر مزاجی امراض سے بھی انسان مامون ہو جاتا ہے۔ اگر ورزش اپنے وقت پر اور اعتدال کے ساتھ کرے اور ریاضت کا بہترین وقت غذاء کے ہضم ہو جانے اور معدہ سے نکل جانے کے بعد کا ہے۔ نیز معتدل قسم کی ریاضت سے چہرہ سرخ اور بشاش ہو جاتا ہے۔ اور بدن توانا ہوتا ہے۔ اور وہ ریاضت جس میں پسینہ تک بہنے لگے۔ یہ افراط کی حالت ہے۔ اور جس عضو کی بھی کثرت سے ریاضت کی جائے وہ عضو قوی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کثرتِ حفظ سے قوتِ حافظہ مضبوط ہو جاتی ہے اور کثرتِ فکر سے قوت مفکرہ توانا ہو جاتی ہے۔

ہر عضو کی جُدا جُدا ورزش

ہر عضو کی مخصوص ورزش ہوتی ہے چنانچہ سینہ کی ورزش پڑھنا ہے۔ آہستہ آہستہ سے ابتداء کر کے بتدریج جہر تک پہنچے۔ سماعت کی ورزش آواز اور کلام سننا ہے، اس میں بھی آہستہ آواز سے تیز تک پہنچے۔ اسی طرح زبان کی ورزش کلام ہے۔ اور یوں ہی بصارت اور چلنے کی ورزش تدریج سے کرنی چاہیے۔

سارے بدن کی ورزش

رہی گھوڑ سواری۔ تیر اندازی۔ کشتی۔ اور دوڑنے (دوڑ)

besturdubooks.wordpress.com

مقابلہ کرنا تو ان صورتوں میں تمام بدن کی ورزش پائی جاتی ہے۔ چنانچہ یہ ورزش۔ جذام استسقاء اور قولنج کا قلع قمع کرتی ہے۔ اور نفوس کی ورزش تعلم۔ تادب۔ فرحت و سرور۔ صبر و ثبات۔ اقدام و صرف نظر اور امور حسنہ میں ہے۔ جن سے طبیعت کو فرحت و انبساط حاصل ہو۔ اس کی سب سے بڑی اور عظیم ورزش صبر شجاعت اور احسان کرنا ہے۔ چنانچہ طبیعت آہستہ آہستہ ان سے مانوس اور راضی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ یہ صفات اس میں راسخ اور پکی ہو جاتی۔ اور اس سلسلہ میں جب آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ طیبہ کا مطالعہ کریں گے تو دیکھیں گے کہ آپؐ کی سنت طیبہ صحت و قوائے بدن کی بہترین محافظ اور دنیا و آخرت میں از حد نافع ہے۔

نماز کے جسمانی فوائد

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نماز صحتِ بدن اور اس کے اخلاط و فضلات کو دور کرنے میں دیگر ادویہ سے زیادہ فائدہ بخش ہے۔ نیز اس کے ساتھ ساتھ صحتِ ایمان اور دُنیا و آخرت کی سعادت کی ضمانت ہے

اسی طرح قیام اللیل (تہجد) بھی حفظ صحت کا نہایت ہی نفع بخش سبب ہے اور کئی مزمن امراض کو روکتا ہے۔ نیز بدن و روح اور دل کے لیے حد درجہ نشاط آور ہے جیسا کہ صحیحین میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا:

"شیطان تم میں سے ایک کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر کہتا ہے۔ "رات بہت لمبی ہے۔ اس لیے سوتے رہو" پس اگر وہ آدمی اٹھ گیا۔ اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل گئی۔ اور اگر اس نے وضو کیا تو دوسری گرہ بھی کھل گئی اور اگر اس نے نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل گئی۔ چنانچہ وہ فرحت و نشاط سے صبح کرے گا۔ ورنہ اس حالت میں صبح کو اُٹھے گا کہ اس کی طبیعت پر خبث اور سستی طاری ہو گی"

شرعی روزوں میں بھی بدن اور طبیعت کے لیے ورزش اسباب حفظ صحت میں سے ہے۔ اور جہاد کی ورزشیں اور حرکات و قوت، حفظِ صحت۔ قوت قلب و بدن

besturdubooks.wordpress.com

اور فضلات کے دفعیہ کے لئے زبردست اور قوی اسباب ہیں۔ نیز غم و حزن اور ملال (دُور کرنے میں مدد دیتی ہیں)، جو ان سعادتوں سے بہرہ ور ہوا ہے، وہ ان کا عارف ہے۔

حج اور تیر اندازی اور اس کے برکات

اسی طرح حج اور اس کے تمام مناسک نیز گھوڑ دوڑ، تیر اندازی کا مقابلہ اور اپنی اور اپنے بھائیوں کی ضروریات کے لیے اور قضائے حقوق۔ عیادتِ مرضا، اور جنازوں میں شرکت کے لیے بھاگ دوڑ نیز جمعہ اور دیگر اجتماعات کے لیے مساجد کی طرف جانا نیز وضو اور غسل وغیرہ کے لیے سعی و جہد، (یہ تمام امور یکساں نفع بخش اور مؤثر ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

مباشرت اور جماع

انواع و اقسام حلال و حرام، افراط و اعتدال کا بیان

جامعت اور مباشرت کے سلسلہ میں بھی آپؐ کا طریقہ حفظِ صحت اور اتمام لذت و سرورِ نفس کے لحاظ سے ہر طرح کامل اور مکمل تھا اور مقاصد کے حصول کا ذریعہ بھی جن کے لیے یہ کام (مجامعت و مباشرت) وضع کیا گیا ہے۔

اصل میں جماع تین امور کے لیے ہے اور یہی اس کے اصل مقاصد ہیں۔

۱۔ ایک حفظِ نسل و نوع اور اس بات کا اتمام کہ وہ تعداد پوری ہو جائے جو اللہ تعالیٰ عالم نمود میں لانا چاہتا ہے۔

۲۔ دوسرے وہ اخراجِ آب کہ جس کا احتباس (روکنا) بہت مضر ہوتا ہے اور بدن میں اس کا احتقان نقصان دہ ہوتا ہے۔

۳۔ تیسرے حصولِ لذت، نعمت سے تمتع اور تکمیلِ خواہش۔ جنت سے صرف یہ آخری فائدہ ہی ہوگا کیونکہ وہاں سلسلہ تناسل نہ ہوگا اور نہ ہی انزال کے ذریعہ استفراغ ہوگا

اسبابِ صحت میں سے ایک اہم سبب

بڑے بڑے اطباء کا کہنا ہے کہ جماع بھی اسبابِ صحت میں سے ایک اہم سبب ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ منی کے جوہر پسم آگ اور ہوا کا غلبہ ہے اور اس کا مزاج گرم تر ہے، کیونکہ یہ صاف خون سے بنتی ہے اور جب مادہ منویہ پیدا ہو جائے۔ تو سمجھ لو کہ اسے صرف طلب نسل یا استفراغ کے لئے خارج کیا جا سکتا ہے

besturdubooks.wordpress.com

کیونکہ اگر اسے زیادہ مدت تک روک دیا گیا تو طرح طرح کے امراض ردیئہ مثلاً وہمی ہو جانا، یا مرگی اور جنون وغیرہ پیدا ہو جائے گا۔

اس کے فوائد بے شمار ہیں، آدمی فعل حرام سے بچنے اور نظریں نیچی رکھنے کی قوت حاصل کر لیتا ہے، اسے عفت پر قدرت حاصل ہو جاتی ہے اور اس بات کا حصول مرد اور عورت دونوں کے لیئے دنیا و آخرت میں فائدہ رساں ہے۔

آپؐ نے اپنی امت کو نکاح کرنے کی ترغیب دی اور فرمایا:

نکاح کرو، کیونکہ میں تمہارے ذریعہ دوسری امتوں پر تمہاری کثرت دکھاؤں گا۔

اور ابن عباسؓ نے فرمایا، اس امت میں وہ شخص بہت اچھا ہے جو کثیر الاہل ہو۔

آپؐ نے فرمایا، میں نکاح کرتا ہوں، گوشت کھاتا ہوں، سوتا ہوں، اٹھتا ہوں۔ (بیدار ہوتا ہوں) روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں، پس جو میری سنّت پر عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں۔

اور فرمایا، اے نوجوانوں کے گروہ جو تم میں سے استطاعت رکھتا ہو، اسے چاہیئے کہ نکاح کرے۔ کیونکہ یہ غضِ بصر اور حفاظتِ کردار میں سب سے زیادہ معاون ہے۔ اور جو استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ روزے رکھے۔ اس طرح اس کی شہوت ٹوٹ جائے گی۔[1]

---

[1] اس سے ثابت ہوا کہ شادی اس شخص کو کرنی چاہیئے جو استطاعت رکھتا ہو، یعنی بیوی کا اور اولاد کا خرچ برداشت کر سکتا ہو، اپنے مرتبہ کے موافق انھیں رکھ سکتا ہو، ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر سکتا ہو، تاکہ وہ قوم کے لیئے بوجھ نہ بن جائیں یہ شرط ایک شادی کے لیئے ہے، تو تعدد ازدواج کے لیئے تو بدرجہ اولیٰ ہے، اور جو شخص استطاعت سے محروم ہے اس کے لیئے آپؐ نے علاج بھی تجویز فرما دیا۔ یعنی روزہ رکھنا کہ روزہ انسان کے قوائے شہوانی کو کمزور کر دیتا ہے ؎

چناں قحط سالی شد اندر دمشق — کہ یاراں فراموش کردند عشق

(رئیس احمد جعفری)

besturdubooks.wordpress.com

جب حضرت جابرؓ نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی، تو آپؐ نے ان سے فرمایا، تم نے کسی کنواری سے شادی کیوں نہ کی کہ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی؟[1]

سننِ ابنِ ماجہؒ میں حضرت انسؓ بن مالک سے مروی ہے، فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اللہ تعالیٰ کا طاہر و مطہر حالت میں دیدار کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔[2]

صالح عورت بہترین متاعِ دنیا ہے

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دنیا ایک متاع ہے، اور متاعِ دنیا میں سے سب سے بہتر زن صالحہ ہے۔

سنن میں ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ہم نے محبت کرنے والے میاں بیوی سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا۔

آپؐ اپنی امت کے افراد کو برابر نکاح کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔

سننِ نسائیؒ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کونسی عورت زیادہ بہتر ہے؟

آپؐ نے فرمایا، وہ عورت جسے (اس کا شوہر) دیکھے، تو اسے خوش کرے، جب وہ اسے حکم دے تو اس کی اطاعت کرے۔ اور شوہر کے مال اور اپنی ذات میں ایسا کام نہ کرے جسے (شوہر) ناپسند کرتا ہو۔

صحیحین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ نے فرمایا:

عورت سے اس کے مال، حسب۔ جمال، اور دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تیرے

---

[1] بیوہ سے شادی کی ممانعت نہیں ہے، بلکہ قرآن و حدیث میں اس کی تاکید ہے اور اجر کی بشارت ہے اس موقع پر برسبیل تفنن آپؐ نے یہ فرمایا تھا۔

[2] سوسائٹی میں آزاد عورت کا باندی کے مقابلہ میں مرتبہ زیادہ ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ہاتھ گرد آلود ہوں، دیندار عورت سے (نکاح) کر"!

نیز آپؐ زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دیتے اور ایسی عورت کو ناپسند فرماتے جو بچے نہ جنتی ہو،[1] جیسا سنن ابی داؤد میں حضرت معقلؓ بن یسار سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا:

مجھے ایک بڑے خاندان والی اور خوبصورت عورت ملتی ہے لیکن وہ بچے نہیں جنتی، کیا میں اُس سے نکاح کر لوں؟

آپؐ نے فرمایا، نہیں۔

پھر وہ شخص دوسری بار حاضر ہوا، آپؐ نے پھر منع فرما دیا، پھر تیسری بار حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو، کیونکہ میں تمہارے ذریعہ کثرتِ امت چاہتا ہوں۔

اور ترمذیؒ میں آپؐ سے مرفوعاً مروی ہے کہ چار کام انبیاء علیہم السلام کی سنت میں داخل ہیں:

۱۔ نکاح کرنا۔[2]

---

[1] یہ ابتدائے اسلام کا زمانہ تھا، اور مسلمانوں کی کثرت تعداد کی ضرورت تھی۔

اس سے ثابت ہوا کہ اگر کثرت تعداد کی ضرورت نہ ہو تو اسے عزل سے یا کسی اور ایسے طریقہ سے جو شرع کی نظر میں موردِ اعتراض نہ ہو۔ روکا جا سکتا ہے۔ عہدِ رسالتؐ میں اس کی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں کہ لوگوں نے عزل کیا، اور اولاد نہ پیدا ہونے دی۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عزل یعنی اولاد کا نہ پیدا کرنا، ایک ذاتی اور نجی معاملہ ہے، اگر کوئی شخص اپنے حالات مصالح کے اعتبار سے اسے ضروری سمجھتا ہے تو ایسا کر سکتا ہے اور حکومت اس میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ اور کثرت اولاد کی ضرورت ذاتی کے بجائے قومی مسئلہ ہے اس سلسلہ میں امام، یا حکومت کی طرف سے ہدایات جاری کیے جا سکتے ہیں۔

[2] تاکہ ثابت ہو کہ وہ بھی بشر ہیں، اور انسانوں کی طرح جذبات بھی رکھتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

۲۔ مسواک کرنا[1]۔

۳۔ عطر لگانا[2]

۴۔ اور مہندی کا استعمال کرنا[3]۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جماع متعددہ سے ایک غسل بھی کافی ہے اور ہر جماع کے لئے جدا غسل بھی۔

پہلی صورت صحیح مسلم کی ایک روایت سے ثابت ہے۔ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور دوسری صورت سنن ابی داؤد کی ایک روایت سے ثابت ہے، جو آں حضرت صلعم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع سے منقول ہے کہ ایک ایسے موقع پر انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جماع متعددہ کے لیے الگ الگ غسل کے بجائے ایک ہی غسل کے بارے میں عرض کیا، تو آپؐ نے فرمایا۔

رموزِ طہارت اور پاکیزگی اس میں ہے۔

مشروع صورت یہ ہے کہ اگر غسل سے قبل دوبارہ جماع کا ارادہ ہو تو درمیان میں وضو کر لے جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہیے تو اُسے وضو کر لینا چاہیے۔

جماع کے بعد غسل اور وضو سے دوبارہ نشاط اور طبعی فرحت و قوت عود کر آتی ہے اور جماع کا بدل ما یتحلل مل جاتا ہے۔ نیز کمالِ طہارت و نظافت بھی ہو جاتی ہے اور جماع کے ذریعہ، جو حرارت غریزی منتشر ہو گئی تھی وہ دوبارہ بدن میں مجتمع ہو جاتی ہے۔

---

[1] یہ طہارت اور پاکیزگی کے لیے ضروری اور لازمی ہے۔

[2] اس سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ انبیا کا مزاج کس درجہ نفاست پسند ہوتا ہے اور وہ گندگی وغیرہ سے کتنے دور ہوتے ہیں۔

[3] مہندی سے مراد حسبِ ضرورت مہندی کا خضاب بھی ہو سکتا ہے۔ اور ویسے عام استعمال بھی۔

besturdubooks.wordpress.com

مباشرت کے آداب اور اصول

اور سب سے زیادہ نفع بخش طریق جماع غذا کے ہضم ہونے کے بعد اور سردی و گرمی میں بدن کی حالتِ اعتدال میں ہوتا ہے، جب خشکی تری، خلوئے معدہ اور امتلاء معدہ میں بھی اعتدال ہو۔ امتلاء معدہ کے وقت جماع سے جو نقصان ہوتا ہے وہ خلوئے معدہ کے وقت کے جماع سے کم ہوتا ہے۔ اس طرح یبوست کے مقابلہ میں، بحالت رطوبت نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے نیز حرارت کے موقع پر برودت سے کم خطرہ ہوتا ہے۔

مناسب یہ ہے کہ جب خواہشِ جماع خوب تیز ہو جائے اور انتشار کامل ہو، جو ازراہِ تکلف، یا خیالی صورت اور مسلسل نظر سے قصداً برپا نہ کیا جائے، بلکہ از خود ہو۔ اس وقت جماع کیا جائے اور یہ مناسب نہیں کہ خواہشِ جماع تکلف کے ساتھ پیدا کی جائے اور خواہ مخواہ طبیعت کو اس طرف راغب کیا جائے۔ بلکہ جب منی بکثرت ہو جائے اور خواہش از خود شدت اختیار کر لے اُس وقت یہ فعل کیا جائے۔

بڑھیا عورت، نیز بہت کم عمر کی بچیوں سے احتراز کرنا چاہیے جو ابھی بلوغ کو نہیں پہنچیں، اور جن میں ایسے جذبات نہیں پیدا ہوئے۔ نیز مریضہ، بدشکل اور مکروہ عورتوں سے بھی گریز کرنا چاہیے، کیونکہ ایسی عورتوں سے مجامعت کرنا قویٰ کو کمزور اور قوتِ باہ کو ضعیف کر دیتا ہے۔

"حورعین" کا ذکر، اور بیان

اللہ تعالیٰ نے جنت کی عورتوں کا کمال یہ ظاہر فرمایا ہے، کہ وہ "حورعین" ہوں گی، یعنی اس سے قبل کسی نے انھیں (ہاتھ تک) نہ لگایا ہوگا، وہ ان کے لیے جنت میں (بیویاں) ہوں گی

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، اگر آپؐ کسی درخت کے پاس سے گزریں جس سے (اونٹوں کو) چرایا گیا ہو، پھر کسی ایسے درخت کے پاس سے گذریں جس سے نہ چرایا گیا ہو تو آپؐ اپنا اونٹ کہاں چرائیں گے؟

آپؐ نے فرمایا جس میں نہ چرایا گیا ہو۔

نیز ایسی عورت سے جو محبوب ہو، جماع کرنا باوجود کثرتِ استفراغ کے بہت

besturdubooks.wordpress.com

کم ضعف پیدا کرتا ہے، اور مکروہ عورت سے جماع کرنا بدن کو تحلیل کرتا اور زلت کا استفراغ (کبھی کبھی جماع) کے باوجود قوٰی بس ضعف پیدا کرتا ہے۔

نیز حائضہ عورت سے جماع کرنا طب اور شرع ۔ ہر اعتبار سے حرام ہے، کیونکہ یہ بیحد مضر ہے۔ تمام اطباء اس کی ممانعت کرتے ہیں۔

صحیحین میں حضرت جابرؓ سے منقول ہے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جب انسان عورت سے بجانب عقب اندام نہانی میں جماع کرے تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔

نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم (تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں جاؤ جہاں سے چاہو) اور مسلمؒ کے الفاظ یہ ہیں کہ اگر چاہے چہرہ کے سامنے سے آئے اور اگر چاہے تو دوسری طرف سے آئے، لیکن یہ ضروری ہے کہ غیر فطری اور طبعی طریقے سے قطعاً احتراز کیا جائے، کیونکہ پھر کھیتی کی مثال صادق نہیں آئے گی[1]

رہی دبر، تو یہ کسی نبی کی زبان سے مباح نہیں اور جس نے بعض سلف کا نام لے

---

[1] جماع کا مقصد صرف حظِ نفسی، اور لذتِ شہوانی نہیں ہے، توالد و تناسل ہے اور جماع غیر فطری سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوتا، اس لیے کہ اس طرح اولاد نہیں پیدا ہو سکتی، توالد و تناسل میں مدد نہیں مل سکتی کھیتی کی اصطلاح بڑی بلیغ ہے۔ آدمی زمین کو جب جوتتا اور بوتا ہے، تو اس میں روئیدگی پیدا ہوتی ہے اور اناج، پھل، میوہ، جو کچھ بھی بویا جائے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اگر کھیتی کے بجائے زمین شور کو جوتا اور بویا جائے، تو ظاہر ہے یہ لاحاصل ہے۔ نہ روئیدگی پیدا ہوگی نہ پھل پھول اناج اگایا جا سکے گا۔ پس عورت مرد کی کھیتی ہے، اس سے جماع کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ کھیتی اُگے، یعنی اولاد پیدا ہو، نہ یہ کہ محض وقتی طور پر جنسی جذبات کی تسکین حاصل کر لی جائے یہ اللہ کی دی ہوئی قوت اور اہلیت وصلاحیت کا نہایت غلط استعمال ہے، اسی لیے عتاب و عقاب کا اسے سزاوار قرار دیا گیا ہے۔ لعنت اس سے بڑھ کر عتاب و عقاب کی انتہا ہے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

کر اس کی اباحت کا پہلو پیدا کیا ہے کہ "عورت کی دبر میں وطی کرنا جائز ہے" اس نے غلط کہا ہے۔ سنن ابی داؤدؒ میں حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جو اپنی بیوی کی دبر کو استعمال کرے وہ ملعون ہے۔

احمدؒ اور ابن ماجہؒ کے الفاظ یہ ہیں، اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں کرتا جس نے کہ اپنی بیوی کی دبر میں جماع کیا۔

ترمذی اور مسند احمد میں ہے کہ جو حائضہ کے پاس آیا، یا عورت سے دبر میں سے جماع کیا یا کاہن کے پاس آیا اور اس کی تصدیق کی۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کا کفر کیا۔

امام بیہقیؒ کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے عورتوں کی دبر میں (جماع) کیا اس نے کفر کیا۔[1]

اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا

مصنف وکیعؒ میں ہے، مجھے زمعہ بن صالح نے بتایا انھیں ابن طاؤسؒ سے انھیں اپنے والد سے انہیں عمرو بن دینار سے انھیں عبداللہ بن یزید سے روایت پہنچی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ حق کہنے سے نہیں شرماتا۔ عورتوں کے پاس ان کے عقب سے نہ جایا کرو۔

امام بغویؒ فرماتے ہیں۔ ہمیں ھدبہ نے انھیں ھمام نے بتایا کہ حضرت قتادہؓ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا، جو اپنی بیوی کی دبر میں جماع کرتا ہے، تو انھوں نے فرمایا مجھے عمرو بن شعیب سے، انھیں اپنے والد سے انھیں دادا سے روایت پہنچی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ چھوٹی لواطت[2] ہے۔

(بقیہ حاشیہ) شدت کا اظہار اور کس لفظ سے کیا جا سکتا تھا۔

[1] اس سے ثابت ہوا کہ اغلام بھی اس فہرست میں آتا ہے، یعنی اغلام کرنے والا بھی درحقیقت ایک طرح کے کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ [2] لواطت، یعنی اغلام بازی۔

besturdubooks.wordpress.com

مسند احمدؒ میں مروی ہے ہمیں عبدالرحمٰنؒ نے بتایا انھیں ھمامؒ سے انھیں قتادہؒ سے انھیں عمرو بن شعیب سے انھیں اپنے والد بزرگوار سے انھیں دادا سے روایت ملی اور پھر اس کا ذکر فرمایا۔

ترمذیؒ میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کی طرف نظر بھی نہیں کرتا۔ جو مرد یا عورت کے ساتھ اس کی دبر میں جماع کرتا ہے۔

ہمیں حضرت ابوعلی حسن بن حسین بن دوما سے روایت ملی، انھیں حضرت براءؓ بن عازب سے مرفوع روایت ملی، کہ اس اُمّت کے دس آدمیوں نے اللہ عظیم کے ساتھ کفر کیا

۱۔ قاتل[۱] ہو کہ جس نے کسی کو قتل کر ڈالا ہو۔

۲۔ جادوگر[۲]، سحر و شعبدہ کا مظاہرہ کرنے والا۔

۳۔ دیوث[۳]

۴۔ عورت کی دبر[۴] میں جماع کرنے والا

۵۔ زکوٰۃ نہ دینے والا[۵]۔

۱؎ جس نے بغیر کسی جائز اور شرعی عذر کے کسی کو قتل کر دیا ہو۔

۲؎ ساحر اور جادوگر اپنے شعبدوں سے غیر اللہ کی عظمت ناسمجھ لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے جو شرک پر ختم ہوتی ہے۔

۳؎ بے حیا قسم کا باپ یا شوہر، یا بھائی، جو لڑکی، یا بہن، یا بیوی سے پیشہ کرائے، یا انھیں فواحش میں مبتلا کر دینے میں ساعی ہو۔ ۴؎ یہ اغلام ہی کی ایک صورت ہے۔

۵۔ زکوٰۃ خدا کا عائد کیا ہوا ٹیکس ہے۔ جو قومی اور مصالح پر صرف ہوتا ہے، اسی لیے زکوٰۃ کو انفرادی طور پر صرف کرنے کی اجازت نہیں، وہ بیت المال کا حق ہے، وہیں سے مقررہ اور معیّنہ مصارف میں اسے صرف کیا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسالت مآبؐ کے انتقال کے بعد جب قبائلی عرب میں ارتداد پھیلا، تو ایک جماعت نے اسلام پر قائم رہنے کی شرط یہ پیش کی کہ اس سے زکوٰۃ نہ لی جائے، حالات اتنے نازک تھے کہ حضرت عمرؓ جیسا شخص بھی اس

besturdubooks.wordpress.com

۶ - جسے وسعت[1] ملی اور مر گیا لیکن حج نہ کیا۔

۷ - شراب پینے والا[2]۔

۸ - فتنہ برپا کرنے میں سعی کرنے والا۔

۹ - اہلِ حرب سے ہتھیاروں کی بیع کرنے والا[3]۔

۱۰ - جس نے کسی محرم[4] سے نکاح کیا۔

حضرت عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن لہیعہ سے انھیں مشرح بن ہاعان سے انھیں عقبہؓ بن عامر سے روایت پہنچی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورتوں کی محاش یعنی دبر میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔

مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ

مسند حرث بن ابی اسامہ میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث مروی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا، وفات سے قبل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا، اور مدینہ میں یہ آپؐ کا آخری خطبہ تھا۔ پھر آپؐ اللہ عزوجل

(بقیہ حاشیہ) موقع پر بے رعایت دینے کو تیار ہو گیا مگر حضرت ابوبکرؓ نے نگاہِ عتاب سے حضرت عمرؓ کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔ انت جبار فی الجاھلیہ وجبان فی الاسلام یعنی تم حالت کفر میں تو بڑے طرم خاں بنتے تھے، اور اسلام قبول کر کے بزدل بن گئے، پھر فرمایا "خدا کی قسم رسول اللہؐ کی زندگی میں جو شخص رسّی کا ایک تسمہ بھی زکوٰۃ میں دیتا تھا اور اب اس کے دینے سے انکار کرتا ہے تو میں تنہا اس سے جہاد کروں گا حضرت ابوبکرؓ نے جہاد کیا اور انتہائی ناموافق اور نامساعد حالات میں کیا اور نصرت الٰہی سے کامیاب رہے شاہ ولی اللہؒ نے اسے کارِ پیمبری قرار دیا ہے۔

[1] اس نے امکان و استطاعت کے باوجود ایک فرض ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لیا۔

[2] اس لیے کہ شراب کو خدا نے حرام کر دیا ہے۔

[3] گویا وہ مسلمان ہو کر، مسلمانوں کے دشمنوں کو مدد پہنچاتا اور انھیں سروسامان جنگ مہیا کرتا ہے۔

[4] جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے، ان سے نکاح کر لیا۔ مثلاً بیوی کی زندگی اور موجودگی میں سالی سے شادی کر لی۔

besturdubooks.wordpress.com

سے جا ملے۔ آپؐ نے اس میں ہمیں نصیحت فرمائی ، اور فرمایا۔

" جو عورت کے ساتھ اس کی دبر میں جماع کرے یا مرد یا بچے کے ساتھ یہ حرکت کرے قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گا کہ اس کی بدبو مردار سے زیادہ سخت تر ہو گی جس سے لوگوں کو ازحد تکلیف پہنچتی ہے۔ آخر وہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا ، اور اللہ تعالیٰ اس کا اجر ضائع کر دے گا ، اور اس سے کوئی صرف و عدل قبول نہ کیا جائے گا۔ اور اسے آگ کے تابوت میں داخل کیا جائے گا اور اس پر آگ کی میخ ٹھونک دی جائے گی۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا ، یہ سزا اس کے لیے ہو گی ، جو توبہ کرے۔ (یعنی اس فعل سے باز نہ آئے)۔

نیز یہ فعلِ بد چہرے کو سیاہ کرتا ، سینے کو تاریک بناتا اور نورِ قلب کو ختم کر دیتا ہے اور چہرے پر ایسی وحشت برساتا ہے کہ جو معمولی سی بھی سمجھ بوجھ رکھتا ہو وہ اس نشان کو پہچان لیتا ہے۔

نیز یہ فعل شدید قسم کی نفرت اور بغض اور فاعل و مفعول میں تلخی پیدا کر دیتا ہے۔

اغلام کے بداثرات و نتائج

مزید برآں یہ فعلِ شنیع فاعل اور مفعول کی حالت اس درجہ خراب کر دیتا ہے کہ ان کی اصلاح کی امید ہی نہیں رہتی ہاں اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو توبۃ النصوح (کی توفیق بخش دے)۔

نیز یہ زوالِ نعمت اور اتیانِ ذلت کا سب سے بڑا سبب ہے۔ کیونکہ یہ اللہ کے غضب اور اس کی لعنت کا موجب ہے۔ پس سوچنا چاہیے۔ اس کے بعد کسی خیر کی اُمید ہو سکتی ہے ؟ اور کسی شر سے پناہ مل سکتی ہے ؟ اور اس بندے کی بھی کیا زندگی ہے۔ جو اللہ کے غضب اور لعنت کا سزاوار ٹھہرے یا جس سے اللہ تبارک و تعالےٰ اعراض کر لیا ہو ، اور اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے ؟

نیز یہ فعل حیاء کو جڑ سے کاٹ دیتا ہے اور حیاء ہی دلوں کی زندگی کا نام ہے۔ اب جب دل سے یہ چیز مفقود ہو جائے ، تو وہ برائی کو اچھائی اور اچھائی کو برائی سمجھنے لگے گا اور اس حالت میں اس کی خرابی اور زیادہ مستحکم ہو جائے گی۔

besturdubooks.wordpress.com

نیز یہ فعل اس قدر حقارت و ذلت اور کمینگی لاتا ہے جو دوسرے گناہوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ہے، اور بندے پر لوگوں کی جانب سے حقارت نفرت، غیض و غضب اور پستی و زبونی آجاتی ہے، جس کا واقعاتی طور پر مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ پس اللہ کا صلوٰۃ و سلام اس ذات پر ہو کہ جس کی سنتِ طیبہ اور اس کے اتباع میں دنیا و آخرت کی سعادت ہے اور اس کی مخالفت میں دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔

ضرر رساں جماع کی دو قسمیں

ایک شرعی طور پر ضرر رساں اور ایک طبعی طور پر ضرر رساں جو شرعی طور پر ضرر رساں ہے، وہ قطعاً حرام ہے۔

مراتب تحریم بھی کم و بیش ہیں۔ بعض کی حرمت عوارض کے سبب دوسرے سے اخف ہے۔ جیسے کہ احرام و صیام اور اعتکاف کی تحریم، اور تکفیر سے پہلے ظاہر کی تحریم، اور حائضہ سے وطی کرنے کی تحریم وغیر ذالک اس نوع میں کوئی حد نہیں۔

دوسری قسم لازم ہے، تو اس کی دو نوع ہیں:

قسم لازم کے دو انواع

ایک نوع وہ ہے کہ اس کی حلت کی کوئی سبیل نہیں[1]۔ جیسے ذواتِ محارم (محرم رشتے) یہ سب سے زیادہ ضرر رساں جماع ہے۔ چنانچہ علمائے کرام کے ایک گروہ کے نزدیک اس کا مرتکب قتل کا مستحق ہے، جیسا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا قول ہے، نیز ایک مرفوع حدیث بھی ثابت ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو کسی صورت میں حلال ہو سکے، جیسے اجنبی عورتیں۔ اب اگر یہ عورت شوہر والی ہے تو اس کے ساتھ کرنے سے دو حق (پامال ہوئے) ایک اللہ کا حق اور دوسرے شوہر کا حق۔ اور اگر مجبور کر کے یہ فعل کیا، تو تین حقوق ہو گئے۔ اور

---

[1] یعنی اسے کبھی بھی حلال نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً بہن یا بیٹی سے کبھی اور کسی حالت میں بھی جماع جائز نہیں ہے۔ حرام مطلق ہے ان کی حرمت دائمی ہے اور غیر دائمی وہ حرمت ہے جو کسی عارض کے سبب ہو۔ مثلاً بیوی کی موجودگی میں سالی سے شادی نہیں ہو سکتی، لیکن اس کے انتقال کے بعد

besturdubooks.wordpress.com

اگر اس عورت کے خویش واقارب بھی ہیں جنھیں اس کے فعل سے ننگ عار لاحق ہوا تو اب چار حقوق ہو گئے۔ اور اگر یہ محرم عورت تھی۔ تو پھر پانچ حقوق ہو لیے۔ پس اب اس نوع کی حرمت درجاتِ حرم کے لحاظ سے شدید تر ہوتی جائے گی۔

طبعی طور پر ضرر رساں طریقہ رہا طبعی طور پر ضرر رساں طریقہ، اس کی دو قسمیں ہیں: ایک کیفیت کے اعتبار سے مضر ہے۔ اس کی بحث گزر چکی ہے وہ ایک کمیّت کے لحاظ سے نقصان دہ طریقہ ہے، جیسے اس کی کثرت میں مبتلا ہو جانا، کیونکہ اس صورت میں قوت گر جاتی ہے اور اعصاب کو نقصان پہنچتا ہے نیز رعشہ، فالج اور تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔ بینائی اور تمام قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں۔ حرارتِ غریزی بجھ جاتی ہے۔ مجاری کھل جاتے ہیں، اور فضلاتِ فاسدہ کو قبول کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

بہتر اور موزوں وقت جماع کے لیے سب سے زیادہ مفید اور بہتر وقت معدہ میں غذاء ہضم ہو جانے کے بعد کا ہے، جب بھوک بھی نہ ہو اور معدہ بالکل خالی بھی نہ ہو۔ بلکہ اعتدال کی حالت ہو۔ کیونکہ بھوک کی حالت میں حرارت غریزی بجھ جاتی ہے اور سیری کی حالت میں کئی شدید امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

نیز تھکاوٹ کی حالت میں، اور کام کرنے کے بعد یا استفراغ کے فوراً بعد جماع نہ کرنا چاہیے۔

علاوہ ازیں غم و حزن یا فرحت شدید کی حالت میں بھی اس سے بچنا چاہیے۔

سب سے بہتر وقت رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد کا ہے۔ جب کھانا ہضم ہو چکا ہو۔ پھر غسل کرے یا وضو کر کے سو جائے، تاکہ اس کی قوت عود کر آئے۔ اور حرکتِ شدید اور ورزش سے احتراز کرے۔ کیونکہ اس حالت میں یہ حد درجہ ضرر رساں ہے۔

(بقیہ حاشیہ) یا اسے طلاق دینے کے بعد ہو سکتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

عشق کا روگ اور اس کا علاج

عشق کی قسمیں، کیفیتیں اور ان کا تفصیلی بیان

یہ مرض بھی امراض قلب سے تعلق رکھتا ہے اور ذات و اسباب اور علاج میں تمام دیگر امراض سے علیحدہ ہے۔ جب یہ مرض مستحکم ہو کر جڑ پکڑ لے، تو اطباء کے لیے اس کا علاج دشوار ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو بھی عاجز کر دیتا ہے۔

قرآن میں دو گروہوں کا ذکر

اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھی دو گروہوں کا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ ایک عورتوں کے عاشق کا، اور ایک لڑکوں کے عاشق کا چنانچہ عزیز مصر کی بیوی کا واقعہ یوسف علیہ السلام کے متعلق، اور قوم لوط کا واقعہ۔

اللہ تعالیٰ نے خبر دیتے ہوئے بتایا۔ کہ جب ملائکہ حضرت لوط علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ تو اہل شہر بھی خوشی خوشی آئے۔ (حضرت لوط علیہ السلام) نے فرمایا!

ان ھؤلاء ضیفی فلا تفضحون ٥ واتقوا اللہ ولا تخزون ٥ اولم ننھک عن العالمین۔۔۔۔ یعنی لوط نے کہا یہ لوگ میرے مہمان ہیں سو مجھ کو رسوا مت کرو۔ اور ڈرو اللہ سے اور میری آبرو مت کھوؤ، بولے کیا ہم نے تجھ کو منع نہیں کیا دنیا

besturdubooks.wordpress.com

جہاں کی حمایت سے، لوطؑ نے کہا۔

قال ھؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین ٥ لعمرك انھم لفی سكرتھم یعمھون۔

یعنی! یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں، جو تمہارا جی چاہے کرو خدا کی قسم وہ اپنی مستی میں مدہوش ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عشق کی غلط نسبت

اور جس نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا۔ کہ آپؐ بھی زینب بنت جحش کے متعلق (عشق) میں مبتلا ہو گئے اور یہ کہ آپؐ نے جب انہیں دیکھا، تو پڑھا!

سبحان مقلب القلوب،

اور آپؐ کے دل پر جا لگی، اور آپؐ نے حضرت زیدؓ بن حارث سے فرمایا! اسے روکے رکھو!

حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔

واذ تقول الذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسك علیك زوجك واتق اللہ وتخفی فی نفسك ما اللہ مبدیہ وتخشی الناس ج واللہ احق ان تخشاہ ط

یعنی! اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جس کو اللہ کھولنا چاہتا ہے۔ اور ڈرتا تھا۔ لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تم کو،، پس اس گمانِ فاسد کرنے والے نے سمجھا۔ کہ یہ عشق کے متعلق حکم ہے، بعض نے تو عشق کے متعلق کتاب بھی لکھی ہے، جس میں انبیاء علیہم السلام کے عشق کا ذکر کیا ہے۔ اور اس واقعہ کو بھی (اس میں) ہی شمار کیا ہے۔ حالانکہ ایسا کہنا قرآن اور رسالت سے بکسر اور سراسر جہالت کا ثبوت ہے۔ اور کلام اللہ کو ایسی بات پر محمول کرنا ہے جس کا وہ محتمل نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس بات سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی براءت ظاہر فرمائی اسی کی طرف آپؐ

besturdubooks.wordpress.com

کی نسبت کرنا ہے۔

بات یہ تھی کہ حضرت زینبؓ بنتِ جحش حضرت زید بن حارثؓ کی زوجیت میں تھیں[۱] اور نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے (حضرت زیدؓ) کو متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) بنا لیا تھا۔ اور وہ (زید) بن محمدؐ کے نام سے مشہور تھے۔ اور حضرت زینبؓ زید کو اپنا ہمپایہ نہیں سمجھتی تھیں۔ چنانچہ زید نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے انہیں طلاق دینے کے ارادہ کا اظہار کیا۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا!

اپنی بیوی کو پاس رکھو۔ اور اللہ سے ڈرو[۲] اور دل میں سوچا کہ اگر زید نے اسے طلاق دے دی تو آپؐ خود اس سے نکاح کریں گے۔[۳] لیکن یہ

---

[۲]: اگر آپؐ کو حضرت زینب سے عشق ہوتا، یا آپؐ ہر حالت میں ان سے نکاح کرنا چاہتے تو اس سے اچھا موقعہ اور کون تھا؟ آپؐ حضرت زید کو طلاق کی اجازت دے دیتے، اور نکاح کر لیتے، لیکن آپؐ نے ایسا نہیں کیا بلکہ انہیں طلاق دینے سے روکا اور منع کیا، خدا سے ڈرایا اور زینبؓ کو پاس ٹھہرائے رکھنے کا حکم دیا۔

[۳]: جب حضرت زید سے حضرت زینبؓ کی، مصالحت اور بناہ کی کوئی صورت باقی نہیں رہ گئی، تو آپؐ کے دل میں ان سے نکاح کا خیال آیا۔ اور اس لیے آیا کہ اسلامی مساوات کو برقرار رکھنے کے لیے آپؐ ہی نے حضرت زینب کو جو آپؐ کی بہن ہوتی تھیں، ایک غلام (حضرت زید) سے شادی کرنے پر راضی کیا۔ مگر دونوں میں نبھ نہ سکی، حضرت زینب کو (باقی صفحہ اگلے پر دیکھئے)

[۱]: اور حضرت زینب کا یہ نکاح خود آپؐ نے کیا تھا۔ اگر آپؐ چاہتے تو زید سے نکاح نہ کرتے بلکہ خود ہی کر لیتے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپؐ کے دل میں حضرت زینب سے نہ نکاح کرنے کا خیال تھا، نہ آپؐ کو ان سے عشق تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

لوگوں کے اعتراضات کا خطرہ تھا۔ کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا کیونکہ حضرت زیدؓ آپؐ کے بیٹے ہی مشہور تھے۔

اصل معاملہ اور اس کی نوعیت و کیفیت

یہ معاملہ تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دل میں چھپا رکھا تھا، اور یہی خطرہ تھا جو لوگوں سے متوقع تھا، اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت میں آپؐ پر اپنے انعامات کا ذکر فرمایا۔ اور عتاب نہیں کیا اور فرمایا! آپؐ کے لیے مناسب نہیں، کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لیے حلال کی ہے۔ آپؐ اس کے متعلق لوگوں سے ڈریں۔ بلکہ اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ اس لیے لوگوں کے اعتراض کی وجہ سے حلال کام میں کچھ حرج نہ سمجھتے۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتایا۔ کہ (اللہ تعالیٰ) نے ہی حضرت زیدؓ کے بعد (زینبؓ) کا نکاح آپؐ سے کر دیا۔ تاکہ اس معاملہ میں آپؐ کی امت آپؐ کا اقتداء کرے اور آدمی اپنے متبنّیٰ کی بیوی سے طلاق یا مرنے کے بعد اگر چاہے نکاح کر لے۔ بشرطیکہ صلبی لڑکے کی بیوی نہ ہو۔ اسی وجہ سے صلبی لڑکے کی بیوی کو آیت تحریم میں بیان فرمایا!

وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم

اور صورت زیر بحث میں فرمایا!

ما کان محمد ابا احد من رجالکم۔

باقی حاشیہ! اس واقعہ سے فطری طور پر مغموم اور دلگیر ہونا چاہیے تھا، چنانچہ ہوتیں لہذا تالیف قلب کے مدنظر آپؐ نے ان سے نکاح کر لیا۔ اور اس طرح ان کی دلگیری دور ہو گئی، پہلے وہ ایسے شخص سے بیاہی گئی تھیں جسے وہ اپنے سے فروتر سمجھتی تھیں، اب ایسی ہستی کے حبالۂ عقد میں آئیں، جو سرور کائنات تھا، ...... صلی اللہ علیہ وسلم،

besturdubooks.wordpress.com

یعنی محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے۔

اور اس کی ابتداء میں فرمایا! ادعیاء کم ابناء کم ذلکم قولکم بافواھکم

اور نہیں بنایا اس نے تمہارے پکارتے والوں کو تمہارے بیٹے یہ تمہارے منہ کا قول ہے۔ ؎

چنانچہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت اور طعنہ دینے والوں کے طعن کا جواب خاص طور پر قابل غور ہے۔

عشق میں کون لوگ مبتلا ہوتے ہیں

عشق میں صرف وہی قلوب مبتلا ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت سے خالی ہوتے ہیں۔ اس سے اعراض کیے رہتے ہیں۔ اور کسی غیر کو دل میں بسا لیتے ہیں، لیکن اگر دل اللہ کی محبت اور اس کے شوق لقاء سے پر ہو تو صوری عشق کا مرض خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا!

کذلک لنصرف عنہ السوء والفحشاء انہ من عبادنا المخلصین۔

یعنی: یوں ہی ہوا۔ تاکہ ہم ہٹا ئیں اس سے برائی اور بے حیائی البتہ وہ ہے ہمارے برگزیدہ بندوں میں۔

چنانچہ بتایا۔ کہ خلوص ہی دفع عشق اور اس کی برائی اور فحاشی کو جو اس کا ثمرہ اور نتیجہ ہے دور کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔ گویا مسبب کو دور کرنے سے سبب دور ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض سلف نے فرمایا ہے: عشق فارغ دل کی حرکت (خلیشہ) ہے۔

؎ : یعنی یہ رشتہ تم نے خود قائم کر لیا ہے۔ جس کی خدا کے ہاں کوئی حیثیت نہیں، اصل رشتہ تو خدا کا قائم کیا ہوا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

محبّت کے انواع مختلفہ و متعددہ

محبّت کی کئی انواع ہیں۔ سب سے اعلیٰ اور افضل قسم اللہ کے (دین) ہیں اور اللہ کے لیے محبت ہے، یہ محبت اس کی محبت کو جسے اللہ محبوب رکھتا ہو۔ مستلزم ہوتی ہے۔ نیز اللہ اور اس کے رسول کی محبّت بھی مستلزم ہو جاتی ہے۔

نیز ایک قسم کی محبت، ایک طریقت یا دین یا مذہب یا قبیلہ یا قرابت یا صنعت یا کسی مقصود و مطلوب میں اتفاق ہو جانے کی محبت ہے۔

نیز ایک قسم محبوب سے مطلب برآری کی محبت ہے۔ چاہے اس کے مرتبہ سے ہو یا اس کے مال یا تعلیم، ارشاد یا تکمیل ضرورت سے تعلق رکھتی ہو۔ یہ عارضی محبت ہوتی ہے جو مسبب کے زائل ہو جانے پر معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر شخص جو کسی ضرورت کے باعث محبّت کرے گا۔ وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد ضرور منہ پھیر لے گا۔

رہی محبّتِ مشاکلت و مناسبت جو محُب اور محبوب کے درمیان ہوتی ہے تو یہ مستقل محبّت ہوتی ہے۔ جو کسی عارض کے سبب زائل نہیں ہوتی اور عشق کی محبّت بھی اسی نوع سے تعلق رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ نفسانی امتزاج اور روحانی استحسان کا مرکب ہے۔

محبّت کی انواع میں وسوسہ۔ نادانی۔ مصروفیتِ قلب اور خطرۂ ہلاکت قطعاً حائل نہیں ہوتا۔ اب اگر یہ اعتراض کیا جائے، آپ کے بیان کے مطابق اگر اتصال اور تناسب روحانی عشق کا سبب ہوتا ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ ہمیشہ جانبین سے نہیں ہوتا، بلکہ زیادہ تر صرف عاشق کی جانب سے ہوتا ہے۔ اگر اس کا سبب اتصال نفسی اور امتزاجِ روحانی ہوتا۔ تو محبت دونوں میں مشترک طور پر پیدا ہوتی۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ گاہے گاہے ایک شرط کے فوت ہو جانے یا کسی مانع

besturdubooks.wordpress.com

کی وجہ سے سبب سبب سے پیچھے رہ جاتا ہے۔ اور اس طرح جانبِ ثانی سے محبت بھی متخلف ہو جاتی ہے۔

محبّت کے اسباب وعلل

اس صورت میں تین میں سے ایک نہ ایک سبب ضرور ہوتا ہے۔

محبّت کا پہلا سبب یہ ہے کہ ذاتی نہیں ہوتی بلکہ غرض پر مبنی ہوتی ہے اور خود غرض کی محبت میں اشتراکِ محبّت ضروری نہیں۔ بلکہ کبھی کبھی ایسی صورت میں محبوب کی طرف سے تنفّر بھی ظاہر ہونے لگتا ہے۔

دوسرے محبّت میں کوئی ایسا مانع ہوتا ہے کہ محبوب کو محبت کرنے سے روکتا ہے خواہ مانع اخلاق میں ہو یا شکل وصورت یا طریقہ وعادات یا افعال ہیئت وغیرہ کسی میں بھی ہو۔

تیسرے محبوب کے سامنے کوئی ایسا مانع ہوتا ہے جو عاشق سے محبّت کرنے میں رکاوٹ ثابت ہوتا ہے اور اگر یہ مانع نہ ہوتا تو وہ بھی ضرور جانبِ ثانی کی طرح اپنے محب کے لیے اظہار کرتا۔ چنانچہ جب یہ موانع ہٹ جائیں گے۔ اور محبّت ذاتی ہوگی۔ تو بلاشبہ وہ جانبین سے ہوگی۔

اگر کفّار میں بھی کبر۔ حسد۔ سلطنت وحکومت اور بغض وعناد نہ ہوتا۔ تو وہ بھی انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اپنی جان، مال، اور اولاد سے زیادہ محبّت کرتے اور انبیائے علیہم السلام کے تابعین کے دلوں سے جب یہ مانع زائل ہوگیا تو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ۔ ان کی محبّت اپنی جان ومال، اور اولاد سے زیادہ ہوگئی۔

عشق علاج پذیر مرض ہے

مقصود یہ ہے کہ عشق ایک قابلِ علاج مرض ہے۔ اس کا علاج کئی طرح سے ہو سکتا ہے

اب اگر طبعاً اور شرعاً عاشق کے لیے معشوق تک پہنچ جانے کی کوئی راہ موجود ہو تو یہی اس کا علاج ہے، جیسا کہ صحیحین میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی

besturdubooks.wordpress.com

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا!

اے نوجوانوں کے گروہ۔ تم میں سے جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہو، اسے چاہیئے۔ کہ وہ نکاح کرلے اور جسے استطاعت نہ ہو۔ اسے چاہیئے کہ روزے رکھے۔ کیونکہ وہ اس کے لیے شہوت توڑنے والا ہوگا۔

اس ارشاد میں عاشق کو دو علاج بتائے ایک اصلی اور ایک اس کا بدل: اور اصل علاج کا حکم کہ وہی اس مرض کا علاج ہے۔ اس لیے اگر اس کی استطاعت ہو، تو اس سے عدول و اعراض نہ کرنا چاہیئے[1] اور سنن ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نے نکاح سے زیادہ (بہتر) چیز نہیں دیکھی[2]

اگر شرعی یا طبعی طور پر وصال محال ہو

اور اگر عاشق کے لیے شرعی یا طبعی طور پر محبوب کا وصال محال ہو۔ یا ناممکن ہو۔ تو اس صورت میں اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے آپ کو سمجھا دیا جائے کہ یہ عشق سرسبز نہیں ہو سکتا کیونکہ جب نفس کسی چیز سے مایوس ہو جائے گا تو اسے چین آ جائے گا۔ اور اس کا اس طرف التفات نہ رہے گا۔ اور اگر ناامیدی کے باوجود مرض عشق قائم رہا۔ تو سمجھ لو کہ طبیعت شدید ترین حد تک فاسد ہو چکی ہے۔ پھر کوئی اور علاج کیا جائے گا۔ اور یہ اس کی عقل کا علاج ہوگا۔ کیونکہ کامرانی سے ناامید ہو کر بھی دل کا تعلق قائم رکھنا جنون کی ایک قسم ہے۔ اور اس کی مثال یوں ہے جیسے کوئی سورج پر عاشق ہو جائے۔ اور اس کی روح آسمانوں میں اس کی جانب اوپر چڑھنے کی کوشش کرتی رہے۔ اور یہ نوع تمام عقلا۔ کے نزدیک مجنونوں میں داخل ہے۔ اور اگر اس کا وصال شرعاً محال ہو۔ قدر کے لحاظ سے ناممکن نہ ہو تو چاہیئے کہ اُسے قدراً غیر ممکن کے مقام پر لے آیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو اس

---

[1]: نکاح کر لینا چاہیے۔

[2]: یہ زندگی کو روشن بنا دیتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

میں اذن نہیں دے رہا۔ اور بندے کی نجات بھی اس سے پرہیز کرنے میں ہی مضمر ہے۔ اس لیے چاہیے کہ اپنے آپ کو سمجھائے۔ کہ یہ نا ممکن بلکہ معدوم ہے۔ اور اس تک رسائی کی کوئی راہ نہیں۔ اور یہ محالات کے قائم مقام ہے۔

اب بھی اگر نفس امارہ (پرہیز پر) آمادہ ہو۔ تو اسے چاہیے کہ دو امور میں سے کسی ایک کے لیے معاملہ ختم کر دے۔ یا خطرہ کے لیے۔ یا محبوب کی خاطر فنا کے لیے۔ یہ اس کے لیے زیادہ پسندیدہ۔ نافع۔ بہتر اور دائمی لذت و سرور کا باعث ہوگا اور اگر یہ تمام معالجات بے کار ثابت ہوں۔ تو اُسے چاہیے کہ وہ صدق دل کے ساتھ اس ذات تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو گرا دے۔ جو پریشان اور مضطر لوگوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ جب وہ اسے پکارے۔ اور اس کے دروازے پر اپنے آپ کو تضرع و خشوع و خضوع کرتے ہوئے فریاد کناں ڈال ہی دے اب جب اس بات کی توفیق ہوئی تو گویا اس نے (قبولیت) کا دروازہ کھٹکھٹا دیا اب اسے چاہیے کہ فراموش کر دے۔ خاموش رہے اور محبوب کا ذکر بھی نہ کرے۔ اور نہ اسے لوگوں میں رسوا کر کے ایذا دے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کی حیثیت ایک ظالم اور زیادتی کرنے والے کی ہوگی۔

ایک موضوع حدیث اور اس پر بحث

اور اس موضوع حدیث سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہونا چاہیے کہ جسے عشق ہو گیا اور پھر وہ پاکدامن رہا اور مر گیا تو وہ شہید ہے۔

اور ایک روایت یہ مشہور ہے۔ کہ جسے عشق ہوا۔ اور اس نے چھپائے رکھا۔ اور پاکدامن رہا۔ اور صبر کیا۔ اللہ اُسے بخش دے گا۔ اور اُسے جنت میں داخل کرے گا! یہ حدیث جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جاتی ہے۔ صحیح نہیں ہے، اور یہ آپؐ کا کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شہادت ایک عظیم الشان مرتبہ ہے۔ جو مرتبہ صدیقیت سے متصل ہے۔ اور اس کے لیے کچھ اعمال و احوال مقرر ہیں۔ جو اس کے حصول کی شرط ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اور اس کے دو اقسام ہیں - ایک خاص - اور ایک عام -

خاص شہادت تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ (میدان جہاد) میں ہو -

اور عام کی پانچ انواع صحیح احادیث میں مذکور ہیں - اور یہ (شہادتِ عشق) ان میں شمار نہیں کی گئی - اور یہ اس میں ہو بھی کیسے سکتی ہے - جب کہ یہ مرض (شرک فی المحبت) اللہ سے دور کر دے ، یہ تو قلب اور روح کو غیر اللہ کی ملکیت میں دے دینے کا نام ہے - اس سے درجہ شہادت کس طرح ملے گا ؟ یہ بالکل محال ہے کیونکہ عشق صوری قلب کو حد درجہ فاسد اور خراب کر دیتا ہے - بلکہ یہ روح کی شراب ہے ، جو اسے بدمست بنا کر اللہ تعالےٰ کے ذکر سے اس کے سامنے مناجات کرنے اور اس سے متلذذ ہونے سے غافل کر دیتا ہے - اور اس بات کا موجب ہوتا ہے کہ دل غیر اللہ کی عبادت میں مصروف ہو جائے - کیونکہ عاشق کا دل تو معشوق کی عبادت میں لگا رہتا ہے - اس لیئے کیسے ہو سکتا ہے کہ جو دل غیر اللہ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے - وہ اس قدر درجات حاصل کرلے - جو خواص اولیائے کرام اور بزرگانِ عظام کو ہی مل سکتے ہیں - اور اگر اس حدیث کی سند سورج کی طرح صاف اور نمایاں ہو ، جب بھی غلط فہمی اور واہمہ ہے - [۱] اور صحیح حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے بہ لفظ مروی نہیں -

حلال اور حرام عشق

پھر بعض عشق حلال ہوتے ہیں ، بعض حرام ہوتے ہیں - اس صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم

---

[۱] علامہ ابن قیمؒ حدیث رسولؐ کے پرستاروں میں ہیں تعجب ہے ایسی بات انہوں نے کہی اگر ، "سورج کی طرح صاف اور نمایاں سند" بھی ، موجب یقین نہیں ہو سکتی تو دوسری اسناد جو اس سے فرو ہوں کس درجۂ یقین میں رکھی جائیں گی ، اصل میں علامہ کا یہ ارشاد بھی ان کی انتہا پسندی کا ایک ثبوت ہے -

besturdubooks.wordpress.com

متعلق یہ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ آپؐ نے ہر عشق کے متعلق فیصلہ فرمادیا کہ اگر وہ عشق چھپالے اور عفیف رہے تو شہید ہے۔ تم دیکھتے نہیں کہ ایک آدمی کسی دوسرے کی بیوی پر عاشق ہو جاتا ہے۔ یا کسی فاحشہ عورت یا لڑکے پر عاشق ہو جاتا ہے۔ کیا وہ اس عشق کے ذریعہ شہادت پالے گا۔ لہ یہ تو اس دین کے بالکل خلاف واقع ہے۔ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور اللہ تعالے نے مرض عشق کی بھی شرعاً اور قدراً ہر طرح کی ادویہ پیدا فرمائی ہیں۔

اگر عشق حرام ہے تو اس کا علاج واجب ہے اور یا دوسری صورت میں مستحب ہے۔ اور جب آپ ان امراض پر غور کریں گے۔ جن میں مبتلا ہو کر (فوت ہونے والوں کو) نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید فرمایا۔ تو وہ سب لا علاج امراض ہوں گے ہے جیسے!

مطعون (نیزہ زدہ)

مبطون (پیٹ کی تکلیف والا)۔

لہ: عشق اختیاری چیز نہیں، اگر کوئی شخص کسی ایسی ہستی سے عشق کرتا ہے۔ جو ناممکن الحصول ہے، لیکن عشق کو چھپاتا، پاک دامن اور خاموش رہتا ہے یہاں تک کہ مرجاتا ہے، تو کیا اس کا یہ صبر و ضبط اور عزیمت موجب اجر نہیں؟

ے: یہ بھی ایک لا علاج مرض ہے۔

جو عشق نفسانی خواہشات پر مبنی ہو، وہ علاج پذیر ہے۔ لیکن جو ان چیزوں سے بالا ہو، نہ وہ علاج پذیر ہے، نہ اس کے علاج کی ضرورت ہے۔

خود رسول اللہ کا یہ حال تھا، کہ جملہ ازواج مطہرات کے ساتھ مساوات کامل کا برتاؤ فرماتے تھے، اور کسی کو کسی پر ترجیح نہیں دیتے تھے، لیکن فرماتے تھے جہاں تک قلبی لگاؤ کی زیادتی کمی کا تعلق ہے وہ اختیاری چیز نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

مجنوں (پاگل)
آگ میں جل جانے والا۔
پانی میں ڈوب جانے والا۔
اور اس عورت کی موت کو، جو حالتِ حمل میں کسی وجہ سے فوت ہو جائے کیونکہ یہ تمام امراض اللہ کا ابتلاء ہیں۔ جن میں بندے کا دخل بالکل نہیں[1] نہ ان کا علاج ممکن ہے۔ اور نہ ان امراض کے اسباب حرام ہیں۔ اور نہ ان کے نتیجہ میں قلبی فساد اور غیر اللہ کی عبودیت لازم آتی ہے۔ جو مرضِ عشق کا لازمی نتیجہ ہے۔

پس اگر یہ بحث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منطق اور اس روایت کو غلط ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں۔ تو دنیا بھر کے ائمہ حدیث اور ان کے علل کا مطالعہ کر لیجیے۔ ایک امام سے بھی یہ مروی نہیں کہ اس نے اس حدیث کی صحت کا اعتراف کیا ہو بلکہ اسے حسن ہی کہا ہو[2] بلکہ انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے۔ اور اسے منکر کہا ہے اور بعض نے تو یہ کہا ہے کہ (جو اس حدیث کو روایت کرے) اس سے جنگ کرنا حلال ہے۔

نیز ابوالفرج ابن جوزی نے کتاب الموضوعات میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔
نیز یحییٰ بن معین نے بھی اس کا انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ راوی ساقط اور کذاب ہے۔ اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا۔ تو میں اس سے جنگ کرتا۔

---

[1]: اس مرض میں بھی انسان کا کچھ دخل نہیں، اس لیے وہ موجب اجر و ثواب ہے۔
[2]: کسی حدیث کا صحیح ثابت نہ ہو سکنا، اس کے غلط ہونے کی قطعی دلیل نہیں ہے، نہ یہ دعوےٰ کیا جا سکتا ہے کہ کتب صحاح و سنن و مسانید و معاجم میں آپؐ کی تمام حدیثیں آگئی ہیں۔ کوئی باقی نہیں رہ گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ مزدک ہے۔
نسائیؒ فرماتے ہیں۔ کہ یہ ثقہ نہیں۔
اور سب سے احسن وہ ہے جو ابو حاتم رازیؒ نے فرمایا ہے۔ کہ یہ صدوق کثیر التدلیس ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حفظِ صحت اور خوشبو

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت طیّبہ

بادِ شمیم انگیز اور ہوائے عطر بیز روح کی غذا ہے۔ اور روح قوتی کے لیے مایۂ زندگی ہے اور قوی میں خوشبو سے توانائی پیدا ہوتی ہے، جس سے دماغ قلب، بلکہ جملہ اعضائے باطنی کو فائدہ پہنچتا ہے۔ فرحت اور نشاط کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ نفس کو مسرت اور روح کو انبساط حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ روح کے لیے حد درجہ خوشگوار، اور خوب تر چیز ہوئی۔ کہ اس میں اور روحِ طیبہ میں ایک طرح کا گہرا تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اطیب الطیبین صلی اللہ علیہ وسلّم کو دنیا کی چیزوں میں سے ایک چیز یعنی خوشبو بہت زیادہ محبوب تھی۔

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم خوشبو دار تحفہ مسترد نہ فرماتے۔

صحیح مسلم میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا جسے ریحان پیش کیا جائے وہ اسے رد نہ کرے کیونکہ یہ لطیف و خوشگوار اور سبک تر ہے۔

سنن ابی داؤدؒ اور نسائیؒ میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم

besturdubooks.wordpress.com

علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)
جسے خوشبو پیش کی جائے وہ اسے رد نہ کرے۔ کیونکہ یہ وزن میں سبک اور ہوائے خوشگوار کی حامل ہوتی ہے۔
مسند بزارؒ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ طیب ہے۔ طیب کو محبوب رکھتا ہے۔ پاک ہے اور پاک کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے کرم کو پسند فرماتا ہے۔ سخی ہے سخاوت کو پسند فرماتا ہے، اس لیے اپنے مکان اور صحن کو صاف شفاف رکھو، اور یہود کی مشابہت نہ اختیار کرو۔ جو اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ کے ڈھیر جمع رکھتے ہیں، ہاں تھوڑا سا ہو تو خیر۔
ابن ابی شیبہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عطر دان تھا۔ جس میں سے کر آپؐ عطر لگایا کرتے تھے۔
صحیح روایت میں آپؐ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر یہ حق ہے کہ وہ ہر سات دن میں ایک بار غسل کرے[1] اور اگر اُس کے پاس خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے۔ اور خوشبو میں یہ خاصیت ہے۔ کہ ملائکہ اس آدمی سے جو معطر ہوتا ہے، محبت کرتے ہیں، اور شیاطین اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اور شیاطین[2] کے لیے سب سے زیادہ دل پسند اور مرغوب، مکروہ اور بدبودار چیز ہے چنانچہ ارواحِ طیبہ کو رائحۂ طیبہ محبوب ہوتی ہے، اور ارواحِ خبیثہ کو

---

[1] مطلب یہ ہے کہ ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور غسل کرنا چاہیے، لیکن اگر کوئی روزانہ یا دن میں ایک سے زائد بار غسل کر لیتا ہے تو یہ اور زیادہ بہتر اور پسندیدہ امر ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکیزگی، صفائی، ستھرائی اور نظافت صد درجہ مرغوب تھی، جس طرح آپؐ کے پاس دل اور پاک روح اور پاک دماغ تھے، اسی طرح پاک جامہ بھی تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رئیس احمد جعفری)
[2] : بدروحیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اگر خبیثہ پسند ہوتی ہے - یعنی ہر روح اپنی پسند کی طرف مائل ہوتی ہے لہٰ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے!

الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات، والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات -

(خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے، خبیث عورتوں کے لیے، پاک نہاد عورتیں پاک خو مردوں کے لیے، پاک سرشت مرد پاک نہاد عورتوں کے لیے)

اس آیۂ کریمہ میں خبیث اور طیب سے مراد، اگرچہ خبیث اور طیب مرد عورت ہیں لیکن درحقیقت یہ خبیث اور طیب مشتمل ہے اعمال و اقوال مطاعم و مشارب، اور ملابس و روائح پر، عموم لفظ کے اعتبار سے بھی اور عموم معنی کے اعتبار سے بھی ہے۔ ٥ٰ

لہٰ "ہر روح اپنی پسند کی طرف مائل ہوتی ہے"۔ سچ پوچھیے تو یہ ایک بہت بڑا اور بے حد اہم نکتہ ہے، جو ایک ٹھوس اور ناقابل تردید حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے ہر انسان کی زندگی کے شب و روز اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں۔

٥ٰ: ان ارشادات و ہدایات سے معلوم ہوتا ہے کہ داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، یہ کبھی نہیں چاہا کہ لوگ عبادت و ریاضت میں اس درجہ غرق ہو جائیں کہ انہیں دنیا اور مافیہا کی خبر نہ رہے، جیسا کہ دوسرے مذاہب کے راہبوں، اور سادھوؤں وغیرہ کا دستور ہے۔ بلکہ آپ اپنی امت کے افراد کو توانا، چست و چالاک اور تندرست دیکھنا چاہتے تھے، اس لیے کہ اسلام دین کا مذہب بھی ہے اور دنیا کا بھی۔ وہ روح کی رہنمائی بھی کرتا ہے، اور بدن کو بھی سلامت رکھنا چاہتا ہے اور یہی اسلام کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حفظِ صحت چشم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت عبدالرحمٰن بن نعمان بن معبد بن ہوذہ انصاری سے مروی ہے، انہیں اپنے والد سے انہیں اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ اثمد مروح استعمال فرماتے تھے۔ فرمایا، البتہ روزے دار کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

ابو عبید فرماتے ہیں کہ مروح سے مراد ہے مشک سے خوشبو دار کرنا۔

سنن ابن ماجہؒ وغیرہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپؐ ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں ڈالا کرتے تھے۔

جامع ترمذیؒ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سرمہ ڈالتے، تو دائیں آنکھ میں تین سلائیاں ڈالتے، بائیں میں دو، داہنی آنکھ سے شروع فرماتے اور اسی پر ختم کرتے۔

ابو داؤدؒ کی روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جو سرمہ لگائے اسے چاہیے کہ وتر[1] سلائیاں ڈالے۔

رات کے وقت سرمہ استعمال کرنے میں ایک ایسی خوبی ہے جو حرف سرمہ پر مشتمل ہے اور حرکت مضر سے سرمہ لگانے کے بعد سکون حاصل ہوتا ہے۔ نیز اثمد کی

---

[1] : وتر سے مراد طاق عدد ہے۔ مثلاً ۱-۳، ۵، ۷، ۹ وغیرہ۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک مخصوص خاصیت ہے۔

سنن ابنِ ماجہؒ میں حضرت سالمؒ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اثمد استعمال کرو کیونکہ اس سے بصارت میں جلا آتی ہے، یہ بال اگاتی ہے۔

ابو نعیم کی کتاب میں ہے کہ سرمہ بال اگاتا ہے۔ تنکوں کو دور کرتا ہے اور بصارت کو صاف کرتا ہے۔

سنن ابن ماجہؒ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی مرفوع روایت ہے سب سے بہترین سرمہ اثمد ہے، جو بینائی کو جلاء دیتا ہے۔ اور بالوں کو اگاتا ہے[1]

---

[1] بینائی اور بصارت بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ اگر چھن جائے تو انسان دوسرے اعتبارات سے صحت مند اور توانا ہوتے ہوئے بھی اس کی زندگی بے کیف اور بیکار ہے پھر وہ نکما بن کر رہ جاتا ہے۔ نہ کوئی خوشی اسے خوش کر سکتی ہے، نہ کوئی منظر اس کے دل میں اہتزاز اور انبساط کی کیفیت پیدا کر سکتا ہے۔ نہ کسی چیز کو دیکھ کر اس سے تاثر قبول کر سکتا ہے۔

بینائی کو قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی حفاظت کی جائے اور ایسے وسائل اختیار کیے جائیں جو اس نور کو قائم رکھ سکنے میں مدد دیں۔

besturdubooks.wordpress.com

ادویہ واغذیہ مفردہ

جن کا ذکر

لسانِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر آیا

بہ ترتیب حروف تہجی

besturdubooks.wordpress.com

besturdubooks.wordpress.com

حرف الھمزہ (الف)

اثمد یہ سرمۂ سیاہ کا پتھر ہوتا ہے، اصفہان سے لایا جاتا ہے۔ سرمہ کے اقسام وانواع میں اسے سب پر فضیلت اور برتری حاصل ہے۔ مغربؒ کی طرف سے بھی یہ درآمد کیا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ وہ ہے جو ایک ہی چوٹ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اس کا اندرونی حصہ ملائم ہوتا ہے جس میں گندگی نہیں ہوتی۔ اس کا مزاج سرد خشک ہے۔ آنکھوں کو فائدہ اور قوت دیتا ہے، اعصاب کو قوی کرتا اور صحت کی حفاظت کرتا ہے۔ نیز زخموں سے زائد گوشت کو ختم کر کے انہیں مندمل کرتا ہے اور گندگی صاف کر کے انہیں جلا بخشتا ہے۔ جب آب آمیز شہد کے ساتھ سرمہ میں ڈالا جائے، تو دردِ سر کو فائدہ کرتا ہے۔ اور جب اسے کوٹ کر اس میں تھوڑی سی تازہ چربی ملائی جائے اور اسے آگ پر پختہ کر لیا جائے تو زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے اور تازہ پھنسوں کو فائدہ دیتا ہے۔ آنکھ کے سرموں میں یہ سب سے اعلیٰ قسم ہے، خصوصاً بوڑھے لوگوں کے لیے، اور ان کے لیے کہ جن کی آنکھیں کمزور ہیں از حد مفید ہے۔ اگر کچھ مشک بھی ملائی جائے تو فائدہ اور بڑھ جاتا ہے۔

لہ: علاقہ بربر۔

besturdubooks.wordpress.com

اترج صحیحین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا، ایسے مومن کی جو قرآن مجید پڑھتا ہے، مثال اترج کی طرح ہے، کہ اس کا ذائقہ عمدہ ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے۔

اترج کئی فوائد کا حامل ہے، یہ چار اجزا پر مشتمل ہے، چھلکا، گودا، کھٹاس اور بیج، ہر ایک کا مخصوص مزاج ہے۔

اس کا قشر (چھلکا) گرم خشک ہے، گودا گرم تر ہے۔ کھٹاس سرد خشک اور بیج گرم خشک ہے۔ اس کے چھلکے کا فائدہ یہ ہے کہ جب اسے کپڑوں میں رکھ دیا جائے، تو سوس (کپڑوں کا کیڑا) کو روکتی ہے) اس کی خوشبو ہوا اور دباؤ کی کیفیت کی اصلاح کرتی ہے۔ اگر اسے منہ میں رکھا جائے تو اسے خوشبو دار بناتی ہے اور ریاح تحلیل کرتی ہے۔ اور اگر مسالوں کی طرح اسے کھاتے میں ڈالا جائے تو ہضم میں مدد دیتی ہے۔ اس کا گودا حرارتِ معدہ کا ملطف ہے۔ مرۃ صفراء کے مریضوں کے لیے فائدہ بخش ہے۔ گرم بخارات کو کاٹتا ہے۔

غافقی کہتے ہیں کہ اس کا گودا کھانا بواسیر میں نافع ہے۔ اس کی کھٹاس قابض ہے۔ صفراء کو توڑتی اور گرم خفقان میں تسکین دیتی ہے۔ یرقان کے مرض میں اسے پینا اور اس کا سرمہ لگانا فائدہ بخش ہے۔ قے صفراوی کو فائدہ ہوتا ہے، اور حرارتِ جگر کو بھی نفع بخش ہے۔ معدہ کو قوت ملتی ہے۔ اور مرۃ صفراء کی حدت ختم ہو جاتی ہے۔ تشنگی میں کمی ہوتی ہے۔ اس کے بیج میں تحلیل کرنے، اور خشک کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ یہ طبعی طور پر ملین اور مفرح ہے، نیز اس کے بیجوں میں زہر کا تریاق بھی ہے، جب کہ اس کا عصارہ دو مثقال کی مقدار میں استعمال کیا جائے۔

واقعہ یہ ہے کہ اس میں کثیر فوائد ہیں، اور یہی پھل اس قابل تھا کہ اس سے ایک مومن کی مثال دی جاتی، جو قرآن کی تلاوت کر رہا ہو۔ بعض سلفؒ اس کی طرف نظر کرنا باعث تفریح سمجھتے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

اُرز (چاول) یہ گرم خشک ہے اور گندم کے بعد سب سے بہتر اور اعلیٰ خوراک ہے۔ یہ پیٹ میں سدہ پیدا کرتا ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے۔ اور کافی دیر تک اس میں ٹھہرا رہتا ہے۔

ہندی اطباء اسے سب اغذیہ سے زیادہ فائدہ مند اور قابلِ تعریف سمجھتے ہیں۔ جب اسے گائے کے دودھ میں پکایا جائے۔ تو بدن کو موٹا کرتے منی کی زیادتی، کثرت تغذیہ، اور رنگ صاف کرتے ہیں بہت ہی موثر ہے۔

اَرز یعنی صنوبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے مومن کی مثال دیتے ہوئے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے پودے کی شاخ، جسے ہوائیں کبھی ادھر اور کبھی ادھر مائل کرتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کی طرح ہے، جو جڑ پر ایک ہی حالتِ نفاق میں کھڑا رہتا ہے، آخرکار یکلخت خشک ہو جاتا ہے۔

اس کے بیج گرم تر ہیں، اور ان میں تفتیح تلیین اور تحلیل کا اثر پایا جاتا ہے پانی میں بھگو کر استعمال کیا جائے تو سوزش کو فائدہ دیتا ہے، حلق دور ہو جاتی ہے۔ یہ دیر ہضم ہے اور غذائیت سے بھرپور ہے۔ کھانسی کے لیے فائدہ بخش ہے۔ پھیپھڑے کی رطوبات کا تنقیہ کرتا ہے۔ مولد منی ہے۔ اور مروڑ پیدا کرتا ہے اس کا مصلح حامض (کھٹا) انار دانہ ہے۔

اذخر صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے ثابت ہے۔ آپؐ نے مکہ میں فرمایا، خودرو پودے کوئی نہ اکھاڑے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اذخر (ایک قسم کی گھاس) کے سوا، اے اللہ کے رسول، کیونکہ یہ غلاموں اور گھروں کے لیے بہت ضروری ہے۔ آپؐ نے فرمایا، ہاں اذخر کے سوا۔

اذخر دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے میں خشک ہے، لطیف ہے، سدّوں اور رگوں کا منہ کھولتا ہے مدر بول اور حیض ہے۔ پتھری کو توڑتا ہے، معدے جگر، گردوں کے سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے، اگر اسے پیسا جائے اور اس کا ضماد (لیپ) کیا جائے، اس کی جڑ، دانتوں اور معدہ کو قوی کرتی ہے ابکائیاں دور کرتی اور پیٹ کو درست کرتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الباء

بطیخ (تربوز) ابو داودؒ اور ترمذیؒ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپؐ تربوز کو تر کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے اس کی حرارت اس کی برودت کو کاٹ دے گی، اس کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں، لیکن اس ایک حدیث کے سوا کوئی بھی صحیح نہیں ہے، اس سے مراد وہ اخضر ہے جو سرد تر ہوتی ہے اور اس میں قوتِ جلا ہے۔ اور یہ لکڑی اور کھیرے کے ساتھ جلد معدہ سے اتر جاتی ہے۔ اور معدہ میں اسے کوئی سی بھی خلط مل جائے جلد حل ہو جاتی ہے، اور اگر کھانے والا گرم مزاج ہو تو اسے از حد فائدہ دیتی ہے اور اگر سرد مزاج ہو تو قدرے زنجبیل وغیرہ (سونٹھ) سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

تربوز کو کھانے سے قبل کھانا بہتر ہے۔ ورنہ ابکائی لا کرتے لے آئے گی بعض اطباء کا کہنا ہے، کہ اسے کھانے سے پہلے کھایا جائے۔ اور معدہ کو صاف کرتا ہے اور مرض کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

بلح (تازہ کھجور) نسائیؒ اور ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں حضرت ہشام بن عروہؒ سے روایت کیا ہے انہیں اپنے والد سے انہیں حضرت عائشہؓ سے روایت پہنچی۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کھجور کو پرانی کھجور کے ساتھ کھایا کرو۔ کیونکہ شیطان جب ابن آدم کو تازہ

besturdubooks.wordpress.com

کھجور کے ساتھ پرانی کھجور کھاتے دیکھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔

ابن آدم اتنی مدت زندہ رہا۔ کہ اس نے پرانے پھل کے ساتھ نیا پھل بھی کھایا

ایک روایت یہ ہے۔ کہ تازہ کھجوروں کے ساتھ تمر (کھجور) بھی کھایا کرو۔ کیونکہ شیطان جب ابن آدم کو یہ کھاتے دیکھتا ہے تو غمگین ہوتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ ابن آدم اتنی مدت تک زندہ رہا کہ وہ پرانے کے ساتھ نیا پھل بھی کھاتا ہے۔

(مسند بزار)

بلنح میں رطوبت اور یبوست دونوں کیفیات ملتی ہیں، یہ منہ، مسوڑھے اور معدہ کو نافع ہے۔ سینہ اور پھیپھڑے کو مضر ہے۔ غذائیت کم ہے۔ یہ نخلہ کے لیے اس طرح ہے جیسے انگور کے درخت کے لیے حصرم ہوتا ہے۔ یہ دونوں ریاح قراقر اور نفخ پیدا کرتے ہیں۔ خصوصاً اس وقت کہ ان کے ساتھ پانی پیا جائے اور تمر یا شہد اور مکھن کے ذریعہ ان کے ضرر کی اصلاح ہوسکتی ہے۔

بسر (خشک کھجور)

صحیح روایت میں حضرت ابوالھیثم بن تیہان سے ثابت ہے کہ جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی دعوت کی۔ تو کھجوروں کا خوشہ پیش کیا۔ جیسے انگور کا خوشہ ہوتا ہے۔

آپؐ نے فرمایا۔ تو نے اس میں سے تر کھجوریں کیوں چن دیں؟

انہوں نے عرض کیا۔ میں نے چاہا۔ کہ آپؐ خشک اور تر ہر قسم کی کھجوریں استعمال فرماسکیں۔

بسر گرم خشک ہوتی ہے۔ اور اس کی یبوست حرارت سے زیادہ ہوتی ہے۔ جو رطوبت کو ختم کرتی اور معدہ اور پیٹ کو خشک کرکے قبض کرتی ہے۔ مسوڑھے اور منہ کے امراض میں نافع ہے۔

اسے بطور شربتی کھانا فائدہ بخش ہے۔ اس کی کثرت اور بلغ کو بکثرت کھانے سے آنتوں میں سدّے پیدا ہوجاتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

بیض (انڈے) بیہقیؒ نے شعب الایمان میں مرفوع روایت نقل کی ہے کہ ایک نبی علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے دربار میں ضعف کی شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں انڈے کھانے کا حکم دیا۔ اس حدیث کی صحت مشکوک ہے۔

باسی کی بجائے تازہ انڈے زیادہ بہتر ہیں۔ اور مرغی کے انڈے تمام پرندوں کے انڈوں سے زیادہ فائدہ بخش ہیں۔ کیونکہ یہ معتدل قدرے مائل بہ برودت ہوتے ہیں۔ صاحب قانون نے لکھا ہے۔ کہ اس کی زردی گرم تر ہوتی ہے۔ خون صالح پیدا کرتی ہے۔ اور قلیل غذائیت رکھتی ہے۔ معدہ سے جلدی اتر کر ہضم ہو جاتی ہے، اگر نرم ہو۔

علاوہ ازیں دیگر حکماء نے کہا ہے کہ اس کی زردی مسکن درد۔ حلق قصبہ ریہ کو نرم کرتی کھانسی، پھیپھڑوں، گردے اور مثانہ کے زخموں میں فائدہ بخش ہے۔ خشونت کو زائل کرتی ہے۔ خاص کر جب اسے روغن یا دام شیریں میں ملا کر لیا جائے سینہ کا مواد پکاتی ہے ملین اور مسہل خشونت خلق ہے۔ اس کی سفیدی جب گرمی سے متورم آنکھ میں ڈالی جائے تو اس کی تبرید کرتی ہے اور درد کو تسکین دیتی ہے۔ اور جب آگ کے جلنے پر جائے ماؤف پر لگائی جائے تو پھنسیاں پیدا نہیں ہوتے دیتی اور جب درد کی جگہ لگائی جائے۔ تو دھوپ سے احتراق واقع نہیں ہوتا۔ جب اسے کندر میں ملا کر پیشانی پر لگائی دیا جائے تو نزلہ میں فائدہ دیتی ہے۔

صاحب قانون نے قلب کی ادویہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اگرچہ مطلق اثر والی ادویہ میں سے نہیں لیکن تقویت قلب میں اس کا بہت زیادہ دخل ہے۔

بصل (پیاز) سنن ابن داؤدؒ میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ ان سے پیاز کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو آخری کھانا تھا۔ اس میں پیاز بھی تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

صحیحین سے ثابت ہے کہ آپؐ نے پیاز کھانے والے کو مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔

پیاز تیسرے درجہ میں گرم ہوتا ہے۔ نیز اس میں رطوبت زائد بھی ہوتی ہے جو تبدیلی آب میں فائدہ بخش ہے۔ اور زہریلی ہوا کو دُور کرتی ہے۔ نیز شہوت تو ڑتی معدہ کو قوی کرتی باہ میں ہیجان پیدا کرتی۔ مزید منی ہے۔ قاطع بلغم اور مجلی معدہ ہوتی ہے۔ نیز اس کا بیج بہق کو دور کرتا ہے۔ اور اسے داء الثعلب پر رگڑا جائے تو بہت ہی فائدہ دیتا ہے۔ نمک کے ساتھ ملا کر استعمال کرنے سے مسوں کا قلع قمع کرتا ہے، اور مسہل دواء پینے کے بعد اسے سونگھا جائے تو قے اور متلی کو روکتا ہے۔ اور اُس دواء (مسہلہ) کی بو کو زائل کرتا ہے۔ جب اس کے پانی کا سعوط (ناک سے سڑکا کیا جائے تو) سر کو ہلکا کرتا ہے۔ کانوں میں ڈالنے سے ثقل سماعت اور کان بجنے، پیپ اور کان میں پانی پڑ جانے کو نافع ہے۔ اس کا آنکھوں میں سرمہ ڈالا جائے تو موتیا بند کو روکتا ہے۔ اور اگر اس کے بیجوں کو شہد میں پیس کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو سفیدی دور کرتا ہے اس کا مطبوخ کثیر الفداء ہے۔ اور یرقان۔ کھانسی اور خشکی صدر میں فائدہ بخش ہے۔ نیز پیشاب آور ہے۔ ملیّن ہے اور کتے کے کاٹے میں مفید ہے اگر زخم پر اس کے پانی میں نمک اور بیری کے پتے ملا کر طلا کیا جائے۔ اور جب اسے رکھا جائے تو بواسیر کا منہ کھولتا ہے۔

اس کی مضرت یہ ہے کہ دردِ شقیقہ اور سارے سر کا درد پیدا کرتا ہے مولدِ ریاح ہے۔ بینائی کو کمزور کرتا ہے زیادہ کھانے سے نسیان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور عقل خراب ہو جاتی ہے۔ منہ کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔ پاس بیٹھنے والے اور فرشتوں کو تکلیف دیتا ہے [۲]۔ پکا کر اور مار کر کھانا اس کے تمام مضرات کو

---

[۱]: بدبو کے باعث فرشتے اس سے دور بھاگتے ہیں۔

[۲]: کیونکہ اس سے منہ بدبودار ہو جاتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

دُور کر دیتا ہے۔

سنن میں مروی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے پیاز اور لہسن کے کھانے والے کو حکم دیا کہ ان دونوں کو پکا کر مارے لہ

باذنجان اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سفید اور ایک سیاہ۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ سرد ہے۔ یا گرم اور صحیح یہ ہے کہ یہ گرم ہے اور سودا، بواسیر، سدے۔ سرطان اور جذام پیدا کرتی ہے، رنگ کو بگاڑ کر سیاہ کرتی ہے۔ اور بوئے دہن کے باعث ضرر رساں ہے۔ اور سفید جو قدرے لمبی ہوتی ہے وہ ان نقائص سے مبرّا ہے ٢ہ

لہ: اس طرح اس کی بدبو ختم ہو جائے گی۔ پھر اس کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

٢ہ: امراض دادویہ میں یہ دونوں قسمیں حسب ضرورت و مصلحت استعمال ہوتی ہیں، لیکن سفید باذنجان جو معمولی نقائص سے مبرّا ہوتی ہے اس لیے وہ فائدہ بخش بھی ہے، اور امراض و علاج کے سلسلہ میں اس کا استعمال مفید اور حسب دل خواہ نتائج بھی پیدا کرتا ہے۔

لیکن، کوئی دوا بھی، خواہ اس کے خواص و فوائد سے متعلق معلومات کتنے ہی وسیع کیوں نہ ہوں بطور خود نہیں استعمال کرنی چاہیے، استعمال اور ترکیب استعمال ماہر طبیب سے رجوع کرنا ضروری ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف التاء

تمر (کھجور) صحیح روایت میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے ثابت ہے۔ کہ جو صبح کو سات تمر (کھجور) کھالے۔ ایک روایت کے لفظ یہ ہیں۔ کہ سات عالی کھجوریں کھالے۔ اسے اس دن زہر ضرر نہ دے گا۔ اور نہ جادو نقصان پہنچائے گا۔

نیز آپؐ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں۔ اس گھر والے بھوکے ہیں۔ نیز آپؐ سے کھجور کو مکھن کے ساتھ کھانا۔ اور کھجور کو روٹی کے ہمراہ اور تنہا کھانا ثابت ہے۔

یہ دوسرے درجہ میں گرم ہوتی ہے۔ کیا یہ پہلے درجہ میں تر بھی ہے؟ یا اس درجہ میں خشک ہے؟ اس کے متعلق دو قول ہیں۔

یہ مقوی جگر۔ ملین اور مقوی باہ ہوتی ہے، خصوصاً جب صنوبر کے ساتھ ملاکر استعمال کی جائے۔ اور خشونت حلق میں فائدہ بخش ہے۔ اور جو لوگ اس کے عادی نہ ہوں جیسے سرد علاقوں کے رہنے والے انہیں اس سے سدّے کی شکایت ہو جاتی ہے۔

یہ دانتوں کو تکلیف دیتی ہے۔ دردِ سر بڑھاتی ہے۔ اس کا مصلح بادام اور خشخاش ہیں اور یہ دیگر پھلوں کی نسبت بدن کے لیے غذائیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس کے اندر گرم تر جوہر غذا ہوتا ہے۔ اور خالی معدہ میں کھانے

besturdubooks.wordpress.com

سے کپڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔ کیونکہ اس کی حرارت میں قوت تریاقیہ پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جب اسے مسلسل خالی پیٹ کھایا جائے۔ تو کیڑوں کو کم کرتی ہے اور ختم کر کے انہیں ہلاک ہی کر دیتی ہے۔ اس طرح یہ ایک پھل۔ غذا، دوا۔ مشروب۔ شربتی سب کچھ ہے۔ ہر چیز کے فوائد اس میں موجود ہیں۔

تین (انجیر) حجاز اور مدینہ کے علاقہ میں انجیر نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کا تذکرہ حدیث میں نہیں آیا۔ کیونکہ وہاں کی زمین اس کے لیے سازگار نہیں، لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اس کی قسم کھائی ہے۔

اس کے منافع و فوائد کثیر ہیں۔ یہ گرم ہوتا ہے اس کے تر یا خشک ہونے میں دو قول ہیں۔ سب سے عمدہ انجیر وہ ہے۔ جس کا چھلکا پختہ ہو اور سفید ہو۔ گردے اور مثانہ کی ریت کو خارج کرتا ہے۔ زہر سے حفاظت کرتا ہے اور تمام پھلوں سے زیادہ غذائیت رکھتا ہے، خشونت حلق۔ سینہ۔ قصبۃ ریہ کو مفید ہے۔ جگر اور تلی کو صاف کرتا ہے۔ معدہ سے خلط بلغمی کا تنقیہ کرتا ہے اور بدن کے لیے عمدہ غذا ہے۔ ہاں اس میں یہ ضرر ضرور ہے کہ اگر اسے بکثرت استعمال کیا جائے۔ تو جوں پیدا کرتا ہے۔ اس کا گروا زیادہ اعلیٰ ہوتا ہے۔ اگرم مزاج والوں کو پیاس لگاتا ہے۔ اور تسکین بلغم کی وجہ سے پیدا ہونے والی پیاس کو بجھاتا ہے۔ مزمن کھانسی کو فائدہ بخش ہے۔ پیشاب کا ادرار کرتا اور جگر اور تلی کے سدے کھولتا ہے۔

تلبینہ یہ پسے جو کا پانی ہوتا ہے۔ اس کے فوائد بہت ہیں۔ اہل حجاز کے لیے آش جو سے یہ زیادہ فائدہ بخش ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الجیم

جمار یہ کھجور کا گودا ہوتا ہے۔ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر تھے کہ کھجور کا جمار پیش کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، دوسرے درختوں کی طرح یہ بھی ایک درخت ہے۔ مرد مومن کی طرح کہ اس کا پتہ نہیں گرتا (الحدیث)

جمار پہلے درجہ میں سرد خشک ہوتا ہے۔ زخموں کو مندمل کرتا ہے، اور نفث الدم، پیٹ کے امراض۔ مرۃ صفراء اور خون کے غلبہ میں نافع ہے۔

یہ ردی الکیموس نہیں ہے، اس میں غذائیت ہے، البتہ دیر بہضم ہے اس کا درخت منافع سے بھرپور ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مرد مومن کو اس سے تشبیہہ دی کہ خیر کثیر اور نفع بے شمار کا حامل ہوتا ہے۔

جبن (پنیر) سنن میں حضرت عبداللہ عمر رضؓ سے مروی ہے کہ تبوک میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں پنیر کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا۔ آپؐ نے چھری منگوائی۔ اُس کا نام لیا اور اسے کاٹا (ابو داؤد)

صحابہ رضؓ نے شام اور عراق میں بھی پنیر کا استعمال کیا ہے، تازہ پنیر جو نمکین نہ ہو معدہ کے لیے عمدہ غذا ہے۔ اعضائے معدہ کے لیے ملائم ہے۔ بدن کا گوشت بڑھاتا ہے۔ اعتدال کے ساتھ پیٹ کو نرم کرتا ہے، جو پنیر باسی ہو اس میں غذائیت کم ہوتی ہے، معدہ کو اس سے نقصان پہنچتا ہے۔ آنتوں کے لیے بھی ضرر رساں ہے۔ پرانا پنیر قبض پیدا کرتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

تازہ اور تپایا ہوا زخموں کو فائدہ دیتا اور اسہال بند کرتا ہے اور بہ سرد تر ہوتا ہے۔ اگر اسے بھلبھلا کر استعمال کیا جائے تو مزاج کے لیے زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ آگ اس کی تعدیل و اصلاح کر دیتی ہے اور اس کے جوہر میں لطافت اس کے ذائقہ اور رائحہ میں خوشگواری پیدا کر دیتی ہے۔ نمکین پنیر کی ایک خاصیت یہ ہوتی ہے کہ ہزل (دبلا کرنے والا) ہوتا ہے، پتھری پیدا کرتا ہے گردے میں بھی، علاوہ ازیں پرانا پنیر نمکین اور گرم خشک ہوتا ہے۔[1]

---

[1] پنیر عربوں کی خاص غذا ہے، اور ان کی قابلِ رشک صحت و تندرستی میں اس کے استعمال کو بھی دوسری چیزوں کے علاوہ بہت دخل ہے۔

دودھ سے جتنی چیزیں بھی بنتی ہیں ان میں سے کوئی چیز بھی اتنی نافع، سریع الاثر، مقوی اعصاب اور امعاء و احشاء نہیں ہے۔ جتنا پنیر، اس میں دودھ کی مضرت کوئی نہیں ہوتی، فائدے تمام کے تمام موجود ہوتے ہیں۔

آں حضرت ﷺ کی بنائی ہوئی کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اپنے اندر فوائد و منافع کے ذخیرے نہ رکھتی ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الحاء

حنا مد مہندی اس کی فضیلت میں احادیث ذکر ہو چکی ہیں۔ اور اس کے فوائد بھی بیان ہو چکے، جن کے اعادہ سے کچھ فائدہ نہیں۔

حبۃ السودا صحیحین میں حضرت ابی سلمہؓ سے ثابت ہے، انہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر یہ حبۃ السوداء استعمال کرنا واجب ہے کیونکہ اس میں سام کے سوا ہر مرض کے لیے شفاء ہے، اور سام موت کو کہتے ہیں۔

حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہا جاتا ہے۔ یہی کمون اسود ہے اور اسے کمون ہندی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اس میں بہت سے فوائد ہیں۔ یہ تمام سرد امراض میں فائدہ بخش ہے۔ اور بالعرض گرم خشک امراض میں بھی اس کا عمل دخل ہے۔ چنانچہ سرد تر ادویہ کی قوتِ موثر سرعت نفوذ کے باعث اسے مقام مرض تک پہنچا دیتی ہے۔ اگر کم مقدار میں استعمال کیا جائے۔

شونیز تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ نفخ دور کرتی ہے اور کدو دانہ کو خارج کرتی ہے برص چوتھ کا بخار اور حمی بلغمیہ میں مفید ہے۔ سدّوں کو کھولتی اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ رطوبت وفضلہ معدی کو خشک کرتی ہے، اور اگر اسے شہد میں کوٹ لیا جائے اور گرم پانی سے کھایا جائے تو گردوں اور مثانہ کی پتھری کو نکال دیتی ہے۔ نیز مدر بول وحیض ہے۔ اگر اسے چند ایام مسلسل

besturdubooks.wordpress.com

استعمال کیا جائے تو جو عورت دودھ کی کمی کی شاکی ہے اسے یہ شکایت نہیں رہتی اور اگر سرکہ میں گرم کرکے پیٹ پر اس کا طلاء کیا جائے تو کدو دانہ کو مارتی ہے ۔اگر تر یا خشک حنظل کے پانی یا جو شاندہ میں اسے گوندھ کر استعمال کرایا جائے تو کیڑوں کو خارج کرنے میں اس کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

نیز زکام باردیں نافع ہے۔ اگر کوٹ کر ایک دھجی میں باندھ کر اسے سونگھا جائے، اس کا تیل داءالجبہ، مسوں اور چھیلان کے لیے نافع ہے۔ اگر اسے پانی کے ساتھ ایک مثقال کی مقدار میں کھایا جائے تو بہر اور دمہ میں فائدہ بخش ہے۔ سرد دردِ سر میں اس کا ضماد دلیپ کرنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ اور اگر عورت کے دودھ میں اس کے سات دانوں کا نقوع تیار کرکے یرقان کے مریض کو اس کا سعوط (ناک سے سڑکا جائے) کرایا جائے تو اسے حد درجہ فائدہ دیتا ہے۔ اور اگر سرکہ میں اسے پکا کر سردی کے باعث دردِ دنداں والے کو کلی کرائی جائے تو نفع دے گا۔ اگر اسے پیس کر اس کا سعوط کرایا جائے تو موتیا بند کے آغاز میں فائدہ کرتا ہے۔ اور اگر سرکہ کے ہمراہ اس کا ضماد کیا جائے تو پھنسیوں اور تر خارش میں مفید ہے۔ اور زمن بلغمی ورموں اور ام صلیبہ میں نافع ہے۔ اس کے روغن کا سعوط لقوہ میں مفید ہے۔ نصف مثقال سے ایک مثقال تک کی مقدار میں پیا جائے تو کپڑے کے کاٹے میں نافع ہے۔ اگر اسے پیس کر روغن حبۃ الخضراء کے ساتھ ملا کر تین قطرے کان میں ٹپکائے جائیں تو سردی کے درد اور ہوا کے اثراتِ بد کو زائل کرتا ہے اور اگر سرکہ میں پیس کر برص بہق سیاہ میں اس کا طلاء کیا جائے تو نفع دے گا اور شفاء بخشے گا۔ اور اگر اسے پیس کر ہر روز دو درہم آب سرد کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ تو باؤلے کتے کے کاٹے سے فائدہ دیتا ہے اور ہلاکت سے مامون رکھتا ہے۔ بشرطیکہ ابھی پانی دیکھ کر ڈرنے کی حالت طاری نہ ہوئی۔ اور اگر اس کے روغن کا سعوط کیا جائے تو فالج اور کزاز سے حفاظت کرتا ہے۔ نیز اس کا مواد ختم کر دیتا ہے۔ اس کی دھونی دی جائے تو زہریلے کیڑوں کو بھگا دے گا۔ یہ بواسیر میں

besturdubooks.wordpress.com

فائدہ مند ہے اور اس کے فوائد شمار سے خارج ہیں، اور ان کی تحدید انسانی دسترس سے باہر ہے۔

اس کی خوراک دو درہم ہے۔

ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس کا بکثرت استعمال موجب ہلاک ہے۔

حریر (ریشم) اوپر کہیں گزر چکا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور عبدالرحمٰن بن عوف کو خارش کے باعث حریر استعمال کرنے کی اجازت دی تھی۔ اس کے فوائد اور اس کے مزاج کا ذکر ہو چکا۔ لہٰذا اب اعادے کی ضرورت نہیں۔

حرف ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ یہ وہ بیج (دانہ) ہے، جس سے علاج کیا جاتا ہے، اور یہی شفاء ہے جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ذکر ہوا ہے۔

یہ ایک بوٹی ہے جسے حرف کہا جاتا ہے اور عام لوگ اسے رشاد کہتے ہیں۔

ابو عبیدؒ فرماتے ہیں کہ ثفاء ہی حرف ہے۔

میں کہتا ہوں۔ وہ حدیث کہ جس میں اس طرف اشارہ ہوا ہے، ابو عبیدؒ وغیرہ کی روایت ہے، جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

دو امور میں شفاء ہے۔ ثفاء اور صبر میں۔

ابو داؤدؒ نے اسے مراسیل میں روایت کیا ہے۔

یہ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے، اور مسخن ہے تیز پیٹ کی تلیین کرتی۔ کیڑوں اور کدو دانہ کو خارج کرتی ہے۔ تلی کے ورم کو تحلیل کرتی، محرک باہ ہے۔ ترخارش اور قوباء کو مفید ہے۔ اگر اسے شہد میں ملا کر ضماد کیا جائے تو تلی کے ورم کو دور کرتی ہے، نیز تمام بدن میں استرخاء کو نافع ہے۔ قوت باہ میں اضافہ کرتی اور بھوک لگاتی ہے۔ ربو، تنگی نفس اور سختی طحال میں مفید ہے۔ پھیپھڑے کو صاف کرتی ہے۔ مدر حیض ہے۔ عرق النساء اور درد سرین میں فائدہ بخش ہے۔ جب اسے پیس کر پیا جائے۔ تو برص میں فائدہ دیتی ہے۔ جب سرکہ کے ساتھ ملا کر برص یا بہق پر طلاء کیا جائے تو

besturdubooks.wordpress.com

دونوں امراض میں نافع ہے۔ نیز سردی اور بلغم کے باعث درد سر میں فائدہ مند ہے۔ جالینوس کا قول یہ ہے کہ اس کی قوت دانہ خردل کے برابر ہے۔ اس لیے ان تمام امراض میں نافع ہے، جن میں خردل مفید ہے۔ خردل کی طرح یہ بھی اخلاط غلیظہ کو قلع کرتی ہے۔

حلبہ (میتھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی مکہ میں عیادت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس کے لیے کوئی طبیب بلاؤ۔

چنانچہ حارث بن کلدہ کو بلایا گیا، حارث نے انھیں دیکھ کر کہا، خطرہ کی کوئی بات نہیں ہے ان کے لیے "فریقہ" تیار کرو۔ یہ میتھی اور تر جوہ کھجوروں سے تیار کیا جاتا ہے، دونوں کو پکا لیتے ہیں پھر انھیں گھونٹ گھونٹ کر کے پیتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا، اور شفایاب ہو گئے۔

میتھی دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے۔ جب اسے پانی میں پکایا جائے تو حلق، سینہ اور پیٹ کو نرم کرتی ہے۔ اور کھانسی، خشونت، ربو اور تنگی تنفس کو سکون بخشتی ہے۔ باہ میں زیادتی کرتی ہے۔ نیز یہ ریح، بلغم اور بواسیر کے لیے از حد نافع ہے اور امعاء میں واقع کیموس کی تھریر کرتی ہے۔ سینہ سے بلغم کو دور کرتی ہے۔ پھوڑوں اور امراض ریہ میں فائدہ بخش ہے۔ اسی وجہ سے اسے گھی وغیرہ سے مخلوط کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

جب اسے پانچ درہم کی مقدار میں پیا جائے تو مدر حیض بھی ہے۔ جب اسے پکایا جائے، اور اس کے مطبوخ سے بال دھوئے جائیں تو انہیں لہر دار بناتی ہے۔ اور جب اسے سرکہ میں مخلوط کر کے ورم طحال پر ضماد کیا جائے تو اسے تحلیل کرتی ہے۔ اور اگر اس کے روغن کو موم میں ملا لیا جائے تو سردی کے باعث بدن جو پھٹنے لگتا ہے اس کیفیت کو دور کر دیتی ہے۔

اس کے گرم پانی میں اگر عورت بیٹھ جائے تو ورم کے باعث جو درد رحم ہو وہ دور ہو جاتا ہے۔ سینہ کا بلغم نکالتی ہے، معدہ کو نافع ہے، کھانسی دور کرتی ہے اس کے منافع اور فوائد بہت ہی زیادہ ہیں جو بیان سے باہر ہیں۔

قاسم بن عبدالرحمن سے منقول ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میتھی سے شفا حاصل کرو۔

بعض اطباء کا کہنا ہے کہ اگر لوگوں کو میتھی کے فوائد کا علم ہوتا۔ تو اسے سونے کے بھاؤ بھی خرید لیتے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الخاء

خبز (روٹی) صحیحین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے ثابت ہے۔ زمین قیامت کے روز ایک روٹی کی مانند ہوگی جسے (اللہ) جبار اپنی ہتھیلی میں رکھ لے گا۔

سنن ابی داؤد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔انہوں نے فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو سب سے محبوب کھانا روٹی کا ثرید تھا۔ ثرید ایک چوُرا سا ہوتا ہے۔

سنن ابی داؤدؒ میں حضرت ابن مرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایک سفید گندم کی روٹی گھی اور دودھ چوپڑی ہوتی ہو۔

چنانچہ ایک آدمی اٹھا، اور تیار کرکے خدمتِ اقدس میں لے آیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ گھی کسی برتن میں تھا؟ اس نے عرض کیا گوہ کے مشکیزہ میں۔

آپؐ نے فرمایا، اسے اٹھا لے جاؤ۔

روٹی کی بہترین قسم خمیری اور گوندھی ہوئی ہوتی ہے۔ پھر تنور کی روٹی تمام اقسام سے اعلیٰ ہے اس کے بعد تیسرا درجہ کوئلوں پر پکائی ہوئی روٹی کا ہوتا ہے۔ اور سب سے عمدہ اور اعلیٰ قسم نئی گندم کی روٹی ہے۔ تغذیہ سے بھرپور میدے کی روٹی ہوتی ہے لیکن دیر سے ہضم ہوتی ہے، کیونکہ اس میں سبوس گندم (پھوس) بہت کم ہوتا ہے۔ اسے خبز حواری بھی کہا جاتا ہے۔

سب سے عمدہ وقت روٹی کھانے کا دن کا آخری حصّہ ہے، جس روز پکائی

besturdubooks.wordpress.com

جائے۔ اور نرم روٹی زیادہ ملین مغزی اور مرطب ہوتی ہے اور بہت جلد معدہ سے اتر جاتی ہے، اور خشک اس کے برعکس اثرات رکھتی ہے۔

گندمی روٹی کا مزاج دوسرے درجے کے وسط میں گرم اور رطوبت و یبوست میں معتدل ہوتا ہے۔ اور اگر آگ زیادہ ہو تو یبوست غالب آجاتی ہے۔ ورنہ رطوبت غالب رہتی ہے۔ گندم کی روٹی میں یہ وصف ہے کہ یہ تیزی سے موٹا پا لاتی ہے۔ نانِ و نطائف خلطِ غلیظ پیدا کرتا ہے اور نانِ فتیت نفخ پیدا کرتی اور دیر ہضم ہوتی ہے۔ دودھ میں آمیزکی ہوئی سدے پیدا کرتی اور دیر میں معدہ سے اترتی ہے۔

جو کی روٹی سرد خشک درجہ اول میں اور گندم کی روٹی سے کم غذائیت رکھتی ہے۔

خل (سرکہ)

صحیح مسلمؒ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھر میں تشریف لائے اور سالن طلب فرمایا، عرض کیا گیا، اور تو کچھ نہیں، البتہ سرکہ موجود ہے۔ آپؐ نے وہی منگوا کر کھانا شروع کر دیا، اور ارشاد فرمایا۔

بہترین سالن سرکہ ہے، بہترین سالن سرکہ ہے۔

سنن ابنِ ماجہؒ میں حضرت ام سعیدؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نے فرمایا) بہترین سالن سرکہ ہے۔ اے اللہ سرکہ میں برکت دے، اور جس گھر میں سرکہ ہو اس میں فقر نہیں۔

سرکہ حرارت و برودت دونوں صفات سے مرکب ہے البتہ برودت غالب ہے۔ اور تیسرے درجہ میں خشک ہے۔ شدید ترین مجفف ہے۔ اور مادوں کو گرنے سے روکتا اور طبیعت کو لطیف کرتا ہے اور خمری سرکہ التہاب معدہ میں مفید ہے۔ صفراء کو کاٹتا ہے اور قاتل ادویہ کا ضرر دور کرتا ہے خوق اور دودھ اگر معدہ میں منجمد ہو جائے تو اسے تحلیل کرتا ہے۔ تلّی کو نافع ہے اور معدہ کی دباغت کرتا ہے۔ پیٹ کو درست کرتا اور پیاس دور کرتا ہے۔ اور کہیں ورم ہو

besturdubooks.wordpress.com

رہا ہے تو اسے روک دیتا ہے معین ہضم، دافع بلغم، ملطف اغذیہ غلیظہ ہے نیز خون کو رقیق کرتا ہے۔

خلال اس کے متعلق دو حدیثیں مروی ہیں لیکن وہ ثابت نہیں۔ ایک ابو ایوب انصاری رضؓ کی ہے۔

کھانے کے بعد خلال کرنے والے کتنے اچھے لوگ ہیں، فرشتوں پر اس سے زیادہ گراں کوئی چیز نہیں کہ منہ میں غذا کا کچھ حصّہ باقی رہ جائے (اور بدبو پیدا کرے۔

اس حدیث کے ایک راوی دراصل بن سائب ہیں جنہیں بخاریؒ اور رازیؒ منکر الحدیث قرار دیتے ہیں۔

نسائی اور رازی نے متروک الحدیث کہا ہے۔

دوسری حدیث ابن عباس کی ہے اس کے ایک راوی محمد بن عبدالملک تھے جو حدیث گھڑ لیا کرتے تھے اور کذاب تھے۔

بہرحال خلال کرنا دانتوں اور مسوڑوں کے لیے فائدہ بخش ہے۔ خلال کا استعمال صحت کی حفاظت کرتا ہے اور ضعف کے سبب تغیرات کو نافع ہے۔ سب سے بہتر خلال زیتون اور داخلہ کی لکڑیوں کا ہوتا ہے لیکن سرکنو رے۔ آس، ریحان اور بادروج کی لکڑی کا خلال مضر ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الثاء

صحیح روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپؐ نے دعا فرمائی اللھم اغسلنی من خطایای بالماء والثلج والبرد یعنی اے اللہ میرے گناہوں کو پانی۔ برف اور ٹھنڈ سے دھو دے۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ کہ مرض کا ضد سے علاج کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خطاؤں میں گرمی اور جلن ہوتی ہے۔ جو برف۔ سردی اور سرد پانی کی ضد ہے۔ اور یہ نہیں کہا جاتا۔ کہ گرم پانی سے دور کرنے میں زیادہ بہتری ہے کیونکہ سرد پانی سے صلابت جسم اور تقویتِ بدن کا فائدہ بھی ہوتا ہے، جو کہ گرم پانی میں نہیں ملتا۔ اور خطائیں میل اور ارخاء پیدا کرنے کا موجب بھی ہوتی ہیں۔ پس مطلوب یہ ہے کہ ایسی چیز سے علاج کیا جائے۔ جو قلب کی طہارت اور صلابت کا کام دے سکے۔ چنانچہ سرد پانی۔ برف اور ٹھنڈک کا ذکر فرمایا۔

البتہ برف معدہ اور اعصاب کو ضرر رساں ہے۔ اور اگر انتوں میں حرارت مفرطہ کے باعث درد ہو تو اسے سکون بخشتی ہے۔

ثوم (لہسن) یہ پیاز کے قریب قریب ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ اسے مار کر کھانا چاہیے آپؐ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس میں لہسن تھا۔ آپؐ نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی طرف بھیج دیا۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ خود اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ اور میری طرف بھیجتے ہیں؟

لہ تاکہ اس کی بد بو ختم ہو جائے۔

besturdubooks.wordpress.com

آپ نے فرمایا! میں الیسی ذات[1] سے سرگوشی کرتا ہوں۔ جس سے تو نہیں کرتا۔

لہسن چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے۔ سخت ترین تسخین کرتا ہے۔ اور از حد مجفف ہے۔ بارد مزاج والوں کے لیے نافع ہے۔ بلغمی مزاج کو بھی فائدہ دیتا ہے، جس شخص کو فالج کا خطرہ ہو اس کے لیے بھی مفید ہے۔

جب اسے سرکہ۔ نمک اور شہد کے ساتھ ملا کر کوٹ لیا جائے، پھر بوسیدہ ڈاڑھ پر رکھا جائے۔ تو اسے توڑ کر گرا دیتی ہے، ڈاڑھ پر رکھنے سے درد کو تسکین ہو جاتی ہے۔ اور اگر دو درہم کی مقدار میں لے کر اسے آب شہد کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ تو بلغم اور کیڑوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔

اگر اسے شہد میں ملا کر بہق پر لگایا جائے تو فائدہ مند ہے۔

اس کا ضرر یہ ہے کہ اس سے دردِ سر پیدا ہوتا ہے۔ دماغ اور آنکھوں کو نقصان دیتا ہے، بینائی اور باہ کو کمزور کرتا ہے۔ صفرا میں ہیجان پیدا کرتا ہے اور پیاس لگاتا ہے[2]۔ بوئے دہن پیدا کرتا ہے۔ لیکن برگ سداب چبانے سے اس کی بدبو زائل ہو جاتی ہے۔

---

[1]! مراد ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

[2]! طبِ جدید (ڈاکٹری) نے بھی لہسن کے بے شمار فوائد تسلیم کیے ہیں، اور بلڈ پریشر کے مریضوں کے لیے تو اسے اکسیر قرار دیا ہے۔ اور فالج بلڈ پریشر ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

[3] یہ ضرر اسی وقت ہے اگر بکثرت استعمال کیا جائے، اعتدال کے ساتھ اس کا استعمال تریاقی فوائد رکھتا ہے۔

لہسن ایسی چیز ہے جس کے بے شمار طبی فوائد کو ہر زمانے میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اور ہر طرزِ علاج نے اس کی افادیت اور اہمیت محسوس کی ہے، ویدک، طب اور ڈاکٹری سب ہی اس کے ثنا خواں ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

ثرید صحیحین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ آپ نے فرمایا! عائشہ رضؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید تمام کھانوں سے افضل ہے۔

یہ مرکب ہوتا ہے۔ روٹی اور گوشت سے اسے ترکیب دیا جاتا ہے۔ اور روٹی تمام کھانوں سے اعلیٰ اور گوشت سالنوں کا سردار ہے، جب یہ دونوں جمع ہوجائیں تو ان کی افضلیت میں اختلاف ہی نہیں رہ جاتا۔ ان دونوں کی افضلیت میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ گوشت افضل اور اعلیٰ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الدال

دُہن (روغن) ترمذیؒ نے کتاب الشمائل میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر کثرت سے تیل لگایا کرتے تھے اور ڈاڑھی میں کنگھی بھی فرماتے اور اکثر (سر پر) ایک کپڑے کا ٹکڑا رکھے رہتے،

تیل مسامات کو بند کرتا ہے۔ اور تحلیل ہونے والے مادوں کو روکتا ہے۔ اگر گرم پانی سے غسل کرنے کے بعد اسے استعمال کیا جائے۔ تو جسم کے لیے موزوں اور مرطب ہے۔ بالوں پر لگایا جائے۔ تو انہیں حسین اور طویل بناتا ہے، مرض حصبہ میں مفید ہے۔ اور اکثر امراض میں فائدہ مند ہے۔

ترمذیؒ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے۔ کہ زیتون کا تیل کھاؤ اور (بدن) پر مالش کرو، اور عنقریب انشاءاللہ اس کا تذکرہ آئے گا۔

گرم ممالک مثلاً حجاز وغیرہ میں حفظِ صحت کے لیے (زیتون) کا تیل ایک نہایت ہی ضروری جزو ہے اور ان کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ البتہ سرد علاقہ کے رہنے والے اس کے محتاج نہیں۔

مفرد تیلوں میں سب سے اعلیٰ زیتون کا تیل ہے۔ پھر گھی۔ پھر تلوں کا تیل۔ اور مرکب تیلوں میں بعض سرد تر ہیں جیسے روغن بنفشہ جو درد سر کو نافع ہے اور نیند نہ آنے والے مریضوں کو مفید ہے، خوب نیند آتی ہے، دماغ کے لیے مرطب ہے۔ درد شقیقہ غلبہ یبوست اور خشکی میں فائدہ بخش ہے اور خارش اور خشک کھجلی میں مالش کرنے سے فائدہ دیتا ہے۔

بعض تیل گرم تر ہوتے ہیں۔ جیسے روغن بان ہوتا ہے یہ اس کے پھولوں سے

besturdubooks.wordpress.com

بیل سے نہیں نکالا جاتا۔ بلکہ روغن پستہ کی طرح اس کے سفید دانوں میں سے نکالا جاتا ہے۔ اس میں روغن کی مقدار کافی ہوتی ہے اور چربی صلابتِ اعصاب کے لیے اور اعصاب ملائم کرنے کے لیے فائدہ بخش ہے۔ نیز داغوں، دھبوں اور بہق، جیسے جلدی امراض میں فائدہ دیتا ہے۔ بلغمِ غلیظ کا مسہل ہے، نیز اعصاب کے لیے حرارت بخش ہے، گردے کی سردی اور تقطیر بول کے لیے بھی ہے سر اور منہ پر اس کا لگانا مفید اثرات پیدا کرتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الذال

ذریرہ صحیحین میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے۔
حجتہ الوداع میں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے لباس اور حرام میں اپنے ہاتھوں سے ذریرہ کی خوشبو لگائی۔

ذریرہ اور اس کے فوائد و حقیقت کے متعلق بحث گذر چکی ہے۔ اس لیے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

ذباب (مکھیؔ) متفق علیہ حدیث میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی روایت میں گذر چکا ہے کہ جب مکھی کھانے میں گر جائے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسے کھانے میں ڈبونے کا حکم دیا ہے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے جو دوسرے پر کی سمیّت کے لیے تریاق کا حکم رکھتی ہے۔

ذھب (سونا) ابوداؤد اور ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عرفجہ رضؓ بن اسعد کو اس کے استعمال کی اجازت دی جب یوم الکلاب کے موقع پر ان کی ناک کٹ گئی تھی۔ اور انہوں نے چاندی کی ناک بنوالی تھی۔ لیکن اس میں بدبو پیدا ہو گئی۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے انہیں سونے کی ناک لگوانے کا حکم دیا۔

اس حدیث کے سوا حضرت عرفجہ رضؓ کے متعلق کچھ مروی نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

سونا دُنیا کی زینت ۔ موجود کا طلسم ۔ دلوں کے لیے مقوی اور مفرح اور زمین پر اللہ کا ایک راز ہے اس کے مزاج میں تمام کیفیات رہتی ہیں، نیز اس میں لطیف سی حرارت ہوتی ہے۔ اور تمام لطیف معجونوں اور مفرحات میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ علی الاطلاق تمام معدنیات سے زیادہ لطیف اور اعلیٰ ہے۔ اس کی خاصیت یہ ہے۔ کہ جب اسے زمین میں دفن کر دیا جائے۔ تو مٹی اسے نقصان نہیں پہنچاتی ۔ اور نہ اس میں کمی کرتی ہے ۔ جب اس کے سفوف کو ادویہ میں ملایا جائے تو ضعفِ قلب اور سودا کے باعث لرزہ کے مرض کو دور کرتا ہے ۔ نیز (مراقی) کیفیات غم و حزن اور عشق میں نافع ہے ۔ بدن کو فربہ اور قوی کرتا ہے ۔ یرقان کو دُور کر کے رنگ نکھارتا ہے ۔ جذام اور تمام امراض سوداوی اور دردوں میں فائدہ بخش ہے اور جسے کوئی ایسی تکلیف ہو۔ جس میں داغنے کی حاجت ہو۔ تو اس دھات سے داغنے کے باعث آبلے نہیں بنتے۔ اور داغ کی جگہ تیزی سے شفایاب ہو جاتی ہے ۔

اگر اس کی سلائی سے سرمہ ڈالا جائے تو آنکھ کو قوت ملتی ہے ۔ یہ اس کے لیے مجلّی اثر رکھتا ہے ۔

صحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے ۔

اگر ابن آدم کے پاس ایک وادی سونے کی ہو تو وہ دُوسری طلب کرے گا۔ اور اگر اس کے پاس دوسری بھی آجائے ! تو تیسری طلب کرے گا ۔ اور ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے والوں پر اللہ تعالےٰ بھی (رحمت) سے رجوع فرماتا ہے ۔

یہ دھات اہلِ زمین اور روزِ قیامت کی عظیم کامرانی کے درمیان بہت بڑی رکاوٹ ہے ۔ اور سب سے بڑا ذریعہ ہے جس کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی ہوئی ۔ اقربا میں پھوٹ پڑی ۔ خون بہائے گئے ۔ محرمات کو حلال سمجھا گیا، حقوق مارے گئے اور بندوں پر ظلم و ستم ہوئے ۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الراء

رطب (تر کھجور)

اللہ تعالے نے حضرت مریم علیہا السلام سے فرمایا!
وھزی الیک بجذع النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا۔
ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اس سے گریں گی تجھ پر پکی کھجوریں۔ اب کھا اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔

صحیحین میں حضرت عبد اللہ بن جعفر سے مروی ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ ککڑی تر کھجوروں کے ہمراہ کھا رہے تھے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت انس سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند تر کھجوروں (رطب) کے ساتھ نماز پڑھنے سے قبل روزہ افطار فرماتے تھے۔ اور اگر رطب نہ ہوتی تو تمر (خشک) کھجور تناول فرمالیتے اور اگر خشک کھجور بھی نہ ہوتی تو پانی کے چند گھونٹ نوش فرمالیتے۔

تر کھجوروں کا مزاج پانی کے مطابق ہوتا ہے، یہ گرم تر اور سرد معدہ کے لیے مقوی اور اس کے مطابق ہوتی ہے۔ باہ کو قوت دیتی اور بدن میں تازگی پیدا کرتی، اور بارد مزاجوں کے موافق ہے۔ کثیر مقدار میں غذائیت رکھتی ہے یہ تمام پھلوں سے زیادہ عمدہ پھل ہے، جو اہل مدینہ اور اس جیسے علاقوں کے موافق ہے۔ جہاں یہ پھل ہوتا ہو بدن کے لیے از حد نافع ہے اور اگر انسان

besturdubooks.wordpress.com

اس کا عادی نہ ہو۔ تو جسم میں تیزی سے منتفق ہو جاتی ہے اور خراب قسم کا خون پیدا کر دیتی ہے۔ اکثر اس سے دردِ سر اور سودا پیدا ہو جاتا ہے۔ دانتوں کی ضرر رساں ہے۔ سکنجبین وغیرہ سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

افطار کرتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کا کھجور کھانا، پانی پینا ایک قسم کی لطیف تدبیر ہے۔ روزے کی حالت میں معدہ غذا سے خالی ہوتا ہے اور جگر کو ایسی غذا نہیں ملتی کہ اُسے جذب کر سکے۔ اور اعضاء کی طرف بھیج سکے۔ شیرینی تیزی سے جگر کی طرف پہنچتی ہے، اور جگر بھی اسے محبوب رکھتا ہے۔ خصوصاً جب تر کھجور ہو گی۔ تو جگر کا شوق قبولیت بھی تیز ہو جائیگا۔ چنانچہ دوسرے قویٰ کو اس سے خوب فائدہ حاصل ہو گا۔ لیکن اگر یہ نہ ہو۔ تو خشک کھجوریں ہی سہی جو شیریں ہیں اور مغذی بھی ہیں۔ لیکن اگر یہ بھی نہ ہوں۔ تو پانی کے چند گھونٹ جو التہاب معدہ اور روزے کی حرارت کو بجھا دیں۔ تاکہ اس کے بعد انسان کھانا کھانے کے لیے تیار ہو جائے۔ اور (کھانے کی) اشتہا پیدا ہو جائے۔

ریحان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

فاما ان کان من المقربین ہ فروح و ریحان و جنت نعیم۔

(سو جو اگر وہ مردہ ہوا مقرب لوگوں میں تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا) اور دوسری جگہ فرمایا!

والحب ذوالعصف والریحان۔

(اور اسی میں اناج ہے جس کے ساتھ بھس ہے اور پھول خوشبودار)

صحیح مسلم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہے جسے ریحان پیش کیا جائے۔ وہ اسے رد نہ کرے۔ کیونکہ یہ وزن میں ہلکا اور اچھی خوشبو والا ہوتا ہے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت اسامہ رضؓ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا!

خبردار جنت کے لیے تیار رہو کیونکہ جنت کو کوئی خطرہ نہیں، کعبہ کے رب

besturdubooks.wordpress.com

کی قسم وہ ایک نور ہے جو جگمگا رہا ہے۔ اور وہاں ریحان ہیں جو ہل رہے ہیں، اور پختہ محل ہے اور بہتی نہر ہے۔ اور پکی ہوئی کھجوریں اور حسین و جمیل بیویاں، اور کثرت سے زیورات ہیں اور ایسا مقام جو ابد تک سلامتی کے گھر میں ہے۔ پھل والا سبزہ زار۔ انعامات واکرامات کا قیام۔ بلند و بالا جگہ ہیں۔

(صحابہؓ) نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ہاں! ہم اس کے لیے تیار ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: کہو۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

لوگوں نے عرض کیا، انشاء اللہ۔

ہر خوشبو دار بوٹی کو ریحان کہا جاتا ہے، چنانچہ ہر علاقہ کے لوگ اُسے مخصوص نام سے یاد کرتے ہیں۔ اہلِ مغرب اُسے آس کہتے ہیں عرب اسے ریحان کہتے ہیں۔ اہلِ عراق اور شام کے لوگ اُسے حبق کا نام دیتے ہیں۔

اُس کا مزاج پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں گرم ہوتا ہے، یہ اسہال صفراء کو روکتا ہے۔ گرم تر بخار میں گرم ہوتا ہے، یہ اسہال صفراء کو روکتا ہے گرم تر بخار میں نافع ہے۔ اسے سونگھا جائے، تو تفریح قلب میں از حد مفید ہے۔ اس کا سونگھنا وباء میں فائدہ بخش ہے، اسی طرح اسے گھر کے فرش پر بکھیرنا بھی مذکورہ فائدہ دیتا ہے۔

جب اس کے پتّوں کو کوٹ کر سرکہ میں ملاکر سر پر رکھا جائے تو نکسیر کو روکتا ہے۔ جب اس کے خشک پتوں کو کوٹ کر مرطوب زخموں پر اس کا سفوف ڈالا جائے تو فائدہ دیتا ہے۔

جب اس کے مطبوخ میں مریض بیٹھے تو کانچ نکلنے اور خروجِ رحم اور استرخاءِ مفاصل میں فائدہ مند ہے، جب ٹوٹی ہوئی ہڈی پر اس کا سفوف ڈالا جائے، جس پر ابھی گوشت نہ آیا ہو۔ تو نفع بخش ہے۔ نیز اس کے بھوسی، مرطوب زخموں پھنسیوں کو فائدہ دیتی اور اور گرتے ہوئے بالوں کو روکتی اور سیاہ کرتی ہے۔ اس کا بیج سینہ اور پھیپھڑے کے نفث الدم (خون تھوکنا) میں مفید ہے، معدہ

besturdubooks.wordpress.com

کو صحت دیتا ہے، اس کی جڑ سے خلال کرنا مضر ہے۔ اس لیے اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

رمان (انار) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فیھما فاکھۃ۔ نخل و رمان: (ان دونوں میں پھل اور کھجور اور انار ہیں) حضرت ابن عباسؓ سے موقوف اور مرفوع روایت ہے کہ تمہارے یہاں کا ہر انار جنت کے دانہ انار کا پیوند ہے۔ حرب وغیرہ نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا! انار کو اس کے شحم سمیت کھاؤ۔ کیونکہ وہ معدہ کی دباغت کرتی ہے۔

انار شیریں گرم تر اور معدہ کے لیے نہایت مقوی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں لطیف سی قبض کی صفت ہے۔ حلق، سینہ، اور پھیپھڑے کے لیے نافع ہے۔ کھانسی میں نہایت عمدہ ہے۔ اس کا آب ملین اور مغذی ہے، اس میں غذائیت قلیل مقدار میں ہے لیکن رقت اور لطافت کے باعث اس کا تحلل بڑی سرعت سے ہوتا ہے، بخار کی حالت میں مفید نہیں۔ اس میں ایک عجیب وصف ہے کہ جب اسے روٹی کے ہمراہ کھایا جائے۔ تو کھانے کو معدہ میں خراب ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ کھٹا انار قابض لطیف التہاب معدہ میں نافع ہے۔ اور دوسری ادویہ کی نسبت زیادہ اور ادرار بول کرتا ہے۔ مسکن صفراء صفرا۔ قاطع اسہال ہے اور قے کو روکتا ہے، حرارتِ جگر کو بجھاتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الزاء

زیت (زیتون) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ
لا غربیۃ یکاد زیتھا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار۔

یعنی! تیل جلتا ہے اس میں ایک برکت کے درخت کا وہ زیتون ہے نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف قریب ہے اس کا تیل روشن ہو جائے اگرچہ نہ لگی ہو اس میں آگ۔"

ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، کہ آپؐ نے فرمایا! زیتون کا تیل کھاؤ اور اس کی مالش بھی کرو۔

کیونکہ یہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔ اور بیہقیؒ و ابن ماجہؒ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے،

زیتون کا مزاج درجہ اوّل میں گرم تر ہے، یہ سمیات کا دافع پیٹ کے امراض میں مفید ہے اور کیڑوں کو خارج کرتا ہے۔ پرانا زیتون زیادہ سخن اور محلل ہوتا ہے، اس کی تمام انواع بشرہ کو نرم کرتی اور بڑھاپے کو دُور کرتی ہیں، نمک آمیز آب زیتون جل جانے کے باعث آبلے کو روکتا ہے، مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے، اس کے فوائد حد بیان سے باہر ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

زبد (مکھن) سنن ابی داؤدؒ میں بشر سلیمیؓ کے دونوں بیٹوں سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، ہم نے ان کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔

مکھن گرم تر ہے۔ اس میں نفح و تحلیل کے فوائد بکثرت ہیں، عورتوں اور بچّوں کے جسمی اورام کو فائدہ بخش ہے۔ اگر اسے بچّے کے دانتوں کی جڑ پر لگایا جائے، تو دانت جلد نکل آتے ہیں،

کھانے کی اشتہا کم کر دیتا ہے۔ شہد اور کھجور اس کے مصلح ہیں۔

زبیب (کشمش) اس کے متعلق دو احادیث مروی ہیں، لیکن وہ صحیح نہیں کشمش پہلے درجہ میں گرم تر ہے اور اس کا مغز (دانہ) سرد خشک ہے، اور یہ انگور کے مانند ہے، اگر شیریں سے حاصل کیا جائے تو گرم تر اثر رکھتا ہے، اور کھٹے سے حاصل کیا جائے تو قابض اور سرد ہوتا ہے، جب اس کا گودا (پوست وغیرہ) کھایا جائے۔ تو قصبہ الریہ (پھیپھڑہ کی نالی) کو مفید ہے۔ نیز کھانسی درد گردہ، مثانہ کو نافع ہے۔ شیریں کشمش مقوی معدہ، جگر اور طحال ہے، دردِ حلق اور سینہ، پھیپھڑے اور گردہ اور مثانہ کے درد کے لیے فائدہ بخش ہے، اور سب سے بہتر یہ ہے کہ اسے بیج کے بغیر ہی کھایا جائے۔ اس صورت میں یہ ایک صالح غذا ہے اور خشک کھجور کی طرح سدّے پیدا نہیں کرتا، نیز قوتِ حافظہ کے لیے فائدہ مند ہے۔ امام زہریؒ فرماتے ہیں، جو حدیث حفظ کرنا چاہے۔ تو اسے زبیب کھانا چاہیے۔

زنجبیل (سونٹھ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ویسقون فیھا کاساً کان مزاجھا زنجبیلا۔ (اور یہ لوگ پلائے جائیں گے وہاں وہ پیالہ جس کا مزاج سونٹھ والا ہوگا) ابو نعیمؒ نے کتاب الطب النبوی میں حضرت ابی سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ شاہِ روم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زنجبیل کی ایک تھیلی ہدیۃً بھیجی، آپؐ نے ہر آدمی کو ایک ایک ٹکڑا

besturdubooks.wordpress.com

کھلایا۔ اور مجھے بھی ایک ٹکڑا دیا،

زنجبیل دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے میں تر ہوتا ہے، مسخن اور کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ملیّن ہے۔ سردی اور تری کے باعث پیٹ میں واقع ہونے والے سدّوں کے لیے نافع ہے۔ انتڑیوں اور معدہ میں ریاح غلیظہ کی تحلیل کرتا ہے۔ اور عمومی طور پر سرد مزاج معدہ اور جگر کے لیے نافع ہے۔ بلغم کی تحلیل اور تنقیح کے لیے معجونوں میں بھی اسے ڈالا جاتا ہے۔ اور گرم خشک ہوتا ہے۔ مہیج باہ اور مزید منی ہے۔ معدہ وجگر کی تسخین کرتا ہے۔ بلغم چھانٹتا ہے۔ جگر و معدہ کی برودت دُور کرتا ہے۔ رطوبات کو زائل کرتا ہے، ثقیل اور بارد، ماکولات کا ضرر اس سے رفع ہو جاتا ہے۔[1]

---

[1] طب اسلامی، جو غلط طور پر طب یونانی کے نام سے زبان زد خلائق ہے، زنجبیل کے فوائد سے معمور ہے، ویدک میں بھی اس کے فوائد کا فیاضی کے ساتھ اعتراف کیا گیا ہے، جدید ڈاکٹری بھی اس کے منافع کا اقرار کرتی ہے۔ اور تجربہ بھی اس پر شاہد ہے کہ امراض معدہ اور امعاء واحشا۔ میں اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں، حد شمار سے خارج ہیں۔

لیکن یہ ہو، یا کوئی اور چیز، ان سب چیزوں کے استعمال میں بنیادی طور پر جو چیز ملحوظ رکھنی چاہیے، وہ ہے اعتدال، اگر اعتدال سے کام نہ لیا جائے تو مفید سے مفید چیز بھی زہر بن سکتی ہے، اور اس سے جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، جو لوگ اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہیں، وہ خدا کی پیدا کی ہوئی ان چیزوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہیں، اور جو انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں، وہ بیماری اور علالت کی صورت میں اس کی قیمت ادا کرتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف السین

سنا سنا اور سنوت کے متعلق گذر چکا ہے۔

سفرجل ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں روایت درج کی ہے کہ طلحہؓ کہتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے ہاتھ میں سفرجل تھا، آپ نے فرمایا! اے طلحہؓ یہ لو کیونکہ یہ دل کو قوت دیتا ہے۔

یہ سرد اور قابض ہوتا ہے۔ معدہ کے لیے اچھی چیز ہے۔ شیریں سفرجل سرد خشک ہوتا ہے اور اعتدال کی طرف مائل ہوتا ہے۔ البتہ کھٹا سخت سرد خشک ہوتا ہے، سفرجل کی تمام انواع پیاس اور قے کو سکون بخش ہیں۔ مدر بول اور زخم امعاء نفث الدم اور ہیضہ میں مفید ہے۔ نیز ابکائیاں آنے میں فائدہ بخش ہے۔ جب اسے کھانے کے بعد استعمال کیا جائے۔ تو تبخیر کو روکتا ہے۔ اس کا بکثرت استعمال اعصاب کے لیے مضر ہے۔ نیز قولنج پیدا کرتا ہے۔ سب سے عمدہ صورت یہ ہے کہ اسے بھون کر یا شہد میں پکا کر کھایا جائے۔ اس کے حبوب خشونت حلق و قصبہ الریہ (پھیپھڑے کی نالی) میں مفید ہیں، اس کا روغن

besturdubooks.wordpress.com

پسینہ کو روکتا ہے اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔

مسواک صحیحین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اگر میں اپنی اُمت پر اسے دشوار نہ سمجھتا۔ تو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو مسواک سے منہ صاف فرماتے۔ صحیح بخاری میں تعلیقاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی (اور) پروردگار کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔

اس کے متعلق کثرت سے احادیث ہے۔ سب سے عمدہ مسواک درخت راک کی ہے۔ اور نامعلوم قسم کے درخت کی مسواک ٹھیک نہیں، کیونکہ بعض اوقات وہ زہریلہ ہوتا ہے اس کے استعمال میں اعتدال ضروری ہے اگر زیادہ استعمال کیا تو دانتوں کی چمک دمک چلی جاتی ہے۔ اور جب اعتدال کے ساتھ اسے استعمال کیا جاتا ہے تو دانتوں کو جِلا کرتی ہے۔ جڑوں کو مضبوط اور زبان کو صاف کرتی ہے۔ نیز دماغ کو صاف کرکے کھانے کی اشتہا پیدا کرتی ہے۔ اور سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اسے عرق گلاب میں تر کرکے استعمال کیا جائے۔

مسواک میں کئی فوائد ہیں، یہ منہ کو خوشبودار کرتی، مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے۔ بلغم چھانٹتی اور بینائی کو تیز کرتی ہے۔ دانتوں کی زردی دور کرتی ہے۔ اور معدہ کو درست کرتی ہے آواز صاف کرتی ہے۔ نیز کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتی ہے، مجاری کلام کو کھولتی اور قراءت اور نماز کے لیے نشاط پیدا کرتی ہے۔ نیند کو ہٹاتی اور پروردگار کو راضی کرتی ہے۔

سنن میں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان گنت بار مسواک کرتے دیکھا، حالانکہ آپ روزہ کی حالت میں ہوتے۔

besturdubooks.wordpress.com

سمن (گھی) محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ حضرت صہیبؓ کی مسند سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ تمہارے لیے گائے کا دودھ (پینا) ضروری ہے۔ کیونکہ یہ شفاء ہے، اور اس کا گھی دواء ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔

گھی درجہ اوّل میں گرم تر ہوتا ہے۔ نیز اس میں قدرے جلاء اور لطافت ہوتی ہے اور نرم ابدان میں پیدا ہونے والے اورام کے لیے شفاء بخش اثر رکھتا ہے۔ اگر اسے شہد اور بادام کے ساتھ ملا لیا جائے تو سینہ اور پھیپھڑوں اور غلیظ لزج کیموس جلا کرتا ہے البتہ یہ معدہ کے لیے مضر ہے۔ خصوصاً اگر مریض کا مزاج بلغمی ہو۔ گائے اور بکری کا گھی جب شہد کے ہمراہ ملا کر استعمال کیا جائے۔ تو سمیّتِ قاتلہ کو مفید ہے۔ نیز سانپ اور بچھوڈسنے میں مفید ہے"۔

کتاب ابن سنی میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا! گھی سے بہتر چیز کوئی نہیں جس سے لوگوں کو شفاء ہوتی ہے۔

سمک (مچھلی) مسند احمدؒ اور سنن ابن ماجہؒ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہمارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کیے گئے۔ مچھلی اور ٹڈی اور جگر اور تلّی۔

مچھلی کی کئی انواع ہیں۔ اور سب سے اعلیٰ وہ ہے جس کا ذائقہ لذیذ اور خوشگوار اور اس کا جسم متوسط ہو نیز اس کی جلد پتلی ہو۔ اور اس کا گوشت نہ سخت ہو نہ خشک ہو۔ شیریں پانی میں ہو۔ تنکوں کی بجائے پودے کھاتی ہو۔ اور ان میں بھی سب سے اعلیٰ و افضل وہ ہے جو کہ کسی عمدہ نہر میں پائی جائے۔

besturdubooks.wordpress.com

سمندر کی مچھلی افضل اور لطیف ہوتی ہے، اور تازہ مچھلی سرد تر دیر ہضم اور مولدِ بلغم ہے۔ (یہ صفت) سمندری مچھلی میں نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ مچھلی اچھے اخلاط پیدا کرتی ہے اور بدن تر و تازہ کرتی منی بڑھاتی اور گرم مزاج کی اصلاح کرتی ہے۔

مچھلی میں سب سے اچھا حصّہ اس کا پچھلا حصّہ ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الشین

شونیز یہ سیاہ رنگ کے دانے ہوتے ہیں۔ اس کا ذکر حرف حاء میں گذر چکا ہے۔

شبرم شبرم چھوٹا درخت ہے۔ اس کی بلندی آدمی کے قد کے برابر ہوتی ہے اعلیٰ قسم وہ ہے جس کی شاخیں سُرخ ہوں اور چمک رکھتی ہوں۔ اور شاخوں کے آخر میں پتوں کا ایک گچھا سا ہو، اس کی شاخوں کا چھلکا اور شاخوں کا دودھ مستعمل ہے۔ یہ چوتھے درجہ میں گرم خشک ہوتا ہے۔ سودا اور غلیظ کیموس کا مسہل ہے، نیز زرد پانی اور منلی اور سخت بلغم کا مسہل ہے۔ اسے کثرت سے استعمال کرنا مہلک ہے۔ اور جب اسے استعمال کیا جائے۔ تو چاہیئے کہ اسے ایک شب و روز دودھ میں تر رکھا جائے۔ اور دن میں دو یا تین بار دودھ بدل دیا جائے۔ پھر اسے نکال کر سایہ میں خشک کر لیا جائے۔ اور اس کے ساتھ گلاب کی آمیزش کر لی جائے۔ اور آبِ شہد کے ہمراہ یا عصارا انگور کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ اور اس کی مقدار خوراک بقدر برداشت چار سے دو دانق ہے۔

حنین فرماتے ہیں، کہ شبرم کے دودھ میں کوئی فائدہ نہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا استعمال ناقص ہے۔ کیونکہ کئی اطباء نے اس سے مریضوں کو ہلاک کیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

شعیر (جَو) ابن ماجہؒ میں حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ فرماتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے گھروالوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ جو کا دلیا سا بنانے کا حکم دیتے۔ وہ بنایا جاتا اور پلایا جاتا۔ پھر آپؐ فرماتے۔ کہ یہ غمگین کے دل کو قوت دیتا اور بیمار کے لیے دل کو سرور پہنچاتا ہے۔ جیسے کہ تم میں کوئی چہرے پر پانی ڈال کر فرحت محسوس کرتا ہے۔ اور یہ تو گذر چکا ہے کہ اُبلے ہوئے جَو کا جو، پانی ہوتا ہے۔ اس میں ستو سے زیادہ غذائیت ہوتی ہے۔ یہ کھانسی اور خشونت حلق کے لیے مفید ہے، حدتِ فضلات کے لیے نافع ہے۔ مجلّی معدہ ہے۔ پیاس بجھاتا اور حرارت کو دور کرتا ہے۔ اس میں مجلی۔ ملطف اور محلل قوت پائی جاتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اعلیٰ قسم کے جو میں پانچ گنا شیریں پانی ڈال کر ابھی جو حاصل کیا جائے اسے صاف کر کے حسبِ ضرورت استعمال کیا جائے۔

شحم (چربی) مسند میں حضرت انسؓ سے مروی ہے، ایک یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ضیافت کی۔ اور آپؐ کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی پیش کی۔ صحیح روایت میں حضرت عبداللہ بن مغفل سے ثابت ہے کہ خیبر کے روز چربی کا ایک مشکیزہ ہاتھ آیا۔ چنانچہ میں اُسے چمٹ گیا، اور میں نے کہا: بخدا اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا۔ میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم مسکرا رہے تھے۔ آپؐ نے کچھ نہ فرمایا۔[۱]

سب سے بہتر چربی اس جانور کی ہوتی ہے۔ جو مکمل عمر والا ہو۔ یہ گرم تر اثر رکھتی ہے۔ اور گھی سے کم مرطوب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب چربی اور گھی پگھلایا جائے تو چربی جلدی جم جاتی ہے۔ یہ خشونتِ حلق میں نافع ہے۔ نیز استرخاء اور تعفن پیدا کرتی ہے۔ اس کا ضرر نمکین لیموں، سونٹھ سے دور کیا جا سکتا ہے۔

۱؎ یعنی ناراض نہیں ہوئے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الصاد

صلوٰۃ نماز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰةِ ط وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ۔

نیز فرمایا:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلوٰةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ۔

(اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو۔ ساتھ صبر اور نماز کے۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

نیز فرمایا: وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ ط وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى۔

اور حکم دے اپنے اہل کو نماز کا۔ اور اس پر صبر کر، ہم تم سے کسی رزق کا سوال کرتے ہم تجھے رزق دیتے ہیں اور (اچھا) انجام پرہیزگاری کے لیے ہے)

سنن میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو آپ نماز کی طرف فوراً متوجہ ہو جاتے۔

نماز رزق لانے والی، صحت کی محافظ۔ تکالیف دور کرنے والی اور مقوی قلب ہے۔ نیز چہرے اور روشن کرتی اور طبیعت کو فرحت بخشتی ہے کاہلی کو دور کر کے تمام اعضاء میں نشاط لاتی قوٰی کی ممد اور شرح صدر کرتی ہے۔ نیز روح کے لیے غذا ہے قلب کو روشن کرتی انعامات کی محافظ عذاب کی دافع۔ حصول برکت کا ذریعہ

besturdubooks.wordpress.com

شیطان سے دور کرنے والی اور دشمن کا قرب نصیب کرنے والی عبادت ہے۔ الغرض نماز دنیا و آخرت کی تکالیف دُور کرنے میں ایک عجیب و غریب اثر ہے۔ خصوصاً اس وقت جب اس کے تمام ظاہری و باطنی فوائد کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور اس کا راز یہ ہے کہ نماز اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کر دیتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ بندے کا جتنا زیادہ تعلق ہوگا۔ اتنے ہی اس پر خیر کے دروازے کھلتے جائیں گے اور تکالیف کے دروازے بند ہوتے جائیں گے۔

صبر صبر کرنا نصف ایمان ہے۔ کیونکہ ایمان صبر اور شکر سے مرکب ہے بعض سلف رحمہ اللہ سے منقول ہے، کہ ایمان کے دو برابر حصے ہیں، ایک صبر اور ایک شکر۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور۔ اور ایمان کے لیے صبر ایسا ہی ہے۔ جیسا بدن کے لیے صبر،

صبر کے تین اقسام ہیں، ایک اللہ کے فرائض پر صبر کرنا۔ کہ انہیں پابندی سے ادا کرے اور ایک محارم پر صبر کرنا۔ ان کا ارتکاب نہ کرے، اور ایک اللہ کی قضا و قدر پر صبر کرنا۔ کہ ان پر ناراض نہ ہو۔

حضرت عمر بن رضی اللہ عنہ خطاب فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے صبر کے ذریعہ بہترین زندگی حاصل کی ہے۔ اور جسم و دل کے اکثر امراض بے صبری کے باعث پیدا ہوتے ہیں اس لیے صبر سے زیادہ کوئی ایسی چیز نہیں، جس کے ذریعہ بدن و قلب اور روح کی صحت قائم رکھی جا سکے۔

صبر (ایلوا) سنن ابی داؤد میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں نے ایلوا لگا رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ ایلوا، صبر ہے۔ اور اس میں خوشبو نہیں

besturdubooks.wordpress.com

آپؐ نے فرمایا۔ یہ چہرے کو صاف کرتا ہے، اسے رات ہی کو استعمال کیا کرو۔ آپؐ نے دن کو استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

ایلوے میں بہت سے فوائد ہیں، خصوصاً صبر ہندی میں، یہ دماغ اور اعصاب وبصارت کے صفراوی خراب مادوں کا تنقیہ کرتا ہے۔ جب اسے روغن گلاب میں حل کرکے پیشانی اور کنپٹیوں پر ملا جائے۔ تو دردِ سر میں فائدہ دیتا ہے۔ نیز یہ ناک اور منہ کے زخموں میں بھی نافع ہے سوداء اور مالیخولیا کے مادہ کا مسہل ہے، یہ فارسی عقل کا تزکیہ کرتا دل کو قوت دیتا اور معدہ اور دماغ کے صفراوی زائد مواد کا تنقیہ کرتا ہے۔ اس کے دو درہم پانی کے ساتھ پینے چاہییں۔

صوم (روزہ) روزہ قلب وروح اور بدن کا علاج ہے۔ اس کے فوائد بے شمار ہیں، حفظانِ صحت اور فضلات ختم کرنے میں ایک عجیب تاثیر ہے روزہ ادویہ روحانیہ اور جسمانیہ ہر دو میں داخل ہے کیونکہ محض کھانا پینا چھوڑ دینے کے بجائے قصداً روزہ رکھنا ایک دوسرا فعل ہے، اسی وجہ سے یہ تمام اعمال میں زیادہ مخصوص شمار کیا گیا۔ اور چونکہ بندے اور اس کے قلب وبدن کے لیے مفر چیز کے درمیان عاجل اور آجل (دنیا وآخرت) ہر جگہ ڈھال اور پرہیز ہے تو اللہ تعالٰے نے بھی حکم فرمایا: یَآیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِینَ مِن قَبلِکُم لَعَلَّکُم تَتَّقُونَ۔

(اے وہ لوگو جو ایمان لائے۔ تم پر یہ فرض کیے گئے روزے جیسے فرض کیے گئے ان پر جو تم سے پہلے تھے۔ شاید کہ تم بچ سکو۔

روزہ کا دوسرا مقصد اللہ تعالٰے پر قلبی توکل اور اس کی طاعت ومحبت میں قوائے نفس کا دفور انہماک ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الضاد

ضب (گوہ) صحیحین میں حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے ثابت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپؐ اس کے کھانے سے رک گئے۔ دریافت کیا گیا! کیا یہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا! نہیں لیکن یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتی اس لیے میں اس سے بچتا ہوں۔ ویسے گوہ آپؐ کے سامنے، آپؐ کے دسترخوان پر کھائی گئی۔ اور آپ دیکھتے رہے صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا نہ میں اسے حرام کرتا ہوں۔ گرم خشک ہوتی ہے۔ شہوتِ جماع کو قوی کرتی ہے جب اسے کوٹ کر کانٹا چبھنے کی جگہ پر رکھا جائے۔ تو اسے جذب (باہر نکال) دیتی ہے۔

ضفدع (مینڈک) امام احمدؒ نے فرمایا: کہ دوا میں بھی مینڈک استعمال کرنا جائز نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس کے ہلاک کرنے سے منع فرمایا ہے۔

صاحب قانون کہتے ہیں۔ کہ جو مینڈک کا خون پیئے یا اسے کھائے اس کا بدن متورم ہو جاتا ہے۔ اس کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اس کی منی ختم ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اطباء نے اس کی مضرت کے پیش نظر اس کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ آبی اور خاکی۔ خاکی کا کھانا ہلاکت کا باعث ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف الطاء

طیب (خوشبو) رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا، مجھے تمہاری دنیا کی دو چیزیں مرغوب ہیں۔ عورت اور خوشبو۔[1] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

آپؐ کثرت سے خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے۔ بدبو سے آپؐ کو ازحد اذیت ہوتی۔

طین (مٹی) اس کے متعلق موضوع احادیث مروی ہیں، جن میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ مثلاً جس نے مٹی کھائی، اس نے اپنے آپ کو قتل کرنے میں مدد دی۔

مٹی کے متعلق تمام احادیث نہ صحیح ہیں۔ نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم سے مروی ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ مٹی خراب چیز ہے۔ مضر ہے اور مجاری عروق کو بند کرتی ہے۔ نیز یہ سرد خشک سخت ترین مجفف ہے۔ پیٹ کی تلیین کو بند کرتی ہے۔ نفث الدم اور منہ کے زخموں کا باعث ہوتی ہے۔

طلح اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ طلحٍ منضودٍ (کیلے ہیں تہہ بہ تہہ) اکثر مفسرین نے فرمایا ہے۔ کہ یہ کیلا ہے اور منضود کے معنی ہیں۔ ایک دوسرے میں گتھا

---

[1] اس لیے کہ عورت مرد کے لیے وجہ سکون و طمانینت ہے۔ اور خوشبو نشاط قلب و رُوح کا سبب ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ہوا، جیسے کنگھی ہوتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ طلح ایک خاردار درخت کا نام ہے۔ ہر کانٹے کی جگہ پر ایک پھل اُگ آتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے گھس جاتا ہے جیسے کیلا ہوتا ہے۔

یہ گرم تر ہوتا ہے اور اس میں اعلیٰ قسم وہ ہے جو پختہ اور شیریں ہو۔ یہ خشونت سینہ۔ ریح اور کھانسی گردوں اور مثانہ کے زخموں میں فائدہ بخش ہے۔ مدر بول مزید منی اور محرکِ شہوت ہوتا ہے۔ ملین ہے اور کھانے سے قبل کھایا جاتا ہے۔ معدہ کے لیے مضر ہے۔ صفرا اور بلغم بڑھاتا ہے۔ اس کا ضرر شکر یا شہد سے دور کیا جا سکتا ہے۔

طلع اللہ تعالےٰ نے فرمایا: والنخل باسقات لھا طلع نضید۔ یعنی اور کھجوریں ہیں لمبی کہ ان کا خوشہ سے تہہ بہ تہہ۔ طلع النخل سے مراد وہ (کھجور کا) پھل ہے جو شروع میں ظاہر ہو۔

" طلع " کی دو اقسام ہیں، ایک مذکر اور دوسری مونث، اور صحیح مسلم میں حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ سے مروی ہے، انہوں نے بتایا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ کھجوروں کے ایک باغ میں سے گزرا، تو آپؐ نے ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ پیوند لگا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا۔ یہ مذکر اور مونث میں پیوند لگا رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، میں نہیں سمجھتا کہ اس سے انہیں کچھ فائدہ ہوگا۔ انہیں خبر ہوئی تو انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ چنانچہ (اس بار) فصل اچھی نہیں ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ وہ میرا ذاتی خیال تھا اس لیے اگر مفید ہو تو ایسا کر لیا کرو۔ میں تو تم جیسا کہ ایک بشر ہوں۔ اور ظن بعض اوقات غلط ہوتا ہے اور بعض اوقات درست ہوتا ہے۔ البتہ جو کچھ میں اللہ عزوجل کی جانب سے حکم دوں تو اس میں میں اللہ پر جھوٹ نہیں بولتا۔ (انتہیٰ)

کھجور کا ابتدائی پھل (طلع النخل) مقوی باہ ہوتا ہے عورت اسے قبل از

besturdubooks.wordpress.com

مباشرت استعمال کرے، تو حمل قرار پانے میں از حد معین ہوتا ہے۔ بلحاظ برودت یبوست کے اعتبار سے دوسرے درجہ میں ہے۔ مقوی معدہ اور مجفف ہے غلیظ اور دیر ہضم ہونے کے باوجود مسکّن دم ہے۔ صرف گرم مزاج لوگ اسے برداشت کرسکتے ہیں۔ اور جو اسے کثرت سے استعمال کر بیٹھے اسے چاہیے کہ وہ کچھ گرم جوارشات بھی کھالے۔ یہ پھل طبیعت کو درست کرتا ہے۔ انتڑیوں کو قوت دیتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف العین

عنب (انگور) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق منقول ہے کہ آپؐ انگور اور خربوزے کو پسند فرماتے۔ اللہ تعالےٰ نے انگور کا اپنی کتاب میں چھ مواقع پر تذکرہ فرمایا ہے۔ اور یہ بندوں پر اس دنیا اور جنت میں بھی اللہ کے انعامات میں سے ایک انعام ہے۔ یہ تمام پھلوں سے افضل ہے اور فائدہ بخش ہے۔ اسے تر اور خشک کچا اور پکا ہر طرح کھایا جاتا ہے۔ یہ پھلوں کے ساتھ پھل غذا کی طرح غذا، سالن کی طرح سالن دوا کی طرح دوا، اور مشروب کی طرح مشروب ہے۔ اس کا مزاج گرم تر ہے۔ اعلیٰ قسم بڑے آبی انگو کی ہے اور سفید سیاہ کی نسبت زیادہ اچھا ہے۔ اور دو یا تین دن کا توڑا ہوا تازہ توڑے ہوئے سے بہتر ہے کیونکہ تازہ نفاخ اور پیٹ کے لیے ملین ہوتا ہے۔ یہ ایک عمدہ غذا ہے۔ مقوی بدن ہے، اس کے کثرت استعمال سے دردِ سر پیدا ہو جاتا ہے۔ انار سے اس کی حضرت دور کی جا سکتی ہے۔ انگور کا فائدہ یہ ہے کہ یہ مسہل ہے۔ فربہ کرتا ہے عمدہ غذا ہے۔

عسل (شہد) اس کے فوائد گزر چکے ہیں۔ ابن جریج فرماتے ہیں کہ زہریؒ نے فرمایا، تمہیں شہد (کھانا) واجب ہے، کیونکہ یہ حفظانِ صحت کے لیے نہایت عمدہ ہے۔ اور سب سے اعلیٰ وہ ہے جو سب سے زیادہ صاف اور سفید ہو، اور نرم اور خوب شیریں ہو، جو کہ پہاڑوں سے حاصل کیا جائے اور شہد کی مکھی چراگاہ کے لحاظ سے اس درخت کی ہو جو سب سے اعلیٰ ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

عجوہ

صحیحین میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے۔ اسے اس روز کوئی زہر اور جادو ضرر نہیں دے گا۔ سنن نسائیؒ اور ابن ماجہؒ میں حضرت جابرؓ اور ابی سعیدؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عجوہ جنت کا پھل ہے، اور یہ زہر کا تریاق ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ صفت مدینہ کی عجوہ میں ہے۔

عجوہ کھجور کی اقسام میں سے ایک ہے اور یہ قسم حجاز کی تمام اقسام کھجور سے اعلیٰ و افضل ہے۔ یہ ایک بہترین نوع ہے جو انتہائی لذیذ ہوتی ہے۔ بدن کو فربہ اور قوی کرتی ہے۔ اور کھجور کی تمام اقسام سے زیادہ نرم۔ عمدہ اور ذائقہ دار ہوتی ہے۔

عنبر

عنبر ایک قسم کی گراں ڈیل مچھلی بھی ہے اور ایک قسم کی خوشبو بھی، مشک کے بعد اسی کا درجہ ہے۔ یہ سونے کی طرح طویل مدت تک بھی خراب نہیں ہوتا۔

اس کی کئی انواع و اقسام ہیں۔ اس کے رنگ بھی مختلف ہیں۔ سفید۔ گندمی سرخ زرد، سبز۔ نیلا سیاہ اور دورنگا۔ سب سے اعلیٰ قسم (اشہب رنگ کی طرح) پھر نیلا پھر زرد اور سب سے خراب نوع سیاہ کی ہوتی ہے۔ اس کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔ مقوی قلب؛ دماغ و حواس و اعضائے بدن ہے۔ فالج۔ لقوہ۔ امراض بلغمیہ اور ریاح غلیظ میں نافع ہے۔ جب اسے پیا جائے یا باہر سے طلاء کیا جائے تو سدوں میں بھی مفید ہے۔ جب اس کا بخور لیا جائے تو زکام، درد سر اور سر درد شقیقہ میں بھی فائدہ بخش ہے۔

عود

عود ہندی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک دوا میں استعمال ہوتی ہے۔ اسے کست کہتے ہیں۔ نیز اسے قسط بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا تذکرہ (حرف ق) میں آئے گا۔ دوسری خوشبو میں استعمال کی جاتی ہے۔ اسے الوہ بھی کہتے ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہؓ الوہ (عود) کی دھونی لیا کرتے اور ساتھ ہی کافور ڈال دیتے، اور فرمایا کرتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی

besturdubooks.wordpress.com

رح دصوفی لی تھی - اہلِ جنت کے انعامات کے تذکرہ میں بھی آیا ہے کہ اہل جنت
ں انگیٹھیاں بھی عود کی ہوں گی - اور اس کی کئی اقسام ہیں - سب سے اعلیٰ نوع
سیاہ ، اور نیلی ، جو سخت اور روغنی ہو - اور سب سے گھٹیا وہ ہے جو ہلکی ہو
ور پانی پر تیر جائے - کہا جاتا ہے کہ یہ ایک درخت ہوتا ہے جسے کاٹ کر ایک سال
لک زیر زمین دفن کر دیتے ہیں - پھر غیر مفید حصہ زمین کھا جاتی ہے - اور خوشبودار
عود باقی رہ جاتی ہے - یہ تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے - جو اس کو قوی کرتی ہے -
ور مثانہ کی سردی کے باعث پیدا ہونے والے سلسل بول میں فائدہ دیتی ہے -

besturdubooks.wordpress.com

حرف الغین

غیث غیث، یعنی بارش کا تذکرہ قرآن مجید میں کئی جگہ آیا ہے۔ اس کا پانی ہر پانی سے زیادہ افضل، لطیف، فائدہ بخش اور برکت عظیم کا حامل ہے خصوصاً اس وقت جب کہ گرجدار بادلوں سے بارش ہو، اور یہ پانی شفاف پہاڑوں پر جمع ہو۔ یہ ہر پانی سے زیادہ مرطوب ہوتا ہے۔ کیونکہ زمین پر یہ دیر تک نہیں رہتا کہ اس کی یبوست بھی اپنائی ہو۔ اور نہ ابھی اس میں کوئی خشک جوہر مخلوط ہوتا ہے اسی لطافت اور سرعتِ انفعال کے باعث یہ پانی جلدی سے متغیر اور متعفن ہو جاتا ہے آیا جاڑے کی بجائے بہار کی بارش افضل ہوتی ہے، یا اس کے برعکس معاملہ ہے؟ اس باب میں دو قول ہیں جس نے جاڑے کی بارش کو افضل کہا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس وقت سورج کی حرارت بہت کم ہوتی ہے۔ اس وجہ سے سمندر سے طرف لطیف تر بن حصّہ کی تبخیر ہوتی ہے۔ اور فضا بھی صاف ہوتی ہے۔ اس میں غبار یا بخارات دخانیہ نہیں ہوتے جو کہ اکثر پانی کے ساتھ آمیز ہو جاتے ہیں ان تمام وجوہ کی بناء پر اس کی لطافت۔ صفائی اور کسی دوسری آمیزش سے تحفظ کا سلسلہ قائم رہتا ہے اور جس نے بہار کی بارش کو ترجیح دی اس کی دلیل یہ ہے کہ حرارت بخاراتِ غلیظہ کو تحلیل کر دیتی ہے اور ہوا کی رقت و لطافت کا موجب بنتی ہے۔ اس وجہ سے پانی خفیف ہو جاتا ہے اس میں ارضی اجزاء کم ہو جاتے ہیں۔ پودوں اور درختوں کی پیدائش کے مناسب موقع پر یہ بارش ہوتی ہے جب ہوا بھی اچھی حالت میں ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ہمراہ تھے چنانچہ بارش ہوئی۔ آپؐ نے اس کا پانی بار نوش فرمایا اور فرمایا، کہ یہ اپنے پروردگار کے پاس سے نیا نیا آیا ہے

besturdubooks.wordpress.com

حرف الفاء

فاتحۃ الکتاب یہ ام القرآن، سبع مثانی۔ شفائے تام۔ دوائے نافع، رقیہ تامہ کلید غناء محافظ قوت اور دافع غم و حزن اور وہم و خوف ہے۔ جو بھی اس کی قدر کو پہچان لے اور اسے پڑھنے کا حق ادا کرے۔ اور طریقہ طب شفاء و علاج سے واقف ہو۔ اور اس راز سے بھی آگاہ ہوگا، جس کے باعث یہ برکات حاصل ہوتی ہیں۔ جب صحابہؓ کو ان اسرار کی خبر ہوئی تو ایک صحابیؓ سے سانپ ڈسنے پر دم کیا۔ وہ اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔

معرفتِ الٰہی۔ اعمال قلوب، امراض قلب کے تمام معالجات سورہ فاتحہ میں ذکر ہیں۔ یہ ہی کنجی ہے۔ اور ان پر روشنی ڈالنے والی ہے۔ اور رب العالمین کی جانب جانے والے تمام راستوں کی منزل اس میں مذکور ہے۔ اور اللہ کی قسم اس کی شان اس سے بھی کہیں بالا و بلند ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے شفائے تام عصمت بالغہ، نور مبین بنا کر نازل فرمایا۔ اور اگر خزانوں کے متلاشی اس سورت کے اسرار و رموز سے آگاہ ہو جائیں۔ اور اس کے معانی سے واقف ہو جائیں۔ اور اس کنجی کو خوب مضبوطی سے پکڑ لیں، تو بغیر مشقت اور رکاوٹ کے وہ بڑے بڑے خزائن کے مالک بن جائیں۔ اور یہ الفاظ محض مجازی یا استعارۃً نہیں بلکہ حقائق ہیں لیکن اللہ کی حکمت ہے کہ اس نے اکثر لوگوں سے ان رموز کو مخفی رکھا ہے، جیسے زمین کے خزانوں کو مخفی رکھنے میں اس کی حکمت ہے۔ اور خزائن

besturdubooks.wordpress.com

کے سامنے شیطانی خبیث ارواح حائل ہیں، اور ان پر صرف ارواح علویہ
ہی قابو پاسکتی ہیں۔ ایمان ہی ان کا ہتھیار ہے جس کے سامنے شیاطین قطعاً
نہیں ٹھہر سکتے اور اکثر لوگ اس حالت میں نہیں ہوتے۔ اس وجہ سے نہ تو
ان ارواحِ (خبیثہ) کے سامنے ٹھہر سکتے ہیں اور نہ ان پر قابو پا سکتے ہیں۔ اور
ان کا سلب[1] حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ جو کسی کو (میدانِ جہاد میں) قتل کرے
اس کا سلب اسی قاتل کے لیے ہوتا ہے۔

فاغیہ

یہ مہندی کا عطر ہوتا ہے۔ اور یہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبودار
ہوتا ہے۔ امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب کے شعب الایمان میں حضرت
عبداللہؓ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والدؓ سے مرفوع روایت کی، کہ دنیا و
آخرت میں تمام خوشبوؤں کا سردار (فاغیہ) (عطرِ حناء) ہے۔ حضرت انسؓ بن
مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ فاغیہ
کی خوشبو محبوب تھی۔ ان احادیث کی صحت کا حال خدا ہی خوب جانتا ہے۔ ہم نہیں
جانتے۔

یہ حرارت و یبوست میں معتدل ہے۔ اس میں کچھ قابض کیفیت ہوتی
ہے۔ جب اسے سوت کے کپڑوں کی تہہ میں رکھا جاتا ہے تو کیڑے سے اس کی
حفاظت کرتی ہے۔ نیز فالج اور تمدد کے مرہموں میں ڈالی جاتی ہے۔ اس کا
روغن اعضائے بدن کی تحلیل کرتا اور اعصاب کو نرم کرتا ہے۔

فضہ چاندی

ثابت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری
مبارک چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ نیز
آپؐ کی تلوار کا دستہ چاندی کا تھا نیز لباس میں چاندی لگاتے یا اس کا زیور
بنانے کی ممانعت اس طرح ثابت نہیں، جیسے اس کے برتن میں پانی پینے

---

[1] حریف کا سازو سامان اور لباس وغیرہ۔

besturdubooks.wordpress.com

کی ممانعت ہے۔ اور برتنوں کا معاملہ لباس اور زیور سے زیادہ تنگ ہے۔ اسی وجہ سے عورتوں کو اس کا لباس اور زیور حلال ہے۔

سنن میں مروی ہے کہ "چاندی سے کھیلو۔ اب ممانعت کے لیے ضرورت اس کی ہے کہ ایک واضح دلیل نص یا اجماع سے ثابت ہو۔ اب اگر دونوں میں سے ایک بھی ثابت ہو جائے تو مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے میں ریشم پکڑا اور فرمایا کہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں پر حلال ہیں۔ اور چاندی بھی زمین پر اللہ کے اسرار میں سے ایک راز اور بھید ہے، اور اہل دنیا پر آپس کے معاملات قائم رکھنے کے لیے احسان ہے۔ اس کا مالک بڑا سمجھا جاتا ہے۔ مجلس میں اس کا اعلیٰ مرتبہ ہوتا ہے نہ اس سے مجالست رکھنے میں کوئی اکتاہٹ محسوس کرتا ہے نیز یہ مفرح ادویات میں سے ہے۔ غم و حزن۔ ضعفِ قلب میں پیدا ہونے والے اخلاطِ فاسدہ کو جذب کر لیتی ہے۔ خصوصاً اگر اسے شہد مصفی اور زعفران میں ملا کر استعمال کیا جائے۔ اس کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔ اور اس سے حرارت و رطوبت بھی پیدا ہوتی ہے۔

وہ جنت جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کے لیے بنا رکھی ہیں، چار ہیں دو سونے کی ہیں، اور دو چاندی کی ہیں۔ اور ان کے برتن اور لباس بھی اسی کے ہیں۔ صحیح روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ان کی طشتریوں میں کھاؤ کیونکہ یہ دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہے اور آخرت میں تمہارے لیے ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کی حرمت کی علت، سکے میں کمی آجانے کا خطرہ ہے، کیونکہ جب اس سے برتن بنائے گئے تو جس حکمت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے بنایا تھا کہ بنی آدم کے مصالح (ملکی و خرید و فروخت) اس سے طے پائیں وہ فوت ہو جائیں گی۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کی علت فخر و غرور ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک قول میں اس کی علت یہ ہے کہ فقراء ومساکین جب یہ برتن دیکھیں گے تو ان کے دل ٹوٹ جائیں گے۔ اور صحیح یہ ہے۔ اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ ان کے استعمال سے عبودیت کی منافی اور متضاد حالت سامنے آتی ہے۔ اس وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ یہ دنیا میں کفار کے لیے ہے۔ کیونکہ انہیں دنیا میں عبادت میں سے کچھ حصّہ نہیں ملا، جس کے ذریعہ وہ آخرت کما سکیں۔ اس لیے اللہ کے بندوں کے لیے دنیا میں اس کا استعمال درست نہیں، انہیں صرف وہی استعمال کرتا ہے، جو کہ اللہ کی عبودیت سے خارج ہوگیا۔ اور دنیا کی سہولتوں پر راضی ہوگیا۔

حاشیہ صفحہ نمبر ۵۶۶ کا! لیکن یہ علت وزنی نہیں ہے۔ کیونکہ زیورات کے مقابلہ میں برتنوں کا استعمال کبھی بھی عام نہیں تھا۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف القاف

قرآن اللہ تعالٰی نے فرمایا:
ونتزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة للمومنين۔

نیز اللہ تعالٰی نے فرمایا: یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور۔ یعنی (اے لوگو! تمہارے پاس آئی نصیحت تمہارے رب کی جانب سے اور شفاء واسطے اس کے جو کہ سینوں میں ہے) تو قرآن تمام امراضِ قلبی و بدنی کے لیے اور دنیا و آخرت کے تمام دکھوں کے لیے شفائے تام ہے۔ اور ہر آدمی جو اس کا اہل ہو وہ ضرور اس سے شفاء حاصل کرتا ہے بشرطیکہ اس سے بہترین طور پر علاج کیا جائے۔ پورے صدق و ایمان، قبولِ تام، پختہ اعتقاد اور تمام شرائط کے ساتھ، تو پھر مرض کبھی بھی اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ اور آسمان و زمین کے پروردگار کے کلام کے مقابلہ میں امراض ٹھہر بھی کیسے سکتے ہیں۔ جب کہ اس کلام کا یہ عالم ہے، کہ اگر اسے پہاڑوں پر نازل کیا جاتا ہے تو انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا۔ زمین پر نازل کیا جاتا تو زمین شق ہو جاتی ہے اس لیے امراض قلب و بدن میں سے کوئی مرض ایسا نہیں، جس کا علاج، سبب اور پرہیز قرآن مجید میں ذکر نہ ہو۔

قسط وکست دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ مسند میں حضرت ام قیس رض سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ سے روایت کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا تم جس سے علاج کرتے ہو ان میں سے بہترین چیز حجامت اور قسط بحری ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

مسند میں حضرت ام قیسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر عود کا استعمال واجب ہے کیونکہ اس میں سات شفائیں ہیں جن میں سے ذات الجنب بھی ہے۔

قسط کی دو قسمیں ہیں - ایک سفید جیسے قسط بحری کہا جاتا ہے۔ دوسری قسط ہندی، آخر الذکر زیادہ گرم ہوتی ہے - سفید زیادہ نرم ہوتی ہے۔ دونوں میں کثیر فوائد ہیں اور یہ دونوں تیسرے درجہ میں گرم خشک ہیں۔ بلغم کو صاف کرتی ہیں - جب انہیں پیا جائے تو ضعف جگر و معدہ اور ان کی برودت میں نافع ہیں۔ نیز باری، چوتھے بخار میں فائدہ دیتی ہیں - دردِ پہلو کو دور کرتی اور سمیات میں فائدہ بخش ہیں۔ کدو دانہ کو مارتی ہیں۔ اکثر جاہل اطباء کو ذات الجنب میں اس کا فائدہ معلوم نہیں - اس لیے انہوں نے اس کا انکار کیا ہے اگر یہ جہلاء جالینوس سے یہ کلام اخذ کرتے تو اسے نص قطعی کے طور پر تسلیم کر لیتے۔ حالانکہ کئی متقدمین اطباء نے واضح کیا ہے کہ قسط ذات الجنب کی بلغمی قسم میں فائدہ بخش ہے۔ خطابی نے محمد بن جہم سے اسے نقل کیا ہے۔

قصب (گنّا) بعض صحیح احادیث میں آیا ہے کہ حوض (کوثر) کا پانی شکر سے زیادہ میٹھا ہوگا، اور میں نے شکر لفظ اس حدیث میں دیکھا ہے اور شکر نئی چیز ہے۔ متقدمین اطباء نے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا - اور نہ وہ اسے جانتے تھے۔ اور نہ وہ اسے مشروبات میں استعمال کیا کرتے، بلکہ وہ لوگ تو صرف شہد کو جانتے تھے۔ اور ادویہ میں اس کو ڈالا کرتے۔

گنا گرم تر ہے، کھانسی میں فائدہ دیتا ہے۔ رطوبت مثانہ اور قصبۃ الریہ کا مجلّی ہے شکر سے زیادہ ملیّن ہے۔ قے لانے میں مدد دیتا ہے۔ مدرِ بول اور مقوی باہ ہے عفان بن مسلم الصفار نے کہا ہے، جو کھانے کے بعد گنا چوس لے۔ وہ دن بھر فرحت و سرور سے شادکام رہے گا (انتہی)

یہ خشونت سینہ و حلق میں نافع ہے۔ اگر اسے بھون لیا جائے۔ مولد ریاح

besturdubooks.wordpress.com

ہے اس کی اصلاح چھیلنے اور اسے گرم پانی سے دھونے سے ہو سکتی ہے۔ شکر اصح قول کے مطابق گرم تر ہے۔ ایک قول میں سرد ہے۔ جب اسے پکایا جائے اور اس کی جھاگ اتار دی جائے تو پیاس اور کھانسی کے لیے مسکّن ہے۔ البتہ معدہ کے لیے مضر ہے۔ صفراء کی طرف مستحیل ہو جانے کے باعث صفراء پیدا کرتی ہے۔ اس کا ضرر آب لیموں یا آب سنترہ یا آب انار ڈال لینے سے دور کیا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ اس کی کمی حرارت و نرمی کے باعث اسے شہد سے افضل سمجھتے ہیں۔ یہ بات ان کی جانب سے شہد پر افترا ہے کیونکہ شہد کے فوائد شکر کے فوائد سے کئی گنا زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہد کو شفاء، دوا، سالن، اور شیرینی بنایا ہے۔ اس لیے شکر میں شہد جیسے فوائد کہاں ہوئے؟ شہد میں، تقویتِ معدہ، تلیین، تقویت بصارت، اندھیرا دور کرنے، غرغرہ سے خناق کے دور کرنے، فالج، لقوہ اور بارد امراض میں جو رطوبات کی وجہ سے جسم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ شفا بخش اثر ہے۔ یہ انہیں قعر بدن سے جذب کرتا ہے۔ تحفظ صحت کرتا ہے۔ فربہ کرتا ہے۔ مقوی باہ، محلّل، مجلّی، فتح افواہِ عروق، منقّی اور مخرج دودات ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

حرف الكاف

کتاب للحمی (بخار کے لیے تعویذ) مروزیؒ فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ کو اطلاع ہوئی کہ مجھے بخار ہے۔ انہوں نے مجھے بخار کا تعویذ دیا، جس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بسم اللہ وباللہ محمد رسول اللہ قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم وارادوا بہ کیدا فجعلنا ہم الاخسرین اللہم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل اشف صاحب ہذا الکتاب بحولک وقوتک وجبروتک اللہ الحق آمین۔

امام احمدؒ سے تعویذات کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ ان میں کچھ حرج نہیں۔

عسر ولادت کا تعویذ خلالؒ فرماتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ بن احمدؒ نے بتایا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انہوں نے ایک عورت کے لیے تعویذ لکھا جسے ولادت کی تکلیف ہو رہی تھی۔ یہ تعویذ ایک سفید پیالہ پر لکھا جاتا، یا کسی پاک چیز پر، یہ تعویذ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ذیل کی صورت میں تھا۔

لا الہ الا اللہ العلیم الحکیم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ کانہم یوم

besturdubooks.wordpress.com

یروتھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحاھا

خلالؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر مروزیؒ نے بتایا کہ ابو عبد اللہ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ کیا آپ ایک عورت کے لیے تعویذ لکھ دیں گے۔ جو دو دن سے بچہ کی پیدائش کی تکلیف میں مبتلا ہے؟

انہوں نے فرمایا، اس سے کہو، ایک چوڑا، پیالہ اور زعفران لا دے۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ کئی ایک کے لیے لکھا کرتے تھے۔ حضرت عکرمہؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا، فرمایا! حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک گائے کے پاس سے گذرے جس کے پیٹ میں بچہ پھنسا ہوا تھا۔ گائے نے عرض کیا! اے کلمۃ اللہ میرے لیے دعا کیجئے کہ جس مصیبت میں گرفتار ہوا۔ اس سے مجھے اللہ تعالٰی نجات دے۔ انہوں نے دعا فرمائی۔

یا خالق النفس من النفس ویا مخلص من النفس ویا مخرج النفس من النفس من النفس خلصھا۔

راوی فرماتے ہیں اس نے بچہ جن دیا۔ اور اسی وقت کھڑی ہو کر اسے سونگھنے لگی، کہتے ہیں، کہ جب عورت پر بچہ کی پیدائش دشوار ہو جائے، میں اسے یہ تعویذ لکھ دیتا ہوں۔

سلف کی ایک جماعت نے قرآن مجید کی بعض آیات کو لکھنے اور پینے کی اجازت دی ہے اور اس کو شفاء حاصل کرنے کا ایک ذریعہ بتایا ہے۔

اگر ایک پاک برتن میں یہ الفاظ لکھے جائیں۔

اذا السّمآء انشقّت ۝ واذنت لربّھا وحقّت واذا الارض مدّت ۝ والقت ما فیھا وتخلّت اور حاملہ عورت اس کو دھو کر پی لے۔ نیز اس کے پیٹ پر بھی چھڑک دیا جائے۔

نکسیر کا تعویذ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اس کی پیشانی پر لکھا کرتے تھے۔ وقیل یا ارض ابلعی ماءك ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر۔

besturdubooks.wordpress.com

ہیں تو سنا کہ انہوں نے کئی آدمیوں کے لیے یہ لکھا اور وہ صحتیاب ہو گئے اور فرمایا، کہ یہ الفاظ نکسیر والے کے خون سے لکھنا جائز نہیں کیونکہ خون نجس ہوتا ہے اور اس سے کلام اللہ کے الفاظ تحریر کرنے کی اجازت نہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف اللام

لحم (گوشت) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وامددناھم بفاکھۃ ولحم مما یشتہون

نیز فرمایا: ولحم طیر مما یشتہون۔

اللہ تعالیٰ نے اس طرح انعام کے طور پر گوشت کا ذکر فرمایا!

سنن ابن ماجہ میں ابو الدرداء کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔

بریدہؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ دنیا و آخرت میں سب سے بہتر سالن گوشت کا ہے۔

صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ عورتوں پر عائشہ رضی کی برتری ولیسی ہے جیسے عام کھانوں پر ثرید بالا ہے — ثریدہ مرکب ہوتا ہے روٹی اور گوشت سے! زہری کہتے ہیں گوشت کھانے سے ستر گنا طاقت پیدا ہوتی ہے۔ محمد بن واسع کہتے ہیں گوشت سے بینائی میں قوت آتی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب سے مروی ہے گوشت کھاؤ، اس سے تون صاف ہوتا ہے، اخلاق میں خوبی پیدا ہوتی ہے، نافع کہتے ہیں، رمضان کے مہینہ میں ابن عمر رضہ گوشت ناغہ نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح سفر میں بھی گوشت ترک نہیں کرتے تھے۔

گوشت کی مختلف قسمیں اختلاف اصول و طبائع کے مطابق ہوتی ہیں، اب

besturdubooks.wordpress.com

ہم ہر جنس کا اور اس کی منفعت و مضرت کا ذکر کرتے ہیں۔

بھیڑ کا گوشت بھیڑ کا گوشت خون صالح پیدا کرتا ہے۔ بارد اور معتدل مزاج رکھنے والوں کے لیے مفید ہے، ورزش کرنے والوں کے لیے بھی سودمند ہے اس سے ذہن قوی ہوتا ہے۔ یادداشت بڑھتی ہے۔ بوڑھی بھیڑ کا گوشت بادی ہوتا ہے۔ خاص طور پر نر کا گوشت ہلکا، لذیذ اور نافع ہوتا ہے خصی اور زیادہ مفید اور بہتر ہے، اس کا آگے کے حصہ کا گوشت پیچھے کے حصہ سے زیادہ بہتر ہوتا ہے، بقول غرزوق اس کے پیٹ اور سر میں بیماری ہوتی ہے کہ اس سے بچنا چاہیے، گردن اور بازو کا گوشت سریع الھضم، لذیذ اور لطیف ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے پسند فرماتے تھے۔ پٹھ کا گوشت کثیر الغذا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں مرفوعاً مروی ہے کہ بہترین گوشت پٹھ کا ہے۔ نر کا گوشت ہلکا، لذیذ اور نافع ہوتا ہے، خصی اور زیادہ مفید اور بہتر ہے۔ اس کا آگے کے حصہ کا گوشت پیچھے کے حصہ سے زیادہ بہتر ہوتا ہے بقول غرزوق اس کے پیٹ اور سر میں بیماری ہوتی ہے کہ اس سے بچنا چاہیے گردن اور بازو کا گوشت سریع الھضم، لذیذ اور لطیف ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے پسند فرماتے تھے۔ پٹھ کا گوشت کثیر الغذا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ سنن ابن ماجہ میں مرفوعاً مروی ہے کہ بہترین گوشت پٹھ کا ہے۔

بکری کا گوشت یہ گوشت قلیل الحرارت اور خشک ہے۔ اس سے جو خلط پیدا ہوتے ہیں اچھے نہیں ہیں۔ ہضم و غذا کے اعتبار سے بہتر نہیں ہے۔ بقول جاحظ اس سے سوداء میں تحریک ہوتی ہے۔ نسیان پیدا ہوتا ہے، خون خراب کرتا ہے۔

سنن نسائی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، کہ اس سے اچھا برتاؤ کرو۔ اسے تکلیف نہ دو، کیونکہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے، لیکن یہ مشکوک ہے، اطباء نے اس کی مضرت کا جو حکم لگایا ہے، وہ جزئی ہے کلی

besturdubooks.wordpress.com

اور عام نہیں ہے۔

بکری کا بچّہ قریب بہ اعتدال ہے، خاص طور حلوان کا گوشت، سریع الہضم ہے، اور لذیذ بھی۔

گائے کا گوشت بارد، یابس، دیر ہضم ہے، اس سے سوداوی خون پیدا ہوتا ہے۔ یہ صرف غیر معمولی محنت مشقت کرنے والوں کے لیے سزاوار ہے۔ اس سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

گھوڑے کا گوشت بخاری میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے ثابت ہے کہ آپ نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

اونٹ کا گوشت یہود اور رافضی اس کی مذمت کرتے ہیں اور نہیں کھاتے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اور آپ کے اصحاب نے اسے سفر و حضر میں کھایا ہے۔ بچّہ کا گوشت بہت لذیذ اور عمدہ ہوتا ہے، یہ سودا پیدا کرتا ہے، اور دیر ہضم ہے۔

گوہ کا گوشت اس کی علّت کا ذکر گزر ہو چکا ہے۔ اس کا گوشت حار اور یابس ہوتا ہے، شہوت پیدا کرتا ہے۔

ہرن کے بچّہ کا گوشت یہ بہتر شکار ہے۔ اس کا گوشت بھی بہتر بن ہوتا ہے۔ معتدل مزاج والوں کے لیے بے حد مفید ہے۔

ہرنہ کا گوشت حار یابس ہے، مجفف بدن ہے، تر مزاج والوں کے لیے سودمند ہے۔ صاحب "قانون" کا قول ہے، چو پاؤں میں سب سے بہتر گوشت ہرن کا ہوتا ہے۔ سوداویت کی طرف اس کا میلان ہوتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

خرگوش کا گوشت حرارت اور یبوست کے اعتبار سے معتدل ہے، اس کے کولھوں کا گوشت بہت عمدہ اور لذیذ ہوتا ہے، اس کے کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔ پتھری کو توڑتا ہے۔ اس کا سر رعشہ کے مرض میں مفید ہے۔ ابو طلحہؓ نے اس کے کولھوں کا گوشت آپؐ کی خدمت میں بھیجا جسے آپؐ نے قبول فرمایا۔

پرندوں کا گوشت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ولحم طیر مما یشتھون"۔ مسند بزار وغیرہ میں مرفوعاً مروی ہے کہ بعض پرند حرام ہیں، بعض حلال، ذو مخلب پرند حرام ہیں۔ مثلاً شکرا، بازی، شاہین، اور وہ پرندے جو مردار کھاتے ہیں جیسے گدھ، لعلق۔ کوّا، جن پرندوں کو ہلاک کرنے سے منع کیا گیا ہے، وہ ہدہد اور لٹورا ہے، جن پرندوں کو ہلاک کرنے کا حکم ہے وہ ہیں چیل، اور کوّا۔

مرغی کا گوشت جو پرند حلال ہیں وہ بہت سی اقسام کے ہیں، ان میں ایک مرغی ہے۔ بخاری اور مسلم میں ابو موسیٰ کی حدیث سے ثابت ہے کہ آپؐ نے مرغ کا گوشت تناول فرمایا۔ یہ زود ہضم ہے۔ معدہ بآسانی اسے قبول کر لیتا ہے۔ اس سے عمدہ خلط پیدا ہوتے ہیں۔ دماغی قوت بڑھاتا ہے۔ آواز صاف کرتا ہے۔ رنگ نکھارتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔

بطخ کا گوشت اس سے فضلہ بہت پیدا ہوتا ہے۔ دیر ہضم ہے، معدہ اس سے موافقت نہیں کرتا۔

لہ حکیم بوعلی سینا کی کتاب القانون عربی کے قدیم نصاب میں شامل ہے۔

لہ: یعنی وہ پرند جو چنگل والے ہوتے ہیں، جن کے پنجے خادار ہوتے ہیں کہ شکار کے بدن میں پیوست ہو جائیں۔

besturdubooks.wordpress.com

گوریا کا گوشت سنن نسائی میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ اگر کوئی انسان بغیر حق کے گوریا کو ہلاک کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس سے باز پرس کرے گا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟

آپ نے فرمایا، ذبح کرو۔ اور کھالو، یہ نہ ہو کر سر کاٹ لو اور پھینک دو۔

اس کا گوشت حاد اور یابس ہوتا ہے۔ طبیعت کو تیز کرتا ہے، باہ میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کا شوربا ملین طبع ہے، جوڑوں کے لیے مفید ہے۔

کبوتر کا گوشت اس کا گوشت ہلکا ہوتا ہے، غذائی اعتبار سے بہتر ہوتا ہے تر کبوتر کا گوشت استرخاء کے مرض میں مفید ہے۔ سکتہ اور عشہ کو بھی فائدہ دیتا ہے۔

ٹڈی کا گوشت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کی صحیحین میں روایت ہے کہ سات غزوات کے مواقع پر ہم آپ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ہر مرتبہ ٹڈی کھائی۔ مسند میں روایت ہے کہ ہمارے لیے دو مردار حلال ہیں، ایک مچھلی، دوسری ٹڈی۔ اور دو خون حلال ہیں، کلیجی اور جگر۔

اسے ہمیشہ کھانا دبلاپن پیدا کرتا ہے، پیشاب اگر قطرہ قطرہ کر کے آتا ہو یا مشکل سے اترتا ہو، تو یہ مفید ہے۔ خاص طور پر عورتوں کے لیے، بواسیر کو بھی فائدہ دیتا ہے۔ مرگی کے مریضوں کے لیے مضر ہے؟ ردی الخلط ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لبن (دودھ) وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہ من بین فرث و دم لبنا خالصا سائغا للشاربین۔

نیز فرمایا! فیھا انھار من ماء غیر اسن وانھار من لبن لم تتغیر طعمہ۔

حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا جسے اللہ دودھ پلائے، وہ یہ دعا پڑھے!

اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ ——— (بار الٰہا ہمیں اس میں برکت دے

besturdubooks.wordpress.com

اور زیادہ عطا کر)

دودھ بظاہر ایک بسیط چیز ہے لیکن درحقیقت اپنی اصل خلقت میں تین جوہروں سے مرکب ہے وہ یہ ہیں، جبینیہ، سمنیہ، مائیہ، ان میں سے جبنیہ (پنیر کا جز) بارد اور تر ہے۔ بدن کا تغذیہ کرتا ہے۔ اور سمنیہ (چکنائی) حرارت اور رطوبت کے اعتبار سے گرم تر ہے۔ دودھ علی الاطلاق بارد اور تر ہے۔ تازہ دوہا ہوا دودھ بہترین ہے۔ جتنا جتنا وقت گزرتا جاتا ہے۔ ناقص ہوتا جاتا ہے۔ یہ بہترین غذا ہے، وسوسے سے نجات دیتا ہے۔ پریشانی دور کرتا ہے۔ امراض سوداویہ کا علاج ہے۔ شہد کے ساتھ پیا جائے تو باطنی زخموں کو جو اخلاط متعفن سے پیدا ہوتے ہیں صاف کرتا ہے شکر کے ساتھ آمیز کر کے اسے پینا رنگ کو نکھارتا ہے۔ یہ ضرر جماع کا تدارک کرتا ہے۔ سینہ اور ریہ کے لیے مفید ہے۔ سل کے مریضوں کے لیے نفع بخش ہے، معدہ، جگر اور طحال کے لیے ردی ہے۔ اس کی کثرت دانت اور مسوڑے کو ضرر پہنچاتی ہے۔ بہتر ہے کہ دودھ استعمال کرنے کے بعد پانی سے کلی کر لی جائے۔ بخاری اور مسلم میں روایت درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر پانی منگوایا، اور کلی کی۔

بھیڑ، بکری اور گائے کا دودھ بھیڑ کا دودھ غلیظ ہوتا ہے، بکری کا دودھ لطیف، اور معتدل ہوتا ہے۔ حلق کے زخموں کے لیے مفید ہے۔ خشک کھانسی کو فائدہ دیتا ہے۔ نفث الدم کو بھی نافع ہے بدن انسانی کے لیے مشروبات میں سب سے بہتر ہے۔ گائے کا دودھ بدن کا تغذیہ کرتا ہے۔ یہ معتدل ترین ہوتا ہے۔ بھیڑ اور بکری کے دودھ سے افضل ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف المیم

ماء (پانی) یہ مادۂ حیات ہے۔ سیّد الشراب ہے، یکے از ارکان عالم ہے، بلکہ عالم کا رکن اصلی ہے۔ آسمانوں کی تخلیق اس کے بخارات سے ہوئی۔ زمین اس کے جھاگ سے پیدا ہوئی۔ ہر چیز کی زندگی اللہ نے اس پر منحصر کی ہے۔ یہ بدن کی حرارت کو دور کرتا ہے۔ رطوبات بدن کا محافظ ہے۔ بدل ما تحلل کا سبب ہے، غذا کو رقیق کرتا ہے۔ رگوں میں پہنچاتا ہے۔

نیل، فرات، سیحون اور جیحون کا پانی بہت عمدہ ہوتا ہے۔ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا!

"سیحان وجیحان اور نیل و فرات، جنّت کی نہروں میں سے ہیں"

شیریں پانی مریضوں کے لیے بھی نافع ہے۔ اور تندرستوں کے لیے بھی ٹھنڈا پانی بہت زیادہ نافع اور لذیذ ہوتا ہے۔ جماع کے بعد پانی نہ پینا چاہیے، نہ سوتے سے اٹھ کر فوراً پینا چاہیئے، نہ غسل کے بعد، نہ پھل کھانے کے بعد، البتہ کھانے کے اوپر پی لینے میں مضائقہ نہیں، نہ پئے تو اچھا ہے۔ پئے تو کم، اور وہ بھی گھونٹ گھونٹ کر کے، اس طرح، نہ صرف مضرت نہیں باقی رہتی بلکہ معدہ کی تقویت حاصل ہوتی ہے اور تشنگی دور ہوتی ہے۔

آب زمزم قیمت کے لحاظ سے گراں بہا، صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ آپؐ نے ابو ذرؓ سے فرمایا۔ "یہ بیماری کی شفا ہے"

مشک صحیح مسلم میں ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا!

خوشبوؤں میں سب سے بہتر خوشبو مشک کی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

دوسرے درجے میں مشک حار اور یابس ہے دل کو سرور بخشتا ہے اور قوی کرتا ہے۔ جمیع اعضائے باطنی کے لیے طاقت بخش ہے۔ دوسری چیزوں کی اس سے تشبیہہ دی جاتی ہے۔ اسے کسی چیز سے تشبیہہ نہیں دی جاتی۔ اس کا پینا اور سونگھنا مفید ہے۔ بوڑھوں اور سرد مزاج کے لوگوں کے لئے ازحد نافع ہے۔ خاص طور پر موسم سرما میں غشی اور خفقان کو دور کرتا ہے۔ حرارت غریزی کو قوت دیتا ہے۔ سمیت دور کرتا ہے۔ یہ مفرحات میں سب سے قوی ہے۔

ملح (نمک)

سنن ابن ماجہ میں انسؓ کی مرفوع حدیث مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"نمک تمہارے سالن کا سردار ہے۔"

نمک اجسام کا مصلح ہے، کھانے کا بھی مصلح ہے۔ جس چیز میں ملا دیا جائے اس کا مصلح ہے۔ یہاں تک کہ سونے اور چاندی کا بھی مصلح ہے۔ اس میں وہ قوت ہے کہ سونے کی زردی اور چاندی کی سفیدی میں اضافہ کرتا ہے یہ عفونت کو دور کرتا ہے۔ اسے سرمے کے طور پر لگایا جائے تو آنکھ کے زائد گوشت کو نکال دیتا ہے۔ قروح (زخم) خبیثہ کو پھیلنے سے روکتا ہے۔ دانت کی حفاظت کرتا اور اس کی بدبو دور کرتا ہے۔ مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے۔ بے شمار فوائد کا حامل ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

حرف النون والھاء

نخل (کھجور) قرآن میں متعدد مواقع پر اس کا ذکر آیا ہے۔

صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں توشہ، نخلہ لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا" درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ مرد مسلمان اس کے مانند ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے، بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟۔

لوگ دوسرے درختوں کا نام لینے لگے، میرا جی چاہا کہ عرض کر دوں، یہ نخلہ ہے لیکن حاضرین میں سب سے کم سن میں ہی تھا خاموش رہا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، وہ "نخلہ" ہے پھر یہ بات میں نے عمرؓ سے کی، انہوں نے فرمایا، اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو تم فلاں فلاں سے مجھے عزیز تر ہوتے۔

اس حدیث سے متبادر ہوتا ہے کہ:

- عالم، اگر چاہے تو مسائل کو اپنے اصحاب کے سامنے امتحان اور تربیت کے طور پر پیش کر کے جواب طلب کر سکتا ہے۔
- ضرب الامثال اور تشبیہ سے کام لیا جا سکتا ہے۔
- اپنے اکابر کے مقابلہ میں صحابہ کا ادب، خاموشی، شرم۔
- بیٹے کی قوت فہم پر باپ کی خوشی۔
- بیٹے کے لیے جائز ہے کہ اگر کوئی چیز اسے معلوم ہے تو باپ کی موجودگی

besturdubooks.wordpress.com

میں بیان کر دے خواہ اس کا باپ اسے نہ جانتا ہو، یہ سوء ادب نہیں ہے۔

- مرد مسلمان کی مشابہت نخلہ سے اس کی کثرت جڑ، طیب ثمر، اور دائمی طور پر سایہ افگنی۔
- نخلہ کو ہر حالت میں خواہ وہ خشک ہو، تر ہو، پکّی ہو کچی ہو اور پکی ہو "گدر" کھایا جاتا ہے، وہ غذا، دوا، شیرینی، شراب، اور پھل ہے۔

نرگس یہ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ اس کی جڑ زخم کو مندمل کرتی ہے خواہ اتنا گہرا ہو کہ پٹھوں تک پہنچ گیا ہو، اس میں قوت عسالہ جالیہ ہوتی ہے۔ اگر اسے پکا کر اس کا پانی پیا جائے یا اسے کھایا جائے تو یہ قعر معدہ کی رطوبت جذب کر لیتا ہے۔ یہ زکام بارد میں فائدہ بخش ہے، دماغ کے سدّے کھولتا ہے۔

هندبا اس کا مزاج انقلاب موسم کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔ موسم سرما میں یہ سرد تر ہے۔ موسم گرما میں گرم خشک، ربیع و خریف میں معتدل، یہ نقرس کا مرض دور کرتا ہے۔ آنکھ کے ورم کو نافع ہے۔ اس کی جڑ اور پتیوں کا اگر لیپ بچھو کے ڈنک زدہ مقام پر کیا جائے تو فائدہ دیتا ہے۔ معدہ کو قوی کرتا ہے جگر کے سدّے کھولتا، درد جگر کو مفید ہے، اس کا افشردہ، یرقان، سردی کو فائدہ دیتا ہے۔ اس کی قوت تریاقیہ ہر قسم کے زہر کا توڑ ہے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

حرف الواؤ و حرف الیاء

ورس[1] ترمذیؒ نے اپنی جامع میں زید بن ارقمؓ کی حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون اور ورس کو ذات الجنب کے لیے مفید بتایا ہے۔

ابو حنیفہ لغوی کہتے ہیں کہ ورس کی کاشت ہوتی ہے، یہ خودرو نہیں ہے ارض عرب کے سوا میں نے اسے کہیں اور نہیں دیکھا، اور ارض عرب میں بھی بلاد یمن کے سوا کہیں نہیں پایا جاتا۔

سطح بدن پر جو دانے ابھر آتے ہیں ان میں بھی یہ مفید ہے اگر اس کا طلا (مالش) کیا جائے۔

وسمہ یہ بیل کی پتی ہے، بالوں کو سیاہ کرتی ہے۔ یہ لفظ کدو کے لیے بولا جاتا ہے۔ اگرچہ لقیطین زیادہ عام ہے۔ از روئے لغت یہ ہر اس درخت پر بولا جاتا ہے جو تنے پر قائم نہ ہو، جیسے خربوزہ، تربوز۔ کدو، ککڑی وغیرہ، قرآن مجید میں جس "شجر لقیطین" کا ذکر آیا ہے اس سے مراد کدو کی قسم کی نباتاتی بیل ہے۔ اس پھل کو کدو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

صحیحین میں انس بن مالکؓ کی حدیث ہے کہ خیاط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی میں بھی آپؐ کے ساتھ گیا۔ آپؐ کے سامنے جو کی روٹی اور

---

[1] ایک قسم کا گھاس ہے جو رنگائی کے کام آتی ہے۔ یہ تیل کی طرح ہوتی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

شوربا پیش کیا گیا جس میں کدو، اور گوشت تھا میں نے دیکھا آپ کدو چن چن کر کھا رہے تھے، اس دن سے میں کدو کو بہت مرغوب رکھنے لگا۔

یقطین سرد تر ہے، اس میں غذائیت ہے، جلدی سے معدہ میں اتر جاتا ہے اگر قبل از ہضم فاسد نہ ہو جائے، اس سے خلط محمود پیدا ہوتی ہے۔ اس کی خاصیت ہی یہ ہے کہ خلط محمود پیدا کرتی ہے۔

گرم مزاج والوں کے لیے زیادہ مفید ہے۔ سرد مزاج والوں کے لیے مناسب نہیں۔ اس کا پانی تشنگی کو دور کرتا ہے اور درد سر کو اگر وہ گرمی سے ہو دفع کرتا ہے۔ معدہ میں اگر اس کا سابقہ کسی خلط ردی سے پڑ جائے تو خلط ردی پیدا کرتا ہے۔ اس کی مضرت سرکہ سے دور کی جا سکتی ہے۔ یہ بہت لطیف اور سریع الانفعال غذا ہے۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اکثر تناول فرمایا کرتے تھے۔

---

besturdubooks.wordpress.com

خطرات سے متعلق طبّی ہدایتیں

اب یہ حصّہ طب ختم کرنے کے لیے ایک مختصر لیکن عظیم النفع فصل محاذر خطرات میں اور طبی ہدایتوں سے متعلق ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ابن ماسویہ نے کتاب المحاذیر میں ایک فصل اس موضوع پر لکھی ہے۔ میں وہی درج کر رہا ہوں۔

اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرو

ابن ماسویہ نے لکھا ہے کہ جس نے مسلسل چالیس روز تک پیاز کھایا، اور اس کے چہرے پر چھائیاں پڑ گئیں، وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

● جس نے فصد کھلوائی، پھر فوراً کھانا کھالیا، اسے اگر خارشت کی شکایت ہو جائے، تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

● ۔ جو حمام میں داخل ہو، اور اس کی نبض میں امتلا ہو، اسے اگر فالج ہو جائے تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

● ۔ جس نے اپنے معدے میں دودھ اور مچھلی کو جمع کر لیا، اسے اگر جذام، یا برص یا نقرس کی شکایت لاحق ہو جائے تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

● ۔ جس نے اپنے معدے میں دودھ اور نبیذ کو جمع کر لیا اور اسے برص یا نقرص کا مرض ہو گیا تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

● جسے احتلام ہو گیا، اور غسل نہیں کیا، پھر بیوی سے مباشرت کر لی، اس کا بیٹا اگر پاگل پیدا ہو تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

besturdubooks.wordpress.com

• جس نے رات کو آئینہ دیکھا، اور لقوے میں مبتلا ہوگیا، یا کوئی اور بیماری ہوگئی تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

بقراط کا قول بقراط کا قول ہے کہ کاہلی اور زیادہ کھانے سے احتراز کرنا صحت کو دائمی بنانا ہے بعض حکمار کا قول ہے جو صحت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی غذا کھائے جب بھوکا ہو تب کھائے۔ جب پیاسا ہو تب پئے، اور پانی زیادہ نہ پئے۔ رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی کرلے۔ دن کے کھانے کے بعد قیلولہ کرے، بوڑھے جانور کا گوشت نہ کھائے، دوا اسی وقت استعمال کرے جب بیمار ہو۔ پھل پکا ہوا کھائے۔ لقمے چبا چبا کر کھائے، جب پیشاب لگے تو نہ روکے، کھانے پر کھانا نہ کھائے۔ ہر ہفتہ قے کرکے تنقیۂ جسم کرے۔ عشق کی عادت نہ ڈالے، کثرت جماع سے پرہیز کرے۔

بیمار ڈالنے والی چار چیزیں چار چیزیں ہیں جو جسم کو بیمار ڈال دیتی ہیں (۱) کلام کثیر، (۲) جماع کثیر (۳) نوم کثیر (۴) اکل کثیر، چار چیزیں ہیں جو جسم کا ناکارہ بنا دیتی ہیں (۱) حزن وغم (۲) جوع (بھوک) (۳) ہم (پریشانی) (۴) رات کا زیادہ جاگنا۔

besturdubooks.wordpress.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام وقضایا

آپ کا اصول اور معمول احکام جزئیہ کے نفاذ میں

اس باب میں ہم تشریع عام کا ذکر نہیں کریں گے۔ اگرچہ آپؐ قضایائے خاصہ بھی تشریع عام ہی کی حیثیت رکھتے تھے، مقصد صرف یہ ہے کہ احکام جزئیہ میں آپؐ کے اصول و معمول کا ذکر کیا جائے کہ آپؐ کس طرح خصوم کا فیصلہ فرماتے تھے، اور لوگوں کے مابین اجرائے احکام کے سلسلہ میں آپؐ کا طرز کار کیا تھا؟

غلام کو عمداً یا غلطی سے قتل کرنے کی سزا

اوزاعی عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے بواسطہ جد روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے جان بوجھ کر اپنے غلام کو قتل کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سو کوڑے لگائے۔ سال بھر کے لیے جلاوطن کر دیا اور حکم دیا کہ ایک غلام آزاد کرے[1] امام احمد نے سمرہ سے حسن کی حدیث روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا، جو اپنے غلام کو قتل کرتا ہے ہم اسے قتل کی سزا دیتے ہیں۔ حسن کہتے ہیں کہ غلام کا قاتل امام کے سامنے پیش کیا جائے گا، اور وہ جو فیصلہ مناسب سمجھے گا کرے گا۔

---

[1] یہ کوئی مخصوص صورت تھی، ورنہ قتل عمد کی سزا قتل ہے، خواہ مقتول غلام ہو، یا

besturdubooks.wordpress.com

ایک یہودی کو عبرت انگیز سزا صحیح بخاری اور مسلم سے ثابت ہے کہ ایک یہودی نے ایک جاریہ کا سر دو پتھروں سے کچل کر ریزہ ریزہ کر دیا، تاکہ اس کے زیور پر قبضہ کر لے، وہ پکڑا گیا اور آپ کے سامنے پیش کیا گیا کہ اس نے اقرار جرم بھی کر لیا، آپ نے حکم دیا کہ دو پتھروں سے اس کا سر بھی کچل دیا جائے۔

اس حدیث سے جو امور ثابت ہوتے ہیں یہ ہیں۔

- عورت کے قاتل کو سزائے قتل؛
- مجرم کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جس میں وہ خود ماخوذ ہو۔
- سزائے قتل میں اذن ولی کی ضرورت نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اسے مقتول کے اولیا کے حوالے نہیں کیا، نہ ان سے یہ فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے قتل کرو، چاہو معاف کر دو، بلکہ اسے قتل کر دیا۔ امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

جنین کا تاوان، اور قتل خطا کی دیت صحیحین میں روایت درج ہے کہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری پر سنگ باری کی، جس سے ایک عورت قتل ہو گئی، اور اس کا جو بچہ پیٹ میں تھا، ہلاک ہو گیا۔ اس مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جنین کے لیے تاوان کا حکم دیا۔ اور مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عصبہ سے دلوائی۔

حضرت علیؓ کا ایک عجیب فیصلہ امام احمد اور بزار وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ یمن میں ایک جماعت نے ایک کنواں کھودا، اس میں ایک آدمی گر نے لگا تو اس نے دوسرے کو، دوسرے نے تیسرے کو، تیسرے نے چوتھے کو پکڑ لیا، چاروں کے چاروں کنویں میں گر پڑے، اور مر گئے۔

ان لوگوں کے اولیاء نے حضرت علی کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ انہوں نے

besturdubooks.wordpress.com

نے ان لوگوں کو طلب کیا، جنہوں نے کنواں کھودا تھا، اور فیصلہ کیا کہ پہلے کی چوتھائی دیت ہوگی، اس لیے کہ اس نے اپنے اوپر کے تین آدمیوں کو ہلاک کیا دوسرے کی ایک تہائی دیت ہوگی۔ کیونکہ اس نے اپنے اوپر کے ایک آدمی کو ہلاک کیا۔ اور چوتھے کی پوری دیت ہوگی۔

دوسرے سال یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سارا ماجرا کہہ سنایا، آپؐ نے فرمایا علیؓ کا فیصلہ درست ہے۔

محرمات سے شادی کرنے والا، سزائے قتل کا مستحق ہے

امام احمد اور نسائی وغیرہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ، کی روایت درج کی ہے وہ کہتے ہیں میں اپنے خالو حضرت ابو براءؓ سے ملا، تو دیکھتا کیا ہوں ان کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے۔ انہوں نے فرمایا۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک شخص کے پاس بھیجا ہے (جس نے اپنے باپ کی عورت سے شادی کرلی ہے کہ اسے قتل کردوں اور اس کا مال ضبط کرلوں۔

ابن ابی خثیمہ نے اپنی تاریخ میں ایک حدیث درج کی ہے جسے معاویہ بن قرہؓ نے اپنے والد سے، اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاس بھیجا جس نے اپنے باپ کی عورت سے شادی کرلی تھی۔ انہوں نے اسے قتل کردیا۔ اور اس کا مال ضبط کرلیا۔

یحیٰی بن معین کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ابن عباس کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔

"جو محرم عورت کے ساتھ مجامعت کرے اسے قتل کردو"

جوزجانی نے ذکر کیا ہے کہ حجاج کے سامنے ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے اپنی بہن کو اپنے لیے حلال کرلیا تھا، حجاج نے حکم دیا اسے قید کردو، اور یہاں

besturdubooks.wordpress.com

جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان سے مسئلہ دریافت کرو، چنانچہ عبداللہ بن مطرف رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا!

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو فرماتے سنا ہے کہ جو محرمات کے ساتھ بدفعلی کا ارتکاب کرے، اس کے تلوار سے دو ٹکڑے کر دو۔

امام شافعیؒ مالکؒ اور ابو حنیفہؒ ایسے شخص کے لیے وہ سزا تجویز کرتے ہیں جو زانی کی ہے۔

تاخیر قصاص زخم مجروح کا مندمل ہونے تک

سنن دار قطنی میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جارح سے اس وقت تک تاوان لینے سے منع فرمایا ہے جب تک مجروح کا زخم مندمل نہ ہو جائے۔

اس سے ثابت ہوا کہ زخم جب تک مندمل نہ ہو جائے یا سرایت مستقرہ کی صورت نہ اختیار کرے قصاص لینا درست نہیں ہوگا۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ ضرب کا قصاص ہے، خواہ وہ ضرب ڈنڈے سے لگائی گئی ہو یا کسی اور چیز سے۔

نیز یہ کہ اگر مضروب قصاص کی جلدی کرے پھر اس کے بعد اس کا زخم سرایت اختیار کرے، یعنی ایک عضو سے دوسرے عضو تک پہنچ جائے، تو پھر قصاص لے چکنے کے بعد اس سرایت کی الگ سے کوئی سزا نہیں ملے گی، قصاص کافی سمجھا جائے گا۔ اب امام کے لیے یہ روا نہیں ہے کہ مجرم کو قید کرے، یا کوئی اور سزا دے۔

جمہور کا قول ہے کہ قصاص عقوبت زائدہ سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اس کی مثال حد کی طرح ہے۔ اگر کسی آدمی پر حد جاری کر دی گئی تو اب وہ عقوبت دیگر کا سزاوار نہیں۔

معاصی کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ایک قسم وہ ہے جس کے لیے حد مقرر ہے، تو اب اس حد کے ساتھ کوئی

besturdubooks.wordpress.com

دوسری تعزیر نہیں دی جائے گی"۔

۲- دوسری قسم وہ ہے جس کے لیے نہ کوئی حد مقرر ہے، نہ کفارہ، اس صورت میں امام تعزیر کا فیصلہ کرے گا۔

۳- تیسری قسم وہ ہے جس میں کوئی حد تو نہیں مقرر ہے لیکن کفارہ ہے، جیسے احرام یا روزے کی حالت میں بیوی سے مجامعت کرلے، اس صورت میں کفارہ لیا جائے گا، تعزیر نہیں ہوگی۔

گھر میں تاک جھانک کرنے والے کی سزا

صحیح میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، اگر کوئی شخص بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکتا ہے اور وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیتا ہے، تو اس کی کوئی دیت (تاوان) نہیں ہے۔ نہ قصاص ہے۔ فقہائے حدیث، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا فتویٰ یہی ہے، لیکن امام مالکؒ امام ابو حنیفہؒ کا یہ مسلک نہیں ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند احکام وقضایا

ذیل میں آپ کے چند اور احکام وقضایا، متفرق مسائل کے سلسلے میں درج کیے جاتے ہیں۔

مقتول کی دیت کیا ہے اہل سنن اربعہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے کہ ایک آدمی قتل کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت بارہ ہزار مقرر کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے ایک موقع پر خطبہ دیتے ہوئے اعلان فرمایا، کہ چونکہ اونٹ گراں ہو چکے ہیں لہٰذا ان کے بدلے میں ہزار سو دینار، اہل زر پر، اور بارہ ہزار درہم اہل سیم پر عاید ہوں گے، البتہ جو گائے دے سکیں وہ دو سو گائے دیں، جو بکری دے سکیں وہ دو ہزار بکریاں دیں، جو حلّے دے سکیں، وہ دو سو حلّے دیں [۳] نیز اہل ذمہ کی دیت ترک کر دی۔ [۴]

---

[۱]: مقتول کی دیت سو اونٹ ہے۔
جملہ اعضائے انسانی مثلاً، ہاتھ، پاؤں، ناک، کان وغیرہ کی الگ الگ دیت بھی ہے
[۲]: جیسے اشرفی اور روپیہ، کہ ایک سونے کا سکہ ہے، ایک چاندی کا۔

besturdubooks.wordpress.com

معاہد کی دیت کیا ہے؟

اہل سنن اربعہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہد[۱] کی دیت، نصف دیت[۲] مقرر فرمائی ہے۔ ابن ماجہ سے اسی طرح کی حدیث میں اہل کتابیں یعنی یہود ونصاریٰ کے لیے اتنی ہی دیت مقرر کی گئی ہے۔

اس بارے میں فقہا کا باہم اختلاف ہے۔

امام مالک کہتے ہیں کہ کسی معاہد کو اگر کوئی مسلمان قتل کر دے، تو مسلمان کی دیت سے نصف دیت دی جائے گی، خواہ یہ قتل غلطی سے ہو یا عمداً،

امام احمد فرماتے ہیں کہ مسلمان نے اگر معاہد کو عمداً قتل کیا ہے تو اس کی دیت اتنی ہی ہوگی۔ جتنی ایک مسلمان کی ہوتی ہے۔ اور اگر غلطی سے قتل کیا ہے تو ایک قول کے مطابق مسلمان سے نصف، اور دوسرے قول کے مطابق ایک تہائی دیت دینا ہوگی۔

امام شافعی کا ارشاد ہے کہ قتل خواہ غلطی سے کیا ہو یا جان بوجھ کر ایک تہائی دیت واجب ہوگی۔

باقی حاشیہ صفحہ ۵۹۴ کا: [۵] دیت، یا خراج، یا جزیہ، اگر بہ صورت نقد نہ دیا جائے تو بہ صورت پارچہ بھی لیا جا سکتا ہے۔

[۲]: لیکن معمول بہ اور متفق علیہ مسلک یہ ہے کہ ذمّی کی دیت بھی ہوگی، اختلاف جو کچھ ہے وہ مقدار میں ہے۔

[۱]: معاہد شرع کی اصطلاح میں اس غیر مسلم کو کہتے ہیں جو از روئے معاہدہ سلامتی جان ومال خود، مسلمانوں کے ملک میں ان کی حکومت کے زیر سایہ زندگی بسر کرے۔ متعدد احادیث صحیحہ میں معاہد پہ ظلم وزیادتی کرنے والوں کو عذاب شدید کی وعید دی گئی ہے۔

[۳] آزاد مسلمان۔

besturdubooks.wordpress.com

امام ابو حنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ جب قصاص کا اصول دونوں میں (یعنی مسلم اور غیر مسلم میں) جاری ہے، تو دیت بھی مساوی ہوگی۔ ؎

؎ ائمہ اربعہ میں سے کسی امام کا قول بھی، انفرادی حیثیت سے نہیں ہے، وہ بہرحال کتاب و سنت اور آثار صحابہ پر مبنی ہے، البتہ ہر ایک کا معیار اور قبول جدا ہے، اور درحقیقت یہیں سے اختلاف و نزاع کی صورت پیدا ہوتی ہے، دیت، یعنی خون بہا کے سلسلے میں، جو اختلافی اقوال ائمہ اربعہ کے اوپر گزرے ہیں۔ وہ بھی ایسے ہی ہیں، ہر امام کا مسلک اس خبر یا اثر پر مبنی ہے، جو اس کے نزدیک زیادہ صحیح اور قابل قبول ہے، یہی صورت امام ابو حنیفہ کے ساتھ بھی ہے، لیکن چونکہ وہ لفظ کے ساتھ مغز و معنی پر غور کرتے ہوئے، قیاس سے بھی کام لیتے ہیں، اسی لیے بالعموم ان کے اقوال زیادہ وزنی اور محکم نظر آتے ہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

جرم زنا کا اقرار اور اس کی سزا

ایک زانی مرد اور ایک زانیہ عورت کا واقعہ

صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ثابت ہے کہ ایک شخص جس نے اسلام قبول کر لیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے زنا کا اعتراف کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، یہاں تک کہ چار مرتبہ اس نے اپنے خلاف گواہی دی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا۔

"کیا تو پاگل ہے!"

اس نے عرض کیا "نہیں!"

آپؐ نے پوچھا، "کیا تیری شادی ہو چکی ہے؟"

اس نے اعتراف کیا، "جی ہاں!"

اب آپؐ نے اسے وہیں مسجد میں سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ وہ سنگسار کیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خیرا"، پھر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

besturdubooks.wordpress.com

افراری مجرم سے استفسار

بخاری اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں یہ واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا!
تمہارے بارے میں مجھے جو خبر ملی ہے کیا وہ صحیح ہے؟"
اس نے پوچھا،
میرے بارے میں آپ کو کیا خبر ملی ہے؟"
آپ نے ارشاد فرمایا،
"مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو نے فلاں قبیلہ کی ایک باندی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔
اس نے کہا، جی ہاں یہ سچ ہے،!"
پھر اپنے خلاف چار مرتبہ شہادت دی۔
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے پاس بلایا، اور پوچھا،
"کیا تو پاگل ہے،!
اس نے جواب دیا، "نہیں،!"
آپ نے پوچھا، "کیا تیری شادی ہو چکی ہے؟"
اس نے اقرار کیا" جی ہاں،!"
پھر آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

افراری مجرم کو جرم زنا کی تحریم سے واقف ہونا چاہیے

ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے
اس کی شہادت لینے کے بعد اس سے پوچھا،
کیا تو جانتا ہے زنا کیا ہے؟"
اس نے جواب دیا، ——— "جانتا ہوں، میں نے اس باندی کے ساتھ وہ فعل حرام کیا ہے جو ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے تو حلال ہوتا ہے،!"

besturdubooks.wordpress.com

آپؐ نے پوچھا، "یہ کہنے سے تیرا مطلب کیا ہے؟"

اس نے جواب دیا۔

"میں چاہتا ہوں آپؐ مجھے پاک کردیں"

چنانچہ آپؐ نے حکم دیا، اور وہ سنگسار کردیا گیا،

ایک زانیہ کا واقعہ

صحیح مسلم میں ہے کہ غامدیہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے کہا۔

یا رسول اللہ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے، مجھے پاک کر دیجیے"

آپؐ نے اسے واپس کر دیا، دوسرے دن وہ پھر حاضر ہوئی اور کہنے لگی،

یا رسول اللہ، (زنا سے) میں خدا کی قسم حاملہ بھی ہوں"!

آپؐ نے فرمایا، "ابھی جاؤ، جب بچہ جن لینا تب آنا"!

جب اس نے بچہ جن لیا، تو پھر حاضر خدمت ہوئی، بچہ ایک کپڑے میں لپٹا ہوا تھا کہنے لگی،

"یہ ہے جسے میں نے جنا ہے"!

آپؐ نے فرمایا "واپس جاؤ اسے دودھ پلاؤ، جب اس کے دودھ پینے کی مدت ختم ہو جائے تب آنا"!

جب دودھ پلانے کی مدت ختم ہو گئی، تو پھر بچہ لے کر حاضر ہوئی، بچہ کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا، وہ عرض گزار ہوئی۔

یا نبی اللہ، میں نے اس کا دودھ بڑھا دیا، اب یہ کھانا کھانے لگا ہے"

آپؐ نے وہ لڑکا ایک مسلمان کو دے دیا، پھر آپؐ کے حکم سے ایک گڑھا کھودا گیا جو سینہ تک تھا، پھر آپؐ نے حکم دیا، اور لوگ اس پر پتھر پھینکنے لگے، خالد بن ولیدؓ نے بھی ایک پتھر اس کے سر پر کھینچ مارا، جس سے خون کے چھینٹے اڑ کر ان کے منہ پر لگے، خالدؓ نے اسے گالی دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالدؓ سے کہا،

besturdubooks.wordpress.com

"اے خالد ٹھہرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس عورت نے وہ توبہ کی ہے کہ کیسا ہی گنہگار ایسی توبہ کرتا تو وہ قبول کر لی جاتی"!

پھر آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور وہ دفن کر دی گئی۔

غیر شادی شدہ زانی کی سزا

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے غیر شادی شدہ زانی کے لیے حد سو کوڑے جاری کرنے کی سزا تجویز فرمائی۔ اور سال بھر کے لیے جلاوطنی کا حکم دیا۔

قضائے رسول سے احکام و مسائل مستنبطہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ان قضایا سے جو امور ثابت ہوتے ہیں یہ ہیں!

—: حدود کا نفاذ مسجد میں بھی ہو سکتا ہے۔

—: اگر کوئی آزاد شادی شدہ شخص کسی باندی سے زنا کرے تو بھی سنگسار کیا جائے گا،

: شادی شدہ شخص کی سزائے زنا سنگساری ہے۔

—: زانی جب تک چار مرتبہ اقرار جرم نہ کرلے، سنگسار نہیں کی جائے گی۔

—: اگر چار مرتبہ اقرار نہ کرے، دو یا تین مرتبہ کرے، تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ کیونکہ نصاب اقرار کی تکمیل نہیں ہوئی، امام کو چاہیے کہ اس سے اعراض کرے، اور عدم تکمیل اقرار کے باعث اس کو ماخوذ نہ کرے۔

—: پاگل، یا نشہ میں دھت شخص کا اقرار لغو ہے، اس پر اعتبار نہیں کیا جائے گا، اس طرح اس کی طلاق، عتاق، قسم، اور وصیت بھی غیر معتبر ہے۔

—: امام کے لیے انسب یہ ہے کہ اقرار زنا کرنے والے کو، عدم اقرار پر سائل کرے۔

—: جو شخص تحریم زنا سے لاعلم ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے زانی سے حکم زنا کے بارے میں پوچھا تھا۔ اور اس نے جواب میں کہا تھا میں نے اس باندی کے ساتھ وہ فعل حرام کیا ہے، اگر شوہر

besturdubooks.wordpress.com

بیوی کے ساتھ کرے تو حلال ہوتا ہے۔

-: حاملہ عورت پر حد جاری نہیں ہوتی، جب تک وہ بچہ نہ جن لے، اسے پوری مدت تک دودھ نہ پلالے،

-: اہل معاصی پر تائب ہونے کے بعد سب وشتم ناجائز ہے۔

-: حد زنا میں جو قتل ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

: زنا کا اقرار کرنے والا، اگر اثناء حد میں بھاگ جائے، تو چھوڑ دیا جائے۔ اور حد پوری نہیں کی جائے گی، کیونکہ یہ فرار یا تو اقرار زنا سے رجوع ہے، یا تکمیل حد سے قبل توبہ ہے، اب اس پر حد جاری نہیں ہوگی، ہمارے شیخ ابن تیمیہ کا مسلک بھی یہی ہے۔

-: کوئی شخص اگر اقرار کرتا ہے کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے، تو اس پر حد قذف (تہمت) جاری نہیں ہوگی، زنا کی حد جاری ہوگی۔

-: عورت کو جلاوطنی کی سزا نہیں دی جائے گی۔

besturdubooks.wordpress.com

لواطت

وضع خلاف فطرت کی عبرت انگیز سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فیصلہ لواطت (اغلام) کے بارے میں ثابت نہیں ہے، کیونکہ یہ عرب میں رائج نہیں تھی، لہٰذا ایسا کوئی مقدمہ آپؐ کے سامنے پیش نہیں ہوا، لیکن یہ ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا!

"فاعل اور مفعول کو قتل کردو۔!"

حضرت ابو بکرؓ نے بھی یہ حکم نافذ کیا، اور صحابہ سے مشورہ کے بعد خالدؓ کو فرمان بھیج دیا،

ابن قصار اور ہمارے شیخ ابن تیمیہ کا کہنا ہے کہ صحابہ کا لواطت کرنے والے کو قتل کر دینے کے بارے میں مکمل اتفاق ہے اگرچہ کیفیت قتل میں اختلاف ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جس شخص کو تم قوم لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ اسے قتل کردو۔!

ابن عباسؓ ہی کی روایت ہے کہ جو کسی جانوری کے ساتھ بدفعلی کرے اسے اور جانور، دونوں کو قتل کردو۔

اور یہ حکم، حکم شارع کے عین موافق ہے، کیونکہ محرمات جتنے غلیظ ہوں گے، سزا بھی اتنی ہی سخت ہوگی، وہ مجامعت جو کسی حالت میں جائز نہیں ہے۔ اس مجامعت سے کہیں زیادہ سنگین ہے، جو بعض احوال میں جائز ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

سلف کا اس بارے میں اختلاف ہے، حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس کی حد، زانی کی حد ہے، ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، وہ ہر حال میں قتل کیا جائے گا۔ لہ

لہ وضع خلاف فطرت بہت بڑا سماجی گناہ ہے، ان افعال کا ارتکاب کرنے والے جتنے بے حیا ہوتے ہیں کوئی نہیں ہو سکتا، لہٰذا سزا بھی اتنی ہی سنگین ہونی چاہیے، جتنا سنگین جرم ہے۔

بعض لوگ لواطت کو جرم نہیں سمجھتے، یا سمجھتے ہیں تو بہت ہلکا، لیکن اخلاقی طبی، ہر اعتبار سے یہ بہت بڑا جرم ہے، فاعل کے لیے بھی اور مفعول کے لیے بھی، اس کے ارتکاب سے نہ صرف سماج میں گندگی پیدا ہوتی ہے بلکہ فطرت بھی مسخ ہو جاتی ہے، اللہ نے انسان میں قوت رجولیت اس لیے پیدا کی ہے۔ اور جذبۂ شہوانی کا مقصد یہ ہے کہ توالد و تناسل کا سلسلہ قائم رہے، یہ جذبہ اس لیے نہیں ہے کہ انسان جانور بن جائے، بلکہ جانور بھی اس فعل شنیع کا ارتکاب نہیں کرتے۔

لہٰذا اگر غور کیا جائے تو اعتراف کرنا پڑے گا کہ اس جرم کی سزا انتہائی سنگین ہونا، مصلحت ملی و عمومی پر مبنی ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

زنا کا اقرار و انکار

اقراری زانی پر حد جاری ہوگی منکر عورت سے ساقط

اگر کسی شخص نے معین اور مخصوص عورت کے ساتھ زنا کا اعتراف کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر زنا کی حد جاری فرمائی۔

چنانچہ سہل بن سعدؓ کی حدیث ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے دریافت کرایا، اس نے ارتکاب زنا سے صاف انکار کر دیا۔

آپؐ نے مرد پر کوڑے کی حدؒ جاری کرادی، اور عورت کو سزا نہیں دی۔

اس حکم سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

ایک یہ کہ اقرار زنا کے بعد، مرد پر حد جاری ہو جائے گی، اگرچہ عورت نے اسے جھٹلا یا کیوں نہ ہو۔ —— امام ابو حنیفہ، اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ مرد پر بھی حد جاری نہیں ہوگی۔

دوسرے یہ کہ مرد پر حد قذف (تہمت) جاری نہیں ہوگی۔

باقی رہی سنن ابو داؤد کی روایت کہ ایسے موقع پر آپؐ نے حد زنا کے ساتھ حد قذف بھی جاری کی تو نسائی کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔

ؒ یہ اقرار زنا کرنے والا شخص شادی شدہ نہیں تھا، اسی لیے سنگسار نہیں کیا گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

حدّ قذف

ارتداد اور شراب نوشی کی سزائے شرعی

آسمان سے حضرت عائشہ رضؓ کی جب تہمت سے برأت نازل ہوئی، تو اس جرم میں آپ نے دو آدمیوں اور ایک عورت کو سزائے تازیانہ دی، وہ دو مرد تھے۔ حسان بن ثابت رضؓ اور مسطح بن اثاثہ، ابوجعفر نفیلی کا قول ہے کہ عورت کا نام حمنہ بنت جحش تھا۔

مرتد کی سزا آپ نے مرتد کے لیے قتل کی سزا کا حکم دیا، ارتداد کی سزا کا حکم دیا، ارتداد کی سزا، مرد اور عورت دونوں پر یکساں جاری ہوگی، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ایک عورت ام قرفہ کو سزائے قتل دی، جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگئی تھی۔ [1]

شرابی کی سزا آپ شرابی کو لکڑی سے بھی پٹوایا، اور جوتے سے بھی، اسی طرح حضرت ابوبکر کا عمل ثابت ہے۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ آپؐ نے شرابی کو اسّی کوڑے لگوائے۔

---

[1] یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے، چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب "ہدایہ" میں مرتدہ کے لیے سزائے قتل نہیں ہے۔
درحقیقت سزائے قتل ان مرتدوں کو دی گئی جو اسلام سے منحرف ہوکر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہوگئے تھے۔

besturdubooks.wordpress.com

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سزا ثابت نہیں ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کو چالیس کوڑے لگوائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی یہی سزا دی، حضرت عمرؓ نے ان دونوں کا مجموعہ اسّی کوڑے نافذ کیا۔

آپؐ سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس جرم کے چوتھی یا پانچویں مرتبہ ارتکاب کے بعد آپؐ نے سزائے قتل دی۔

اس باب میں لوگوں کا اختلاف ہے۔[1]

شرابی کو حسب مصلحت سزائے قتل دی جا سکتی ہے

ایک قول یہ ہے کہ یہ سزا منسوخ ہو چکی ہے، اس کی ناسخ عبداللہ بن حمار کی حدیث ہے کہ وہ بار بار جرم شراب نوشی میں ماخوذ ہو کر آپؐ کی خدمت میں پیش کیے گئے، ہر مرتبہ آپؐ نے سزائے تازیانہ دی، سزائے قتل کبھی نہیں دی۔

ایک قول یہ ہے کہ قتل ایسی تعزیر ہے جو حسب مصلحت روا رکھی جا سکتی ہے۔

---

[1] یعنی شرابی کو قتل کرنے کے بارے میں۔

besturdubooks.wordpress.com

چور کی سزا

قطع ید کا نصاب اور اس سے متعلق مباحث

آپؐ نے تین درہم کی چوری تک چور کے ہاتھ کٹوائے، آپؐ نے فیصلہ فرمایا کہ چار دینار سے کم کی چوری پر ہاتھ نہ کاٹنے چاہییں، آپؐ سے صحیح طور پر مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا چار دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹ لو، اس سے کم کی چوری پر مت کاٹو۔"

اُچکے اور خائن کے لیے قطع ید نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اچکے ذکیّت اور خائن کے لیے قطع ید کا حکم ساقط فرما دیا۔ خائن سے مراد، خائن در لیت ہے۔

آپؐ نے فرمایا، "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دوں گا۔"

کھجور کے چور کا حکم کھجور کے چور سے آپؐ نے قطع ید کی سزا ساقط فرما دی، اور فیصلہ کیا اگر ان کے منہ میں کچھ پائی جائے، تو وہ محتاج ہے۔ اس پر کوئی سزا نہیں ہے، اور جس نے ڈال سے توڑا اس سے دوگنا تاوان لیا جائے گا۔ اور سزا دی جائے گی، اور جس نے کھلیان سے چوری کی اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے، بشرطیکہ مالیت نصاب ایک ترکش کی قیمت کے برابر ہو۔

بکری چرانے کی سزا چراگاہ سے کوئی شخص بکری چرائے تو اسے دوگنی قیمت دینی پڑے گی۔ البتہ کسی ... نے اگر بکری کی چوری اس کی

besturdubooks.wordpress.com

چوری اس کی بیٹھک سے کی تو اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے، بشرطیکہ وہ مالیت نصاب کے برابر ہو،

مقدمہ پیش کرنے کے بعد واپس نہیں لیا جا سکتا صفوان بن امیہ کی چادر جب وہ مسجد میں سو رہے تھے، ایک شخص نے چرائی، آپؐ نے اس کے لیے قطع ید کی سزا کا فیصلہ کیا، صفوان نے کہا میں یہ چادر اسے ہبہ کرتا ہوں۔ اسے معاف کر دیجیے آپ نے فرمایا،

"میرے پاس (شکایت لے کر) آنے سے پہلے تم یہ ہبہ کر سکتے تھے، (اب نہیں)"

جو شخص خود چوری کا اقرار کرلے ابن ماجہ کی روایت ہے کہ ایک شخص چوری کے الزام میں آپؐ کے سامنے لایا گیا، اس نے چوری کا اعتراف کر لیا، لیکن اس کے پاس کچھ مال (چوری کا) نہیں پایا گیا، آپؐ نے فرمایا!

"میں نہیں خیال کرتا کہ اس نے چوری کی ہوگی،"

لیکن ملزم نے کہا، میں نے چوری کی ہے،"

جب دو یا تین مرتبہ اس نے چوری کا اقرار اعادۂ سوال کے بعد کر لیا تو آپؐ نے قطع ید کا فیصلہ فرمایا۔

چوری کا ایک اور اقراری مجرم اسی طرح ایک اور شخص چوری کے الزام میں آپؐ کے سامنے لایا گیا، آپؐ نے فرمایا۔

"میں نہیں خیال کرتا کہ اس نے چوری کی ہوگی،"

لیکن اس شخص نے اعتراف کر لیا،

آپؐ نے فرمایا، اسے لے جاؤ اور اس کے ہاتھ قطع کر دو، پھر اس کا علاج کرو اس کے بعد میرے پاس لاؤ!

چنانچہ اس شخص کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، اس کے بعد وہ آپؐ کی خدمت میں پیش

besturdubooks.wordpress.com

کیا گیا، آپ نے اس سے فرمایا،
خدا سے توبہ کرو،!
اس نے کہا، "میں خدا سے توبہ کرتا ہوں"!
آپؐ نے فرمایا، "خدا نے تیری توبہ قبول کرلی"!

جن لوگوں پر چوری کی تہمت لگائی جائے ان کا حکم

ابو داؤد نے از ہر بن عبداللہ کی روایت درج کی ہے کہ ایک جماعت کا کچھ مال چوری ہوگیا، ان لوگوں نے بعض جولاہوں پر چوری کی تہمت لگائی، اور صحابی رسولؐ نعمان بن بشیرؓ کے پاس شکایت لے کر حاضر ہوئے انہوں نے چند روز تک ان جولاہوں کو قید رکھا، پھر رہا کردیا، شکایت کرنے والے نعمان کے پاس آئے، اور کہا۔

"آپ نے بغیر مارے پیٹے اور سزا دیئے ان لوگوں کو چھوڑ دیا؟"

نعمانؓ نے کہا! "تم کیا چاہتے ہو کہ میں انہیں سزائے ضرب دوں، تو ایسا جب ہوتا کہ ان کے پاس سے مالیت برآمد ہوتی، اور اب اگر انہیں سزا ملے گی تم بھی سزا پاؤ گے

انہوں نے کہا، "یہ آپ کا فیصلہ ہے۔

نعمانؓ نے جواب دیا، اللہ کا فیصلہ ہے اور اس کے رسولؐ کا فیصلہ ہے"۔!

احکام و قضایائے بالا سے احکام مستنبط

ان مذکورہ بالا احکام و قضایا سے جو مسائل مستنبط ہوتے ہیں یہ ہیں!

۱۔ تین درہم، یا چار دینار سے کم مالیت کی چوری، شراب سازی، اغلام باز وغیرہ کے مرتکب پر لعنت کا جواز،۔ جیسا کہ آپؐ نے ایک مرتبہ رسن سفیتہ اور بیضہ (آہن) پر لعنت فرمائی،! لیکن عبداللہ بن حماد پر جو شراب کے رسیا تھے لعنت سے منع فرمایا۔

لیکن دونوں باتوں میں کوئی تعارض نہیں ہے، جس میں وہ وصف پایا جائے

besturdubooks.wordpress.com

جو مستحق لعن ہو، تو اس پر لعنت روا ہے، لیکن جس کے حسنات سیأت سے زیادہ ہوں، یا جس نے توبہ کرلی ہو۔ تو پھر انواع پر لعنت جائز ہے اعیان پر نہیں۔

۳۔ سدّ ذرائع کا ارشاد بھی ملتا ہے، کیونکہ آپؐ کا ارشاد ہے کہ رسن (رسیتہ) اور بیضہ (آہن) کے چور کو نہ چھوڑو، اس کا ہاتھ کاٹ دو، (کیونکہ ان کی قیمت ۳-۴ درہم کے برابر ہوتی تھی)

۴۔ مستعار چیز لینے والا اگر واپس کرنے کے بجائے، جھگڑنے لگے، تو وہ بھی چور کے حکم میں ہے، لہٰذا اسے قطع ید کی سزا ملے گی، جیسا کہ ایک عورت کے لیے آپؐ نے حکم دیا تھا۔

۵۔ جس کی سزائے قطع ید ساقط ہوگی، اس پر دوگنا تاوان عائد کیا جائے گا، جیسا کہ ثمار معلقہ اور بیٹھک سے چوری کی ہوئی بکری کے بارے میں آپؐ نے فیصلہ کیا۔

۶۔ تاوان اور (کچھ) سزا کا اجتماع بھی درست ہے، یعنی عقوبت مالی بھی اور سزائے بدنی بھی۔

۷۔ حرز[1] کا بھی لحاظ رکھا جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے درخت پر لٹکے ہوئے ثمار کی چوری پر قطع ید کی سزا نافذ نہیں کی، لیکن کھلیان سے چوری کرنے والے کے لیے قطع ید کا حکم دیا۔

چوری کے تین احوال جمہور کا قول یہ ہے اور وہی صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے چوری کو تین احوال پر منحصر رکھا ہے۔

الف ۔ کوئی سزا نہیں ہے، اگر ثمار چور کے منہ سے برآمد ہوں،

ب ۔ دوگنا تاوان اور سزائے ضرب، نہ کہ قطع ید، اگر ثمار درخت پر لٹکے ہوں۔

---

[1] یعنی مالک نے اپنے مال کی حفاظت کی ہو، اور پھر چوری ہو جائے تو دوسرا حکم ہے اور یوں ہی کھلا چھوڑ دیا ہو، پھر چوری ہو جائے، تو اب حکم بدل جائے گا۔

besturdubooks.wordpress.com

ج ۔ قطع ید، اگر چوری کھلیان سے کی جائے، چاہے وہ پھل پکے ہوں، یا نہ پکے ہوں، اصل اعتبار مکان، رجائے حفاظت ہے اور حرز را احتیاط و نگہداشت) کا ہے، چنانچہ جس نے بکری چراگاہ سے چرائی تھی، آپ نے سزائے قطع ید نہیں دی، لیکن جس نے بلیٹھک سے چرائی تھی اسے قطع ید سے معاف نہیں کیا۔

۸ ۔ اثبات عقوبات مالیہ، ۔ یہ بات متعدد وغیرہ معارض سنن اور عمل خلفائے راشدین سے ثابت ہے۔

۹ ۔ انسان کے کپڑے اور فرش کو مال محفوظ مانا جائے گا، خواہ وہ سو رہا ہو، اور کہیں بھی ہو، مسجد ہی میں کیوں نہ ہو۔

۱۰ ۔ مسجد، جائے محفوظ ہے، پس وہاں سے جو چیز، چٹائی، قندیل، فرش وغیرہ چرائے گا وہ قطع ید کا مستحق ہے۔

۱۱ ۔ چوری کا مقدمہ دائر کرنے سے پہلے اگر آدمی چاہے تو چور کو مال مسروقہ ھبہ کر دے، یا معاف کر دے۔

۱۲ ۔ مقدمہ پیش ہونے کے بعد، قطع ید کی سزا ساقط نہیں ہوگی، یہی حال دوسری شرعی سزاؤں (حدود) کا بھی ہے، بلکہ سنن میں ایسے شافع اور مشفع دونوں کیلئے لعنت آئی ہے۔

۱۳ ۔ اگر کسی نے کوئی ایسی چیز چرائی، جس میں اس کا بھی حق تھا، تو ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔

۱۴ ۔ اقراری چور اگر دو یا تین مرتبہ اقرار نہ کرے تو ہاتھ نہیں کٹے گا۔ کیونکہ جب چور نے آپ کے سامنے پہلی مرتبہ اقرار کیا تو آپ نے فرمایا۔

"میں نہیں خیال کرتا تو نے چوری کی ہوگی۔!"

پھر جب اس نے دوبارہ اقرار جرم کیا، تب حد نافذ کی، یعنی جب تک اس نے دو مرتبہ اقرار نہیں کر لیا۔ سزائے قطع ید نہیں دی۔

۱۵ ۔ جو خود سے جرم کا اقرار کرے، یعنی خود اقرار کناں حاضر ہو گیا ہو، ماخوذ

besturdubooks.wordpress.com

کر کے لایا نہ گیا ہو۔ تو امام کو چاہیے، اسے ٹالنے کی کوشش کرے، تاکہ وہ اقرار کر کے مستحق سزا نہ بن جائے، اور اپنے ارادہ سے باز آجائے، اور قول سے (اگر ایک مرتبہ اقرار کیا ہو) رجوع کرلے۔ !

۱۶ - قطع ید کے بعد اس کا علاج کرو۔ پھر میرے پاس لاؤ، اس بات کی دلیل ہے کہ مصارف علاج سارق کے ذمہ نہیں حکومت کے ذمہ ہوں گے۔

۱۷ - تنکیل اور عبرت کے طور پر سارق کے ہاتھ اس کی گردن سے لٹکائے جا سکتے ہیں۔

۱۸ - اگر علامات شبہہ موجود ہوں تو متہم کو سزائے ضرب دی جا سکتی ہے۔

۱۹ - اگر متہم کے پاس سے کوئی چیز برآمد نہ ہو تو اسے نہ قید رکھا جائے گا، نہ سزا دی جائے گی، جیسا کہ نعمان بن بشیر رضؓ کے فیصلہ سے ثابت ہے،

۲۰ - سزائے ضرب، کوڑے سے بھی دی جا سکتی ہے، اور چھڑی سے بھی۔

besturdubooks.wordpress.com

مسلمان یا ذمّی اور معاہد

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کریں تو کیا سزا ہوگی

بعض یہودیوں کو اس جرم میں قتل کیا گیا کہ انہیں نے آپؐ پر سب وشتم کی تھی اور آپؐ کو ایذا دی تھی۔

فتح مکہ کے دن آپؐ نے عام لوگوں کو امان دے دی، سوا ان لوگوں کے جو آپؐ کو اذیت دیتے اور آپؐ کی ہجو کرتے تھے، یہ چار مرد تھے، اور دو عورتیں تھیں [1]

ایک یہودیہ عورت کا انجام

ابوداؤد نے اپنی سنن میں روایت کی ہے کہ ایک یہودیہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی، ایک مرتبہ ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا جس سے وہ مرگئی، آپ نے اس کا خون بہا نہیں دلایا۔

حضرت عمرؓ کے پاس ایک آدمی لایا گیا، جو آپؐ کو گالیاں دیا کرتا تھا، انہوں نے

---

[1] یہ وہ لوگ تھے، جنہیں بار بار معاف کیا گیا، گرفتار کرنے کے بعد رہائی عطا کی گئی قابو پالینے کے بعد چھوڑ دیا گیا، ان کے قول واقرار پر اعتبار کیا گیا، لیکن انہوں نے ہر موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے، ان کی زندگی کا مقصد یہ رہ گیا تھا کہ آپؐ پر سب وشتم کریں، اور تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ومنہمک رہیں، اسلام اور داعی اسلامؐ کو ختم کرنے کی سازشیں کرتے رہیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اسے قتل کر دیا، اور کہا۔

جو اللہ اور اس کے رسول کو گالیاں دیتا ہے، یا انبیاء میں سے کسی نبی پر سب و شتم کرتا ہے اسے قتل کر دو!

معاہد کا عہد اس وقت تک ہے کہ سب نبی نہ کرے

مجاہدؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ!

"جو مسلمان اللہ اس کے رسولؐ۔ اور انبیاء میں سے کسی نبی پر سب و شتم کرتا ہے وہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتا ہے، یہ ارتداد ہے اس سے توبہ کرائی جائے۔ اگر وہ رجوع کرلے تو خیر، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے اور جو معاہد اور اس کے رسول، اور انبیاء میں سے کسی نبی پر سب وشتم کرتا ہے تو اس نے نقض عہد کا ارتکاب کیا، اسے قتل کر دو!"

ایک راہب اور حضرت ابن عمرؓ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ ایک راہب کے پاس سے گزرے ان سے کہا گیا یہ شخص، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرتا ہے، انہوں نے فرمایا!

"اگر میں اس کے منہ سے ایسی بات سن لیتا تو اسے قتل کر دیتا، ہم ان کی جان ومال کا ذمہ اس شرط پر لیتے ہیں کہ یہ ہمارے نبیؐ پر سب وشتم نہ کریں

شاتم رسولؐ کے قتل پر اجماع امت

صحابہ کے آثار اس باب میں بہت زیادہ ہیں۔ اکثر آئمہ شاتم رسولؐ کے قتل پر اجماع کے قائل ہیں، ہمارے شیخ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ یہ اجماع صدر اوّل کا ہے۔ اس میں صحابہ اور تابعین سب شامل ہیں۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل

اور آپؐ کا اپنے قادح کو قتل نہ کرنا، تو اس کی توجیہہ

besturdubooks.wordpress.com

یہ ہے کہ یہ آپؐ کا حق تھا۔ آپؐ کو اختیار تھا کہ اسے لیں یا ترک کر دیں۔ لیکن آپؐ کی امت حق نبیؐ کو ترک نہیں کر سکتی۔

نیز یہ بات بھی ہے کہ آپؐ عفو و صفح پر مامور تھے، آپؐ تالیف قلب کی مصلحت کے پیش نظر معاف کر سکتے تھے۔

نیز جمع کلمہ سوء کے لیے بھی آپؐ عفو اور درگزر سے کام لے سکتے تھے۔ کہ لوگ آپؐ سے بیزار نہ ہو جائیں، اور یہ چرچا نہ کریں کہ آپؐ اپنے اصحاب (منافقین) تک کو قتل کر دیتے ہیں۔

لیکن یہ ساری باتیں، (عفو و درگزر) آپؐ کی زندگی تک تھیں، آپؐ کے بعد امت اس حق کو حاصل کرے گی، اور معاف نہیں کرے گی۔

---

besturdubooks.wordpress.com

نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خوراک میں

زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش اور آپ کا طرز عمل

بخاری اور مسلم سے ثابت ہے کہ ایک یہودی عورت نے بکری زہر آلود کر دی اور اس کا گوشت پکا کر آپؐ کی خدمت میں پیش کیا۔

آپؐ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا، پھر اسے تھوک دیا، آپؐ کے ساتھ بسر بن براء بھی شریک طعام تھے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس یہودیہ کو معاف کر دیا، اور اسے کسی طرح کی سزا نہیں دی، یہ صحیحین کی روایت ہے۔

ابو داؤد کی روایت ہے کہ اس یہودی عورت کے لیے جس نے زہر ملایا تھا۔ آپؐ نے قتل کا حکم صادر فرمایا۔

واقعہ یہ ہے کہ آپؐ نے جہاں تک خود آپؐ کے حق کا تعلق تھا یہودی عورت کو معاف کر دیا، سزا نہیں دی، لیکن اس سم آلود کھانے کے باعث بشر بن براء کا انتقال ہو گیا، تو آپؐ نے اس کے قتل کا فرمان صادر کر دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

اگر جاسوس مسلمان ہو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول اور معمول

ثابت ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے جب آپؐ کے خلاف جاسوسی کی تو حضرت عمر رضہ نے اجازت مانگی، کہ گردن اڑا دیں، آپؐ نے اجازت نہیں دی، اور فرمایا!

"تم کیا جانو اللہ تعالیٰ نے اہل بدر سے درگزر کر دیا ہے فرمایا ہے **اعملوا ما شئتم نقد غفرت لکم** (یعنی جو چاہو کرو، میں نے تم سے درگزر کیا)"

جاسوس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے، اس باب میں فقہا کا اختلاف ہے، سحنون کا قول ہے اگر کوئی مسلمان اہل حرب[1] کا کاتب ہو، تو قتل کر دیا جائے گا، اس کی توبہ نہیں قبول کی جائیگی، اس کا مال ورثا میں تقسیم کر دیا جائے گا،

اصحاب مالک میں سحنون کے سوا دوسروں کا خیال ہے کہ بڑی سخت کوڑوں کی مار ماری جائے گی، لمبی سزائے قید دی جائے گی، اور کسی ایسی جگہ جلاوطن کر دیا جائے گا، جو کفار کے علاقہ کے قریب ہو۔

ابن القاسم کہتے ہیں کہ ایسا شخص قتل کر دیا جائے گا، اس جرم کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی، وہ زندیق کی طرح ہے۔

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ قتل نہیں کیا جائے گا۔

---

[1] یعنی وہ کافر جن سے مسلمانوں کا معاملہ جنگ کا ہو، صلح و امن کا نہ ہو،

besturdubooks.wordpress.com

دونوں فریق حاطبؓ کے واقعہ سے دلیل لاتے ہیں۔

ؓ یہ واقعہ یوں ہے کہ جب آپؐ نے فتح مکہ کے لیے کوچ کی تیاریاں شروع کیں تو حاطبؓ نے مکہ میں اس کی اطلاع دیدی، جب آپؐ کو خدا نے یہ بات بتادی، تو باز پرس پر انھوں نے عذر پیش کیا کہ مہاجرین کے جو متعلقین مکہ میں ہیں وہ بہر حال مامون ہیں، لیکن میرا وہاں کوئی نہیں ہے، میں نے اطلاع اس لیے دی کہ ان پر میرا احسان ہو جائے، اور وہ میرے متعلقین کو گزند نہ پہنچائیں، فتح تو آپؐ کو خدا ہر حالت میں دے گا، حاطب جنگ بدر میں شریک تھے، اور اس جنگ کے جانبازوں کو اللہ نے مغفرت کی بشارت دیدی تھی، چنانچہ آپؐ نے حاطب کا عذر قبول فرمالیا، اور انہیں کوئی سزا نہیں دی، جاسوسی بہت بڑا جرم ہے — خواہ وہ نیک نیتی ہی سے کیوں نہ کیا گیا ہو — لیکن اس بہت بڑے جرم کو بھی بدر کی شرکت نے محو کردیا۔

besturdubooks.wordpress.com

اسیرانِ جنگ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا اصول اور معمول

اسیرانِ جنگ کے لیے آپ نے بعض کے قتل کا حکم بھی دیا، بعض کو احسان رکھ کر رہا کر دیا، بعض نے فدیہ لیا پھر چھوڑ دیا، بعض کو مسلمان قیدیوں کے تبادلہ میں رہائی عطا کی۔ بعض کو غلام بنایا، لیکن یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے کبھی کسی بالغ شخص کو غلام نہیں بنایا۔ [1]

جنگ بدر کے اسیروں میں عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کا حکم دیا [2]، یہودی اسیرانِ جنگ میں سے بھی کئی کے لیے یہی حکم نافذ فرمایا، [3] جنگ بدر میں جو مشرکین گرفتار ہو کر آئے ان سے چار ہزار سے لے کر چار سو تک

---

[1] یہ ثبوت ہے اس کا کہ اسلام نے درحقیقت نظامِ غلامی کا یکسر خاتمہ کر دیا کیونکہ غلام وہی بنائے جاتے ہیں جو میدانِ جنگ میں گرفتار ہوں

[2] حد درجہ سازشی اور تخریبی لوگ تھے، طرح طرح کے احسانوں اور بار بار کی رعایتوں کے باوجود اپنی حرکات سے باز نہ آئے۔

[3] اہل کتاب سے خواہ وہ یہودی ہوں، یا عیسائی، آپ کا برتاؤ خاص طور پر زم باقی آگے ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

فدیہ لے کر چھوڑا، بعض اسیرانِ جنگ کا فدیہ صرف یہ قرار دیا کہ وہ چند مسلمانوں کو لکھنا سکھا دیں، یوم بدر کے موقع پر ابو عزہ شاعر کو احسان رکھ کر رہا کر دیا، آپ نے دو مسلمانوں کا فدیہ ایک مشرک کو قرار دیا، ثمامہ بن اُثال کو ازراہِ احسان پروانۂ رہائی عطا کیا، فتح مکہ کے دن قریش کی ایک بڑی جماعت کو اسی طرح رہا کر دیا، اور انہیں "طلقا" (آزاد کردہ) فرمایا۔

اسیرانِ جنگ اہل کتاب میں بھی مشرک بھی

ان احکام میں سے کوئی بھی منسوخ نہیں ہے بلکہ امام کو اختیار رہے کہ حسبِ مصلحت جو صورت چاہے اختیار کرے۔

اسیرانِ جنگ میں سے جو لوگ غلام بنائے گئے، وہ اہل کتاب بھی تھے، بلکہ بت پرست تھے، عربوں کے دیوتاؤں اور دیویوں کے پجاری،

اسی طرح عہد صحابہ میں بنو حنیفہ کے قیدی بھی اہل کتاب نہیں تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا تھا کہ فدیہ، احسان، قتل اور استعبار میں سے جو صورت چاہیں عمل میں لائیں، اور کوئی شبہہ نہیں کہ یہ بات صحیح ہے۔

یہود کے ساتھ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قضایا

یہود کے ساتھ آپ کے متعدد قضایا وابستہ ہیں۔

پہلے پہل آپ نے یہود مدینہ سے معاہدۂ صلح وامن کیا، لیکن بنو قینقاع نے (معاہدے کو نظر انداز کرتے ہوئے) آپ سے جنگ کی، آپ غالب آئے، اور ازراہ احسان چھوڑ دیا۔

پھر بنو نضیر نے آپ سے (خلافِ عہد) جنگ کی، آپ غالب آئے اور انہیں

بائی حاشیہ صفحہ ۶۱ کا! لیکن یہود اپنی سرکشی، شرارت اور طغیان سے کبھی باز نہیں آئے۔

besturdubooks.wordpress.com

جلا وطن کر دیا۔

(کچھ عرصہ بعد) بنو قریظہ نے پھر آپؐ سے جنگ کی، آپؐ غالب آ گئے، آپؐ نے ان کے قتل کا حکم دیا۔

پھر خیبر کے یہود نے آپؐ سے جنگ کی، ہار گئے، آپؐ نے انہیں ارضِ خیبر میں بود و باش کی اجازت دے دی، سوا ان لوگوں کے جنہیں سزائے قتل دی گئی۔

پھر جب (یہود کی حسب مرضی) سعد ابن معاذ۔ (جو اسلام لانے سے پہلے یہودی تھے) کو بنو قریظہ پر حاکم بنایا گیا، تو انہوں نے فیصلہ دیا کہ ان کے جنگ جو قتل کر دیے جائیں، بچّے غلام بنا لیے جائیں، مال ضبط کر لیا جائے۔

خیبر کے یہودیوں کے ساتھ معاملہ

فتح خیبر کے دن آپؐ نے یہود کو ارض خیبر میں سکونت رکھنے اور بٹائی پر کھیتی باڑی کرنے کی اجازت دیدی۔ اور ابن ابی الحقیق کے قتل کا حکم دیا۔

فتح مکہ کے بعد آنحضرت کا اعلان

فتح مکہ کے دن آپؐ نے فرمان صادر فرمایا کہ: جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر کے بیٹھ رہے اسے اماں ہے۔

جو شخص ابو سفیان کے گھر میں پناہ لے اسے اماں ہے۔

جو مسجد حرام میں داخل ہو جائے اسے اماں ہے۔

جو ہتھیار رکھ دے اسے اماں ہے۔

آپؐ نے اس موقع پر سات آدمیوں کے قتل کا حکم دیا، جن میں مقلیس بن صحابہ اور ابن اخطل تھے، اور دو مغنیہ تھیں جو آپؐ کی ہجو گایا کرتی تھیں۔

آپؐ نے حکم دیا کہ زخمی کو نہ چھیڑا جائے، بھاگنے والے کا تعاقب نہ کیا جائے اور کسی جنگی قیدی کو قتل نہ کیا جائے۔ یہ واقعہ ابو عبید نے اپنی کتاب الاموال میں ذکر کیا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

آپؐ نے بنو خزاعہ کو حکم دیا کہ بنو بکر پر نماز عصر کے وقت تک تلوار چلاتے رہیں پھر آپؐ نے فرمایا۔

خزاعہ، قتل سے اپنے ہاتھ (اب) اٹھالو، !"

besturdubooks.wordpress.com

مقتول کا سلب قاتل کا ہے

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فیصلہ

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فیصلہ فرمایا کہ سلب[1] سارا کا سارا قاتل کا ہے، اس میں سے خمس[2] نہیں نکالا جائے گا۔ نہ اسے خمس میں شمار کیا جائے گا، اس کی اصل ہے، یہ تھا آپ کا فیصلہ اور قضا۔

سلب کے چار احکام

امام بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ!

۱۔ سلب قاتل کا ہے، (۲) اور یہ خمس کے علاوہ ہے۔

۳۔ آپ نے ایک آدمی کی شہادت پر سلب دلوا دیا۔ (۴) اور قتل کے بعد بھی اس کے دینے کا فیصلہ فرما دیا،

پس بخاری کی اس حدیث سے مذکورہ چار احکام نکلتے ہیں، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اس حکم پر مبنی ہیں۔ کہ سلب اسی کا ہے جو مقتول کو قتل کرے۔

کیا سلب کا شمار خمس میں ہوگا

مالک اور ان کے اصحاب کہتے ہیں کہ سلب کا شمار خمس میں ہوتا ہے، آں حضرت کا کوئی قول و فعل سوا جنگ حنین کے ہمارے پاس اس خیال کی تائید میں نہیں ہے،

---

[1] سلب میدان جنگ کے مقتول کے لباس اور اسلحہ وغیرہ کو کہتے ہیں۔ اور یہ اس کا حق بلا شرکت غیر سے ہوتا ہے جو دشمن کو للکار کر قتل کرتا ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

نہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا کیا، ابن اعواز کہتے ہیں ۔ کہ براء بن مالک کے سوا کسی کو آپؐ نے سلب نہیں عطا فرمایا!

سلب صرف قاتل کا حق ہے

لیکن جو مالک اور اصحاب مالک کے اس خیال سے متفق نہیں ہیں وہ کہتے ہیں۔

:۔ سلب قاتل کا حق ہے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے جنگ حنین سے سات سال قبل ارشاد فرمائی تھی ۔ چنانچہ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ معاذ بن الجموح اور معاذ بن عفرا، دو انصاریوں نے جنگِ بدر کے موقع پر ابوجہل بن ہشام کو اپنی تلوار سے ہلاک کیا ۔ پھر یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئے اور آپؐ کو اس واقعہ کی خبر دی ۔

آپؐ نے دریافت فرمایا، "تم دونوں میں کس نے اسے قتل کیا ہے ۔؟"

دونوں میں سے ہر ایک نے جواب دیا، "میں نے اسے قتل کیا ہے"!

آپؐ نے پوچھا، "کیا تم دونوں نے اپنی تلوار پونچھ ڈالی ہے؟"

دونوں نے کہا، "ابھی نہیں"!

پھر آپؐ نے دونوں تلواروں پر ایک نظر ڈالی، اور سلب معاذ بن عمرو بن الجموح کا قرار دیا ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سلب کا قاتل کے لیے ہونا ایک امر معلوم شروع ہی سے چلا آ رہا تھا البتہ اس کی تجدید جنگ حنین کے موقعہ پر اعلام عام اور منادی کے ذریعہ ضرور ہوئی تھی ۔

ابن اعواز کے قول کی تردید

رہا ابن اعواز کا قول کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا نہیں کیا تھا ۔ اس کے دو جواب ہیں ۔

بقیہ حاشیہ ۶۲۱ کا!

لے خمس ۔ پانچواں حصّہ، جو اللہ اور رسول کے لیے ہوتا ہے ۔

besturdubooks.wordpress.com

ایک جواب تو یہ ہے کہ منفی شہادت در خورِ اعتنا نہیں ہوتی اور یہ منفی شہادت ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ان دونوں (حضرت ابوبکر وعمر) کے عہد میں چونکہ یہ بات ثابت اور طے شدہ تھی، لہٰذا اعلام وندا کی ضرورت نہ رہی، اور یہ فرض محال اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ترک کی روایت ان دونوں کے بارے میں صحیح ہے تو بھی اسے ارشاد رسولؐ پر مقدم نہیں رکھا جا سکتا۔

وہ لوگ جنہیں آپؐ نے سلب دلوایا

اور یہ بات کہ آپؐ نے مقتول کا سلب براء بن مالک کے سوا کسی کو نہیں دیا غلط ہے کیونکہ ثابت ہے کہ آپؐ نے مسلمہ بن الاکوع، معاذ بن عمرو، ابو طلحہ انصاری کو بھی جنہوں نے جنگِ حنین کے موقع پر بیس آدمی قتل کیے تھے سلب دیا۔

یہ تمام واقعات صحیح ہیں اور ان کا بڑا حصّہ صحیح بخاری میں موجود ہے،

سلب کا خمس میں ہونا بے دلیل ہے

باقی رہی یہ بات کہ سلب کا شمار خمس میں ہے تو اس کی تائید میں کوئی اثر موجود نہیں ہے اور اگر ہے تو اس کے خلاف ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد میں خالدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے سلب میں پانچواں حصّہ نہیں لگایا۔

ایک آیت اور اس کی تفسیر

اصحاب مالک اپنے خیال کی تائید میں یہ آیت بھی پیش کرتے ہیں کہ واعلموا انما غنمتم من شیء فان اللہ خمسہ لیکن یہ حکم عام ہے، اور سلب کا قاتل کو دیا جانا خاص ہے اور عموم کتاب (قرآن) کی تخصیص جائز ہے۔

حضرت ابو قتادہؓ کا واقعہ اور اس سے استدلال

اور یہ قول کہ اگر سلب قاتل کا حق ہوتا تو ابو قتادہ نے جنگ حنین کے موقع پر منادی کی ندا سننے سے پہلے مطالبہ کیوں نہیں کیا؟ تو اس

besturdubooks.wordpress.com

کا جواب یہ ہے کہ اس واقعہ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ بات مقرر اور معلوم نہیں تھی اسی لیے وہ خاموش رہے، ان کے سکوت کی وجہ یہ تھی کہ مجرد دعوے کی بنا پر سلب نہیں حاصل کر سکتے تھے، جب ایک گواہ نے شہادت دیدی تو انہیں سلب دیدیا گیا۔

ایک گواہ کی شہادت کافی ہے

اور صحیح یہ ہے کہ دعوائے سلب کے لیے ایک گواہ کی شہادت کافی ہے، دوسرے گواہ یا قسم کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ سنت صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

جب دشمن مسلمان کے مال و املاک پر قبضہ کرلے

پھر اس کے قبول اسلام کے بعد وہ چیزیں اسی کی رہیں گی

ابن عمرؓ کا ایک واقعہ بخاری میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا بھاگ گیا، دشمن نے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر مسلمان اس پر غالب آگئے، لیکن ابن عمر نے وہ گھوڑا واپس لینے سے انکار کر دیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ہے۔

حضرت خالدؓ کا واقعہ خالدؓ کا ایک غلام بھاگ گیا۔ اور روم میں چلا گیا، پھر مسلمان جب غالب آئے تو خالد نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔

یہ واقعہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ کا ہے۔

سنن ابی داؤد میں ہے کہ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھاگے ہوئے غلام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

آں حضرت کا فیصلہ مدونہ اور واضحہ میں ہے کہ ایک مسلمان نے اپنا ایک گم شدہ اونٹ مال غنیمت میں پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا،

"اگر وہ تمہیں مل جائے تو پھر مال غنیمت کے ساتھ تقسیم نہیں ہوگا، اور اگر تقسیم ہو چکا ہے تو پھر اس کی قیمت نہیں ملے گی۔

مہاجرین فتح مکہ کے بعد اپنا مال و املاک واپس نہ لے سکے فتح مکہ کے دن مہاجرین

besturdubooks.wordpress.com

جب مکہ واپس آئے تو انہوں نے اپنے مکانوں کا مطالبہ کیا جن پر مشرکین قابض ہو چکے تھے لیکن آپ نے کسی مشرک کے قبضہ سے چھین کر مسلمان کا چھنا ہوا مکان اسے واپس نہیں دلایا۔

آں حضرتؐ اور جناب عقیلؓ

فتح مکہ کے روز آپؐ سے پوچھا گیا:
"آپ مکہ میں کل کہاں اتریں گے؟"

آپؐ نے جواب میں ارشاد فرمایا؛
عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا بھی ہے؟

اصلی صورت واقعہ

اور معاملہ یوں تھا کہ جب آپؐ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو عقیل نے مکہ میں املاک نبی صلی اللہ علیہ وسلّم پر قبضہ کر لیا، پھر جب وہ اسلام لائے، تو آپؐ کی مملوکہ چیزیں ان کے قبضہ اور تصرف میں تھیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فیصلہ فرمایا کہ اسلام قبول کرتے وقت جس کے قبضہ میں جو چیز ہوگی وہ اسی کی ہے۔

عقیلؓ ابو طالب کے وارث ہوئے۔ علی کرم اللہ وجہ باپ کے وارث تقدم اسلام کے باعث نہ بن سکے۔[1] اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو میراث عبد المطلب میں سے کچھ حصّہ نہیں ملا، کیونکہ آپؐ کے والد عبد اللہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور ان کے والد عبد المطلب ابھی زندہ تھے۔ پھر جب عبد المطلب کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور اولاد وارث ہوئی، جو اعمام نبیؐ تھی، لیکن اکثر اولاد کا انتقال ہو گیا۔ اور ابو طالب تنہا وارث بنے، پھر جب ان کا انتقال ہوا، تو عقیل اس وارث پر قابض ہو گئے اور علی کرم اللہ وجہ کو باپ کے ترکہ میں سے اختلافِ دین کے باعث کچھ نہیں ملا۔
پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو عقیل ان کے گھر پر بھی قابض ہو گئے۔ یہی وجہ تھی کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
"عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا بھی ہے؟

---

(۱) وارثت کا مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان غیر مسلم کا اور غیر مسلم مسلمان کا (باقی اگلہ صفحہ پر)

besturdubooks.wordpress.com

کفار محاربین قبول اسلام کے بعد

مشرکین نے یہ وطیرہ بنا لیا تھا کہ جہاں کسی مسلمان نے ہجرت کی۔ اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا، فوراً ہی انہوں نے اس کے گھر، اور املاک و جائداد پر قبضہ کر لیا

چنانچہ یہ سنت جاری ہو گئی، کہ کفار محاربین جب اسلام قبول کرتے تھے تو انہوں نے مسلمانوں جو کچھ بھی مال اور جانی نقصان پہنچایا ہوتا تھا، نہ اس کا تاوان دینا پڑتا تھا نہ جو کچھ ان کے قبضہ میں رہ گیا ہو وہ واپس کرنا پڑتا تھا۔ چنانچہ مسلمانوں کا مالی منصوبہ بدستور ان کے قبضہ اور تصرف میں رہتا تھا کیونکہ آپ کا ارشاد یہ تھا کہ اسلام قبول کرتے وقت جس کے قبضہ میں جو کچھ بھی ہے وہ اس کا مال اور اسی کا حق ہے۔

یہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں فیصلہ اور قضا۔

بانی حاشیہ: وارث نہیں بن سکتا۔ ابو طالب کے انتقال کے وقت علی کرم اللہ وجہہ مسلمان ہو چکے تھے لہٰذا باپ کی وراثت سے محروم رہے۔ عقیل اپنے دین پر قائم تھے لہٰذا وراثت انہیں مل گئی۔

besturdubooks.wordpress.com

مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تحائف و ہدایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا طرزِ عمل و طریق کار

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی خدمت میں بطور ہدیہ کھانا وغیرہ پیش کیا کرتے تھے اور آپ قبول فرما لیتے تھے، اور جو کچھ قبول فرماتے تھے اس کی مکافات دوگنا تحفہ یا عطیہ دے کر فرمایا کرتے تھے۔

بادشاہوں کی طرف سے ہدایا اور تحائف

بادشاہوں کی طرف سے بھی آپ کی خدمت میں ہدایا آتے رہتے تھے۔ آپ ان کے ہدایا قبول فرمایا کرتے تھے، اور انہیں اپنے اصحاب کے مابین تقسیم کر دیتے تھے۔ کبھی کچھ حصّہ اپنے لیے بھی رکھ لیتے تھے۔ یہ گویا مالِ غنیمت میں سے آپ کا حصّہ ہوتا تھا۔

دیباج کی زرکار قباؤں کی تقسیم

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں دیبا کی زرکار قبائیں بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔ یہ قبائیں آپ نے صحابہ میں سے کئی لوگوں کو تقسیم فرما دیں، اور ایک مخرمہ بن نوفل کے لیے رکھ لی۔

پھر مخرمہ آئے۔ ان کے ساتھ ان کے صاحبزادے مسعد بھی تھے۔ وہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور اذن طلب کیا۔ ان کی آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے سن لی آپ ان سے ملے، اور ان کا استقبال کرتے ہوئے فرمایا!

یہ (قبا) میں نے تمہارے لیے چھپا رکھی تھی!

besturdubooks.wordpress.com

مقوقس (شاہ مصر) کا تحفہ آپؐ کی خدمت میں بادشاہ مصر مقوقس نے ماریہؓ کو، اور سیرینؓ کو ہدیتہً بھیجا۔ آپؐ نے حسان بن ثابت کو سیرینؓ دے دی۔ اور ماریہ کو اپنے پاس رہنے دیا، مقوقس نے آپؐ کی خدمت میں ایک خچر اور گدھا بھی بھیجا تھا۔

نجاشی بادشاہ حبشہ کا ہدیہ حبش کے بادشاہ نجاشی نے آپؐ کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ آپؐ نے اسے قبول فرمالیا، اور عوض میں اپنی طرف سے ہدیہ بھیجا، لیکن یہ ہدیہ پہنچنے سے پہلے اس کے مرنے کی خبر آگئی اور وہ واپس آگیا۔

آپؐ کی خدمت میں خچر کی پیش کش نیز آپؐ کی خدمت میں فروہ بن نفاثہ جذامی نے سفید رنگ کا ایک خچر ہدیہ بھیجا۔ یہی خچر تھا جنگ حنین کے موقع پر آپؐ نے جس پر سواری کی تھی۔

بادشاہ ایلہ کا ہدیہ بخاری کی روایت ہے کہ بادشاہ ایلہ نے آپ کی خدمت میں ایک سفید رنگ کا خچر ہدیہ بھیجا۔

ابو سفیان کا تحفہ آپؐ نے قبول کرلیا ابو سفیان نے بھی آپؐ کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا، اور آپؐ نے اسے قبول فرمالیا۔

مشرک کا ہدیہ ناقابل قبول ابو عبید نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن مالک نے آپؐ کی خدمت میں ایک گھوڑا بطور ہدیہ بھیجا لیکن آپؐ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا!

"ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے!

اسی طرح، عیاض مجاشعی نے جب آپ کو ہدیہ دیا تو فرمایا۔

ہم مشرکوں کا عطیہ نہیں قبول کرتے۔"

ابو عبید کہتے ہیں کہ حالت شرک میں ابو سفیان کا ہدیہ آپؐ نے اس لیے

besturdubooks.wordpress.com

قبول کر لیا کہ اس زمانہ میں آپ کے اور اہل مکہ کے مابین صلح تھی۔

مقوقس نے اقرار نبوت کر لیا تھا مقوقس صاحب اسکندریہ ار شاہ مصر کا ہدیہ آپ نے قبول فرمایا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے حاطب بن ابی بلتعہ کی بڑی تکریم و توقیر کی تھی۔ یہ اس کے پاس آپ کے قاصد اور سفیر کی حیثیت سے گئے تھے۔

علاوہ ازیں مقوقس نے آپ کی نبوت کا بھی اقرار کیا تھا۔

محارب مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کیا جا سکتا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی محارب مشرک[1] کا ہدیہ کبھی اور کسی زمانہ میں بھی قبول نہیں فرمایا

غیر مسلموں کا تحفہ مال غنیمت سمجھا جائے گا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ائمہ مسلمین کے پاس ہدایا کے بارے میں سحنون کہتے از اصحاب مالک کہتے ہیں کہ اگر امیر روم، امام المسلمین کو ہدیہ بھیجے تو اس کے قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اوزاعی کہتے ہیں کہ یہ ہدیہ مسلمانوں کے لیے ہوگا۔ اور اس کی مکافات اسی نہج سے بیت المال سے کی جائے گی۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ کفار امام المسلمین کو جو ہدیہ دیں یا مسلمانوں کے امیر عسکر اور سپہ سالاروں کو کوئی ہدیہ پیش کریں تو وہ مال غنیمت ہے۔ اس کا حکم وہی ہے جو غنائم کا ہے۔

---

[1] یعنی وہ مشرک جس سے صلح و امن کا معاہدہ نہ ہو، بلکہ جنگ برپا ہو یا جنگ کی سی کیفیت ہو۔

besturdubooks.wordpress.com

دشمن سے وفاء عہد کا حکم

قاصدوں اور سفیروں کے قتل و حبس کی ممانعت

• آپؐ نے مسلیمہ کذاب کے قاصدوں سے جب انھوں نے مسلیمہ کے رسولِ خدا ہونے کی شہادت دی فرمایا :

"اگر قاصد کا قتل جائز ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔"

• قریش نے ابو رافع کو اپنا پیامی بنا کر آپؐ کے پاس بھیجا، ابو رافع نے آپؐ ہی کے پاس رہ جانا چاہا، اور قریش کے پاس واپس جانے سے انکار کر دیا۔ آپؐ نے ان سے کہا۔

"میں عہد شکنی کرنا نہیں چاہتا (اب) اپنی قوم کے پاس جاؤ، اور اگر وہ بات (اسلام)" جو اب تمہارے دل میں ہے قائم رہے تو واپس آجاؤ۔"

• آپؐ نے ابو جندل کو (جو مسلمان تھے) اس عہد کی بنا پر جو قریش سے تھا، یعنی جو مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ آئے گا واپس کر دیا جائے (جو مسلمان مدینہ سے بھاگ کر مکہ جائے گا، واپس نہیں طلب کیا جائے گا) ابو جندل کو واپس کر دیا۔

besturdubooks.wordpress.com

غیر مسلم کو امان اور پناہ دینا

امان مسلمان مرد بھی دے سکتا ہے اور مسلمان عورت بھی

ام ہانی کا واقعہ آپؐ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے ان دو آدمیوں کو امان عطا فرمائی۔ جنہیں آپؐ کی بنت عم ام ہانی نے پناہ دی تھی۔

آپؐ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے ابو العاص بن ربیع کو امان عطا فرمائی۔ جب آپؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ نے انہیں پناہ دی تھی۔

حکم قتال کے بغیر دعوت اسلام اللہ عزوجل نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو آپؐ کے ذمہ اسلام کی دعوت بغیر قتال اور بغیر جزیہ کے تھی، اس حالت میں آپؐ دس سال سے زیادہ مکہ میں مقیم رہے۔

قتال کی مشروط اجازت اس کے بعد آپؐ کو حکم ملا کہ جو مقاتلہ کرے اس سے قتال کیا جائے، جو مقاتلہ نہ کرے۔ اسے چھیڑا نہ جائے۔

قتال سے معاہدین کا استثناء پھر ۹ھ میں سورۂ براءت نازل ہوئی جس میں آپؐ کو حکم دیا گیا کہ جمیع عرب سے جو اسلام قبول نہ کریں قتال کیا جائے، اور صرف ان لوگوں سے قتال نہ کیا جائے جو معاہد ہوں۔ اور اپنے عہد پر راستی کے ساتھ قائم ہوں! ساتھ ہی ساتھ آپؐ کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ آپؐ بھی وفائے عہد کریں، لیکن مشرکین سے جزیہ لینے کا حکم نہیں دیا گیا۔

besturdubooks.wordpress.com

متعدد مرتبہ آپ نے یہودیوں سے جنگ کی، لیکن ان سے بھی جزیہ لینے کا آپ کو حکم نہیں دیا گیا۔

اہل کتاب سے قتال کا حکم

اس کے بعد آپ کو تمام اہلِ کتاب سے قتال کا حکم دیا گیا۔ بجز اس صورت کے کہ اسلام قبول کر لیں یا جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں۔

آپ نے حکم الٰہی کی پابندی کی اور اس پر عمل کیا آپ نے ان سے مقابلہ کے نتیجہ میں بعض نے اسلام قبول کر لیا۔ بعض جزیہ دینے پر راضی ہو گئے۔ بعض جنگ و پیکار پر قائم رہے۔

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ نجران اور اہل ایلہ سے جزیہ قبول کر لیا۔ یہ لوگ عرب عیسائی تھے۔ اہل دومۃ الجندل سے بھی آپ نے جزیہ لینا منظور کر لیا۔ ان کی اکثریت بھی عرب تھی۔

مجوس سے بھی جزیہ لیا گیا

آپ نے مجوس (پارسی) سے بھی جزیہ لیا اور یمن کے اہلِ کتاب سے بھی جو یہودی تھے۔ لیکن مشرکین عرب سے جزیہ قبول نہیں کیا۔

مجوس اور اہل کتاب کے سوا کسی سے جزیہ نہیں

احمد اور شافعی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جزیہ سوا مذکورہ تین گروہوں کے کسی اور سے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی یہود، نصاریٰ، اور مجوس، ان تین کے علاوہ جو لوگ ہیں ان سے یا اسلام قبول کیا جائے گا یا قتل؟

جزیہ ہر غیر مسلم سے لیا جا سکتا ہے

ایک دوسری جماعت کا قول ہے کہ جو قوم بھی جزیہ دے اسے قبول کر لیا جائے گا

اہلِ کتاب (یہود اور نصاریٰ) سے اس لیے کہ قرآن کا حکم ہے۔

مجوس سے اس لیے کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتضا بھی ہے۔

اور دوسری قوموں سے اس لیے کہ وہ بھی ان سے ملحق مانی جائیں گی۔ کیونکہ مجوس

besturdubooks.wordpress.com

اہل شرک ہیں ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب نہیں، اگر ان سے جزیہ لینا جائز ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تمام مشرکوں سے خواہ وہ مجوس ہوں یا کوئی اور، جزیہ قبول کر لیا جائے گا۔

عربوں سے جزیہ کیوں نہیں لیا گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے بت پرستوں سے جزیہ نہیں لیا کیونکہ یہ سب کے سب آیہ جزیہ کے نزول سے پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے کیونکہ آیۂ جزیہ غزوۂ تبوک کے بعد نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ میں قتال عرب سے فارغ ہو چکے تھے۔ اور یہ سب کے سب دائرۂ اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ اور کوئی اگر باقی رہ جاتا تو یقیناً آپ قبول فرما لیتے طرح آپ نے صائبان (صلیب) اوثانہ (صنم) اور نیرانہ (آگ) کے پرستاروں سے جزیہ قبول کر لیا۔

مجوس اور مشرکین کا فرق اور بعض طوائف کے کفر کا دوسرے کے گروہ کے مقابلہ میں زیادہ سخت اور سنگین ہونا کا معنیٰ نہیں رکھتا، بلکہ بت پرستوں کا کفر، اگر دیکھا جائے تو مجوس کے مقابلہ میں ہلکا ہے۔ اور غور کیجیے، تو بت پرستوں اور آتش پرستوں کے درمیان فرق بھی کیا ہے؟ اور اگر ہے تو مجوس کا کفر، بت پرستوں کے مقابلہ میں زیادہ غلیظ اور سخت ہے۔

بت پرست اور مجوس کا امتیاز بت پرست توحید ربوبیت کا اقرار کرتے ہیں۔ وہ مانتے ہیں کہ خالق خدائے یکتا کے سوا کوئی نہیں۔ وہ دیوتاؤں اور دیویوں کی پوجا تقرب الٰہی کے لیے کرتے ہیں، انہیں صانع عالم نہیں مانتے۔ نہ یہ مانتے ہیں کہ صانعین عالم میں سے ایک خالق خیر ہے۔ دوسرا خالق شر، جیسا کہ مجوس کہتے ہیں۔ نہ وہ ماؤں بیٹیوں اور بہنوں کے ساتھ شادی جائز رکھتے ہیں۔ وہ بقیہ دین ابراہیم علیہ

besturdubooks.wordpress.com

السلام پر قائم ہیں لیکن مجوس ، ان کے پاس سرے سے کوئی آسمانی کتاب ہی نہیں نہ وہ انبیاء میں سے کسی نبی کے دین کے پیرو ہیں ان کے عقائد و شرائع میں کوئی ایسا اثر نہیں پایا جاتا جس سے معلوم ہو کہ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب یا شریعت تھی جو اٹھالی گئی اور اگر یہ اہل کتاب تھے بھی تو وہ اٹھالی گئی اور ان کی شریعت باطل ہوگئی ۔ اب ان میں سے کوئی چیز ان کے پاس باقی نہیں ہے ۔

اور یہ معلوم ہی ہے کہ عرب دین ابراہیم علیہ السلام کے پیرو تھے ۔ ان کے پاس صحف تھے ۔ شریعت تھی ۔ اور ان بت پرستوں نے دین ابراہیم علیہ السلام میں وہ عظیم تبدیلی نہیں کی ، جو مجوس نے اپنے نبیوں کے دین میں کرڈالی اور بخلاف عرب کے شرائع انبیاء میں سے کسی پر ان کا تمسک ثابت نہیں ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مجوس جنہوں نے اپنے دین کو اقبح الادیان بنا دیا ، مشرکین عرب کے مقابلہ میں بہتر حالت میں رہیں

عرب اور غیر عرب میں تفریق ایک تیسرا گروہ ہے جو عرب اور غیر عرب میں تفریق کرتا ہے وہ کہتا ہے جزیہ ہر کافر سے قبول کیا جاسکتا ہے ۔ سوا مشرکین عرب کے ۔

قریش اور غیر قریش میں تفریق ایک چوتھا گروہ ہے جو قریش اور غیر قریش میں فرق کرتا ہے لیکن یہ بے معنی سی بات ہے کیونکہ قریش میں کوئی کافر باقی نہیں رہ گیا تھا جس سے قتال کیا جاتا ، یا جزیہ لیا جاتا ۔

عربی اور غیر عربی کا کوئی سوال نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ہجر اور منذر بن ساری اور ملوک طوائف کو اسلام یا جزیہ کی دعوت دی ، عربی اور غیر عربی کا کوئی سوال نہیں پیدا کیا ۔

besturdubooks.wordpress.com

جزیہ کی تعداد کا تعین اب رہی جزیہ کی تعداد تو آپ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور حکم دیا، کہ ہر بالغ سے ایک دینار، یا اس قیمت کی یمنی چادر جزیہ میں لیں۔

بعد میں عمر رضی اللہ عنہ نے اس مقدار میں اضافہ کر کے چار دینار اہل ذہب (سونا) پر، اور چالیس درہم اہل فضہ (چاندی) پر سالانہ عائد کر دیئے۔

besturdubooks.wordpress.com

اہلِ مکہ سے معاہدۂ صلح

نقضِ عہد کی صورت میں بغیر اعلان کے جنگ کی جا سکتی ہے

• نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپؐ نے اہلِ مکہ سے دس سال کے لیئے جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر صلح کر لی۔ قریش کے حلیفوں میں بنو بکر تھے اور آپ کے حلفا میں بنو خزاعہ،

خلفاء قریش نے بدعہدی کی، قریش نے ان کا ساتھ دیا، انھیں منع نہیں کیا۔ اس طرح وہ نقضِ عہد کے مرتکب ہوئے اور ان سے لڑائی بغیر اعلان جنگ کے جائز ہو گئی۔ کیونکہ اب وہ جنگ آزما تھے، انھوں نے خود باہمی رضامندی سے معاہدہ صلح توڑا تھا۔

• نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب آپؐ مدینہ میں وارد ہوئے، تو یہود سے آپؐ نے معاہدہ صلح کر لیا۔ لیکن یہود نے بار بار نقضِ عہد اور بدعہدی کا مظاہرہ کیا ہر مرتبہ جب آپؐ نے ان سے جنگ کی غالب آئے۔

• آخر میں آپؐ نے خیبر کے یہود سے صلح کی، شرط یہ رکھی کہ زمین آپؐ کی ہو گی۔ وہ وہاں کارکن کی حیثیت سے رہیں گے۔ جب تک آپؐ چاہیں۔

آپؐ کے اس عمل سے اس بات کی دلیل ملتی ہے کہ کام کے وقت دشمن سے صلح کرنا اپنی معیّن کی ہوئی مدت کے لیئے جائز ہے اور اس معاہدے کو وہ اپنی صواب دید پر جب چاہے فسق کر سکتا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر منسوخ حکم ہے۔